

طائیکر

ڈاکٹر ایم اے قریشی



گیارہواں حصہ

— ناشر —

مکتبہ القریش © سرکر روڈ

اردو بازار، لاہور-۲۔ فون: ۷۶۶۸۹۵۸

ندیم

وہ رو. نی سے پیار کرتا تھا لیکن نہ صرف اس کے ظہار
سے کتراتا تھا بلکہ کوشش کرتا تھا کہ وہ کبھی اس کی سوجیوں
اور خوابوں میں بھی آئے۔ وہ اُسے یاد دہندہ کرتا تھا لیکن
دماغ کی طرح دل بھی اُس کے تابع تھا اور اس نے دل کو
بھی سختی سے ہدایت دے رکھی تھی کہ اُسے یاد نہ کیا جائے
لیکن سہ دل کی کیا بات کریں دل تو ہے ناداں جاناں

”کیا ہے“ شہزاد کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا تھا۔
”میں دوبارہ دُہرائے دیتا ہوں یہ بہرام نے جواب
دیا۔“ رُوبی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔“
”اور تم دیکھتے رہے۔“ مائیگ کے حلق سے آواز
کی بجائے عراہٹ اُبھری تھی۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ ہراسنے
آئے اُس کا گلہ جا دے۔

سرزمین نیپال کا سچا واقعہ

درندہ

یعقوب جمیل کے ہوشربا قلم سے
دو جلدوں میں
مکمل سیٹ = 300 روپے

مکتبہ القریش سرگرم روڈ اردو بازار لاہور
فون 7668958

کہ حکم کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

[33]

ٹائیگر اس وقت امریکہ کی سرحد پر واقع جمیل سپر سٹور کے سامنے کینیڈین ٹیمر پورٹ آرٹھر کے ایئر پورٹ پر اپنے دو انجنوں والے بیج کرافٹ ڈیوٹ کرکرافٹ کے سامنے موجود تھا۔ اس نے یہ طیارہ نیویارک سے کرایے پر حاصل کیا تھا اور اوشان کے اصرار کے باوجود تنہا کینیڈا روانہ ہوا تھا۔ البتہ اس نے یہ وعدہ ضرور کیا تھا کہ وہ پہلی فرصت میں اوشان کو آنے کے لیے کھینچے گا۔

تنہا سفر کرنے کی کوئی اور وجہ نہیں تھی بس اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ وہ اکیلا روٹی کو انڈا کرنے والوں کا پتا چلائے گا۔

چاہے مگر آنے کے بعد وہ ہیرام پر بے حد رنج و ملال تھا۔ کہ اس نے روٹی کی حفاظت کا مناسب بندوبست نہیں کیا۔ "اس سے پہلے بھی تو وہ تنہا سفر کرتی رہی ہے، ہیرام نے انباز دفاع کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ دنیا کے دور دراز حصوں میں مختلف جان لیوا اشیاء اس نے تنہا انجام دیے ہیں، پھر کیا میں باہمی موربہ تک کے سفر میں اسے حفاظتی اسکاؤڈ فراہم کرتا ہوں؟"

"تو ویسے بھی گوشت پرست کے نہیں پیڑھے کے انسان ہوں، ٹائیگر اس کی گوشالی پر عمل ہوا تھا "تیس صرف اپنے وطن اور آپریشن پورے کرنے سے عرض ہے، تمہاری بات کوئی مرے، اچھے یا اچھا ہو، اگر دولتی زلی تو اس سے زستے دل و عرف اور عرف تو مہرگے اور یاد رکھو ہیرام میں اس کا انتقام لینے وقت یہ نہیں دیکھوں گا کہ اس کی زد میں کون کون کر رہا ہے؟"

"یہ واقعہ ہوا کیسے؟" اوشان نے دخل اندازی کی۔ "روٹی! چارہ گر کے ایک کام کے سلسلے میں اپنی ٹیلن میں بالٹی مور روانہ ہوتی تھی لیکن وہاں نہیں پہنچی، ہیرام نے دھیمے سے جیس کہا "اس کی کار باہمی مور سے تیس میل اوجھڑ کرگئے تھے کہ اسے یہ یاد دہندہ دیکھ کر پکڑی جاتی گئی۔" اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ اسے انخواہی کیا گیا ہے؟" اس مرتبہ بھی اوشان نے ہی پوچھا تھا۔

"مجھے اسے انسان کی قوت فیصلہ بھی متا فرموتی ہے؟" اوشان نے دوبارہ اسے مخاطب کیا "اس لیے کہا گیا ہے کہ جو بھی فیصلہ کیا جائے، ہمیشہ سوچ بچ کر کیا جائے تاکہ نقصان کا احتمال نہ رہے؟"

"کیا میرا رد عمل فطری نہیں، مثل فادر؟" "ہے، میرے بچے، بالکل ہے؟" اوشان نے اثبات میں سر ہلایا۔ "وہ نہیں ہی نہیں مجھے بھی بے حد عزیز ہے۔ اس کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو چکا، تم اگر غصہ دکھاؤ گے تو اسی کمرے کی دیواروں سے سرخڑا نکل کر قہم ہو جاؤ گے اس لیے بہتر یہ ہے کہ شنشاد کی بات پر عمل کیا جائے تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہو سکے؟"

ٹائیگر نے خاموشی سے سر ہچکادیا۔ "ہم چارہ گر جل رہے ہیں؟" اوشان نے اعلان کیا "لیکن اس سے پہلے نہیں نازل ہونا ہے۔ انٹرکام پر درم سرورس کو کال کرو؟"

ٹائیگر نے بغیر کسی اعتراض کے تعمیل کی تھی۔ "تھوڈی دیر بعد ویر کرے میں موجود تھا۔"

"مجھے فوری طور پر برف کی ایک سل دکھا رہے؟" اوشان نے ویر کو بتایا۔

"جی...؟" اس نے نہایت سے اس منحنی بول رہے کو دیکھا۔ اس سے پہلے کسی گاؤں نے ایسی کوئی فرمائش نہیں کی تھی۔

"پانچ منٹ کے اندر زائد؟" اوشان نے حکم بنایا۔ "جی بہتر ہے؟" ویر دوازہ کی طرف مڑ گیا لیکن بولر سے کی دعا کی حالت کے بارے میں وہ اپنے طور پر فیصلہ کر چکا تھا۔

"یہ کس لیے، مثل فادر؟" شنزاد کے لیے بھی یہ فرمائش تھی تھی لیکن اوشان نے خاموشی اختیار کیے بغیر بھی پانچ منٹ بعد ایک ٹرالی پر برف کی ایک مکمل سل اوشان اور ٹائیگر کے کمرے میں بھیجی دی گئی۔ اوشان نے اسے وسیع و عریض ہاتھ شب میں رکھوا دیا۔ ویر کے جانے کے بعد وہ ٹائیگر سے مخاطب ہوا۔

"برہنہ بدن اس پر لیٹ جاؤ اور اس وقت تک نہیں ملو گے جب تک یہ ختم نہیں ہو جاتی؟"

ٹائیگر نے چونک کر اوشان کو دیکھا لیکن وہ جانتا تھا۔

والا حساب تھا۔ وہ اسے جس قدر بھلا تھا اسی قدر یاد آتی تھی۔

جب وہ سامنے ہوتی تو ہمیشہ اس سے ملتی جھگڑتی رہتی تھی۔ پہلے ہاتھوں سے اسے غصہ دلاتی تھی، اس لیے ٹائیگر کا جی چاہتا تھا کہ وہ اس کا گلہ گھونٹ دے، اسے ہمیشہ کے لیے خاموش کر دے لیکن آج تک اس ارادے پر عمل نہ کر پایا تھا کیونکہ وہ اسے دل کی گہرائیوں سے چاہتا تھا جب وہ دیکھ رہی جاتی تو اسے یاد کیا کرتا تھا لیکن اس طرح کہ دل و دماغ کو خیر نہ ہونے پاتے۔

اوشان اور ہیرام کی وہ ٹائیگر سے تھی اور دونوں ہی چاہتے تھے کہ فیصلہ کی اس جوڑی کو یک جا کر دیا جائے لیکن وہ چاہنے کے باوجود ابھی تک خود کو اس کے لیے تیار نہ کر پایا بلکہ بول کرنا چاہتے کہ اس نے اس بارے میں سنجیدگی سے سوچا ہی نہ تھا۔ اوشان اور ہیرام کا استدلال یہ تھا کہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لو لیکن وہ اکثر خود سے سوال کیا کرتا تھا کہ جو پہلے سے زندگی میں شامل ہوا ہے اوروں کی طرح شامل کیا جاسکتا ہے؟

اور اب ہیرام اسی ہی سٹی کے انچوائی خیر نوا ہوا تھا جس کے لیے وہ امریکہ کو لیا پوری دنیا کی رینٹ سے رینٹ بھاسکتا تھا۔

"وہ اس وقت چارہ گر میں موجود نہیں تھی، ٹائیگر کو ہیرام کی آواز کہیں دور سے آتی سنا لی دے رہی تھی۔

"یہ سب کیسے ہوا؟"

"یہیں فون پر کیا بتاؤں، اسی لیے کہہ رہا ہوں کہ یہاں آ جاؤ؟"

"خفک ہے میں آ رہا ہوں؟" شنزاد پر غصہ تھا لیکن شنزاد، یاد رکھو اگر روٹی کو کچھ ہو گیا تو پھر نہ چارہ گر باقی رہے گا نہ تم۔"

ویر اس نے اتنی زبرد سے کیڈل پر بچھا کہ دونوں کچی کچی ہو گئے۔

"غصہ انسان کی عقل سلب کر لیتا ہے؟" عقب سے اوشان کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر ابھی تک شیلی فون اسٹینڈ کے پاس ہی کھڑا تھا۔ وہ بہت آہستہ اوشان کی طرف مڑا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو چکا ہوا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور نیتھے زور زور سے پھول پھول رہے تھے۔

لایو ایک ماہر پولیس آفیسر کی طرح سوال کر رہا تھا۔ شاید اس کے اندر کا سابق آفیسر جاگ اٹھا تھا۔

”صرف یہ کہ ان کا تعلق کینڈا سے ہے۔“ بہرام نے بتایا۔ نہ ان کی کوئی شناخت ہو سکی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی شہادت ملی ہے۔“

لایو نے اس کے بعد بھی بہت سے سوالات کیے تھے۔ بہرام نے حتی المقدور اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن صورت حال اس وقت ایسی تھی کہ اسے کوئی امتثال بھی مطمئن نہ کر سکتا تھا۔ بالآخر اس نے تنہا کینڈا جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اوشان نے ساتھ جانے کی انتہائی کوشش کی تھی لیکن لایو نے اس وقت کسی کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھا چنانچہ دونوں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔

اس نے نیو یارک سے دو ہفتوں والا ایک چھوٹا لٹیرہ کرایہ پر حاصل کیا اور پورٹ آرتھر جا پہنچا۔ قتل میں کوئی خاص پروگرام یا نکتہ نہ تھا جس پر چارہ پڑھ لوگ اس کی قبرست میں شامل تھے اور وہ اسی سے استرا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اسے پورٹ آرتھر پر لینڈ کیے ایک گھنٹہ پہنچا تھا جہاز کی سروس مکمل ہو گئی تھی۔ اس عرصے میں لایو کیسے اساتذہ کی کی گریٹا ڈاکا میں مشغول کر چکا تھا جو اس نے زمین سے حاصل کی تھی۔ سامان کیا تھا ایک چھوٹا سا اپنی کس تھا جس اس کے پڑے

اور بعض دوسری چیزیں تھیں۔

وہ سروس کرنے والے شخص کا جائزہ لے رہا تھا جو طویل قامت اور خاکستری سے بالوں والا ایک مضبوط کاٹھی کا نوجوان تھا۔ عمر اس کی انیس بیس سے زیادہ نہیں تھی لیکن کام کا وہ ماہر دکھائی دیتا تھا۔

لایو کو جو چیزیں پریشان کر رہی تھی وہ یہی نوجوان تھا۔ اس وقت اس کا ذہن پرانہ تھا لیکن وہ بھی چنچ کر اعلان کر رہا تھا کہ لایو کیسے بھی اس نوجوان سے مل چکا ہے۔ وہ طویل عرصے بعد کینیڈا آیا تھا اور اس کے ذہن کے کسی خانے

میں کینیڈا کے حوالے سے کوئی ایسی بات نہ تھی جس میں وہ نوجوان فٹ ہو سکتا مگر یہ طے تھا کہ لایو نے اسے دیکھا ہو رہا تھا۔ مگر کہاں؟ یہ وہ سوال تھا جس کا فوری جواب اس کے پاس نہیں تھا۔

لا کے نے سروس کے بعد جہاز کی چابیاں اسے تھامیں

اور ٹائیگر نے پاس ڈاکا ایک نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔ لا کے نے نوٹ کو چوم کر جیب میں ڈالا اور شکریہ ادا کر کے ہینگی کی طرف چل دیا۔

ٹائیگر مزید نصف گھنٹہ تک وہاں موجود رہا لیکن وہ خاکستری بالوں والا اس کے ذہن سے محو نہیں ہوا۔ آخر اس نے اس پر غصت بھی ادا کر پورٹ انٹرس کی طرف بڑھ گیا مگر لایو بالکل نئی تھی اور اس کا انہن درست حالت میں تھا۔

شام کے تین بج رہے تھے۔ لایو نے پہلے سوچا کہ اگر پورٹ کے ڈانٹک روم میں ہی کچھ کھائے لیکن پھر اس نے پہلے ہوٹل جا کر اور لینے اور بعد میں بیچ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی کاشہر جانے والی شاہراہ پر دوڑ رہی تھی۔

اگر پورٹ سے چند میل آگے آکر اس نے کار ایک ٹریفک سگنل پر روکی تو بلا ارادہ اس کی نگاہ بیک ویو پر چلی گئی۔ بیکسٹیل رنگ کی ایک کینڈلک غقب میں موجود تھی۔ جانے کیوں اسے شہر ہوا کہ کینڈی اس کا نائب رہی ہے۔

سگنل کھٹنے کے بعد اس نے کار آگے بڑھائی اور کم رفتار والی اسٹریٹ پر چلنے لگا۔ کینڈی کو آگے نکلنے کا راستہ مل سکا لیکن کینڈی نے اسے اور دیکھ نہیں کیا جس سے یہ شبہ یقین میں بدل گیا کہ وہ اس کے تعاقب میں ہے۔

اس نے دوبارہ غقب کا جائزہ لیا کینڈی تین کلاڈل کے فاصلے سے تھوڑے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھی۔

ٹائیگر کا ذہن فوراً خاکستری بالوں والے لا کے کی طرف پہنچا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ افادہ مر تھا اور اس کے پیچھے لگی ہوئی کار کے مسافر یہ کہنے نہیں نکلے تھے۔ اس نے رفتار اچانک پچیس میل فی گھنٹہ کر دی۔ کینڈی نے

اس کی تقلید کی اور جب اس نے کم کر کے پچیس میل کی تو کینڈی کے ڈرائیور نے بھی اسے آہستہ کر لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ کینڈی اسے ہر صورت میں اسے انجام تک پہنچانا چاہتے تھے۔

ٹائیگر نے اپنے سامنے کا جائزہ لیا۔ ذرا آگے دائیں جانب پانی کا ایک بڑا سا تالاب تھا جو قدرے گہرائی میں واقع تھا۔ اس نے فوری فیصلے کے تحت گریٹا ڈاکا ایک دم سڑک سے اتار کر کینڈی کا ڈرائیور اس دھوکے کو نہ سمجھ سکا۔ وہ ذرا سا لگائی تو لایو کی گواہی میں بیٹھے ہوئے

تینوں افراد دکھائی دے گئے لیکن وہ کسی کو پہچانتا نہیں تھا۔ کینڈی کے ڈرائیور نے بیک بگاڑ دیے۔ لایو نے اپنی کار اور کینڈی کے درمیان پہلے والی تین کاروں کو گزر جانے دیا اور پھر ایک دم گریٹا ڈاکا اسپید بڑھا دی۔ کینڈی نے بھی اس کی تقلید کی۔

سوکر آگے آنے کے بعد لایو نے سامنے کا جائزہ لیا۔ سڑک دوڑ دوڑ تک مستحسان تھی۔ ایک ہی لائن سے اس کا پیرہٹ کر بیک پر آیا اور ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے اسٹیریٹنگ بائیں سمت کیا۔ گریٹا ڈاکا ٹائچر چرائے اور اور وہ پوری طرح حکومت گئی۔ اب اس کا رخ غقب سے آنے والی کینڈی کی طرف تھا۔

شہزاد کا پیر دوبارہ ایک ہی لائن پر پہنچ گیا۔ گریٹا بدلتے جانے کی وجہ سے انجن نے ڈراما احتجاج کیا لیکن پھر کار ٹھوکی کی طرح کینڈی کی طرف بڑھی۔

کینڈی والوں کو بھی احساس ہو گیا تھا کہ گریٹا ڈاکا ڈرائیور کی کار کا چاہتا ہے۔ فرنیٹ اور غقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد نے سب مشین گئیں بدلتی گئیں اور اٹھتے ہی لے گریٹا ڈاکا سامنے کا رخ چھانی ہو گیا۔ بیسیوں گولیاں ڈنڈا لٹکائی اور ان میں سے کچھ لایو کیسے بھی پہنچ چکا تھا۔ مگر گریٹا ڈاکا انجن اس کا فیصلہ نہ ہوا تو گولیاں یقینی طور پر اسے چھید چکی ہوتیں۔

کینڈی کے ڈرائیور نے گولیاں لگنے کے باوجود گریٹا کو آدھنی اور طوفان کی طرح اپنی جانب بڑھتے دیکھا تو اس نے پیچ کر اسٹیریٹنگ دائیں سمت کا اور اوپری اس کی غلطی تھی۔

گریٹا ڈاکا اٹھلا۔ پوری قوت سے پیچڑا لٹکایا۔ لگا اور کینڈی نے دکھائیں کھاتی سو فٹ گہری کھاتی میں جا گئی۔

کار گرنے سے پہلے لایو اس کا فہر دیکھنا نہیں بھولا تھا۔ وہ امریکی ریاست فلوریڈا میں دبتر ڈھکی اور اس کا خیر ایف اے ۹۵۱ تھا۔

ٹائیگر نے گریٹا ڈاکا کو فوراً بیک لگا لیا۔ اپنا چھوٹا سا ایئر کیس ٹکی سے نکالا اور پھر اسے گریٹا میں ڈال کر اس کا رخ کھاتی کی طرف کر دیا۔

کاتیری سے نشیب میں الٹی گری ہوئی کینڈی کی

طرف بڑھی۔ لایو نے الٹی ہوئی کار کے عقبی دروازے سے ایک مشین گن بردار کو باہر نکلنے کی جگہ پر موقوف دیکھا۔ گریٹا ڈاکا کے نیچے گرنے سے فوراً تو سب مشین گن بردار نے بھی اوپر نگاہ کی اور یہ دیکھ کر اس کی روح فشاہو گئی کہ دوسری کاتیری سے اسی جانب آ رہی ہے۔

وہ فوراً کار کے اندر چڑھا اور غلبہ اس کے گریٹا ڈاکا تیز رفتاری سے کینڈی کے ساتھ بھاڑی۔ ایک دھڑ دھڑا ہوا اور دونوں گاڑیوں میں آگ لگ گئی۔

ٹائیگر نے بے نیازی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور سڑک سے آکر ایک سمت چل دیا۔

نصف میل کے بعد اسے سڑک پر ایک فلٹل انیشی نظر آیا تو وہ دوبارہ سڑک پر آگیا۔ ٹیلی فون پر اس نے کرا لے کی ایک اور کار کا بندوبست کرنے کا حکم دیا۔ اس نے کار کھینچی تو بتایا کہ وہ نصف گھنٹے میں اگر پورٹ سے کار وصول کرنے گا۔ اس بار اس نے ایس کا ڈنڈا لٹکایا نام اور شناخت بھی دوسری بتائی تھی۔

اگر پورٹ پر کار کے حصول میں اسے کوئی وقت نہیں ہوئی۔ اس نے ایک ہاتھ روم میں گھس کر کپڑے تبدیل کیے اور پھر کار ڈرائیو میں بیٹھ کر اسی سمت روانہ ہو گیا جہاں اس کا کینڈی سے ٹکراؤ ہوا تھا۔

کھاتی کے کنارے اس وقت لوگوں کا ہجوم تھا جو نیچے پڑی ادھ جلی کاروں کا نظارہ کر رہا تھا۔ ٹائیگر نے وٹاکو کوئی ذہن بھر کاروں کے پیچھے کھڑی کی اور پیدل وہاں تک پہنچا جہاں پولیس والے لوگوں کو دور رہنے کی ہدایات دے رہے تھے۔

”ہماری اطلاع کے مطابق ان میں سے ایک کار میں اسلحہ بھی موجود تھا۔“ پولیس افسر لوگوں سے کہہ رہا تھا۔ اور وہ اسی تک پہنچا نہیں۔ کسی وقت بھی آگ کی گرمی کشی مل

تک پہنچ کر تباہی مچا سکتی ہے لہذا دور دور رہیں۔“ لوگ پیچھے ہٹ گئے لیکن اس عرصے میں لایو گریٹا دیکھ چکا تھا کہ کینڈی اب چھت کی بجائے پہلو پر کھڑی تھی جبکہ گریٹا ڈاکا چھت کے رخ پر تھی۔ دونوں ہتھوڑوں کی رہی تھیں اور اتار بتاتے تھے کہ کسی نے آگ بجھانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

ٹائیگر کو سب سے زیادہ حیرت اس بات پر تھی کہ

ایک بینا لڑکے کو جو ہلکا سا متحیر و سرگرد تھا، اسی
سے اڑنا لیا۔

کرتے تھے جیسے کسی کالج میں کلاس لے رہے ہوں۔
ریڈی کی مایوسی کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس نے آدمی
بہا نہیں سے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔ وہ نہ قطعاً بھولا تھا اور
نہ اسے مارنے والے جوڑی کا ٹکڑا کے حامل شخص کو فراموش
کر سکا تھا۔ اس کی یادداشت بہترین تھی اور پہلی ہی نظر
میں پتا چل گیا تھا کہ یہی ٹائیگر ہے۔

تھوڑے گھبراہٹ مملو سی بات تھی لیکن جانے کیوں اس
نے بی اس کو یہی ٹوکنا کام لے لیا تھا۔ اس نے ٹائیگر کی
ٹانگہ پر اس شہر خاک چھائی تھی۔ کئی جہلم پشہ گرد ہوں میں
شامس ادا تھا اور کئی جہلموں پر ملازم رہا تھا تاکہ ٹائیگر کو تلاش
کر سکے۔

پورٹ آفٹھ آنے اور پیرچر میں کی ملازمت اختیار
کرنے کے لیے بھی اس کا انتظام کارفرما تھا۔

وہ پیرچر میں کوسالوں سے جانا تھا۔ پیرچر نے اپنے
جہلم کا آغاؤ نشانیات سے کہا تھا اور اسی سہارے وہ دفتر
رفتہ اس زیر زمین دنیا میں آتے دھڑکا چلا گیا۔ بڑی محبتیں
اُسے ہائی اسکول سے ہی لگ گئی تھیں اور اس نے اسی
زمانے میں ایک ایسی عورت کے پاس جانا شروع کر دیا
جو کسی طرح بھی نیک نام نہ تھی جب اُسے ہائی اسکول سے
اٹکا لایا تو اس کی کسی خاص کی بہن عورتوں سے دوستی تھی۔
جن میں سے دو سیاہ فام اور ایک سفید فام تھی۔

تین سال بعد وہ بیروئن کا سپلائی کرنا بکھرا اور آہستہ
آہستہ دوسری بیوی پرکھن گیا اور ابی کار و وائیل کے لیے امریکہ
چھوڑ کر کینیڈا میں آیا۔

لیکن پیرچر میں کالجی فہرست آتا ہی نہیں تھا بلکہ وہ
ہیشہ سے امارت اور تعلیم یافتہ لوگوں کو پسند کرتا تھا۔
اسی لیے اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے ٹائٹ اسکول میں
داخلہ لیا اور دوپہر حاصل کرنے کے بعد کئی کالج نیو یارک میں
داخل ہو گیا۔ وہاں سے اس نے تاریخ اور مشرقی یورپ میں
مٹری میں ڈگری لی۔

اس کے بعد وہ کینیڈا چلا آیا کیونکہ اس کی عمر قانونی
سرگرمیاں جاری تھیں جواب اس کی راہ کی رکاوٹ بنتی جا
ئی تھیں۔ پہلے وہ محدود ہتھیار پر کاروبار کیا کرتا تھا لیکن
اب اس نے اچھوڑ کر پیرچر سے پھیلے وہ میکسیکو سے
بلاوہ راستہ بیروئن حاصل کرنا اور پورٹ آفٹھ میں بیچ کر مار کر

اور کینیڈا میں سلائی کرتا۔

پیرچر کا نام اس نے امریکہ میں اُس وقت اختیار کیا جب
اس نے گوشت کھانا پسند کیا۔ نہ صرف یہ کہ اس نے خود
میتھیاں کھانی شروع کیں بلکہ بارہ دوستوں کو بھی اس کی تعریف
دی چنانچہ احباب نے اُسے پیرچر یعنی مینگ کپنا شروع کیا۔
جو آہستہ آہستہ اُس کے نام کا حصہ بن گیا۔

اب اسے پورٹ آفٹھ میں رہنا پڑا۔ اُسے تھے اور اس
عرصے میں اس نے اپنی پوزیشن اتنی محکم کر لی تھی کہ کوئی شخص
اُسے ہلانے کا ہتھوڑ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اُسے بلا واسطہ اور
بلا واسطہ قانون کا تحفظ حاصل تھا اور اب تک پورے
کینیڈا میں اُس کے خلاف کوئی کیس رجسٹرڈ نہیں ہوا تھا اگر
اس کا کوئی شخص کسی جہم میں دھرا لیا جاتا تو پیرچر وقت سے
پہلے اُسے رہا کر لیتا تھا اور اس سلسلے میں ایک خاص بات
یہ تھی کہ ہر بار ایک نیا دیکھ کر کام نہ ختم ہوتا تھا۔ مقدمات
بے جا حوالات اختیار کر جاتے اور بعض اوقات شہادتیں نہ
ملنے کی وجہ سے انہیں خارج کر دیا جاتا۔

اس کے بعد خبر ملی کہ پیرچر میں، بین الاقوامی جہلم میں
داخل ہو گیا ہے۔ اُس نے انٹیلی جنس کے لوگوں کے ساتھ
مل کر کام کرنا شروع کر دیا اور اس منامات کے ساتھ ساتھ
دفاعی آلات، ہتھیار اور دھڑا لیں وغیرہ ایک ملک سے
دوسرے ملک منتقل کرنے کے کام کا آغاز کیا اور اس وقت
اس شعبے میں بھی اُس کی نگرانی کوئی آدمی نہ تھا۔

ریڈی، آلئی لینڈ ایشین کے بارے میں تھوڑا بہت
جانا تھا۔ پیرچر نے وہاں کسی قسم کی مشینوں، انجینروں اور
تعمیراتی کوئی بیس لاکھ ڈالر خرچ کیے تھے لیکن ریڈی کو یہ علم نہ
تھا کہ درحقیقت وہاں ہے کیا؟ ریڈی نے ایک آدھ تہ
اس بارے میں دریافت کیا تھا لیکن اُسے جواب دیا گیا کہ
اس سے اس کا کوئی سروکار نہیں بلکہ اُسے بتایا نہیں جا سکتا۔
لیکن ایک پرجیکٹ ایسا تھا جس کے بارے میں
پیرچر میں نے کوئی بات خفیہ نہیں رکھی تھی اور وہ پرجیکٹ
تھا۔ ڈرگیاں۔۔۔ پیرچر نے سگریٹ بیٹا تھا نہ شراب، نہ گورقت
کھانا تھا اور نہ مشاقت استعمال کرتا تھا جس اُسے نہ نئی
لڑکیوں سے دوستی کا شوق تھا اور اس سلسلے میں وہ دجین
لڑکیوں کو عام ہاتھوں کا شیعہ ایگزیکٹو آؤٹ کال

ایک کورٹ میں کھانا تھا اور پورے شعبے میں کوئی ایسی خاص
لڑکی نہ تھی جسے پیرچر اپنے دامن کے عوض کسی کو پیش کرنے
میں ہچکچاتا تھا مگر وہ کرتا۔ اس شعبے میں پیرچر کی درگیاں
تھیں جن میں چننا راستی پر چنے والیاں، اوپر اسٹریٹز، وائٹ
لٹاز، ٹیس انڈیا اور بی وی اور فٹا انڈیا شامل تھیں۔

ریڈی، پیرچر کے کمرے سے نکلا تو اٹھا ہاؤس تھا چند
لمحے وہ سوچتا رہا کہ اب کیا کرے۔ بالآخر اس نے پیرچر کے
ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ وہ گیارہویں فلور پر
پہنچا اور منبر ٹویک سے ملا۔ اس نے فوراً آن کال چارٹ
اسس کے حوالے کر دیا۔ ریڈی نے ایک لمبی سی چٹا سٹر
کو بند کیا اور ٹویک کو اپنا پتہ فراہم کر کے ہڈیت کی کہ اسے
ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ دے۔

اپنے نہیں وہ ٹائیگر کو مار چکا تھا اور اب جتنا شہر کے
ساتھ مل کر اپنے پرانے دشمن کی موت کا جشن منانا چاہتا تھا۔

□□

سی بریزوئل میں رجسٹریشن کے بعد ٹائیگر جیل کے
کنارے بیٹھے نکلا۔ کچھ دور جانے کے بعد اُسے ایک ٹیلی فون
بوٹھ نظر آیا تو وہ اس میں جا بٹھا۔ ڈائریکٹری سے اُس نے
پولیس کے ڈیپارٹمنٹ پرانے کر مکمل الویشی گیشن کا نمبر حاصل
کیا اور حلوہ سے ڈال کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"دس آدھی آدھی ڈی" ایک بوری سنائی آواز نے
جواب دیا۔

"بیٹی بول رہی ہے؟" ٹائیگر کا انداز سوالیہ تھا۔

"ہنس! وہ میاں کام نہیں کرتی"

"سودی ہنی" ٹائیگر نے اپنی آواز کو مزید میٹھا بنالیا۔

"میرے پاس ایک کار کی نمبر پلیٹ موجود ہے اور مجھے وارنٹ
جاری کرنے کے لیے اُس کا پتہ دے گا کہ۔ کار فلور ریڈیا میں
رجسٹرڈ ہے لیکن ڈرامہ دیکھ کر تھوڑا کہ میاں کسی سلسلے میں اس
کی کوئی مٹری ہے۔ خبر بکھوڑیک (ایف) البرٹ (اسے)

یعنی ایف اسے زیر دنا سن فایوون

"ہولڈ کر دیا دوبارہ فون کرو"

"میں ہولڈ کرتا ہوں، بی، ویلے بانی دا دے تھدا
نام کیا ہے؟"

"میرا کوئی نام نہیں، صرف فون نمبر ہے۔ ۹۱۰۔۲۱۔۵۲۶
اب ہولڈ کرو"

ٹائیگر خاموش رہا، چند ثانیوں بعد لڑکی کی آواز دوبارہ
سنائی دی۔

"۶۱۹ ماڈل کینڈا لاک، چار دروازوں والی،
رنگ نیلا، ہمارے ریکارڈ کے مطابق وہ میکسیکو بنگ کی
ملکیت ہے اور کچھ؟"

"تھنک یو ہنی، ایس اب میں یہ پتا چلاؤں گا کہ تم
کون ہو اور کہاں رہتی ہو؟"

"میں انتظار کروں گی، لڑکی نے جواب دیا اور
ریسیور رکھ دیا۔

ٹائیگر نے ڈائریکٹری دوبارہ اٹھالی، اب وہ میکسیکو
کا نمبر اور پتہ ڈھونڈ رہا تھا۔ پتا موجود تھا، ۲۹۱۵ مارلینڈ
اسٹریٹ، ٹائیگر نے ڈائریکٹری بند کی اور وائس مین کی طرف
چل دیا۔ وہ کسی مٹن پر بیٹھنے سے پہلے ڈر لینا چاہ رہا تھا۔

کمرے میں بیٹھ کر اس نے بی ڈی آن کیا تو خبریں
نشر ہو رہی تھیں۔ سب سے پہلی خبر اس کے ساتھ پیش
آئے والے حادثے کے بارے میں تھی۔ خبریں سن کر اس
نے روم سروس کو ڈنر کے لیے کہا اور خود پیرچر میں کی فائل
اٹھا کر ریڈر کھینچا۔ یہ فائل چارہ گھر کے پیرچر کو لے تیار کی تھی۔
وہ فائل کا قیصری بارہ مطالعہ کر رہا تھا۔

کمپوٹر کے مطابق پیرچر میں مستند جرائم پیشہ افراد میں
شمار ہوتا تھا لیکن تیرت اور تعجب کی بات یہ تھی کہ کسی بڑے
جہم سے بے کار اور نامور کنگ کی چھوٹی سی غلطی کے
الزام میں بھی کبھی گرفتار ہوا تھا نہ پولیس کو مطلوب تھا۔

اس کی گزریوں کا کمزور گورنر آرتھر کا چھوٹا سا شہر
تھا لیکن پورے ملک میں اس کے درجنوں قانونی کاروبار
پھیلے ہوئے تھے۔ اُس نے اپنے کاروبار کو مختلف جھوٹے
چھوٹے شعبوں میں تقسیم کر دیا تھا لیکن وہ بارہ امت مرکزی
فرم کی سرپرستی میں کام کرتے تھے۔ متعدد شعبوں میں کام
کرنے والے سو فیصد نے آدمی تھے لیکن اُسے ان سے
کبھی کوئی شکایت نہیں ہوتی تھی۔

اسی اثنا میں ڈر آیا تو وہ فائل رکھ کر ڈائنگ ٹیبل
پر جا بیٹھا لیکن اس عرصے میں ہی وہ پیرچر میں ہی اٹھا رہا۔
اُس کے خیال میں ممکن تھا کہ وہ پیرچر کو بڑھونے والے
قانون جیسے کا محکم پیرچر میں ہی ہو لیکن ابھی اس سلسلے میں
وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا تھا۔

کھانے کے بعد اس نے کپڑے تبدیل کیے اور اپنی ڈائج مونگو پہنچال کر ہارلینڈ اسٹریٹ روانہ ہو گیا جہاں بیکیو لینرنگ کمپنی واقع تھی۔

وہ ایک تین منزلہ عمارت تھی جس کی پہلی اور دوسری منزل پر ہسپتال کے بستروں سے لے کر کھیلوں کے سامان تک لینڈ پر دینے کے انتظامات تھے۔ ڈرائیور لینرنگ کے لیے برتن وغیرہ بھی فراہم کیے جاتے تھے اور اس نے ساتھ ساتھ وہ کاریں اور بڑے گاڑی بھی لے کر دیتے تھے۔

ٹائیگر نے اپنی گاڑی عمارت کے عقب میں کھڑی کی، اور پیدل عمارت کا طواف کر کے لگا بھعد وہاں موجود دوسرے داروں کی روئیں کا مطالعہ کرنا تھا۔ صرف ایک ہی دوسرے دار وہاں موجود تھا جو نہ صرف عمارت کے چاروں اطراف بلکہ اندرونی حصوں میں بھی تنگانی کے فرائض انجام دیتا تھا۔

ٹائیگر اطمینان سے ایک عجیب دروازے پر پہنچا۔ اس نے دروازے کے ٹوکرو مخصوص انداز میں صرف ایک بار حرکت دی۔ نہ حرف دروازہ کھل گیا بلکہ ٹوکروٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اس نے ٹوکرو وہیں پھینکا اور اندر داخل ہو گیا۔ غلاب توقع الارم وغیرہ کی کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔

ٹائیگر کو ریشیاں ڈھونڈنے میں کوئی وقت پیش نہ آئی۔ وہ سب سے پہلے اوپری منزل کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اور اس کے بعد نیچے آنا چاہتا تھا۔ اس نے ریشیاں پورے ذریعہ کیوں لیکن وہ وسط میں ہی پہنچا تھا کہ عقب سے اسے بہرے دار کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

”میں رنگ جاؤ دوست“ بہرے دار نے نیچے سے پکار کر کہا۔ ”تھاؤ کام تمہارا“

ٹائیگر نے ٹوکرو کا محافظ کو دیکھا۔ ایک نوجوان شخص افسانہ ۳۸ کا پشٹون تھا۔ اسے نشانے پر لیے ہوئے تھا۔ ”نیچے آؤ“ محافظ نے اسے اگلا حکم سنایا۔

ٹائیگر دھیرے سے سکھایا اور نیچے اترنے لگا۔ تیسری تیسری پر پہنچ کر اس کا دایاں پیر معمول سے ڈنڈا زیادہ اٹھا اور پھر لے کا جوتا پیر سے نکل کر پوری رفتار کے ساتھ محافظ کی طرف بڑھا۔

محافظ اس افتاد کے لیے قطعی طور پر تیار نہ تھا۔ جتا اس کے پستول دانے ہاتھ پر لگا۔ پہلے تو محافظ کو کسی بات کا احساس

نہ ہوا لیکن جب بخون پوری رفتار کے ساتھ زمین پر گرنے لگا تو اس نے جھپک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا۔ حرف پستول ہی نہیں دایں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں بھی غائب تھیں جو اسے کیڑا انگلیاں اڑانے لگی تھیں۔

بغیر انگلیوں کی ہتھیلی دیکھ کر بے اختیار اس کے حلق سے ایک کرناک جھجکاؤ نکلا جو جلد ہی مارتے تکلیف کے اس کا چہرہ جھڑکا تھا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں ہاتھ دبا کر خون روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

ٹائیگر تیسری تیسری پر کھڑا اطمینان کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد زخمی پیر سے ہلکے مارٹر گولہ آ کر زمین پر آ پڑا۔ ٹائیگر جان بچا کر زخم اتنا کاری چیں جو اس کی موت کا باعث بن جاتا۔ بس ایک خوف تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے زخمی کو وہیں چھوڑا اور خود ریشیاں چڑھ گیا۔

اگلے دس منٹ کے دوران وہ دو ٹوکرو منزلوں پر مختلف دفاتر، اسٹور روم، ویرہاؤس اور ورک ٹائیس کھنگاتا رہا لیکن کوئی شے ایسی دستیاب نہ ہوئی تھی جسے وہ غیر معمولی قدر دے سکتا۔

لیکن بالآخر تیسری منزل کے ایک کمرے میں اسے اپنی مطلوب شے مل گئی تھی۔ کمرہ دوسرے کمرے سے بالکل الگ تھا۔ گناہ تھا اور اصولی طور پر اسے تیسری منزل میں شمار بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس محفل کمرے میں ایک جدید ترین کیونیکیشن روم موجود تھا جس میں ایک شارٹ ویو ٹرانسمیٹر سمیت بہت سا تکنیکی سامان موجود تھا۔ ریڈیو کے ساتھ ایک پرنٹنگ مشین منسلک تھی جس کے ذریعے دنیا کے کسی بھی شہر میں پیغام بھیجا اور تحریری طور پر وصول کیا جاسکتا تھا۔ ٹائیگر کو ایک نظر دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا کہ ان میں سے بعض آلات مصنوعی سیاروں کو پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ دواویس بیٹریں بھی موجود تھیں جن پر باقاعدہ کمپیوٹر کنٹرول بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ایک اسکرین نصب تھی۔ اسے حرف اس بات پر حیرت تھی کہ تمام آلات ڈیڈ تھے۔ وہاں کوئی کام بھی نہیں کر رہا تھا اور یہ بھی طے تھا کہ یہ سارا سامان کرایے پر دیے کے لیے ہرگز نہیں تھا۔

کچھ آلات کے قریب اسے اٹاٹنگ الیکٹرونکس کے ریڈیو آرڈر کی ایک کاربن کاپی ملی جس میں باقاعدہ

ایک دو چس منٹی نیٹس اور ریڈیو کے آرڈر کی چھ کاربن کاپیاں تھیں۔ چھپے چھپے مختلف تھے۔ تمام اخبارات کی ذمہ دار بیکیو خود تھی۔ ٹائیگر نے فرسٹ اسٹاک ایکسچینج میں ڈالی اور ریشیاں اتر کر ڈال میں آ گیا جہاں وہ بے ہوش محافظ کو چھوڑ گیا تھا۔

اس نے دیوار کے ساتھ پڑا ہوا پستول اٹھا کر محافظ کے سلامت ہاتھ میں بٹھایا اور خارجی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر نے آرڈر میں درج چاروں کے بارے میں تحقیقات کی لیکن کوئی ایسی شے نظر نہ آئی جسے ٹوکرو قرار دیا جاسکتا۔ تمام فریج چھوٹی چھوٹی اور بظاہر بے ضرر دکھائی دیتی تھیں۔ اسے حیرت تھی کہ یہ بیکیو کے ٹوکرو کارڈ میں کیے اور یہ ٹوکروٹ ہو گئی تھیں۔

ان فریجوں میں ایک چھوٹی بڑنگ کمپنی ایک میرین کنڈرکشن آؤٹ فٹ اور چھ فٹنگ بولس پشٹل ایک فلیٹ شامل تھا اور کوئی بات تو اسے وہاں نظر نہ آئی البتہ ایک بات مشترک تھی کہ تمام میں ریڈیو موجود تھے۔

ٹائیگر نے دل ہی دل میں ان پر لعنت بھیجی اور آخری کمپنی کے بارے میں تحقیقات کے لیے روانہ ہو گیا۔ نام تھا اس کا ڈیسمیر وکر ہاؤس کمپنی۔ وہ بھی محض ایک وکر ہاؤس ثابت ہوا۔ ٹائیگر کو اندر بھی کوئی خاص شے نظر نہ آئی۔ اچانک میں خاموشی تھی۔ چاروں طرف سے بند عمارت کے ارد گرد چوکیدہ بھی پہلی نظروں دکھائی نہ دیتا تھا۔

رات کے دو بجے تھے اور ایک آدمی کی بندی کے برابر دروازے کے ساتھ حرف ایک لمبہ جل رہا تھا۔ اس کے ساتھ بی ہوئی رولنگ ڈاگس اور بڑے اینڈل ٹارپک ہاتھ اس نے اپنی کال ایک محفوظ مقام پر رکھ لی کی اور دروازے پر کھانکڑا کر برز رہا دیا۔ دو کلب گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اس نے دوبارہ جھن دیا اور جواب میں دروازے کے اوپر نصب ایک مائیکروفون جاگ اٹھا۔

”کیا چاہتے... جہاں کسی نے ہڈیوں سے دریافت کیا۔“ میرے پاس ایک خصوصی آئینہ منٹ موجود ہے...“ ٹائیگر نے مائیکروفون میں جواب دیا۔ ”ایک پیکٹ ہے ہائٹل سے بھیجا کہ ہاتھ کی پیکٹ اس اینڈریس پر دن اور رات کے کسی بھی لمحے ڈالیو کیا جاسکتا ہے، ہائٹل اسے وصول

کر کے منتظر دو، تار میں بھی گھر جا کر اطمینان کی نیند سو گئے“ ”ہم یہاں پیکٹ وصول نہیں کرتے“

”اسے وصول کرو، ورنہ میں اسے پولیس کے حوالے کر دوں گا۔“ پانکٹ کے مطابق اس میں بیکیو کی کوئی ایسی شے آئی ہے جس کے ٹکڑے والوں کو وہ بھی دے سکتی ہے۔ اس لیے مجھے بتاؤ کہ کیا کروں؟“

جواب ملنے کے بجائے ٹائیگر کو انٹر کام پر کچھ کھٹ پٹ کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ چوتھی دروازہ کھولنے والا آگے آیا۔ ٹائیگر نے ایک ہلکا سا ہاتھ اس کے دایں شانے پر رکھ کر دیا۔ محافظ لڑکھڑایا اور اس سے پہلے کہ زمین پر گرنا نہ ہو اسے ہاتھوں پر بٹھاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ محافظ کے ہاتھ میں پستول موجود تھا جسے ٹائیگر نے بڑے اطمینان کے ساتھ دے کر اس میں سے گولیاں نکالیں اور اسے ایک طرف پھینک دیا۔ اب محافظ اس کی گرفت میں پڑ گیا۔ کسی نے اس کی طرح چور چور نہ کیا۔

ٹائیگر نے اسے بے ہوش کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت اندر صبرے وکر ہاؤس کا ایک حصہ دفن میں بن گیا۔

”کوئی شکل، دل، ویرہاؤس کے اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والا یقینی طور پر اپنے ساتھی کو پکار رہا تھا۔“

ٹائیگر دوشی کے دائرے سے نکل کر دوبارہ اندر صبرے کو نے میں ہو گیا جہاں ٹوکرو کے بڑے بڑے ٹوکرو دیوار کے ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ محافظ اب بھی اس کی گرفت میں تھا۔

جب تیس سیکنڈ تک بولنے والے کو کوئی جواب نہ ملا تو شاید اسے صورت حال کا اندازہ ہو گیا تھا۔

”دل...! اس نے دوبارہ اپنے ساتھی کو پکارا۔“ اس نے کہیں دروازہ کھولنے سے منع کیا تھا لیکن لگتا ہے کہ تم ایک باہر خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہو۔“

ٹائیگر کو قہقہوں کی آہٹ سنائی دی جو رفتہ رفتہ قریب آتی جا رہی تھی لیکن آنے والے زندہ دوشی نے اسے کیڑا پشٹل نہیں کی مگر ٹائیگر دیکھ سکتا تھا کہ وہ نوجوان اور اس کا رٹ ہے۔ ٹائیگر نے اسے کوئی جواب دینے سے پیشتر اپنی گرفت میں موجود محافظ کی ایک رگ مسل دی اور وہ بغیر کوئی آواز نہ کئے ڈھیر ہو گیا۔

”تم جو کوئی بھی ہو، میرے پستول کی زد پر ہو“ اُنے
والے نے دوبارہ ٹائیگر کو لکھرا! اندر آکر دوبارہ زندہ باہر
کوئی نہیں جاسکتا۔ اس لیے مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

ٹائیگر خاموش کھڑا رہا۔
اندر میرے میں کھڑا شخص کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار
کرتا رہا لیکن جب اُنکے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے اندر میرے
کا فائدہ اٹھا کر یہ کہنے کے عقب میں اُنکے کو شل کی۔ اپنے
خیال میں وہ بے آواز چل رہا تھا لیکن ٹائیگر کے کان اس کے
قدروں کی خفیت سی آواز کو، تھوڑے سی ماند محسوس کر رہے
تھے۔ اُس کا رخ دیوار کے ساتھ رکھے کرٹوں کی طرف تھا۔

پھر ٹائیگر کو کڑی پر چلنے کی آواز سنائی دی۔ وہ شخص اب
کرٹوں پر چڑھ گیا تھا اور قدم بہ قدم ٹائیگر کے عقب میں رکھے
کرٹوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جونہی ٹائیگر نے محسوس کیا کہ اب وہ شخص اُس کے قریب
پہنچ چکا ہے۔ اُس نے ہلٹ کر ایک کرٹ کو ٹھوکر رسید کی بین
ایچ ٹوٹی لکڑی سے بنا ہوا کرٹ کا بیج کے کسی کھلنے کی مانند
ٹوٹا اور گرا ہی گئے اُس کے اوپر اور درگزر رکھے ہوئے تمام
کرٹ وصال کے سے زمین پر گر رہے۔

کرٹوں کے اوپر موجود شخص اس آفت کے لیے تیار نہیں
تھا خوف کے مارے اُس کے حلق سے ایک چیخ آزاد ہو گئی
اُس کے پیروں تلے موجود کرٹ نے اپنی جگہ چھوڑی تو وہ بھی
اس کے ساتھ لڑھکتا ہوا نیچے آ رہا۔ ایک کرٹ اُس کی ٹانگوں
پر گرا تو وہ ایک بار پھر چٹائی لیکن اس کے بعد وہاں خاموشی
چھا گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

ٹائیگر کو اس کی نبض پر ہاتھ رکھ کر کسی فیصلہ پر پہنچنے
کی ضرورت نہ تھی۔ اس کے حس کاٹوں نے اُس کی مانتوں
کے زیر دلم سے ہی اندازہ لگالیا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بیگانہ ہو
چکا ہے۔

ٹائیگر نے اُسے وہیں چھوڑا اور وٹر ہاؤس کی تلاش
میں مصروف ہو گیا۔ اسی کا زیادہ تر تھکا خالی ٹرا تھا۔ ایک طرف
چھوٹے اور ایک طرف بڑے بڑے بچوں کے انبار لگے
ہوئے تھے۔ ان پر ”رینو کوریشن اسپیشلسٹس“ کے الفاظ
درج تھے۔

ایک کونے میں اُسے درجن بھر مزید باکس نظر آئے۔
اُن پر بنی ہوئی تصویروں سے لگتا تھا کہ اُن میں کسی قسم کے

سپر وائزر سے نہیں پوچھ سکتا تھا۔ اس نے لڑکی کا شکر یہ ادا کیا اور
یہ سوچا ہوا بودھ سے باہر نکل آیا کہ اگر واقعی پورٹ آؤٹھر پولیس
میں کوئی سارنٹ ہرنس ہوا تو کتنا مزہ آئے گا؟

ٹائیگر مطلوبہ پتے پر پہنچا تو یہ دیکھ کر اُس کے ہونٹ
سیٹی بجائے والے انداز میں ٹکڑے کر دے پورٹ آؤٹھر ہوم
سیونگ اینڈ لون بلڈنگ بھی جو نصف بلاک پر پھیلی ہوئی تھی۔

ٹائیگر نے ایک نظر اس گیارہ منزلہ عمارت کو دیکھا اور اس
نتیجہ پر پہنچا کہ محافظ نے اسے غلط فہم دے دیا ہے۔

اُس نے اطمینان کے لیے اُس نے ارد گرد کا جائزہ لیا تو
اُسے علم ہوا کہ براؤڈ وے پر ۱۲/۱۲ بری نمبر ہے۔ اُس نے نما کو
ایک جانب کھڑی کی اور عمارت کے سامنے آیا۔

سیونگ اور لون کے ساتھ ساتھ باقی دس منزلوں پر
دوسرے دفاتر بھی واقع تھے ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ یہ سب
سیکیورٹی ملکیت ہے یا ان سے کوئی ایک اس کی ملکیت ہے۔

فکریں تھیں وہی ان سب کے پس منظر میں ہو اور یہ بھی ممکن
تھا کہ سیکیورس پوری زنجیر کی محض ایک کڑی رہا جو جس کی تعمیر
پر بھر میں نے کی تھی۔

چند ثانیوں بعد وہ ایک نئی آواز سے مخاطب تھا۔
”میرا نام ڈیوڈ ہرنس ہے۔“ اُس نے سپر وائزر کو آگاہ
کیا۔ ”مجھے افسوس ہے۔“ اُن کی خیالی میرے پاس قواعد پر لکھے گئے
نہیں، میرا پانچویں جگہ مشکل میں پھنس گیا ہے اور صرف
ایک فون نمبر میری جب میں موجود ہے جبکہ میں فوری طور
پر اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔“

”یہ یہ جاکوئی ہو گا؟“ خاتون سپر وائزر نے نرمی سے
ٹائیگر کو آگاہ کیا۔

”میں جانتا ہوں، ہتی یا ٹائیگر کا اندازہ خالص پولیس
والوں جیسا تھا۔“ میرا نام سار جے ایڈون ایل ہرنس ہے۔
بج نمبر ۲۵۲، پورٹ آؤٹھر پی ڈی۔“ مجھے فون نمبر والے
کا پتہ درکار ہے اور اس وقت میرے پاس دوسرا کوئی ذریعہ
نہیں، اگر تاخیر ہو گئی تو میل دوست ٹھون خانہ ہونے سے مر
بھی سکتا ہے۔“

”ٹھیک ہے، میں بتاؤں تو ہیں لیکن صبح تیس منٹ
کی کارروائی پوری کرنی ہوگی۔“

دوست بعد ٹائیگر جاسٹس رہا تھا۔ ۱۲/۱۲ براؤڈ وے
یوں گھٹا تھا کہ شہر کے زیریں حصے میں سے مگر وہ یہ بات

جاسوسی ڈائجسٹ کے مقبول سلسلے

ناگ بھون اقلیم علیم
(دو جلدیں) قیمت =/300 روپے

سنگتراش اقلیم علیم
(دو جلدیں) قیمت =/300 روپے

برہمچاری انوار صدیقی
قیمت =/150 روپے

سرکش محمود احمد مودی
قیمت =/600 روپے

(12 حصے) مکمل سیٹ =/600 روپے

سرکھ روڈ اردو بازار لاہور
7668958 فون

مکتبہ القریش

سکرکر روڈ اردو بازار لاہور
7668958 فون

”ٹھیک ہے، میں بتاؤں تو ہیں لیکن صبح تیس منٹ
کی کارروائی پوری کرنی ہوگی۔“

دوست بعد ٹائیگر جاسٹس رہا تھا۔ ۱۲/۱۲ براؤڈ وے
یوں گھٹا تھا کہ شہر کے زیریں حصے میں سے مگر وہ یہ بات

ٹائیگے عمارت کا جائزہ لیا نیچے سے اوپر تک ہر شے نے تائید کی کہ یہ افسوسناک تھا۔ صبح کے تین بجے تھے اس لیے کسی دشمن کا سوا ہی پریشان نہ ہوتا تھا۔ اس نے اپنے عمارت میں داخل ہوئے کے بارے میں سوچا لیکن چہرہ واپس مڑا۔ اس کا خیال تھا کہ صبح آ کر وہ دل کی خوشی میں اندھا داخل ہوگا۔

ٹائیگے آہستہ روی سے چلتا ہوا اپنی کار کے قریب آیا اور ٹائیگے سائیکل کا دروازہ کھول کر سیٹ پر جا بیٹھا لیکن اس کے ہاتھ پر پڑی معنی خیز سکراٹھ تیر رہی تھی۔ اس نے یوں نگاہ کر کرکٹیشن میں چالی لگائی جیسے کسی کا انتظار ہو۔

چوتھی چالی گھنٹی، عقب سے ایک آواز سنائی دی؟ "ابن بند کرو دوست" ٹائیگے کی سکراٹھ پر گھبراہٹ ہوئی، اس نے عقب نہ آنے میں دیکھا افسوسناک سیاح کی ایک آٹومبیل کی سیاہ پیرلی اس کی گدگی سے لگی ہوئی تھی۔

ٹائیگے سکراٹھ پر لیکن اس نے دیوار بردار کے کہنے پر عمل کرنے کے بجائے کار کو گزیرنے والا اور آگے بڑھا دیا۔ دیوار بردار نے اس کی لڑکی پر دیوار بردار کا ہاتھ اور بڑھا دیا تھا۔

"بہتر ہے کہ اس سیٹ پر آ جاؤ دوست" ٹائیگے نے سر ہل کر اسے مخاطب کیا۔ اور اس نے اسے کھلنے کو ڈراؤدہی دیکھو ورنہ اگر یہ تمہارے حق میں ترازو ہو گیا تو کیا کوئی سر میں اسے نکال نہیں سکے گا۔

دیوار بردار چل کر اگلی نشست پر گیا لیکن دیوار بردار بتور اس کے اٹھنا نہیں تھا۔

"ہم گزرتے ہی نہتے تمہاری حرکات و سکنات کا جائزہ لے رہے ہیں" دیوار بردار نے بولے تو اس نے ٹائیگے کو دیکھا "تم عمارت کا گڑھی کو رہے تھے۔ صبح کے تین بجے یہ سب مشکوک سرگرمیوں میں آتا ہے اور پھر تمہاری شکل ایک ایسے آدمی سے ملتی ہے جس کی یہیں ضرورت نہیں مگر تم غیر مسلح ہو اور تم سے ہمارے آدمیوں کو کوئی خطرہ نہیں تو میں چھوڑ دیا جائے گا؟"

"اوہ" ٹائیگے نے بیانیے والے انداز میں ہنسنے کیلئے اور کلا کی رفتار دیکھ کر دیکھا۔ ذرا دیر میں وہ قانونی حد سے تجاوز کر گئی۔

دیوار بردار ٹائیگے کو کھول کر سامنے سرک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اب اسے اپنی فکر لاحق ہوئی تھی اس کے خیال میں وہ کسی جونی کی

لڑکی میں چڑھ آیا تھا وہ بھی سامنے کھتا اور بھی اسپیشل میٹر پر ڈنڈا ناچس کی سرخی مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

آگے علم تھا کہ سامنے ایک چوراہے پر ٹائیگے اس رفتار سے چلتا رہا تو حادثہ ضرور ہو گا مگر اس کا آخری بہرہ نشین لیکن اس کا ہتھکڑی اس پر ایک اس وقت بھی موجود ہوگا۔

اور پھر اسے چوراہہ نظر آگیا۔ وہ متوجہ لگا ہوں سے ٹائیگے کی طرف دیکھنے لگا کہ شاید وہ خطرہ کر لے لیکن کلا بدستور ٹوٹنے پر فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ ٹائیگے کو پرکھنے کے لیے کہ لیکن سامنے کی طرف دیکھ کر اس کی سانس حلقہ بنی ایک گئی۔

دائیں جانب سے ایک بھاری بھر کم ٹھنڈا ہوا تھا اس کی رفتار بھی خاصی تیز تھی۔ دیوار بردار کا اندازہ تھا کہ اگر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہو شخص بریک بھی لگا دے تب بھی کار ٹریلر سے ٹکرائے بغیر نہ رہتی۔

ٹائیگے اپنے ذہن کے چہرے کے بدلنے ہوئے تاثرات سے بکوبی آگاہ تھا۔ اس کی تمام آواز پر اب بھی چوراہے پر تھی۔ ٹریلر دائیں طرف سے بڑھتا ہوا اسے اپنی صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی نگاہیں چوراہے سے اس کا فاصلہ ناپ رہی تھیں۔ اس کا اندازہ تھا کہ کار ڈرائیونگ وقت سرک عبور کریں گے۔

جب کار چوراہے سے پاس گئے فاصلہ پرہ گئی تو ٹائیگے نے ہاتھ پر ٹنگ سے ہٹا کر اپنی سمت کا دروازہ کھولا اور اس سے پہلے کہ دیوار بردار کوئی اندازہ لگا سکتا وہ حق کار سے باہر دو گیا۔

دیوار بردار کے حلق سے ایک ٹوٹیل بچ نکلی لیکن وہ وہاں سے دھماکے میں دب گئی۔

کار بڑی رفتار سے سامنے ٹریلر کے دیوانی تھے سے ٹکرائی بھاری بھر کم ٹھنڈا ہوا تھا کہ نہایت زبردستی بگاڑ لیکن ٹریلر پر تباہ ہو گئی تو ٹریلر دھماکا کلا ہوا انداز میں آگ لگ گئی۔

ٹائیگے کو یقین تھا کہ کار میں رہی ہوئی سو فی صدی محالست نہ رہی ہو گی۔

وہ کچھ زمین پر سے سولوں اٹھا جیسے پیر پیر کر زمین پر گر پڑا۔ پھر اس نے کیڑوں پر سے گرو بھاری اور سکراٹھ پر ایک پر گیا۔ ٹریلر ٹنگ پڑا تھا اور اس میں سے کئی افراد اتر کر چلتی ہوئی کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ تو ٹائیگے کو نظر آ رہے تھے لیکن اسے یقین تھا کہ ان کی آنکھیں اس کی طرف توجہ مرکوز نہیں ہوں گی۔

اس نے ایک بار ہٹ کر کار کی طرف دیکھا اور پھر پیدل حلقہ

سمت چل پڑا۔ اب اس نے وہی قدم اٹھائے تھے کہ دفعتاً اس کی تیرا پڑے ہوئے تھی۔ سامنے کسی کلا کے بریک چرانے کی آواز سنائی دی۔ اس کے کوئی دس فٹ کے فاصلے پر ایک سیال کلا ہٹ کر کی تھی۔

خود کو پر ٹائیگے کسی نتیجے پر پہنچنے کا کار نامہ اس پر پورے میں یا کلا پر۔

ٹائیگے دیکھ رہی تھی اور اس بار ٹائیگے کو اندازہ ہو گیا کہ وہ کم تین اطراف سے خود کاروں فٹوں کے ذریعہ اس پر گولیاں چلائی گئیں لیکن گولیاں اس کے سر سے خاصی بلندی پر سے گزری تھیں۔

وہ سکون سے چلتا ہوا ایک پنی پنی سائیکل کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھا۔

"چلو" اس نے سرگرم کار ڈرائیونگ کو دیکھتے ہوئے حکم دیا۔ مگر نہ کار کو گولیاں تم پڑیں کہ پڑی چوٹی جاری ہیں۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر لڑکی کو کھنسی دی۔

لڑکی نے زندہ چہرے پر اپنی پوئی آنکھوں سے ٹائیگے کی طرف دیکھا لیکن کہنے کے بجائے کلا آگے بڑھا گیا۔

"اگلی گھنٹے میں بائیں جانب" ٹائیگے نے اسے آگاہ کیا۔ اور اس نے خاموشی سے اس کی بھی تعمیل کی۔

تین ٹوڑ اور نہتے کے بعد وہ ہراڈوسے پہنچ گئے۔ "اگلی گلی میں ٹوڑو اور آخری سرے پہلے جا کر کار روک دو" لڑکی نے ایسی کیا۔

چوتھی اس نے کار روکی۔ اس نے لڑکی کو ٹائٹس بٹھا دینے لیکن انہیں اشارت چھوڑ دینے کو کہا۔ لڑکی نے اس حکم کی بھی تعمیل کی۔ ٹائیگے نے اس کا رخ موڑا اور لڑکی کا جائزہ لینے لگا۔

وہ اب کیا پارہی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

"کرشنی"

"کچھ کوشش کر تم آرام سے بیٹھ سکتی ہو؟ ٹائیگے کے لیے میں اس کا قصہ پیار سنا آیا تھا۔ لڑکی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نہیں لوں گا نہ نقصان پہنچاؤں گا اگر تم جانتی ہو تو میں ابھی اور اس وقت کار سے اتر کر چلا جاتا ہوں تاکہ تم سکون سے گھر جا سکو۔

اس نے کلا کی اندوئی دھڑکی دہائی لڑکی کو اندھکادہ نوچا۔ خود بصورت آدمی کم عمر میں بائیں کے لگ بھگ تھی اس کے براؤن بال فرخ فائٹ سناسٹ کے کلا ہوئے تھے۔ انکھیں بھی بھوری تھیں۔

اب ٹائیگے نے سوائے اپنا نام بتانے کے اور کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ ہاتھ باندھ کر گولیاں رکھنے پر مسلسل سامنے دیکھ رہی تھی۔ باؤ اس نے ایک ٹیبل سانس کی اور ٹائیگے نے غائب ہوئی۔

"میرے اشارے کے مطابق کلا کاٹ کر یہ لے آ جاؤ میں تمہیں

بچے امید نہیں تھی کہ یہ خرابی اس نوعیت کی ہو گی۔

اس کی آواز نرم اور بے میں نفی تھی اس کے حوصلے واپس آ رہے تھے۔ وہ نہ تو کار ٹائیگے کی جانب مڑ کر کے بیٹھ گئی۔

"تمہیں گناہ ہے کہ تمہارا اشارہ سنبھلے؟" وہ سکرانی "کیونکہ تم

مخاطب کو قائل کر لینے کی صلاحیت سے مالا مال ہو سنبھل لوگ واقعی

بڑے ڈیسٹک ہوتے ہیں اور وہ دھروں سے اپنی بات سنا لیتے ہیں،

لیکن تم میری خاموشی کا کافی اور مطلب نہ لیتا میں خوف زدہ ہوں نہ

زوریں بکھ۔۔۔"

"سکون نیچو؟" ٹائیگے نے اس کی بات لائی۔

"ہاں" وہ بدستور سکرا رہی تھی۔ اور کل اسکول میں میں اپنے

ٹیکہ کو ایک مضمون کھنے کے لیے کہوں گی جس کا عنوان ہوگا: جیپ پیل

بار بچہ اٹھا کیا گیا۔"

اب لڑکی کی حالت کافی متعجب تھی۔ اس کی گلابی رنگت

بھال گئی تھی اور آنکھوں سے خوف کے سامنے بھی چھوٹ گئے تھے

اس کے چہرے پر ٹائیگے نے بغیر نہ سکا۔ لیکن کسی جگہ نہ بکھا

موجر یا اسٹیک کے پاس سے کیا خیال ہے؟ اس نے ماحول کا بوجھل

پتہ دھڑکنے کی مزید کوشش کی۔

"مجھے کے ساتھ تین بجے؟" لڑکی نے اک ادا سے انکھیں پھاڑ دیا۔

"اوہ" ٹائیگے نے مصغری جیت فاسر کی۔ "تو واقعی قریب سا

لگے گا۔"

"کیا وہ جانتے ہیں کہ تم زندہ ہو اور کہاں رہتے ہو؟" لڑکی نے

ایک ہی موضوع بدل دیا۔ اس کا اشارہ یقینی طور پر فائرنگ کرنے

والوں کی جانب تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہاں" ٹائیگے بھی لطف سے رہا تھا۔

"تو پھر کیا یہ بہتر نہیں کہ تم میرے اپڈرنٹ پر چلو اور وہاں موجود

طلوع ہونے تک کافی دیر نہ بے شغل کرو؟" لڑکی نے تجویز پیش کی پھر

شاید خود ہی اس پیش کش پر غور کیا۔ یہ اس کا ایک اور نہیں تھا۔ اس نے جلدی سے وضاحت کی تو وہاں ایک بڑی آرام گاہ اور کافی

موجود ہے۔ تم تھوڑی دیر اس پر کام بھی کر سکتے ہو۔

ٹائیگے جواب میں خاموش رہا۔

لڑکی نے اپنی پلکوں کی جھار اٹھائی اور دوبارہ اس سے

اپنے کو خیر باد کہنا چاہا اور یوں ٹھانیس سالہ مایا ڈال گرل بریگی
اس نے اپنے بھروسے بل اس طرح سیٹ کروائے تھے کہ ہر وقت ایسا
گنتا جیسے وہاں بھی ایسی بوٹی پارلر سے نکلی ہے۔

وزارت انصاف نے اسے نیا ایک بیچ دیا تھا جہاں وہ ایک
خوبصورت ترین دفتر میں سکرٹری کی حیثیت سے فائز کرتی تھی اور
ایک پرائیویٹ فون پر واشنگٹن میں اپنے باس سے رابطہ رکھتی تھی۔

مایا صرف قبول صورت ہی نہیں تو خوبصورت اور ذہین بھی تھی
اس لیے اسے جے سکس اینٹ کا عہدہ دیا گیا تھا جو کسی اینٹ کے
بلند ترین مرتبے سے صرف دو قدم نیچے تھا۔ اس وقت اس کے پرس
میں ہفتہ وار ۱۸ کارڈ لائو بھی موجود تھا۔

ٹیکسی سے اتر کر اس نے سامنے والی عمارت پر نگاہ ڈالی یہی
۱۲۱۳ براڈوے تھی۔ اس نے فوراً ڈرائیور کو ادا ٹیکسی کی اوکھڑی کی
وہ دونٹ سیٹ ہوئی تھی یہاں پر وہ مزید کچھ سوچے سمجھے لیز لیوٹر
کی طرف دوڑی جتنے ہی منٹ بعد وہ فون منزل پر پہنچی۔

تین سال قبل پہلی مرتبہ یہ کیس وزارت انصاف کے علم میں
آیا تھا اس وقت بھی مایا نے اس پر غور کیا سا کا کیا تھا۔ اب
ایک ماہ پہلے یہ کیس پھر مندرجہ ہو گیا تھا اور اب وزارت انصاف نے
اسے پورٹ آرٹھر بھیجا تھا۔

میں نے ایک دوڑ پہلے ایک جاب کے لیے ساں فون کیا تھا
اس نے نیا ایک سے ڈائریکٹ ڈائلنگ پر بات کی تھی لیکن اسے
یقین تھا کہ بات کسے والا یہ فرق محسوس نہ کر لیا ہو گا کہ فون نیواک
سے کیا گیا ہے یا میں پورٹ آرٹھر سے۔ اسے کہہ نمبر ۹۲۸ میں مجھ سے
جے مشورہ سیرو سے رابطہ قائم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

وہ جس کمرے کے دو دروازے پر پہنچی اس پر ایک لیڈنگ کے
انعام کا کٹہہ تھے۔ مایا نے ایک نظر تمام کمرے ڈالی اور اپنے پوٹول پر پیرین
ڈالیں سکھات جیسا کہ اندر داخل ہو گئی۔

"مس اس نے دی سپیشل کا ڈنچر پریشی لڑکی کو مخاطب
کیا وہ میرا مشورہ سیرو سے وقت طے سے براہ کرم انہیں اطلاع دے دیں
لڑکی نے کوئی جواب دیا بغیر انٹرکام اٹھایا اور کسی سے بات
کے لگی لیکن مایا اس کا ایک لفظ بھی نہ سنی سکی چند ثانیوں بعد
لڑکی مایا سے مخاطب ہوئی۔

"اس کمرہ میں دس جاب تیسرے کمرے میں الٹی کی کوری
سے ملے ہوئے۔"

"تصدیق ہوئی، مایا نے پھر سکریٹ پوٹوں پر جانچائی اور
گھٹ گھٹ کر کوئی ڈیوڑ کی طرف چل دی۔

دوا دیر بعد وہ تیسرے کمرے کے دو دروازے سے اندر داخل ہو رہی تھی
ایک ادھیڑ عمر عورت نے اس کا استقبال کیا اور سامنے رکھی ایک
کاؤچ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھنے والی کی طرح بد اخلاق نہیں تھی
بلکہ اس نے مایا سے سوچ پر اور ادھر ادھر کے موضوعات پر باتیں شروع
کر دیں۔

کوئی پانچ منٹ بعد اس کی میز پر رکھے انٹرکام کی سرخ بجی
جل اٹھی۔ سکرٹری نے اٹھ کر انٹرکام نہیں اٹھایا بلکہ فوراً ہی ٹھیک
کھٹاک کی آوازیں آئیں اور اس میں سے ایک ٹائپ شدہ کاغذ باہر نکل
آیا اس نے پیغام پڑھا اور مایا سے مخاطب ہوئی۔

"مشورہ سیرو نے آپ کو اندر طلب کیا ہے، بس مارن
سکرٹری ساتھ ہی اپنی نشست سے کھڑی ہو گئی۔ اس نے اپنے ہاتھ
میں پکڑی ہوئی ایک گول آہنی پلیٹ دروازے سے اس کی اور دروازہ
بے آواز کھٹکا چلا گیا۔

مایا اپنے نئے قدموں سے اندر داخل ہو گئی جبکہ سکرٹری واپس
اپنی نشست پر چلی گئی۔

کمرہ دوسرے دفاتر سے قطعی مختلف تھا۔ فرش پر قالین پھیں
تھا بلکہ سفید رنگ کے خوبصورت ٹائپ لگے ہوئے تھے۔ میز کے سامنے
صرف دو کرسیاں رکھی تھیں۔ سکرٹری کے عیب میں رکھی رولنگ میز پر
پر ایک عیادی میز کم ادھیڑ عمر شخص موجود تھا۔

قدموں کی آواز پر اس نے سر اٹھایا اور منٹ میں دبے سکار کو
نکل کر ہاتھوں میں پکڑ لیا۔

"مس سیلوی مارن؟ اس کا انداز سوالیہ تھا۔
"میں سر، مایا نے جواب دیا۔ میں نے پرسوں جاب کے مسئلے
میں فون کیا تھا؟

"جیسے جاؤ مس مارن،" بوم سیرو نے اسے ہدایت کی اور میز پر
رکھے کاغذ کھٹکا لے گیا۔

مایا ہوش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔ کوئی پانچ منٹ بعد بوم سیرو
دوبارہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"سیلوی مارن، تمہیں کیسے بتا چکا کہ ہمارے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ
میں ایک آسانی خالی ہے؟
"میری ایک دم سیرو نے بتایا تھا۔ وہ نوکری میری ایک دوست
کی دوست ہے اس لیے میں اس کا نام نہیں جانتی۔"

"لیکن یہاں ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں تمہارے مطالب کا کوئی کام
نہیں۔ جو کام ہمارے پاس ہے۔ بھٹکے مختلف نوعیت کا ہے۔ ہم اپنا
ایڈورٹائزنگ کام ہیڈ کوارٹر میں کرتے ہیں۔"

فرض کیجئے، میر جمشید عالم کی جگہ آپ ہوتے!

"امیر بیل"

• حالات کے بھنور میں پھنسے ایک شوریدہ بخت کی الم انجینئر آپ بیٹی
وقت کی گردش نے اسے سرے کھن باندھنے پر مجبور کر دیا تھا وہ انسان تھا جنونی بن گیا۔
میر جمشید عالم پر جو گذری --- اگر آپ پر گزرتی ---؟؟

"امیر بیل"

• کیچو، ایک پراسرار طاقت --- ایک سایہ --- ایک ہیولہ ---
وہ کون تھی؟ میر جمشید عالم سے کیا چاہتی تھی؟؟
• ریاستی محلوں میں خون چکان جوڑ توڑ --- سیاست کی ریشہ دوانیاں
راج گدی کے حصول کے لیے خونریز رشتوں کی خون ریز کشمکش
جہاں دن سوتے راتیں جاگتی تھیں ---
نوجوان خدمت گاروں پر راجکار یوں کی نوازشیں
محبت اور جنگ میں سب جانے بے؟؟

"امیر بیل"

• سب رنگ ڈائجسٹ کا سب سے مقبول سلسلہ
کرشن چندر جیسا بڑا افسانہ نگار بھی امیر بیل کے سحر کا امیر تھا۔
معروف مصنف انوار صدیقی کا ایک اور ناقابل فراموش شاہکار
۲۵ سال کے بعد پہلی بار کتابی شکل میں۔ آپ کے اصرار پر۔

خوبصورت سرورق، سفید کاغذ پر چار جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔
قیمت مکمل سیٹ: -/۱۰۰ روپے

اسٹاک: مکتبہ القلش، اردو بازار، لاہور

مائل گول دکھائے گی اتنے کم نہیں مائلنگ کی ہے؟
مالیہ نوکی طور پر مصداق کی تبدیلی کو قبول کر لیا۔

"تم نے تین سال مائلنگ کی ہے، تو یہ ایک عرصہ بہت سے
عیش و عشرت کے ہیں، لیکن اب تین سال چھڑوں سے تنگ لگتی ہوں اور
چاہتی ہوں..."

"تمہاری عمر کیا ہے بس ماٹن؟"

"اٹھائیس سال"

"غیر شادی شدہ ہو؟ بلکہ تمہاری انگلی میں کوئی انگلی نظر
نہیں آ رہی؟"

"نہیں سر"

"گند اس وجہ سے نجات حاصل کرو" یوم سیرونے اس کے
لباس کی طرف اشارہ کیا۔

مالیہ کے لیے یہ سارا اتنا اچانک تھا کہ وہ ہلکا کر رہ گئی۔

"ایک مائل گول کیے تو یہی ہے کہ وہ مناسب جسم کی مالک
ہو" یوم سیرونے وہیں بولے جا رہا تھا، "تم چونکہ فقیر ترین لباس میں
تمہے مائلنگ کرنا نہیں چاہتے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اصل
حالت میں رکھوں؟"

"میں شاید یہ نہ پاؤں؟"

"کیوں؟ ہم ایک مائل ہیں، تمہیں پہلے ہی تو ایسی مائلنگ
کی ہوگی، ایک ایک قیامت ہے، یہ میں تو کہہ سکتا ہوں کہ جسم پر زخم وغیرہ
کا کوئی دوا نام جو جو بعد میں تمہاری رگوں میں کھائے جانے۔"

"میں تو فیصلہ نہیں سے کہہ سکتی ہوں کہ میرے بدن پر ایسا کوئی
نشان نہیں؟"

"جو میں کہہ رہی ہوں وہی کرو اور میرے پاس تمہارے لیے کوئی
باب نہیں، نہ میں نہیں دیکھتا، میں خود اس کو تسلیم نہیں کر سکتا ہوں؟"

کوئی کام نہیں تھا جس سے چلا کر نہ دیکھا ہو، اسی طرف منہ دے
کبھی پیشوں کی کسی گھڑی کو مارا نہیں دیکھا؟

"ٹھیک ہے، مالیہ نے مزہ دہی سے کہا اور اپنے مائلنگ کی طرف
ہاتھ چڑھایا۔

یوم سیرونے اس سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ مالیہ کو پرے
دبے کا پورے سمجھ رہی تھی جب وہ یوم سیرونے کی تیز نگاہوں سے
چھپنے کی تو اس نے شرع نہ کیا بلکہ ایک اس وقت عقب سے وہ
مضبوط ہاتھ لگے اور انہوں نے اسے پکڑ لیا۔

مالیہ نے دقت تمام سرگما کر پیچھے دیکھا لیکن اسے کوٹ والی
دو آستینیں ہی نظر آتی تھیں۔ وہ جو کوئی میں تھا بہت بڑا اور طاقتور تھا۔

انتظامی پول میں شاندار اضافہ ثابت ہوگی بشرطیکہ وہ اسے اپنے تجربے
میں استعمال نہ کریں۔ جو ملک اس کے ساتھ کرنا چاہو کہ وہ پورے
بعد اسے جزیبہ پر رونا دیکھا جائے گا؟

"نہیں سر، کوئی نہیں دیکھا اور مالیہ کو گود میں اٹھا لیا۔

"نہیں کوئی یوم سیرونے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا، پہلے سوز
خاتون سے کہو کہ وہ مکمل لباس میں تیار سفر کر جائے گی نہیں
چاہتا کہ ہم دونوں کے علاوہ کوئی اور بھی اس کے راز کو کاہن ہے؟"

کوئی نے سر جھٹکا کہ یوم سیرونے کے حکم کی تعمیل کی۔

لیکن پانچ منٹ بعد مالیہ ایک بار پیچھے بارہ مگر ایک
چھوٹے سے کمرے کے بستر پر دراز تھی اس کی دزدہ نگاہیں کوئی

ناہی اس جھڑپے پر بھی ہوئی تھیں جو اپنے جسم سے لباس تو بچ رہی
کر ایک کر رہا تھا۔

58

صبح کے چھ بجے تھے۔

کرشی ابھی خواب غروش کے مزے لوٹ رہی تھی لیکن ناگہان
تیار ہو کر ملک میں فون آس کی طرف جا رہا تھا۔ صبح اٹھنے کے بعد

ایک بلکہ اس نے اپنا سامان کرشی کے ہاں چھوڑنے یا چھوڑنے
کے بارے میں غور کیا اور اس بار دوٹ کرشی کے تن میں آیا تھا۔

پہناؤ اس نے اپنا کچھ کیس وہیں چھوڑ دیا تھا۔

کرشی کے اپڈرنٹ سے بعد میل کے فاصلے پر ایک
فلنگ اسٹیشن موجود تھا جس پر اس وقت کوئی کار وافر نہ موجود

نہیں تھی، ناگہان اس نے فون بوتھ کی طرف رخ کیا اور پرنس
سیکرٹ بعد وہ ڈائریکٹ مائلنگ پر چارہ گے نمبر مارا تھا۔

"ہیرو ایکسٹنگ" وہ اس سے بھی پوری طرح جانی و چہ نہ تھا

"ہیلو سویٹ ہارٹ" "ہیرو ایکسٹنگ" کہا گیا ہوا ہے؟

"کم از کم تمہارے بدلے میں ٹکڑے نہیں تھا؟"

"میں جانتا ہوں، ناگہان کے چاہ دیا۔" تمہیں پتہ چلے گی کہ پہلے
میں تھا کہ میں ٹکڑے ہو گیا؟

"میں یہ سمجھ رہی تھی؟" ہیر کو جتنے کے غلط ہونے کا احساس
ہو گیا تھا، یہ اس طلب سے تھا کہ میں بعض اطلاعات کو وصول کرنے میں
مصرور تھا؟

"روٹی کا کچھ تیار کیا؟" ناگہان نے پوچھا۔

"یہ سوال کرنے کا حق مجھے ہے کیونکہ اس کی تلاش پر میں نہیں
تمہیں ملے ہو؟"

"تمہارا پیر کیوں کر کیا کہتا ہے؟" ناگہان نے پوچھا تھا ناہم

یوم سیرواب اس کے کھانا کا سنا کر رہا تھا۔ "وری گڈ
میلوئی ملن کے نام پناہی کا کر، جس پر ناگہان کا نشان بھی ثبت
ہے، پھر شیشہ کی بھی ہے لیکن ان سے میں دھوکا نہیں دیا جاسکتا
ہم جانتے ہیں کہ حکومت اس سے بڑھ کر جعل سازی کر سکتی ہے؟"

مالیہ نے گھبراہٹ کی طرف دیکھا، سامنے جھیل کا پانی

چکر رہا تھا، اس کا جی جاگ رہا تھا اسے چھوڑ دے تو وہ انجمن کی
پرہیز کے بغیر جھیل میں چھلانگ لگا دے، اس کے بچاؤ کی بنا پر

کوئی صورت نہ تھی، اسے امید تھی کہ اسے کوئی بچائے آئے گا، اسے
بے اختیار ہڑوا دیا گیا۔ درج ریٹ میں لے والا شہر دور فوجان

جس کے ساتھ اس نے کئی بار گھر لے کر رہے تھے۔

اکاش اس کے دل سے بے اختیار آواز نکلی، "پھر آئے یہاں
اگر بچاؤ۔"

لیکن وہ جانتی تھی کہ بعض اہمیت ہے، عملی طور پر یہ بات

ناممکن تھی اس سے طاقت کو کوئی بچے لگ رہے تھے اور اس سے
کوئی دوسری طاقت نہ ہوئی تھی اس نے اپنے تمام ذرائع استعمال

کیے لیکن ہزاروں کوئی فیرومول نہ ہوئی تھی، امریکہ کے تمام خفیہ اداروں
نے اس نام کے کسی بھی شخص کی موجودگی سے انکار کیا تھا۔

"میں نہیں جانتا تھا کہ تم تمہارے بارے میں سب کچھ
جانتے ہیں؟" یوم سیرونے آواز اسے دوبارہ حال میں لے آئی، "تم نے

سب سے پہلے تمہارا گھر اس وقت توڑا تھا جب تین سال پہلے یہاں
آئی تھی، تمہیں تمہاری تمہاری تمہاری، ٹنگر پٹس نے اور دیگر

تفصیلات حاصل کیں جو تمہارے جسم کے تلوں کے سوا ہر لاکھ سے
کتن ہیں؟"

مالیہ خاموشی سے منہ نہ تھی۔

"پھر تم ریج کر سکتی جلی گئیں، اس سے نامی ایک فوجان کے ساتھ
رہے گئیں وہاں تم جن سرگرمیوں لوٹ رہی ان کے بارے میں بھی

کمل تفصیلات کا علم ہے۔ وہاں ہزاروں ایک فوجان سے میں
تمہاری ملاقات ہوئی، تم دونوں جس موش میں ٹھہرے اس کا

پورا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے، یقین کرو میڈیوی ملن ہم اپنے کام
میں باہر تھوکتے جاتے ہیں؟"

وہ چند ثانیے ٹکرا پھر اس نے مالیہ کے عقب میں کھینچے
شخص کو مخاطب کیا۔

"کوئی اس چڑا کو اپنے کمرے میں لے جا کر زمانے کے سردار کو
تلاؤ؟" یوم سیرونے کوٹوں پر شیطانی سکراہٹ تھی، اسے اس طرح

چیک کرنا جس طریقے کے تمہارا ہر بچہ یقین ہے کہ تمہارے نقصانی

"اب ہم سوال وجواب کا ایک کھیل کھیلیں گے، یوم سیرونے
مالیہ کی حالت سے غفلت نہ رہے، پہلے کہا، "تمہارا گھر کی کھلی ہوئی
نے تمہیں کس میں رہا، یہاں سے اور تم نے اپنا اصل نام کیا یا پہلے
استعمال کیوں نہیں کیا؟"

مالیہ تیز نہ گئی، اس کا خیال تھا کہ کوئی اس کی اہمیت نہ
جان پائے گا لیکن پہلے ہی قدم پر اس کا پول کھل گیا تھا۔

"مالیہ؟" یوم سیرونے دوبارہ اسے مخاطب کیا، "تم نے میرے سوال
کا جواب نہیں دیا میں نے تم سے پوچھا تھا کہ یہاں تمہارا دشمن کیا

ہے۔۔۔ اے ہل۔۔۔ ہم یوں ہی تمہارے بارے میں بہت کچھ
جانتے ہیں، اور ذرا تعاقب کیے بغیر اسے کس ایکٹ ہو تم سے پہلے جو

ایکٹ یہاں آئے تھے وہ بے غری اور بے فائدہ تھے۔ دونوں بہت
تجربے کار تھے لیکن ان میں ذہانت کی کمی تھی، کیا تم ہماری تنظیم

تیار کرنے کے مشن پر کوئی بوجھ شرم کی بات ہے یا کوئی اچھا کھیل
نہیں دیکھ رہی؟" فون کر کے تمہارے پاس سے بات کرنا ہوں؟

مالیہ کو اس تعقیب سے ایک جھٹکا سا لگا، لیکن نہ کہیں کوئی
غلطی ہوئی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کیس پر پہلے دو ایکٹوں کا نتیجہ

کیا گیا تھا لیکن بعد میں دونوں کے بدلے میں کوئی خبر وصول نہیں ہوئی
اسے ان دونوں کے راپٹوں کے متعلق بھی نہیں بتایا گیا تھا، کیا

انہیں تم کیا چاہا؟" یہ گویا اب بھی اس بات پر حیران تھی کہ اب اس
اہمیت کا کیا نتیجہ ملا؟

وہ دس منٹ تک باہر منتظر رہی تھی مگر تھا کہ ان دس
منٹوں میں وہ خفیہ کیروں کے ذریعے اس کا مشاہدہ کرتے رہے ہوں

وہ لگے انہیں کائنات تو اس نے بہت سی چیزوں کو سمجھا تھا، کبھی چیز
سے حاصل کیے جاسکتے تھے۔

"مشرقی سیرونے اس نے فون کو ہینس کی کوٹش کی؟" نہیں
نہیں جانتی، تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس کو پہلے سے بے حد خوفزدہ ہوں

جس نے مجھ کو رکھا ہے اسے کہیں کہ مجھے چھوڑ دے ورنہ میں اسنی
دور سے چوں گی کہ وہ اس کا پوسٹ آؤر ٹھہرے گا؟

"نہیں، یہ کیسی بدی؟ تمہارے دو ہاتھ اور لوہے سا پورٹ پرف
ہیں؟" یوم سیرونے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا پرس اٹھا لیا جو میر

کی دوسری جانب رکھا ہوا تھا۔

جلدی پر سکھوں کہ وہ اس کی تمام چیزیں نکال کر باہر پھینک
کر چکا تھا سب سے پہلے اس کا رول اور نکلا، اس نے خدا کا شکر ادا

کیا کہ اس کا اصل نشانہ کھلی کھلی اور شیشہ ڈائریکٹ کا کھڑا اس
میں نہیں تھا۔

ہے کہ فضولیات ...
 "کاروس بلیکونامی ایک شخص کی نشاندہی ہوئی ہے بہر حال
 نے اس کی بات کائی۔"

"کیا روٹی کے اخراجات دلو کاروس ہے؟"
 "اس سلسلے میں ہم کو بھی حتمی بات معلوم نہیں ہو سکی بہر حال
 نے جواب دیا "لیکن میری مثال ..."
 "جہنم میں گئے تم اور تباہیاں " "ٹائیگر تھے سے اکل گیا روٹی
 نہ ہی تو اتنے لوگ سیرہ ہاتھوں تک ہوں گے کہ ایک نیا عالمی ریکارڈ
 قائم ہو جائے گا۔"

"مگر وہ تمہاری گئی کیا ہے؟ بہرام نے ایک سوال کیا۔
 "جب آپ اسے پہلے نہ کہنا جاتا ہے تو یہی کئی کھڑا جاتے ہو جیسے
 جانتے نہیں اب اگر وہ اچھا ہو ..."
 "وہ یہ اس لیے کہ میں نے اپنی زندگی میں شامل کرتا ہوں
 اور کہ نہیں کرتا ٹائیگر کا بوجھ بھارت کھانے والا تھا؟ فی الحال بے
 روٹی ہو چاہیے۔"

"اور میں نہیں ابھی سوائے دعاؤں اور نیک تمنائوں کے
 کچھ بھی نہیں دے سکتا۔"
 "فیک ہے، اب اس کی کسی وقت رابطہ قائم کروں گا جب
 روٹی بازیاب ہو جائے گی۔"
 "نہو" "میرا بھائی" "فون بند نہیں کرنا، اسٹریس بات کو"
 "شل فلور سے کہو کہ دوپہر تک پورٹ اور رتورج جاتیں ڈالیں
 ہوٹل میں ملاقات ہوگی۔"

اس سے پہلے کہ بہرام کچھ کہتا ٹائیگر کھٹ سے سیدور کو بلا
 وہ چند ثانیے پوچھیں جسے وہ حرکت کھڑا اور پھر باہر
 نکل آیا اس نے ایک ٹیکسی روٹی اور اسے رائل ہوٹل چلے گا کہہ
 کر قبضہ نشستہ رحیم دلاڑ ہو گیا۔

رائل ہوٹل میں اس نے اپنے اور اوشان کے لیے ایک
 ٹبل روم بک کر دیا اور کاونٹر کلرک کو ہدایت کی کہ دوپہر کے
 وقت جوڑو بھائی اگر اپنا نام اوشان بتائے گا کہ وہ کی چابی
 اس کے حوالے کر دی جائے۔

باہر نکل کر اس نے ایک باہر چلی گئی۔ اس بار اس
 کی منزل پورٹ آفٹھوٹ ریٹلر کا دفتر تھا وہاں سے اس نے
 بارہ ڈالر دو ڈانگے کر لیے پر ایک تین سالہ پرانی منٹنگ حاصل
 کی انہوں نے "ٹائیگر کے شیشی کاغذات" مانگے نہ ٹائیگر نے
 دیے، کاسے کہ وہ شیشی منٹوں پر نکل آیا وہ دراصل اپنے موٹو

بمال کرنا چاہتا تھا جو بہرام سے بات چیت کے بعد غائب ہو گیا تھا۔
 ہندو میں منٹ بعد اس نے منٹنگ کا رخ پورٹ آفٹھوٹ
 ہو گیا منٹنگ کی طرف موڑ دیا جس وقت وہ اس کے مرکزی دروازے
 پر پہنچا اس کی گھڑی آٹھ بجے میں پانچ منٹ بتا رہی تھی۔
 عمارت کی لابی میں خاصی رونق تھی، سکریٹریز، جوئے ڈسک
 اور سیلز میں قبضہ لگاتے ہوئے ایلیٹر کے ذریعہ مختلف فلورز
 پر جا رہے تھے۔
 انھوں نے آؤٹ آف تھا۔

کسی ایلیٹر پر فون، "دوسری یا گیدوس منزل کا بندھنا
 نہیں تھا، ٹائیگر کے لیے کوئی نئی بات نہ تھی چنانچہ اس نے
 ایک اور ایلیٹر پر شذرندہ نکالا جو تھیں سمت تھا، قمار کے اس آؤٹ
 ایلیٹر پر ایک سے نو منزل تک کے بندھنا تھے۔
 لیکن وہ ایلیٹر شذر سے اوپر نہیں گیا بلکہ اس نے سیریلیا پر فون
 شروع کر دیں اپنے اس سڑکے دوران وہ ہر منزل کے کوریڈور اور
 بدھ کرے بھی بیک کرتا جا رہا تھا اسی تک اسے سوائے بے فکر
 دفاتر، منڈیکل، مشین سوشل، چھوٹی تیار اور لٹریچر کی اینٹیں سنا رہ
 کچھ سیلز آرگنائزیشنوں کے کوریڈور ملا تھا۔

وہ واپس گاؤڈ فلور پر ٹرکس سٹوڈنٹوں آفس کی طرف
 بڑھ گیا مگر وہاں بھی کچھ نہیں تھا وہ بھی اسے عام دفاتر ہی محسوس
 ہوتے تھے۔

اسی عمارت کے دوسرے فلور پر کاروس بلیکون ایک فی دی
 مائیٹرنگ سسٹم کے عقب پر دریا جان تھا اس کے سامنے نو اسکینیں
 تھیں لیکن وہ صرف اسکین فیر سٹات کو دیکھ رہا تھا۔
 اس وقت جو شخص اسکین پر غور کر رہا تھا وہ فوٹیل قناعت
 اور مضبوطی کا کام تھا۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ اس کی ہاتھوں
 بھری کاپیاں خاصی چڑی تھیں اس نے تارک مشینوں کا ایک پٹر
 پرنٹ دکھا تھا جس کی وجہ سے بلیکوناب تک یہ اندازہ نہیں پڑا تھا
 کہ وہ حقیقت وہ کون ہے؟

اس نے اپنی تنظیم کے برقیوں کو ٹائیگر کی تلاش اور گائیڈ کے
 لیے پوچس کر دیا تھا۔ اس نے اعلان کیا تھا کہ اسے رت کے گماٹ
 آگے والے کو پاس ہڑاد رابطہ پورس آواکس نہیں گئے۔
 کاروس تو بھی اپنے مائیٹر پر فون بیٹھا تھا اسے پورٹ ملی
 تھی کہ ٹائیگر سے ملتی جلتی مصالحت کا ایک شخص عمارت کے باہر کھا
 گیا ہے۔ کاروس نے بھی اس تیلے جیسا ایک شخص دوسری اسکین

پر مڑو نہ نکالا تھا۔ پہلے ایک گھنٹے کے دوران وہ اس کی کوئی کوئی
 فلور کے کوریڈور اور لابیوں میں کوئی درجن مہر مرتبہ دیکھ کر کا تھا۔
 یوں گستاخا جیسے وہ ہر فلور کا مکمل دورہ کرنے آیا ہے۔ کاروس نے
 ایک لمبے کے لیے سوچا کہ کبیں وہ بھی انیسویں ڈیوٹین پھر اس نے
 خود اپنے اس خیال کو تسکو کر دیا اگر سنی اس پکڑنے سے وہ کہتا ہوتا تو
 کسی سرکاری فون کے ذریعے اس کی پکڑی اطلاع دی جاتی۔

کاروس نے اپنے سامنے رکھے ایک ہنسل انیسیم کا جائزہ لیا یہ
 ایک ایسے شخص نے بنا تھا جو تھیں اس میں شک شک شخص کے پاس سے گزرا
 تھا لیکن کاروس نے اس کیجے دیکھ کر عین شاید کوئی سیرے بلکے جوتے دہے
 کا ڈسٹ غار دینے میں کسی پکڑی پٹ کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

اب وہ آدمی میں نکالی کے مافظہ سے باتیں کر رہا تھا کاروس
 اسکین پر پڑھ کر کہتا اور دیکھتا اس نے مافظہ کا فہم شامل کیا تھا
 نے فوراً بات چیت ختم کی اور دیکھ کر سیدور اٹھایا۔

"کیوں تھا؟" کاروس نے کیون ہے میں ہسپانوی زبان بولی تھی
 "یہ تو اس نے نہیں بتایا" "مافظہ نے جواب دیا "بس اس نے
 یہ پوچھا تھا کہ دوسروں کو گیا ہو میں منزل پر جانے کا کیا طریقہ ہے میں
 نے اسے بتایا ہے کہ وہ فلو ایک ڈیوٹیل و سیرج فرمی نے لے
 رکھے ہیں اور ان کے داخلے کا سلسلہ بھی الگ ہے، وہی پرانا بیان ہے
 "کیا اس نے تمہاری پلٹ پر یقین کر لیا؟"

"شاید نہیں" "مافظہ نے کہا "اس کی آنکھوں میں مجھے پھڑپھڑے
 کی چمک دکھائی دی ہے جو تارک فیشیوں کے چھٹے کے مہاجرو جڑی
 واضح تھی؟"

کاروس نے رابطہ منقطع کیا اور وہ بارہ اسکین کی طرف متوجہ ہو گیا۔
 یونہی غلام میں بیٹوں دو حافظ اس چوڑی کلاؤں والے کی
 طرف بڑھ رہے تھے۔ ایک لمبے کے لیے کاروس کو خیال گزرا کہ مافظہ
 آئے پکڑیں گے لیکن وہ اس کے قریب سے گزرتے چلے گئے جبکہ وہ
 مشکوک شخص ایک ساتھ ساتھ بڑھ کر وہ کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور اس
 سے باتیں کرنے لگا۔

بڑھتا تھا مے تنگی کے پیشے سے ہونے تھا اور اس بات
 نے کاروس کو شبہ میں مبتلا کر رہا تھا ممکن ہے وہ شخص کسی دوست
 کی تلاش میں ہو؟ یا پھر بڑھتا اس کے شناساؤں میں شامل ہو گیا ہو
 اور وہ اس سے ملے آیا ہو؟ "وہ ان کے باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا
 جیسے وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔
 کاروس نے فوراً بین دیکر تہی کو بولایا۔

"جلدی سے آکر پورے کا چارج سنبھالو" اس نے ہنری کو حکم دیا۔
 ہنری نے نظر اٹھانے والے چہرے کو دیکھ کر بولے "تانا کہ یہاں کہاں جانا
 ہے لہذا کیا کہیں گے؟" "نہیں پورے پر تم سے رابطہ کھولنا ایک فائیو ہے
 کلاؤں نے اپنی تانی کی کمرہ دوست کی اور ایلیٹر کی طرف اشارہ

●●
 نیچے لابی میں ان سب باتوں سے بے نیاز ٹائیگر اس ساتھ لہ
 شخص کو بیٹھنے والے میں معروف تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے
 کے بڑے پڑے شناسا ہیں جبکہ بڑھتا اس بات پر یقین تھا کہ وہ پہلی
 مرتبہ ملے ہیں۔

ٹائیگر دیکھ کر دیکھ کر اسے سرکھپا تا رہا، مقصد صرف وقت
 گزارنا اور دیکھ کر دیکھ کر ماحول کا جائزہ لینا تھا۔ بالآخر اس نے خود
 ہی پورے کی طرف دھیمی مصالحت کے لیے ہاتھ بڑھا دیا، اس نے
 ہاتھ ڈالا اور دونوں وضعت پر جیسے بیل سے رہ گیا ہو۔ اس نے جاتے
 رہے ایک بدھمیٹ کر نہیں دیکھا تھا۔

ٹائیگر پٹوں کے گوشے دیکر خود دیکھ کر تا رہا، اسے اب
 تک کوئی ایسا شخص نظر نہیں آیا تھا جو بطور خاص اس کی مگرانی
 پر مامور ہوتا۔ اس نے ایک بار دیکھ لائی کا جائزہ لیا اور اس دوران
 کی طرف بڑھ گیا اور ایلیٹر، فوٹو اسٹریٹ پر کھٹکتا تھا۔

کاروس بلیکون ڈور فاصلہ پر موجود ٹائیگر کو باہر جاتے دیکھ رہا
 تھا اس نے ہاتھ کو وضعت کوئے سے بھی دیکھا تھا جس کے
 پیرے پر حیرت کے آثار آخر وقت تک منگے بندے رہے تھے اس نے
 دونوں کی گفتگو کے کچھ الفاظ بھی سنے اور اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی سے
 مل کر بھول جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی یہ واقعہ اس کے
 ساتھ بار بار پیش آچکا تھا۔

لیکن چوڑی کلاؤں والا اب بھی مشتہ تھا۔
 اس نے مٹھتا سارٹو بلاٹھایا اور ایلیٹر فورڈ اسٹریٹ پر
 متعین میٹ اور جوتے کو غور دلا کر دیا۔
 "قد و سایہ آنکھوں پر چشم کلاؤں موٹی اور ان پر گھٹے بال
 ... ہاں وہ کیلا ہے ... اس کا چہرہ اگر وہ پکڑ کر پوچھ کر دے
 تشدد کی اجازت ہے۔"

میٹ نے ٹیڈیو پر اپنے اس کامیاب تمام اتنا اور اسے جبب میں
 دیکھا ہوا اس کے تعاقب میں باہر نکل آیا اس نے ملکی کی دوسری
 جانب کھڑے ہوائے کو بھی اشارے سے آگے بڑھنے کو کہا تھا۔
 ٹائیگر اسی عمارت کے دروازے سے محض بیس فٹ ہی آگے
 گیا تھا کہ اسے تعاقب کا علم ہو گیا اس کے کانوں نے زبر بول کے

جوتوں کی تھیں اس تک پہنچا دی تھیں۔ اس کے ہونٹوں پر کڑک تیرگئی۔ آنے والے دوتھے گویہ اس کے ناشتے کے لیے بہت کم تھے لیکن دین کے اخلاک کے طور پر بڑے نہیں تھے۔
ٹائیگر نے سرکھائی کی بندش دی اور انکھوں کے گوشوں سے آنے والوں کا جائزہ لیا۔ دونوں دوتھ کاٹھڑ میں اس کے برابر تھے لیکن اس سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ وہ اگر بیس ہی ہوتے تو باینگر کو کیا پروا تھی؟

وہ مذہل رفتار سے آگے دھڑکتا ہوا دھڑکتا اور جاتے اپنے تئیں دیکھ دیکھوں اس کا بھیجا کرتے رہے۔ ٹائیگر عمارت سے کوئی پچاس فٹ کے فاصلے پر گیا تھا۔

ابناک وہ اپنی آنکھوں پر گھوما اور تعاقب کرنے والوں کی طرف متوجہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ دونوں اس درجہ عمل کے لیے تھکی تیار نہیں تھے۔ وہ ایک لمحے کے لیے سنبھلے اور خشک کر ٹک گئے۔
”کیا پاتے ہو؟“ ٹائیگر نے آواز نادل میں رکھی تھی۔
فوری طور پر دونوں میں سے کسی کو کوئی جواب نہ سوجھا بلکہ آواز

میشین نے بہت کی۔ ”تم کون ہو اور یہاں کیا کرتے ہو؟“
”میں ایک بھری ہوں اور اس عمل میں پہل قدمی کر رہا ہوں“
کوئی اعتراض نہ۔

”بہت سے، تمہاری شناخت کیا ہے؟“
”بھی بتاؤں؟“ ٹائیگر نے کہا اور ان دونوں کی طرف دھکا اس کے پاس آنا وقت نہیں تھا کہ وہ انہیں مزید موقع فراہم کرتا۔
میٹ تو سکون سے اسے آگے بڑھتا دیکھتا رہا لیکن جواتے نے فوراً ہتھوں نکال لیا۔

”ڈگ جاؤ“ اس نے چیخ کر ٹائیگر کو حکم دیا جواب اس سے صرف پانچ قدم دور تھا۔
جواتے نے ٹیگر کو ٹائیگر دیا یا لیکن اپنی طاقت کا اسے فوراً

ہی احساس ہو گیا۔ وہ سینٹھ پر ہٹا یا بھول گیا تھا اس نے ہاتھ سینٹھ کی طرف دھایا لیکن اب اسے تاخیر ہو چکی تھی۔
ٹائیگر کا دایاں ہاتھ اس کے حلق کو گرفت میں لے چکا تھا۔
دھڑ دھکا جواتے چلتا۔ اس نے ہتھوں پر ٹیگر کے دونوں ہاتھ ٹائیگر کے بازو پر ڈال دیے وہ اسے اپنا اٹکا دینے سے روکنا چاہتا تھا جواتے نے اپنا پورا زور لگا دیا تھا لیکن وہ ٹائیگر کا ہاتھ ہلانے میں بھی ناکام رہا تھا۔ باوجود اس نے اپنے قدم زمین سے اٹھوتے محسوس کیے۔ ٹائیگر نے اسے حلق سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا تھا۔
میٹ اس عرصے میں بالکل سناکت کھڑا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔

وہ اس قدر جبریں ہر اٹھا کہ اسے اپنے ساتھی کو پہچاننے کا خیال تک نہ آیا تھا جواتے قدام و ذل میں اس سے گویا زیادہ تھا اور وہ اسے ایک ہاتھ سے ٹکرا، دونوں ہاتھوں سے بھی نہیں اٹھا سکتا تھا۔
جیک اسے پہچانے سے بول نہ سکا تھا جیسے وہ فٹ سے سبب مل رہا ہو۔ جواتے اس کے ہاتھوں کی گرفت میں تیری طرف دھڑکتا تھا۔
ٹائیگر نے جواتے کو زمین سے تین فٹ اوپر اٹھا کھینچا تھا۔
چھندے اسے جھولتا تھا اور اسے جواتے کو بایں جانب والی دیوار پر دے رہا تھا۔

جواتے تیری طرف پرجا لیکن اس کی پیچ اور پوری رہ گئی تھی۔
وہ اس تیری طرف دیوار سے ٹکرا کر فوری ہی اگلے جہان سفر گیا۔
میٹ نے انکھوں سے اسے دیکھا اور اپنا تعجب اس کے جسم کو کسی گھٹنے میں کس کی ہڈیاں توڑ دی گئی ہوں جواتے کے جسم سے خون کا سندھ بکھلا تھا جس نے کھلی کے پورے فرسٹ کو سرخ کر دیا تھا۔

میٹ نے ایک جھرمیر لی اور جواتے کے لیے دو قدم پیچے ہٹا۔ اس نے پٹھنی کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی کھڑی پٹھنی اس کے بایں بازو پر لگی۔ وہ تیری طرف چھوڑا اور دیکھ کر دیوار سے جا لپکا۔
کے بل دیوار سے روکھلنے کی وجہ سے اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جیکسا تھا ہیٹ گیا تھا۔ اسے منہ میں بھی خون کا ذائقہ محسوس ہوا تھا۔ شاید کوئی ایک آدھ دانت بھی ٹوٹ گیا تھا۔

پھر اس کی نگاہ اپنے بایں بازو پر گئی۔ کہنی سے نچھو حصہ غائب تھا۔ اور پوری آستین خون میں سرخ ہو گئی تھی۔ اس کا کھوا بازو کھلی کے زخموں پر پڑا تھا۔
جواتے نے اس کے حلق سے ایک سچ نکالا۔
ٹائیگر ایک قدم آگے بڑھا اور جھوٹ میٹ پر جھک گیا تو

نیمہ ہوش ہو چکا تھا۔
”میں تیریں صرف اس لیے زندہ چھوڑے جا رہا ہوں تاکہ تم میرے پیغام رساں کے رفض انجام دے سکو۔ اپنے پاس ہے کہنا کہ اس نے پچھلے دو دنوں میں میری کئی قاتلانہ عمل کرانے میں لیکن وہ ناکام رہے۔ مگر وہیں میری مدد کرتے آیا تو اسے کوئی نہیں بچا سکے گا۔
یہ اٹھا کر آتے تک پہنچ کر نہیں جاسکا گا۔ پچھوچھو کے کہنا کہ مرنے کے لیے تیار ہو جائے، میں اسے بھی پکڑ کر نہیں جانتے وہاں گا۔“

ٹائیگر اس اور پٹھنی گیا بلکہ دھڑکی گئی سے گھوم کر دو بارہ دروازے کے سامنے گیا اور ایک رستہ نشوونما میں بیٹھ کر دروازے

کی گولی گنے لگا اس نے وشر سے ایک لکڑی لٹکوائی اور پھر میرے دیر سے اس کی چھکالی لینے لگا۔

ابھی تک کوئی اور شخص اس کے تعاقب میں نہیں آیا تھا اور شاید کوئی آج بھی نہیں کیونکہ فوری طور پر انہیں اپنے ایک آدمی کو دفنانے اور دھڑکے کو اسپتال لے جانے کی نگرانی ہو گئی ہوگی۔
اسے عمارت سے اتر کر پٹھنی لٹکا لیکن یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اس کے قاتل کی چڑھنی عمارت تھی۔

اسے یقین تھا کہ پچھوچھو نے اپنے تمام تر معاملات بلائی تین منزلوں پر پھیلا رکھے۔ اب اسے ان منزلوں پر کاروبار کرنا پڑا تھا۔
تھی لیکن وہ اوشان کا رستہ نکال کر چاہتا تھا۔ اس سے پہلے اسے اسے بہت سے کام کرنے تھے۔

ایک اخباری ہار دروازے پر پھیرا ہوا ٹائیگر نے اسے اپنے پاس بلایا اور دو تین اخبار خریدے۔ صبح کے اخبارات کا کھرا ٹیشن مارکٹ میں کچا تھا۔ ٹائیگر نے اخبارات کی ادائیگی کی اور نیووز پر نظر پڑا تو اسے دھڑکنے لگا۔

سارے اخبارات اس کے دھڑکے سے بھرے پڑے تھے لیکن کوئی اخبار اس کی اہمیت تک نہ پہنچ سکا تھا۔ تمام بورڈروں نے اسے متفق ہو کر یہ نامعلوم ملاؤ ”قرارداد“ دیا تھا۔ وہ اس بات پر بھی متفق تھے کہ یہ نامعلوم شخص ہر حال پر اہم پیشہ افراد کا دشمن تھا۔
بعض بورڈروں نے اپنے فہم پر اندازہ قائم کیے تھے انہوں نے اسے امریکی آئی اے کا ایجنٹ قرار دیا تھا اور حکومت کی سٹا پر زور دیا تھا کہ وہ سرکاری طور پر امریکی حکومت سے اس معاملت سے جا پڑا تھا۔

ایک اخبار نے ہوائی آڈے جانے والی شاہراہ پر ہتھی ہوئی کلا کے ساتھ ساتھ ہارڈوے کے چھوٹے پتے والے حادثے کے شکار ٹرلر اور کار کا تصدیق بھی شائع کی تھیں۔ سرکاری باڈی ریکورڈوں کے نشان میں پائے گئے تھے۔ چنانچہ اخبار نے اس کا کارناما بھی اس نامعلوم شخص سے جوڑنے میں کسی پرکھا۔
تھا البتہ اس نے بھی کھاتا کلا کے لئے والی لاش اس نامعلوم شخص کی ہجرت نہیں ہو سکتی۔

اخبارات دیکھ کر اس کا ذہن فضا گشت کی طرف گیا۔ وہ یہ دیکھ کر ایک لمحے میں سمجھ جائے گی کہ اس نے جس شخص کو پٹھنی دی تھی وہ حقیقت وہ کون تھا؟

ٹائیگر نے اسے کئی کئی بار دیکھا کلا کے کرکشی کے گھڑی

صرف چل رہا تھا۔ اسے ایسے کئی آثار نظر آئے جن سے کسی دشمن کی آمد کا پتا چلتا۔ اسی انداز میں ہونے پر جس قسم کا کارروائی ہوئی تھی کوئی اسکول میں ملتی اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھا کر اسے گنگ کی ڈنگ میں ڈالا اور دروازہ لک کے واپس چل پڑا۔ اب اسے کسی تصدیق کو خوبصورت اسکول پر غور فرما رہی تھی۔

سناٹا ایک بلیمہ عکسوں پر ڈھیر تھی اب اس کا رخ انرجیٹ کی جانب تھا۔

پچھوچھو میٹل کے سامنے سے گزرا وہ کمرشل فلٹنگ ساڈا پر جا لگا۔ وہاں دو تری کا پٹر سروسز کے دھڑکے تھے۔ دونوں ہی بڑے ادھر لگے تھے کیونکہ وہ صرف ان کے دفتر بہترین حالت میں تھے بلکہ پٹھنی کی کاپیڈ بھی کھولے تھے لیکن یہ ٹائیگر کے مطلب کی تھیں۔
ایک درگاہ سے اس نے ٹائیگر کو اس نے ٹائیگر کو ایک ایسی خرم کے بارے میں بتا جس کے پاس ایک ہی کاپی تھا۔

”وہ ایک بہت اچھا پائٹ ہے۔“ وہ کہنے لگا۔
”اور یہ نام اس کی کاپی کا پٹر دیا ہے۔“ (م کا نام)۔
فلٹنگ سروس اور اس کا دفتر ایک لبریری میں اسے ہیں واقع ہے۔ اگر وہاں کوئی نہ ملے تو اپنا پیغام چھوڑ دیا وہ ہر کام تیار کرے گا۔
ٹائیگر نے دیکھ کر کھنکھار کر دیا اور انرجیٹ کے آخری کونے کی طرف چل کر وہاں دھڑکے کا دھڑکا تھا۔

فلٹنگ چھوچھو اسے پر دھڑکے فلٹنگ سروس کا نام اسے دیا۔
ہی سے نظر لیا تھا اس کے سامنے ایک تری کاپی بھی کھولے ہوئے تھی۔
پٹھنی اس قدر بڑا ہو چکا تھا کہ اسے مکمل سروس کی فوری ضرورت تھی۔
ٹائیگر نے پہلے کاپیڈ کا جائزہ لیا پھر ٹیگر ٹاپ عمارت میں داخل ہو گیا۔ فوری کوئے پر دفتر واقع تھا۔ ٹائیگر اس طرف رخ دیا۔
دختر ایک ایک چھوٹے سے مکان کا لوگ دم تھا جس میں رکھی واحد میز کے عقب میں ایک چھوٹے سے سالہ نوجوان بیٹھا اور گھبراہٹا لیکن اس نے جو بھی ٹائیگر کو لکھا اعلیٰ ہوتے دیکھا جو ٹیگر کر سیدھا ہو گیا۔

”کیا کاپیڈ کرانے چاہیے؟“ تھیں پٹھنی نہیں آیا ہوگا؟ وہ آگاہ تو نہیں لیکن اس کا ذہن ابھی بہت خفا تھا۔ وہ دیکھ کر اس کی سبب کہہ گیا تھا۔

”ٹائیگر بعض اثبات میں سربا نے ہی لکھا تھا تھا۔“
”میرا نام پٹر دھڑکے ہے۔“ اب اسے اپنا تعارف کرانے کا

کاحیان نہیں ہوگا کیونکہ اُن کے قصہ میں جی نہیں ہوگا کہ کوئی شخص سپاٹ دیواریں پھانگ کر چھاوے کی مانند فیت میں داخل ہو جائے گا۔

بھی کی چند گھنٹوں کی عزمانے ایک بے تصور لڑکی کو لاویں جیت میں مبتلا کر دیا تھا۔ وہ چند سیکنڈ خاموشی کے بعد اس کے اپنے غصے کو کنٹرول کر کے کہنے لگی تھی وہ جب بولا تو اس کی آواز میں تلواری کی کھانچائی تھی۔
 ”میں نہیں جانتا کہ تم کیا کس کر رہے ہو لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر میں لڑکی کو کسی قسم کی صورت میں نقصان پہنچا تو میں تم سب کی کھال کھانچ کر ہاروں گا“ اسے چھوڑ دو۔“

زیادہ غصے میں آنے کی ضرورت نہیں مگر ان کی دوسری سمت سے کہ گایا، لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے خوشنشین شہر سے پہلے تیس کہیں نہیں رکھا اور نہ کہ تم نے اسے اپنی دودھ پر دیکھا تھا۔ اسی وقت خون پر ایک چمچ شہنائی دی جو پیشینہ دودھ پر کرکشی کی تھی۔

"اگدھے کے بچے" ہنگاموں پر دھاڑا: اسے چھوڑ دو ورنہ
 میں تمہیں تیرا پاؤں کا رول گا۔
 "میں تمہارا انتظار کروں گا۔" ہنگاموں کے فون پر موجود شخص
 نے کہا اور ریسپونڈ کر دیا۔

ہائیگر ریسورسز میں پکڑے چند لمحوں کے لیے بوقتہ کی دیوار
کو گھورتا ہوں۔

گرجش اُس کی کچھ نہیں گنتی تھی۔ وہ کچھ ہی دیر اُس کے ساتھ رہی تھی اُس سے ایسا کوئی جذباتی رگڑا نہیں ہوا تھا کہ وہ اُسے بھانے لے کر جاگڑا کر دے اور اُس کو شرمسار کر دے۔

کا کوئی شرت نہیں تھا لیکن وہ اس کی ماکڑا کر دیا مٹی اور اسے
چائنا اس کا فرنی تھا کہ وہ اس کی وجہ سے محبت میں تھا مگر مٹی
وہ نو تھ سے باہر نکلا اور کامیں آئے تھا چند ہی شایانوں بعد کل
گنٹی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

کرمی کا فلیٹ پر تھیں۔ نہ کہ پر تھا۔ اس اپارٹمنٹ ہاؤس میں فلیٹ واقع تھا۔ اس کے دو دروازے تھے۔ مبین حسن اتفاقی سے دونوں پر مرکزی شاہراہ پر کھینچے تھے۔ عین گلی میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ صرف فلیٹوں کی کھوکھلاں کھلی تھیں۔

عزت و منزلت ملازم تھا جبکہ بیس فٹ پڑی گلی کی
دوہری جانب ایک تہہ منزلہ عمارت واقع تھی جس کی وجہ سے عیسیٰ
گلی میں شاید سرج کی دوشی بھی داخل نہیں ہوئی تھی۔ گلی عموماً
مستفانہ تھی اور وہاں ان کی طرف سے کسی کے بازو ہوتی تھی۔
ہمارے کو یقین تھا کہ اگر کوئی کے گھر والے سامنے کے
دروازے پر تو ہر دوسرے کوں کے لنگر بیٹھ کر ہر گلی طرف آئے

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

کھڑکی سے الجھا ہوا تنہا وہ چہرہ سنا تھا کہ کم از کم اس کے اندر پہنچے تنگ
 کیٹیوں کو تھانہ ملے۔

کھوئی کے دوپٹے کے جس میں تاریک بیٹھے ہوئے تھے
 ہائیک نے ایک ہاتھ سے کھوکھلی کی لنگر تھامی اور دوسرے ہاتھ سے
 جیب میں رکھی اسکا ہیڈ شپ نکال لی۔ ایک ہی ہاتھ کی مدد سے اس
 نے ایک چوکور جگہ شپ پکڑ لی۔ مدد دینے والا تھا کہ جیب وہ بیٹھے تھے
 تشریف کرنے کی آواز دے رہا ہو۔

غیب پر چاکر اس نے شیشے پر اس ناخن سے اور وہاں کھینچا
چاکر جیسے وہ ناخن نہیں بلکہ سرے کی کسی ہوس سے شیشہ کاٹا
گیا ہوا ٹانگہ نے شیشے کو ہلکا سا جھکا دیا اور کھڑا ہو کر اس کا ٹیپ
کے ساتھ کل گیا ٹانگہ نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ کھینچی اور اسے شیشے
سے ہٹ گئی میں پھٹک رہا۔

کھڑکی کے سامنے واقع بھاری پردے تھے لیکن اتنی جگہ بن
گئی تھی کہ ٹانگوں اور ہاتھ ڈال کر کھڑکی کی جھینٹ کھول لیتا۔

نیسے گی میں اب کہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ان کی نگاہیں پرمیض
محل پر مرکوز تھیں جہاں ایک انسان بند کی طرح سے کھڑی سے
پیدا ہوا تھا۔ تاہم گئے ان کی طرف دیکھ کر ایک دوستانہ مسکراہٹ
پھیل اوروں سے کھڑی کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اُس نے باقہ اندر داخل کر کے کھڑکی کی چٹائی مگرانی اور پیٹ
لکھول کر پردہ ہٹا دیا۔

اس شخص کو ابھی تک کچھ خبر نہیں تھی کہ اس کی پشت پر کیا ہوتا ہے۔ لیکن نہایت اطمینان کے ساتھ گھر کی بے اثر کر اس کی پشت پر جا رہا تھا۔

وہ کافی بنا رہا تھا۔ پانی کیتھی میں ابل رہا تھا۔
 "ایک کپیرے لے لیجی بنانا۔" ٹائیگر نے اُس کے کان میں
 مڑ مڑ کر کہا تو وہ ہنس پڑی۔ جس سے سمجھنے والے کہیں کہ وہ ہنس رہی ہے۔

ایک اعلیٰ شخص اس کے سامنے تھا۔
 فریاد پر اس کی مہربانی نہیں آ یا کہ وہ کیا کرے۔ اُس
 کے پاس پستول موجود تھا لیکن وہ ہوشیار نہیں رہا کہ اتفاقاً اتنا وقت
 نہیں تھا کہ وہ ہوشیار رہا پستول نکال سکتا۔ فریاد پر اس کی ہر
 سکتا تھا کہ وہ بچ کر اپنے باقی تین ساتھیوں کو تیرہ گولیاں مار کر ہلاک کر دے۔

Scanned And Uploaded

اُس نے یہی کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیکری بھی اس کا
اطلاع بھانپ چکا تھا۔ ادھر اس کا منہ کھلا اور ادھر ٹائیکری کا ہاتھ اس
کے غلوں میں پیرست چوگیا۔

چینج اُس کے حلق میں ہی گھٹ گھٹی اس کے بجائے عجیب
 سی خرفاہٹ برآمد ہوئی تھی جو اتنی مدہم تھی کہ دروازے پر کھڑا ہوا
 آدمی بھی نہ سن سکتا۔

اُس شخص کی اُممیں مخلوق سے اہل بڑی نہیں، اُس کی
سائنس ملک گنئی تھی اور مسلمانوں پہرے پر سمٹ آیا تھا، اُس کے
دونوں ہاتھ فانگ کر پیچھے دھکیلائے، معروف تھے لیکن وہ کسی چٹان
کی مانند ایک ہی جگہ تیار کھڑا تھا۔

مٹائی گئے اُس شخص کو بحال کر دیا گئے ساتھ نکال دیا اور
دوسرے ہاتھ سے وہ کیتی اٹھائی جس میں پانی کھول رہا تھا۔

حکماء اور کی جہ وہ جہد اور تیز ہو گئی وہ سمجھ گیا تھا کہ شاید کیا کرے
 جہد ہے۔ اس نے اپنی پوری قوت صرف کر دی تھی لیکن اس گرفت
 سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ شاید اس کا بے مقصد جہد
 پر جسے متفان انداز میں منکرا رہا تھا۔

ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ بات بھی تھی کہ لوگوں نے یقیناً پولیس کو فون کر دیا ہوگا اور وہ چند ہی منٹوں میں پہنچنے والی ہوگی۔ وہ جانتا تھا کہ پولیس کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے نکل جائے۔

اس نے دھوئے ہوئے پانی کی کیتلی اس شخص کے منہ پر پھان کر دی۔ اس کے حلق سے ایک ڈھولدار قسم کی طرف ہیشٹا خانچا مہل جھبک جھبک سے شدید قیچی پڑے۔ فوراً اس کے پیچھے چھوٹے پر آئے۔ آخر آئے۔ اس نے ایک ڈھولدار گردن بچا اور پھر ساکت ہو گیا۔

نایا گرنے سہارا دے کر اسے زمین پر لٹایا۔ وہ مر چکا تھا۔

کھولتے ہوئے پانی نے اس کی ہر سی جان بھی نکال لی تھی۔

ٹائیگر ہتھیار تھا جو لیگ کے دورانے پر آیا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اندر مزید کتنے آدمی ہیں جس نے سوچا کاش وہ دشمن کو مارنے سے پہلے اس سے باقی ساتھیوں کے بارے میں ہی پوچھ لیا لیکن اب وقت گزر چکا تھا۔

بچوں کے ساتھ دو کمرے اور سٹینڈی وی لائٹس تھا۔ ٹیٹ
مائیکر کا دیکھا جیسا لگتا۔ پہلا کمرہ لونگ روم تھا جب کہ دوسرا کمرہ شی کی
خواب گاہ تھا۔

اُس نے پہلے لڑکے رُوم میں تھانکا۔ ایک سیاہ فام ہونے
 پر بچا غلاما لیتا اصراف کر رہا تھا۔ بائیکرنے پہلے اسی سے نکلنے کا

"جان! کرسی کے حلقے سے سسکاری آدا ہو گئی۔"

"اچھا تو یہ تم ہو؟ پہلے دلا دواہ لولا آجی گئے ہو تو بیچ کر نہیں جاؤ گے؟ اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ وہ اس سے یہ تو پوچھتا کہ اسے کس رات ہے؟"

"درست کہا تم نے؟ ٹائیگر سفائی سے بولا؟ لیکن اگر میری غلطی تو کر گئے؟ میں تو انشاء اللہ کچھ کر چلا جاؤں گا لیکن تم یقیناً اسٹریچر پر جاؤ گے؟"

"ابھی بتا چل جاتا ہے؟ اس نے کہا اور فوراً ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریلوے کار ٹائیگر دوادیا۔ ٹیگر کوئی نے محض ٹائیگر کی جتنی دواہ کا پلا سٹری اٹا رہا تھا۔"

ہسپتال بردار نے قہر سے پہلے ٹائیگر کو اور پھر اپنے ہسپتال کو دیکھا۔ دونوں چیزیں ہی اپنے اپنے مقام پر تھیں۔ اس کا نشانہ بھی ہلا تھا۔ پھر یہ کیسے ہوا؟ اس نے دوبارہ گولی چلائی لیکن ٹائیگر ایک قدم بہت کر سکا۔ ہاتھ کا جب کہ دیوار پر ایک نشان کا اور اٹھا نہ ہو گیا تھا۔

اب ہسپتال بردار بھلا گیا۔ غصے میں وہ ٹائیگر ہاتا چلا گیا۔ مگر گولی ٹائیگر کو چھو بھی نہ سکی تھی۔ ہر بار وہ بی جگہ کھڑا مسکرا رہا ہوتا۔ وہ ٹائیگر دہار جاتی تھا اب ریلوے سے صرف کلک کلک کی آواز نکلتی شروع ہو گئی۔ اس کا پیچھے خالی ہو گیا تھا۔

"اب میری باری ہے؟ ٹائیگر نے کہا اور آگے بڑھا ہسپتال بردار نے غصے میں ہسپتال ہی ٹائیگر کے پیچھے مارا جیسے ٹائیگر نے ایمان کے ساتھ پیچ کر کے ایک طرف ڈال دیا۔

"میں نے کہا تھا کہ تمیں تڑپاؤ پھر ماروں گا لیکن انوس کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے؟ ٹائیگر نے اپنے دہانوں ہاتھ کی دونوں انگلیاں مسدود کرتے ہوئے کہا "لیکن مجھے یہی ایسی مزاحیہ جاؤں گا کہ تم تڑپ کر موت کی آواز دو گرو؟"

انگلیاں دھیر دھیر کی طرح ہسپتال بردار کی آنکھوں کی طرف بڑھیں۔ پھر ایک کی آواز اور اس کی تیز چرخ بیک وقت ہی بلند ہوئی تھی۔ وہ انگلیوں نے ہسپتال بردار کی آنکھوں کی جگہ دو گرو سے پیدا کر دیے۔ وہ دو گرو یاد دہانے ہوئے پیچھے ہٹا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیے جن سے خون کے تپے چھوٹ پڑے تھے۔ ٹیگر نے ایک گھونٹ اس کے پیٹ پر رسید کیا اور وہ ہرا ہوا کچے پٹے نشین پکے بل کر اڑا دیں۔

اس نے وہیں بارگروٹی اور ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر کو حلقہ کے گرد وہیں اس سے بہت گھبراہٹ ہو گئی تھی۔

ٹائیگر نے فوراً ہی اسے خود میں جذب کر لیا۔ کرسی کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھبی بہ رہی تھی جیسے ٹائیگر اپنے ہونٹوں کی نینیت بنارہا تھا۔ کرسی اس قدر پوٹش اور بے قرار ہو رہی تھی کہ اسے اپنی جگہوں حالت کا احساس بھی نہیں ہو رہا تھا۔

"خود کو سمجھاؤ بیٹی؟ ٹائیگر نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔" میں پولیس کے آنے سے پہلے یہاں سے نکلتا ہے۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ؟"

اس نے کرسی کو خود سے علیحدہ کیا اور پلٹ کر کمرے سے نکل گیا۔

"تمہارے پاس صرف ایک منٹ ہے بیٹی؟ اس نے لاؤنج سے ہانک لگائی اور کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ بقیہ گلی کی صورت حال دیکھنا چاہتا تھا۔

نیچے میدان صاف تھا۔ شاید وہاں جمع ہونے والے پولیس کے استقبال کے لیے سامنے کی جانب آگئے تھے۔ ٹائیگر بھی یہی چاہتا تھا کیونکہ اس نے فرار ہونے کے لیے اسی راستے کو استعمال کرنا تھا۔

وہ واپس لاؤنج میں آیا۔ خشک کسی وقت کرسی میں بیٹھیم سے باہر آگئی۔ اس نے ہلکے نیلے رنگ کی ایک میسجی پہن لی تھی۔ جس میں اس کا حسن اور زیادہ بھرپور تھا۔ انہوں نے کرسی پر تشدد کیا تھا جس کے آثار اس کے پیرے سے عیاں تھے۔ اس کے بال بھی بکھرے ہوئے تھے لیکن اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اسے اپنی حالت سدھارنے کے لیے کہتا۔

"آؤ چلیں؟ اس نے کرسی کا بازو پکڑ کر کمرے کی طرف دھکیلا۔" ادھر سے؟ کرسی کی آنکھوں میں حیرت امدائی۔

"ہاں؟ ٹائیگر نے جواب دیا۔" تم میرے کندھے پر سوار ہو جاؤ، ہائی کام میرا ہے؟"

جوہی وہ یکن میں داخل ہوئے، فلیٹ کا خارجی دروازہ نظر نہرے دھڑکا رہا جالتے لگا۔

"پولیس... دواہ کھو... پولیس..."

66

پہلے وہ جھکے سفر پر روانہ ہو چکا ہو گا۔ انگلیوں نے اسے آنکھوں سے فرو کر لیا تھا جب کہ گھونٹے نے یقیناً اس کی آنکھوں سے دواہ لگا دی تھیں۔

ٹائیگر چپے اور آخری دشمن کی طرف متوجہ ہوا جو کمر کھڑا دیکھنے چاہے دیکھ کر اس آنکھوں پر مجھے کو دیکھ رہا تھا۔

"مہ... مجھے صاف کر دو؟ وہ ٹھیکیا ہاں... میرا کوئی قصور نہیں؟ تم نے میری دوست کے ساتھ زیادتی کی ہے نا؟"

"نہیں، وہ بلکہ اٹھا؟ میں لیونج سے کمر کھا کر کھتا ہوں کہ یہ جیسی ہیں ملی تھی وہی ہی ہے؟"

"تمہارے ہاتھوں نے اسے جھوٹا کہہ دیا؟ ٹائیگر کے بچے میں سوال تھا؟ کیا یہ زیادتی کے شر سے ہیں؟ تاہ؟"

"یہ میری بی بی... نہیں..."

"جو اس بند کر دے؟ ٹائیگر چپے؟ یہ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹائیگر کے ٹیبل لیپ اٹھا لیا جس کی گلی روشنی پر سے کمرے میں پھیل رہی تھی۔

"میں دند کی بھر تار غلام رہوں گا؟"

"افسوس کہ مجھے گدے اور سورپالنے کی عادت نہیں؟ ٹیگر نے ٹیبل لیپ کا اگلا قطرہ دیوار سے مار کر توڑ ڈالا۔

کمرے کی کچی ہو گیا اور اس کے پیچھے سے بجلی کے ننگے تار جھانکنے لگے جن میں دو سو میں دولت کی برقی رو دوڑ رہی تھی۔

"مجھے موت مارو، میں سارے راز کہیں... اس کا جملہ بیخ میں بدل گیا۔ ٹائیگر نے بجلی کے ننگے تار اس کے جسم سے منس کر دیے تھے۔

وہ صرف ایک لمحے کے لیے ٹری طرح کچکا یا اور دو سو میں دولت کا جھکا کھا کر دو جاگا۔ اسے دوسری بار جینے کی ہمت نہیں ملی تھی۔ اس کا جسم نیلا پنا شروع ہو گیا جس سے فوراً ہی سیاہی چمکنے لگی تھی۔

ٹائیگر کرسی کی طرف متوجہ ہوا جو پلٹ پر بے یاد مددگار پڑی بی بی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"جان؟ وہ کراہی اور جھوٹ جھوٹ کر رونے لگی۔" فکر کرو بیٹی، اب تم آزاد ہو؟ ٹائیگر نے ہلکے کراس کی بندشیں کاٹ خالی۔

وہ خاصی دیر سے بندھی ہوئی تھی۔ اس لیے فوری طور پر اسے منس، ٹائیگر نے اس کے پھول سے بدل کر بیٹھے اٹھا لیا اور اپنے روبرو کر لیا۔ کرسی بھولوں سے لدی شاخ کی مانند اس پر آئی تھی۔

فیصلہ کیا یہی سوچ کر وہ اندر داخل ہو گیا لیکن سیاہ فام بھی خاصا چوکنٹا تھا۔ جوہی ٹائیگر نے کوسے میں قدم رکھا۔ اس نے سر اٹھا کر دواہ کے کی طرف دیکھا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

وہ ہسپتال کا کاپ نکال چکا تھا۔ اس نے جلدی سے کاپ ہسپتال میں فٹ کیا اور سیٹی کیج ہٹا کر ٹائیگر کو نشانے پر دھکیلا لیکن اس کی ہتھی گئی۔ ٹائیگر تک نہ پہنچ سکی۔

ٹائیگر ایک ہی جست میں اس کے سر پر تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ اٹھا اور دیوی وقت کے ساتھ ہسپتال بردار کے سر پر پڑا۔ سر پر وہ دھڑکا۔

سیاہ فام کے ہونے درخت کی طرح دھڑکا۔ اسے صوفے پر آ رہا۔ اسے چینی کی ہمت بھی نہ ملی تھی۔ پورا صوفہ اس کے ٹھون سے سرخ ہو گیا۔ بقیہ دیوار پر اس کا بولوں پر سا جیسے کسی شریہ نیچے سے شروع روشنائی کا قلم دیوار پر چھڑک دیا۔ ٹائیگر وہیں سے پلٹ آیا۔ اسے اپنی لاری حرب کے بعد یہ دیکھنے کی ضرورت تھی کہ کیا وہ فام زندہ ہے یا مرنے لگا۔

اب صرف ایک کمرہ رہ گیا تھا۔ کرسی اور باقی دشمن یقینی طور پر وہیں تھے جب کہ دو کراس نے بے آواز ٹھکانے لگا دیا تھا۔

وہ بیڑہ روم کی طرف بڑھا جس کا دروازہ بند تھا۔ اس نے یہ دیکھنے کے لیے کمرہ اندر داخل ہے یا نہیں؟ اس پر ہلکے سے دباؤ ڈالا تو وہ چرچاہٹ کے ساتھ تھڑسا کھل گیا۔

اندہ سب سے پہلی نے وہ ٹائیگر کو نظر آئی وہ کرسی تھی۔ اسے خالوں نے بیڑہ لگا کر اس کی ششیں کس رکھی تھیں۔ کرسی کے جسم پر بے نام ہاں تھا۔ چند ثانیے تو وہ بیہوش ہو کر اس حسن جہاں سوز کو دیکھتا رہا۔ کوئی اور متوجہ ہوتا تو وہ غریبوں کے سامنے اٹھا لاس اسکوٹ میجر پہنچا اور روک دیتا لیکن اس وقت صورت حال مختلف تھی۔

کمرے میں کرسی کے علاوہ دو آدمی موجود تھے۔ ایک کرسی پر تھکا ہوا تھا جب کہ دوسرا اس کے قریب کھڑا سارے عمل کا معائنہ کر رہا تھا۔

"کانی سے آئے وہی؟ ان میں سے ایک نے پلٹے بغیر سوال کیا۔ وہ یہی تھا تھا کہ دروازہ کھول کر اس کا سامنی ہی اندر داخل ہوا ہے۔

"کانی تو نہیں بتی، میں موت لے آیا ہوں؟" ٹائیگر جھپٹا کر راتو راتے والا پلٹا کرسی پر تھکا ہوا شخص بھی سیدھا ہو گیا تھا۔

سے دریافت کیا۔

”کہ قاف کا تین آج رائل ہوٹل کا مکان ہے وہ اس نے اپنے پرچوں اعزاز میں جواب دیا۔

”بشت“ دوسرے نے اپنے ساتھی کو کہی مادی: میں نے تو سنا تھا کہ جن بڑے مولے مانے ہوتے ہیں۔ وہ تو ایسا مل ہے جیسے بیٹوں کے خلع سے ہو۔ بھگے تو وہ کہ قاف کے جن کے کچھ کوڑا گھر کا ہیصوت نظر آتا ہے۔

”اس کے کسی معاصی نے سن لیا تو قیامت آجائے گی وہ ٹائیگر کھول کر اس میں بیٹا لکھ گئے تھے: تم نے اس کا سامان نہیں دیکھا، کم از کم میں نے تو اپنی زندگی میں اتنے بڑے بڑے صندوق نہیں دیکھے۔

یہ تو ٹائیگر بھلائی حالت دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اوشان آپہنچا ہے لیکن یہ سن کر وہ موصد و قوں کے آیا ہے۔ اس کا منہ بن گیا تھا۔

وہ ابھیں وہیں چھوڑ کر کئی کوسا تھیلے رجسٹریشن کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ کلرک کے بجائے ہول کا مینجر خود وہاں موجود تھا۔

کلرک اس کے پیلوں میں سراپہ کھڑا تھا۔ جیسے مرغی کے پیلوں کوئی خضامنا سا بونڈہ ملی گاٹی طرف دیکھتا ہے۔

ٹائیگر کو دیکھتے ہی کلرک نے منہ پر ٹائیگر کی طرف متوجہ کیا اور وہ چونک کر فورا وہ کو دیکھنے لگا۔

”کرہ نمبر ۴۱۔ آپ نے ہی بک کروایا تھا۔“ منبر نے گرفت لیے میں دریافت کیا۔

”جی ہاں ٹائیگر نے جواب دیا۔ لیکن کیا آپ کے بل بھڑوں سے بات کرنے کا ڈھنگ یہی ہے؟

”جو رہا جان جن جانیں ان کے لیے یہی ہے۔“ منبر نے آیا۔ ٹائیگر کا جی پا کر اسے کاؤنٹر کے عقب سے کھینچ کر چھت میں غاص کی جگہ فٹ کر دے۔

”اس میں اس کا یا میر کیا قصور ہے؟“

”یہ سارا جنگ مر آپ کے اہان کی وجہ سے ہی ہے۔“ منبر نے بسورے ہوئے بولا: موصوف اپنے ساتھ کلگ سالن کے چوہ متفق لائے ہیں اور ان میں سے ایک صندوق اٹیو بیڑ میں چسپی گیا ہے۔

ٹائیگر زیراب مسکرایا: تو اس میں جنگا کے کیا بات ہے، فی الحال دوسری فٹ استعمال کریں۔“

”ہمارے ہاں کا گوریلو میٹر ایک ہی ہے۔“ منبر نے بتایا۔ ”ہوٹل کا مینیجر نہیں سہراؤنر صندوق نکالنے میں ناکام ہو چکا

ہے اور سہرا ہے کہ اوشان نامی اس شخص نے دھمکی دی ہے کہ اگر باج منٹ کے اندر نہ صندوق اس کے کمرے میں پہنچا تو کھابو... یا مائیکرو نامی بائیں ہوٹل پر حملہ کریں گی۔“

”اچھا میں دیکھتا ہوں۔“ ٹائیگر کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی آپ کھا بیٹا ناخوش ہو رہے ہیں۔ وہ درحقیقت سنا جو ہے جس کا وہ ماسٹر ہے۔

”خیر جو بھی ہو آپ سمجھا لیں۔“

”کرہ نمبر ۴۱ خالی ہے۔“ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سوال کیا۔

”جی ہاں۔“ کلرک نے ریزرویشن کارڈ دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ ”مسٹر اینڈرسون فریڈ کے نام بک کریں۔“ ٹائیگر نے کلرک کو ہدایت کی۔ کرٹی نے چونک کر ٹائیگر کو دیکھا لیکن منہ سے کچھ نہیں بولی البتہ اس کا رنگ گلابی ہو گیا تھا۔

مینجر اور کلرک کو بھی پہلی بار اس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ دونوں نے بیک وقت کرٹی کے منہ سے ہونے چہرے کو دیکھا۔ کئی سوال ان کے ذہنوں میں گلابائے لیکن انہوں نے فی الحال خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

ٹائیگر نے پیٹنگی ادائیگی کی اور کرٹی کو اسے کراٹیو میٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ چھٹی منزل پر موجود تھے۔

ریڈیو کے بائبل سائے کرہ نمبر ۴۱ تھا اور اس کے ساتھ ۴۱ واقع تھا۔ ۴۱ کے سامنے سے گزرتے ہوئے ٹائیگر نے قدموں کی چاپ کو مزید دھچکا کر لیا لیکن اسے یقین تھا کہ اوشان کو اس کی آمد کا پتا مزور دیا جائے گا۔

کمرے میں خاموشی تھی۔ غلاف توقع کی وی چلنے کی آواز سنانی نہیں دے رہی تھی۔ ممکن ہے اوشان آرام کر رہا ہو ٹائیگر فی الحال وہاں نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ پہلے کرٹی کو کمرے تک پہنچانا چاہتا تھا۔

۴۱ کے سامنے ایک لپڈرٹان کا منتظر تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور ٹائیگر نے اس ڈارک لائیک فوٹ اس کی تعمیل پر رکھ کر اسے جانے کا اشارہ کیا۔

کرٹی تب تک کمرے کے وسط میں پہنچ کر دروازہ لوار کا جائزہ لے رہی تھی۔ رائل کا شہر شہر کے اعلیٰ ہوٹلوں میں ہوتا تھا۔ اس لیے اس کے کمرے کی آرائش اور سجاوٹ بھی دیدنی تھی کرٹی لیونر ایک ایک شے کو دیکھ رہی تھی اور ٹائیگر اسے گھور رہا تھا۔

اچانک ہی کرٹی کی رنگت گلابی ہو گئی۔ ٹائیگر نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور پھر وہ بھی مسکرایا۔ کمرے میں عام طور پر دو گلاب رنگ بستری ہوتے ہیں لیکن بڑے ہوٹلوں میں عموماً ایک ہی ڈبل بید بستر ہے۔ کرٹی اسی کو دیکھ کر گلابی ہوئی تھی۔

”فکر نہ کرو، میں صوفے پر سو جاؤں گا۔“ ٹائیگر نے اسے بڑھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی۔

وہ جالے کن خیالوں میں تھی، سرگوشی بھی اسے برم کا دھماکا محسوس ہوا۔ وہ گھر کا ایک قدم پیچھے ہٹی جہاں ٹائیگر پہلے سے موجود تھا۔ اس نے فوراً اس روپیہ پتلی کو اپنی ہاتھوں میں قید کر لیا۔ پہلے تو کرٹی کسائی لیکن پھر اس نے خود کو ڈھیللا چھوڑ دیا۔

”تیار ہو کر یہاں آ کر کرٹی کو اچانک خیال آیا کہ اس نے اپنی مدد کو اسے یہاں کا کٹھنہ ادا نہیں کیا اور اس سے بہتر موقع اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔

”کس بات کا کٹھنہ؟“ ٹائیگر نے اس کے عبور سے بال آہستہ سے پچھنے: ”تم نے میری مدد کی تھی میں نے تمہاری کمری سے“

”نزد آتے تو جانے کیا کرنا پڑتا؟“ کرٹی کا بدن کپکپا تھا وہ فیصلوں سے بھی بدتر تھی۔

”اب تم محفوظ ہو، بے فکری سے یہاں رہو، میں ابھی جا رہا ہوں، تم دروازہ اندر سے قفل کر لو اور میری آواز سننے پر دروازہ نہیں کھولنا۔“

”تم کہاں جا رہے ہو؟“ کرٹی نے بھی کئی کئی تھی اور کچھ کب تک یہاں رہنا ہو گا؟

”میں اسی ہوٹل میں ہی ہوں، تمہارے ہمراہ والے کمرے میں، وہاں میرا دوست ٹھہرا ہوا ہے وہ گئی ہے بات کہ کب تک یہاں رہنا ہے تو شاید صرف آج کی رات، پھر یہ شہر پہلے کی طرح ہی تمہارے لیے محفوظ ہو گا۔“

”بچے ڈرنگ رہتے؟“

”ارے،“ ٹائیگر نے اسے سامنے کر لیا۔ میری اسکول ٹیچرس تو بڑی بہادر ہو کر رہتی تھیں۔ وہ ہمارے کئی کئی بڑوں کو

استانیاں بننے کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔

کرٹی مسکرا دی۔ ٹائیگر نے اس کے روبرو قہقہہ پھینکا اور ہر وہی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر جب دھمک دے کر کمرے میں داخل ہوا تو اوشان کسی صوفے کی طرح کمرے میں ٹپل رہا تھا۔ ٹائیگر کو دیکھتے ہی وہ طرّاٹھا تھا۔

”تمہارے جبر کی خوشبو اب نہایت غالب آتی جا رہی ہے۔“ اوشان کا بوجھ فاما کر خست تھا۔

”یہ بندہ ناچیز، ماسٹر آف سانچو کے حضور سلام پیش کرتا ہے۔“ ٹائیگر نے باقاعدہ ٹھیک کر اوشان کو آداب کہا۔ وہ اس کے جھکے کا مطلب سمجھ گیا تھا لیکن جان بوجھ کر اسے نظر انداز کر گیا تھا۔

”میں نے تمہیں کتنی بار سمجھا یا ہے کہ اپنے رتے سے مت گرا کرو۔“ اوشان اب بھی برہم تھا۔ میں نے ہمراہ والے کمرے میں ہونے والی بات چیت سنی ہے اور اس نتیجے پر۔

”اس نے میری مدد کی تھی مثل فادر۔“ ٹائیگر نے صفائی پیش کی۔

”یعنی سانچو کے ہونے والے ماسٹر کی؟“ اوشان کے لیے میں کاٹ تھی نہ اس کے درسی لڑکی نے موجودہ زمانے کے ٹائیگر کی مدد کی تھی۔ شہزاد اقبہار صلا حیاتوں کو زنگ گنا جا رہے

اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کیس کے اختتام پر مسلسل تین ماہریت میں گزار دوں گا اور اس کے بعد میں سانچو کا سفر اختیار کریں گے تاکہ وہاں کی سنگلاخ زمینوں کی سختی تمہیں نقل ہو سکے۔ ویسے بھی مجھے سا جو بہت یاد آ رہا ہے۔“ اوشان اہل مسئلہ بھول گیا تھا۔ مجھے اپنی رہا یا بہت یاد آ رہی ہے، موصلاز ہو گیا ہے کہ میں نے ان کی خبر نہیں لی تھی۔

”کرٹی کا کٹھنہ اسی کو کہتے ہیں، مثل فادر۔“

”میری بات مت کاٹو۔“ اوشان غرایا۔

”میں بچ کر رہا ہوں، مثل فادر کرٹی پر بیٹھے سے قبل سیاست دان اور رہنما اپنی رہا یا سے بڑے بے چارے تھے وہی کرتے ہیں لیکن جب انہیں اقتدار مل جاتا ہے تو وہ انہیں یوں بھول جاتے ہیں جیسے ہرماں جسے ہرماں بیٹھے ہوئے کسی چھتر کو مار کر بھول جاتے ہیں۔“

”لیکن مجھے اقتدار حادثاتی طور پر نہیں ملا، میں اپنے آپ کو اچالو کا وارث ہوں۔“

”اسی لیے تو وہ سخت تکلیف میں ہیں۔“ ٹائیگر نے زیر لب مسکراتے ہوئے سرگوشی کی۔ مگر اس کی بات سننا جو کے چار سو بیوی ماسٹر کی بددوں کے لیے غلاب میں آتی تھی۔ اس نے آپ کی اتنی

ہمائیں کی ہیں کہ دوسرے واسلے امریکہ کی بھی نہیں کرتے۔
 "بزدلوں کا مذاق نہیں اڑا یا کرتے۔" اوشان نے اسے نصیحت کی۔
 "آؤ میں تمہیں بتاؤں سانچو کے عظیم شاعر اور چودھویں ماسٹر فائنل تھاںک پھر چوٹنگ۔"

"کیا یہ نام کچھ عجیب نہیں ہو سکتا مثل فادر۔"
 "خاموش! اہ تو میں کہہ رہا تھا کہ سانچو کے عظیم شاعر۔"
 اوشان نے سر سے سے شروع ہو گیا۔ اس بار ٹائگر خاموش ہی رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جتنی بار اوشان کو کوئے کا وہ اتنی ہی باتیں سر سے شروع کرے گا چنانچہ وہ پوری توجہ سے ماسٹر کی شاعری سننے لگا۔

مگر وہ ماسٹر جیسا نوکیلی شاعری نہ تھی اور نہ ہی ٹائگر کوڑا ہوا جس کا حق تھا کہ پورے ہزار اوشان بھی کوئی زبان بھی شروع نہ کر دیتا تھا اس وقت ٹائگر کوئی لفظ تھا جسے کوئی نہیں کہنے میں جھوٹے لہجے سے لگتا تھا کہ بھلا کون سا بھلا ہو۔ اسی لیے اسے جلد ہی جمائیاں آتی شروع ہو گئیں مگر اوشان اس سے بے نیاز رہی ہی دیکھتا جا رہا تھا۔

جائے کتنی دیر نہ گئی ٹائگر نے انھیں بند کر لیں اور اوشان بے غل اسٹاپ کاٹے کے پورے مارے مگر پھر ایک خاموش چھانچ ٹائگر نے گھبرا کر انھیں کھول دیں۔ اوشان کچھ سوچ رہا تھا۔ شاید کوئی نظر۔

"مثل ماوراء آب! وہی کیوں نہیں دیکھ رہے۔" ٹائگر نے خاموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اوشان کو یاد دلایا۔

"میٹر کو فون کر دو کہ میرا صندوق اب تک کیوں نہیں پہنچا؟" اوشان ایک دم غصہ ناک ہو گیا۔

"مگر مثل فادر میرے سوال کا صندوق سے کیا تعلق؟" اس لیے کہ میرا تو کسی ہی صندوق میں بند ہے جو ہمارے

ایلیس میں پیش گیا ہے۔"

کوئی اور موقع ہوتا تو ٹائگر باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کرتا لیکن اس وقت وہ صندوق اس کے پاس آگیا اور اسے ہاتھ چٹا کر خاموشی سے اٹھ کر فون کی طرف بڑھ گیا۔

میٹر نے اسے یقین دلایا کہ صرف چند منٹ کی بات ہے ابھی صندوق اوپر پہنچائے دیتے ہیں۔

ٹائگر دوبارہ اگر اوشان کے سامنے بیٹھ گیا جواب کا لین پڑھتی ماسے بیٹھا تھا۔

"روٹی کے بالے میں بہرام کو کوئی خبر ملی؟" ٹائگر نے اس

بار اوشان کی پسند کا موضوع پھیرا تھا کیونکہ وہ ماسٹر کو بے حد عزیز تھی۔

"آہ میری بیٹی! اوشان نے کسی غم زدہ ماں کی طرح ٹھنڈی آہ بھری۔ "اس کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔" وہ پھر خاموش ہو گیا لیکن چند ثانیوں بعد دوبارہ گویا ہوا بہرام نے ہمارے لیے ایک پیغام بھیجا ہے، کیا تم امریکی حکمرانوں کی ایک ٹیم میں مل کر جاتے ہو؟

ٹائگر نے مدافعی کمپوز پر فوراً زیر پر ویکٹ اور رینج کر لیٹ اٹھ کر اسے "ہاں" کہہ کر رینج کر لیٹ میں مل گئی۔ اس نے جواب دیا۔

"وہ بھی غائب ہو گئی ہے۔" اوشان نے بتایا۔ "پر پھر میں امریکی حکمرانوں کی غلطی سے اوشان نے بتایا۔" ٹائگر نامی ایک ایجنٹ کو پورے آرتھر واد کیا تھا لیکن اس نے انہیں کوئی رپورٹ یا پیغام روانہ نہیں کیا۔ حدود امریکہ سے ذاتی طور پر بہرام سے درخواست کی تھی کہ مایا کی تلاش میں امریکہ کی مدد کی جائے۔"

"مگر انہوں نے اسے یہاں بھیجا ہی کیوں تھا؟" ٹائگر نے جہز ہو کر پوچھا۔ اس کے دل و دماغ میں رینج کر لیٹ کے ایک ہوش میں گزارے ہوئے خوبصورت لحاظ تازہ ہوئے تھے۔

"پر پھر میں کی تنظیم میں قنب دگانے کے لیے۔"

"اور اس چکر میں مایا بھی ہاتھ سے گئی۔" ٹائگر نے بارسا فز بنایا۔ "آج رات پر پھر میں کی کچھار میں داخل ہونے والا ہوں دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟"

"پر پھر میں کے بالے میں ایک خبر اور ملی ہے۔" اوشان کو جیسے رہ رہ کر یاد آ رہا تھا۔ ابھی تک افواہ ہی ہے کہ ایک نہایت اعلیٰ درجے کا جیسٹ سیٹ کال گرل آپریشن ہو رہا ہے جن کا کال

پر پھر میں ہے۔ یہ شخص دنیا کے کسی بھی حصے میں ہرگز رنگ نسل اور مذہب کی رکاوٹ نہ خواہ وہ اوپر یا نیچے ہو عامی اسکول ٹیچر اپنے گاہکوں کو فراہم کرتا ہے۔ یہ لڑکیاں تیز رفتار طیاروں کے ذریعے دنیا کے ہر حصے میں بھجوائی جاتی ہیں۔

"اوہ۔" ٹائگر نے ہوش سیٹی بچانے والے انداز میں منگوئے۔

"روٹی کا افواہیں، اسی مسئلے کی کوئی تہ نہیں۔"

"ملک سے۔" اوشان نے اس کی تائید کی۔ "لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ چارہ گرے کوئی۔"

ٹھیک اسی لمحے دو دوائے پر دھک سنائی دی۔ "کم ان"

ٹائگر نے وہیں سے پکارا تھا۔

دو دوائے کھلا اور کئی دیر تک بھاری بھر کم صندوق سے کراہتا رہا۔ اوشان جوں جوں اٹھ اٹھتا ہے پچا پچا پسندیدہ کھانا دیکھ کر کھل اٹھتا ہے۔ اس نے صندوق کو پہلے سے کھلے دوسرے صندوق پر کھنکھانے کا اشارہ کیا۔

جو بھی صندوق دکھایا اوشان فوراً اس کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائگر نے تمام ویڑوں کو پاچے پاچے ڈارپ دی اور اوشان کی طرف متوجہ ہو گیا جو اب صندوق سے اپنائی دی سیٹ نکال رہا تھا۔

□□□

رات کو ساڑھے گیارہ بجے جب ٹائگر اوشان کے ہمراہ ہوٹل سے انٹرپورٹ روانہ ہوا تو پوری طرح جوس تھا۔

پچھلے چار گھنٹے اس نے حسین کرسی کی خوشگوار رفاقت میں گزارے تھے۔ کرسی نے اسے بتایا تھا کہ وہ دوست کی مشیت سے اس کی زندگی میں داخل ہونے والا پہلا مرد ہے۔ اس نے پر پھر میں کے وشبیلوں سے اپنی جان بچانے کے لیے میں اپنا سب کچھ ٹائگر پر بھجوا دیا تھا۔

پچھلے وقت ٹائگر نے اسے صحت و دل کی تسلی دی تھی کہ وہ صبح دم واپس آجائے گا۔ تب تک وہ ایک ہار پھر خود کو کرسے میں بند کر کے اس نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ امن اس پہاں تک نہیں پہنچیں گے۔

واپس پر اوشان نے اسے بڑے کھلے ہونے سے گھڑا تھا لیکن نہان سے اس لیے نہیں ہکا کہ وہ پہلے ہی اسے تین ماہ کی تربیت کا کمزورے چکا تھا۔ وہ بھی سوچ رہا تھا کہ ان تین ماہ میں ٹائگر کے اس طرح کس بل ٹکالے گا کہ ٹائگر کرسی کو تو کیا روٹی کو بھی بھول جائے گا۔

ٹائگر نے بھی اوشان کے ہر سے پر پھر میں کے آثار دیکھ لیے تھے لیکن چپ سا دم سے رہا تھا۔ اس وقت ماسٹر کو پھر میں نے نظر نہیں سنا چاہتا تھا۔ انٹرپورٹ اور پھر میں تلالنگ موش کے دفتر تک وہ خاموش ہی رہے تھے۔ ٹائگر نے دفتر کے سامنے کاررو کی اور اندھا بھلا رہا بلٹ اندر نہا بیٹھا تھا۔

ٹائگر نے اوشان کو ساتھ لے کر اشارہ کیا اور بغیر شک و شبہ اندھ داخل ہو گیا۔

راشٹن میز پر ٹائگر رکھے بیٹھا تھا اس نے ٹائگر اور ایک مٹھی سے ہوش کو اندھا کرتے دیکھا تو چونک کر سیدھا

ہو گیا۔ اس کی نگاہ عجب اوشان پر پڑی تو کئی لمحے اس کے ذہن

میں گھبلانے لگے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس سے کوئی جملہ نہان سے ادا کرتا اسے ٹائگر کی وارننگ یاد آگئی جو اس نے دوپہر کو ہی تھی۔

اس نے بڑے ادب سے دونوں کورسیاں پیش کیں اور پھر خود بھی میز کے عقب میں مایا جان ہو گیا۔

"کیا تیار کی کریں؟"

"ابھی نہیں۔" ٹائگر نے جواب دیا۔ اس نے راشٹن اور اوشان کا تعارف کرانا اور دوسری نہیں سمجھا تھا۔ بہر حال ایک نیک رواں دواں ہے۔ تب تک آرام کر لو۔

راشٹن نے مسکراتے ہوئے دوبارہ میز پر دیکھیں اور انھیں بند کر کے دھیرے دھیرے گنگنا لگا۔

ٹائگر، اوشان کو شش کی تفصیلات سے آگاہ کرنے لگا۔ اسے امید تھی کہ عمارت کی جیت پر اس کا استقبال کرنے والے ضرور موجود ہوں گے۔ ممکن تھا کہ وہیں کا پٹر ٹیک آف کرنا انٹرپورٹ سے ہی کوئی شخص پر پھر میں کو فون کر کے اس سے آگاہ کر دیتا۔ فون بہر حال کا پیسے زیادہ تیز رفتار تھا۔

لیکن یہ سب کچھ ٹائگر کے لیے پریشان کن نہیں تھا۔ ایک بجنے میں بل ٹکالے پراس نے راشٹن کو جگایا۔

ٹوہٹ پارٹنر۔

پندرہ منٹ بعد وہ ٹیک آف کر چکے تھے۔ ٹیک آف میں انہیں کوئی مسئلہ پیش نہیں آیا تھا۔ انٹرپورٹ کے آخری سرے سے انہوں نے بغیر روشنیوں کے ٹیک آف کیا اور شہر کے دوسرے حصے کی طرف روانہ ہو گئے۔

"اب تک میں تین جوائے کا ٹیکس ہو چکا ہوں۔" ذرا دیر بعد راشٹن نے اسے آگاہ کیا۔ رنگ ٹائکس نہیں ملی رہیں۔ بغیر قانونی

ٹیک آف اور بغیر ریٹ لینڈنگ۔

"اس علاقے میں کوئی پولیس کا پٹر کو تو دے؟"

راشٹن نے انٹرپورٹ ہٹل سے اٹھنے والی ملکی روشنی میں نفی میں سر ہلایا۔ ہلڈٹ آرٹھر اتار میر شہر نہیں۔

"مگر۔" ٹائگر نے جواب میں نے۔ "میرنگنڈ اینڈون بلڈنگ کی جیت پر اسٹوب لائٹ جلی رہے کی تاکہ تمہیں مارٹ کا اندازہ

رہے۔ اس طرح پر داکر نہ کر کہ دس منٹ بعد عمارت کے اوپر سے گزرو۔ عجب میں عمارت سے نکلتا ہوں گا تو سرخ روشنی سے اشارہ دوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" راشٹن نے جواب دیا اور دوبارہ انٹرپورٹ

کی طرف متوجہ ہو گیا۔

مطلوبہ عبارت پر پہنچ کر ٹائیگر نے رائسن کو کا پڑی بلندی
کر کرتے کو کہا۔ اس نے کا پڑ کا بیرونی دروازہ کھول کر اس کے لینڈنگ
اسکڈ پر چڑھ کر دیا تھا۔ چوبی کا پڑ جیت سے آٹھ فوٹ کی بلندی
پر پہنچا اس نے جیت پر چھلانگ لگادی۔ دو سیکنڈ بعد کا پڑ سے
ایک اور سایا کودا۔ یہ اوشان تھا۔ اس کی سرخی قیاساً بھائی بھتیجہ
رہی تھی جسے اس نے دونوں ہاتھوں سے سنبھال رکھا تھا۔

”اسی دن کے لیے کہا تھا کہ کبھی پر دن کے بیز بھی سفر کیا کریں،
ٹل فادر، ٹائیگر نے اوشان کی تباہ چوٹ کی۔

”یہ میری شاہی پوشاک ہے، اوشان نے برساتے ہوئے
کہا۔ مت بھوک کر تپیں بھی ایک دن بی بی بی ہے۔“

ٹائیگر نے کانوں کو ہاتھ لگا لیا، اللہ سے دعا ہے کہ وہ یہ دن
دکھانے سے پہلے ہی مٹالے۔

”وہ خواہش تو ابھی بھی پوری ہو سکتی ہے، اوشان نے جواب
دیا اور جیت پر نظر کرنے والے دوائے کی طرف چل دیا۔

”آپنی جلدی بھی کیا ہے، ٹل فادر؟ ٹائیگر نے ہانک لگائی
اور سر اٹھا کر پڑ کی طرف دیکھا جو تیزی سے بلند ہوتا جا رہا تھا۔

اس نے بیڑی سے چلنے والی اسٹریپ لائٹ جیت پر رکھ
دی تاکہ رائسن کو دوبارہ لینڈنگ میں آسانی رہے۔ پھر وہ بھی اوشان
کی طرف بڑھا جو دوائے کے قریب کھڑا اس کا منتظر تھا۔

”یہ لو؟ اوشان نے اس کے قریب جاتے ہی کوئی شے اسے
تھما دی۔

ٹائیگر نے بھی بے اختیار ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ دوائے کا ٹو
تھا۔ اوشان نے اُسے تارے سمیت اٹھالیا تھا۔

”زرد بادام سر“، ٹائیگر نے دھیرے سے نعرہ لگایا اور دونوں
کھول دیا۔

وہ اب گیا، بڑی فلور پر کھٹے۔

جس کمرے میں دروازہ کھلا تھا۔ وہ کوئی بال تھا اس میں
بلی ملکی روشنی جو رہی تھی لیکن انہیں کوئی دی روح وہاں نظر نہ آیا

تھا۔ ٹائیگر کو ایک دلچسپ لڑکا ہوا سوچا اور نظر آتا تو اس نے کیے
بعد دیگرے تمام بچے ان کو دیکھنے والے روشن ہو گیا۔

”اس سے بہتر تھا کہ پڑ بچہ چین کی تحریر ہی دعوت نامہ روانہ کر
دیا ہوتا۔“ اوشان بڑبڑایا۔

ٹائیگر ہنس کر ریفن دروازے کی طرف بڑھ گیا جو میٹنگ روم
میں کھتا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ چوبی اندر داخل ہوا اسے ٹک

جانا پڑا۔ سامنے سے ایک مسلح محافظ اسی جانب چلا آ رہا تھا۔
محافظ بھی انہیں دیکھ کر ساکت رہ گیا لیکن یہ سیکڑے زیادہ
طویل نہیں تھا فوراً ہی اس نے اپنی گن سیدھی کی اور دونوں کی
نشانے پر لے لیا۔

ٹائیگر ابھی اس پر چھلانگ لگانے کی تیاری کر رہی رہا تھا
کہ اسے پہلو میں کھانک کر پھینک دیا۔ دوسرے ہی لمحے

اوشان محافظ کے عین سامنے نظر آیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اوشان
کا دایاں ہاتھ اٹھا اور محافظ پر کر قریب رکھی کسی پر جان بڑھائی

اجانک آمد سے خوش نہ ہوئی اور وہ زمین پر پڑے گئی۔ یہ محافظ
نیچے دھک لگا لیکن وہاں صرف جسم ہی تھا۔ روح پہلے ہی پہنچ
واصل ہو چکی تھی۔

اس کی بندوبست بھی دو گھنٹے ہو کر دو درمیں پہنچا گئی تھی۔
”سمت الوجود“ اوشان نے وہیں کھڑے کھڑے پتھر پر

”پہلے سوچ پھر عمل کرو کی بات تھا اسے لیے تو نہیں ہے۔“
”کہاوت غلط ہے ٹل فادر، ٹائیگر ہاتھ بٹھا کر بولا، ”کہا لیا ہے

پہلے سوچ پھر کرو۔“

”سناؤ نہیں دینی یہ ہے جیسی میں نے سنا ہے۔“
”لگتا ہے کہ دنیا والے اپنی متروک اور مغل سری جیسی چیز

بھجوا دیتے ہیں۔“

”جیسے تم؟ اوشان نے فوراً چوٹ کی اور ٹائیگر کھسکا تاکہ
محافظ کو ٹوٹنے لگا لیکن اس سے ریڈ ٹائپ کا کوئی آلہ برآمد نہیں

ہوا تھا اور وہی اس کے پاس جبر یا سیدنی سیڈنگ ڈیوائس
موجود تھی۔

اگلے کمرے میں بھی کوئی کام کی چیز نہیں تھی۔ ٹائیگر اور اوشان
اسے سرسری انداز میں دیکھتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ پھر انہوں نے

سات دفترمیں ڈولے لیکن ابھی تک ایک تنکا بھی برآمد نہ کر سکا
ٹائیگر کو یہ امید تو ہو گئی تھی کہ وہی اس مہارت میں

جائے گی لیکن وہ یہ توقع لے کر آیا تھا کہ یہاں سے کوئی دکنی جیلا
مروار مل جائے گا جس کی مدد سے وہ اس تک پہنچ سکتا ہے۔

ایک لمحے کے لیے اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اگر وہی کا
انٹرنیشنل کال گرل سیڈاپ کے تحت نہیں روانہ کیا جائے گا

کیا ہو گا؟ یہ سوچ کر ہی اس کی کپٹیاں لگ اٹھیں۔
”پرانندہ سوچیں کو ذہن میں جگہ دینے سے انسان کی قوت

مداغت اور قوت فیصلہ متاثر ہوتی ہے۔ اوشان فوراً اس کی
کو بیچنا تھا۔ اُسے ٹائیگر کے چہرے کے بدلے ہوئے انداز

مصنف: اہم اے راحت

کالا کفن



تجسس سے معمور ایک

ایسے بہادر نوجوان کی سرگزشت

ہے۔ جسے جادوئی دنیا کے پراسرار

واقعات سے نہ صرف رغبت تھی بلکہ اسے

اس پوشیدہ دنیا کا ایک حصہ بن کر اسکی حقیقت

جاننے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ پھر اسے یہ مواقع حاصل بھی ہو

گئے۔ جہاں اس کا واسطہ بدی کی انتہائی طاقتور طاقتوں سے پڑا، جو اُسے

مادی دنیا کی ہر سائش اور عیش و عشرت کے دلفریب و زہد شکن ماحول میں

جکڑ کر اپنی اہ پر ڈالنا چاہتی تھیں۔ مگر آفرین سچائی کے اس پرستار پر اور قوت

ایمان کی پختگی کے مالک اس نوجوان پر جس نے اپنے استقلال میں لغزش تک نہ

آئی اور اس نے قدم قدم پر ثابت کیا کہ سچائی کے راستے کے مسافر بدی کی

بھول بھلیوں کی چال میں نہیں آسکتے۔ نیکی اور بدی کی کشمکش کے دلچسپ واقعات

سے بھر پور ایک ایسی کہانی ہے جو آپ کو ایک ہی نشست میں پڑھنے پر مجبور کر

دے گی۔ خوبصورت سرورق عمدہ طباعت و کتابت سفید قدر و جلدوں میں شائع ہو گئی ہے

قیمت: جلد اول: -/200، جلد دوم: -/200، مکمل سیٹ: -/400

اسٹاک: مکتبہ القریشیہ اردو بازار لاہور ۲

ساری کہانی بتا دی تھی۔

ٹائیگر نے پٹ گھر گری نگاہ سے اوشان کو دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں ایسے شری کی چمک تھی جس کی شرابی کو شکا ساری سے ہلاک کر ڈالتا ہے۔

وہ اگلے کسی میں داخل ہو گیا۔ یہ کوئی چھوٹا سا درخت تھا یہاں بعض گھر بیلوالات اور ایک مقلد دماغی موجود تھا۔ ٹائیگر نے درخت کا ٹانوا توڑا تو درخت سے تین چھوٹے پھولے پھرتل آئے۔ ٹائیگر نے انہیں فوراً اپنی کمرے ساتھ ساتھ باندھ لیا۔

اسے امید تھی کہ ان بچروں سے اسے کچھ نہ کچھ ضرور مل جائے گا۔

”والیں جلیں مل فادر و اس نے پکارا اوشان سے کہا تو بعض گھر بیلوالات کو الٹ پلٹ رہا تھا۔

دونوں جب واپس ہال میں پہنچے تو انہیں دو مسلح افراد مارنے والے می فاذ پر بیٹھے نظر آئے۔ دو واہ کھلنے کی آواز پر دونوں بیک وقت پلٹے اور اجنبیوں کو دیکھ کر ان کے ہاتھ پر ہتھکڑی کی طرف بڑھے۔ لیکن بہتوں لنگھنے کی حیرت ان کے دل میں ہی رہ گئی۔ ٹائیگر

ایک ہی جھپٹ میں ان کے سر پر ہتھکڑی کر اوشان کو ہاتھ رکھے اطمینان سے دو واہ کے پیچھے بھاگتا رہا۔

ٹائیگر نے دونوں کے سروں کو ایک ایک ہاتھ سے پکڑا اور پوری قوت سے انہیں اسی میں جکڑا دیا۔ سر ٹھکانے کی آواز پر دونوں کی ہتھکڑی میں دب گئی تھیں۔ وہ فرخ ہوتے ہوئے بکروں کی طرح چکر آئے۔ دونوں کے سروں کی ہڈیاں پورے پورے ہو گئیں اور ان کے پیچھے خون کے ساتھ دھیر دھیر نکلتے۔

ٹائیگر نے دونوں کو دھکیل کر مردہ جان فاذ پر پھینکا اور ان کے سروں کی طرف دوڑا جو دو سو فی فاذ کی طرف جاتی تھیں۔ وہ پتھر پتھر کو ڈھونڈنا چاہتا تھا تاکہ اس کا ہتھ تمام کر سکے۔

ابھی وہ اور اوشان سیر میوں تک ہی پہنچے تھے کہ کچھ سے آٹو میٹک ہتھیاروں سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ ٹائیگر نے اذان لگایا کہ گولیاں چلانے والے دو ہیں اور آہستہ آہستہ اوپر آہستہ ہیں۔ اوشان اور ٹائیگر سیر میوں کے دونوں جانب مورچہ سمجھا کر کھڑے ہو گئے۔ جو تین دو فاذ داخل برادر آئے ہانے کے لیے ان کے قریب سے گزرے انہوں نے ایک ایک کو تالو میں کر دیا۔ دو بیکنڈ بعد دوبارہ اسی ملکی ملک کی آواز ابھری اور ان کے ہاتھوں سے خود کار افیس جھوٹ کر زمین پر جا گریں۔ ان کی گردن کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔

ٹائیگر اور اوشان نے انہیں وہیں چھوڑا اور سیر میوں میں دو سو فی فاذ پر لنگھ گئے۔

اب ان کی اطراف سے گولیاں چل رہی تھیں۔ وہ اندھا دھن فائرنگ کر رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی ایک کیش فادر یہاں موجود تھی۔

ٹائیگر اور اوشان جیسے ہی ایک راجا داری میں مڑے اسے ایک مسلح شخص ہینڈ گرنیڈ کی پکڑا دکھائی دیا۔ اس سے پہلے کہ گرنیڈ ان پر پھینکتا، اوشان نے لمبی جست لگائی۔ وہ اس کے پیچھے سے زمین پر اترا۔ ہینڈ گرنیڈ نے بوکھلا کر کچھ ہٹا ہٹا کر اوشان سے اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور گرنیڈ سمیت بائیں طرف ایک کھلے ہوئے دروازے سے اندر پھینک دیا۔

فوراً ہی ایک زوردار دھماکا ہوا اور تندہ جھینگی کی آواز ابھری۔ یقیناً اندھا اور لوگ بھی موجود تھے۔ گرنیڈ شاید فاسفورس تھا کیونکہ دھماکے کے فوراً بعد کمرے میں آگ جھڑک اٹھی جو لفظ لفظ پھیلتی جا رہی تھی۔

ٹائیگر نے جلدی جلدی دوسرے کمرے دیکھ ڈالے۔ لیکن پھر پتھر پتھر سے کچھ نظر آیا البتہ مزید گیارہ افراد ان دونوں کی حیرت پر پڑے گئے تھے۔

فوری طور پر بھی کچھ نہیں تھا۔ وہ چند افراد کو چہرے کی طرف روانہ کر کے واپس آگئے تھے۔

گہرا ہوا میں فادر سے چھت پر کھلنے والا دروازہ اب بھی کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے پٹ پر ہاتھ رکھا تو دوسری جانب سے پورا ہتھ دروازے پر پڑا۔ گولیاں ٹائیگر کی انگلیوں سے بعض چند اسی وقت دونوں میں پیوست ہو گئی تھیں۔

اس نے ہاتھ ہٹا کر باہر بھاگا۔ ایک عورت منڈیر کے ساتھ ٹیک لگائے سب مٹیں گے اور کڑی تھی۔

ٹائیگر بھرتی سے باہر نکلا۔ عورت نے اسے اپنی طرف پلٹے دیکھا تو سب مٹیں گے کیوں کی طرف سے پکڑ کر گویا مقابلے کے لیے تیار ہو گئی لیکن یہی ہی کوشش میں گن ٹائیگر کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئی تھی۔

عورت نے فادر ہونے کے بجائے گرائے کا کیش لے لیا۔ ”اوہ“ ٹائیگر نے بیٹھائی ”تیرا سیر می کڑی گویا اور پوتا تو اسے آگے لگا رہا ہے۔“ ٹائیگر نے اسے نیچے پھینک چکا ہوتا لیکن اس عورتوں کو بلا جواز مزاحمت کا قائل نہیں ہے۔ وہ آگے بڑھا۔ عورت کا بھر پور ہاتھ اس کے بائیں شانے

پر پڑا لیکن اسے اتنی تکلیف بھی نہ ہوئی تھی جتنی کسی کو بھر پور چھیننے سے ہوتی ہے۔

وہ مسکرایا۔ اس کے دونوں ہاتھ اٹھے اور تالی بجانے کے انداز میں عورت کی کپڑی پر پڑے۔ وہ چھوٹی لیکن اس سے پہلے کہ پتھر فرش پر گرے، ٹائیگر نے اسے ختم لیا۔ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

”سب کو ایک آنکھ سے دیکھا کرو، شہزادہ اوشان کی نصیحتیں قدم قدم پر اس کے ساتھ تھیں۔

اور ٹائیگر نے فوراً ایک آنکھ بند کر لی۔

”لیکن اس میں تو وحشی گلا بڑھے، اٹل فادر اس نے عورت کو زمین پر لٹاتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا؟ اوشان سمجھا کہ شاید وہ عورت کے باسے میں کچھ کر رہا ہے۔

”آپ مجھے تین چوتھائی نظر آ رہے ہیں۔“

پتھر ایک زوردار دھماکا ہوا جس کی وجہ سے اوشان کا دیا ہوا جواب اسی میں دب گیا تھا۔

ٹائیگر نے موقع فطرت چاہا اور ایک لمبی سے فیوز جلا کر چلنے والی اسٹروپ لائٹ کے قریب ڈال دیا۔ سرخ سرخ روشنی پوری چھت پر پھیل گئی تھی۔

اب گیا دھوئی فلور کے ہال میں فائرنگ ہونے لگی تھی۔ شاید مزید مسلح افراد طلب کر لیے گئے تھے اور وہ دیکھتے بغیر کہ ان کا نشانہ بعض خالی دیواروں پر رہی ہیں یا کوئی ذی روح، فائرنگ کیے چلے جا رہے تھے۔

ٹائیگر نے چھت پر کھلنے والا دروازہ بند کر دیا۔ اس کا لاک پھلے ہی اوشان کی نذر ہو چکا تھا۔ اس لیے وہ مقلد نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے چھت پر کچھ ہونے سمینٹ کے دو بڑے بڑے ہلاک اٹھائے اور انہیں دروازے کے سامنے ڈال دیا۔ اب وہ لوگ دروازہ توڑ رہی چھت پر آسکتے تھے۔

اس وقت انہیں اپنے سر پہیلی کا پڑی تیز آواز سنائی دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے کا پڑ چھت پر لینڈ کر گیا۔

فائرنگ کی آوازیں مزید قریب آگئی تھیں۔ کئی گولیوں نے دروازے میں سوراخ کر دیے تھے۔

ٹائیگر نے اوشان کو کاپڑ میں سوار ہونے کا اشارہ کیا اور خود دروازے کی طرف فرار کر کے بھاگا۔

اب آئے والے دروازے پر غر میں لگا رہے تھے۔ اب

تب میں دروازہ ٹوٹنے والا تھا۔ ٹائیگر کو اپنی اور اوشان کی اس قدر فکر نہیں تھی لیکن وہ چاہتا تھا کہ کم از کم راسلٹ کے واسطے کا پڑ کو کوئی نقصان نہ پہنچے تاکہ وہ اس نذیر معاش سے محروم نہ ہو جائے۔

وہ خود بھی تیزی سے کا پڑ کی طرف بڑھا۔

گولیوں کے ایک برسٹ نے اس کا نقاب کیا۔ مسلح افراد اب چھت پر آچکے تھے۔ وہ تعداد میں آٹھ نوٹھے گولیوں کا برسٹ ٹائیگر کے پیلو سے گزرا ہوا فضا میں پھیل گیا۔

فوراً ہی دوسرا برسٹ فادر ہوا۔ ٹائیگر اس وقت تک لینڈنگ اسکڈ پر پاؤں رکھ چکا تھا۔ کچھ گولیاں اس کے سر کی سمت آئیں لیکن اس نے جھکا لی دسے کر خود کو ان سے محفوظ رکھا تھا۔

گولیاں اس کے سر کے اوپر سے گزر کر کا پڑ کے اندر داخل ہوئیں لیکن کوئی بھی نہا بھرے کے سبب اس نے اندازہ نہ لگایا کہ راسلٹ اور اوشان بھی محفوظ ہیں۔

اس نے دوسرا پاؤں اٹھایا اور اگلے ہی لمحے وہ کا پڑ کے اندر تھا۔

ٹھیک اسی وقت تیسرا برسٹ فادر ہوا لیکن کا پڑ زمین چھو چکا تھا۔ گولیاں اسکڈ کے نیچے سے نکلتی چلی گئی تھیں۔

”گڈ بڈی“ ٹائیگر نے دروازہ بند نہ ہونے راسلٹ کو مخاطب کیا جو کا پڑ کو اوپر اٹھانے چلا جا رہا تھا۔ ”یالافرم کیا اب لوٹے ہیں۔“

راسلٹ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ٹائیگر جھاک کر راسلٹ تک پہنچا۔ وہ اپنی نشست پر بیٹھا بیٹھا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ تھوڑی بہ اور بائیں اپنے سینے پر تھا۔

”تم زخمی ہو؟“ ٹائیگر کا بوجھ سوالیہ تھا۔

راسلٹ نے بدقت تمام اثبات میں سر ہلایا۔ ٹائیگر نے اسے اسے پیچھے ہٹایا اور خود پلٹ سیٹ پر گیا۔ کا پڑ اب تک ہزار فٹ بلند ہو چکا تھا۔ اس نے کنٹرول سمجھا کر اس کی بلندی کر کی اور راسلٹ سے مخاطب ہوا۔

”ہر حفاظت لینڈ کر جائیں گے دوست، تم راستہ بتاؤ کہ کدھر جانا ہے؟“

اس بار راسلٹ سر بھی نہیں ہلایا۔ ٹائیگر نے فوراً مینوئل کو آٹو میٹک پر کیا اور یہ دیکھنے کے لیے راسلٹ پر جھک گیا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا؟

نواب حیدر علی

الماس ایم اے قیمت 200/-

نکر ذکر وہ زندہ ہے۔ اسے اوشان کی آواز سنائی دی۔ ہاں جلد ہی اس کا علاج کر گیا تو سہرا اس کی دھڑکن کی خفیت سے آواز بھی ختم ہو جانے لگی۔

ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ کا پٹرنگٹول پینل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

وہ پلٹ کر منظر تھا لیکن اسے بین الاقوامی ایئر لائنوں تک روکنا کا اندازہ نہیں تھا۔ اس وقت صورت حال اس لحاظ سے بھی خطرناک نہیں تھی کیوں کہ وہ کسی روٹ پر نہیں بلکہ ایک شہر پر پرواز کر رہا تھا جہاں ایئر پورٹ کی تلاش کوئی زیادہ مشکل کام نہ تھا۔

وہ کا پٹرنگٹول سے کی صورت شہر پر گھما رہا تھا۔ اس کی نگاہیں شہر کی روشنیوں پر جمی تھیں۔ رات دس بجے کی مخصوص روشنیوں سے یہ نظر آتا تھا کہ اوشان ٹائیگر کو انہی روشنیوں کی تلاش میں تھا کہ کا پٹرنگٹول سے۔

بالآخر اسے اپنی دائیں جانب فرافاصلے پر رات دس لائٹس نظر آئی گئیں۔ اس نے کا پٹرنگٹول اسی طرف موڑ دیا۔

اس کا ذہن عمارت کی طرف چلا گیا۔ اوشان نے جس ہینڈ گریڈ بردار کو کمرے میں بھیجا تھا اس نے وہاں خاموشی سے جا ہی بیٹھ لی تھی۔ گریڈ پینٹ سے جو آگ لگی تھی وہ یقیناً اس تک پھیل چکی ہوگی۔ فائر بریگیڈ اور پولیس کا عملہ وہاں پہنچ چکا ہوگا اور پھر پین کے ہیڈ کوارٹر کا رابطہ اسٹیشن اہام ہو گیا ہوگا۔ وہاں پولیس کو بہت سے ایسے شواہد ملے ہوں گے جن سے پھر پین کی اصلیت کھل کر سامنے آسکتی تھی۔

پولیس کو اس پہلی کا پٹرنگٹول میں بھی ہو گیا ہوگا جس نے ہوم سینٹر ایئر لائن بڑنگ کی عمارت پر دوبارہ لینڈنگ کی تھی وہ علاقے میں موجود اسکوڈ کاروں کی مدد سے کا پٹرنگٹول تعاقب کی کوشش میں کریں گے۔

ٹائیگر کا اصل مسئلہ پولیس نہیں تھی۔ اسے تو وہ کسی بھی وقت فوج دے سکتا تھا بلکہ اس کے پیش نظر اسٹیشن تھا جو اس وقت بے ہوش تھا۔ اس نے ٹائیگر کا ساتھ دیا تھا اس لیے وہ جانتا تھا کہ اسٹیشن کو جلد از جلد کسی ایسی جگہ پہنچا دے جہاں سے اسے ملتی امداد کے لیے لے جایا جائے۔

کا پٹرنگٹول ایئر پورٹ پر پہنچ چکا تھا۔ وہ اسٹیشن ٹائیگر مرد کا کیلی پیڈ بھی دیکھ چکا تھا لیکن اس وقت وہ کا پٹرنگٹول

رشتہ تو اب تک میں نے صرف کرسٹی سے ہی اتوار کیا ہے۔ ٹائیگر نے معنی خیز انداز میں کہا۔

اور اس رشتے پر تمہیں ذرا سی ہی شرم نہیں آئی؟ اوشان نے طنز کیا۔ ممکن ہے کہ اس کے بچے کھنے والا اسی کا کوئی غیر متوجہ بچہ ہو۔

یہ کنڈیہ اسے مثل قادر، سناخو نہیں، اگر زوں نے اپنی ڈکستری میں سوائے غیرت کے ہر لحاظ کو شامل کیا ہے اس لیے اس کا امکان نہیں کہ وہ کرسٹی کا بھائی ہو، ہاں وہی کا بھائی ہو تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

ٹائیگر جواب دے کر فوراً آگے بڑھ گیا کیوں کہ اسے علم تھا کہ اوشان اس کے بچے کا جواب ضرور دے گا جو بحث بھی ہو سکتا ہے۔

دونوں اس شخص کے عین عقب میں جا کھڑے ہوئے تھے جو کشت کے بل کار کے نیچے لیٹا تھیلے میں سے کسی قسم کے اوزار نکال رہا تھا۔

ٹائیگر نے نیچے جھک کر اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور اسے باہر گھسیٹ لیا۔

اوہ... سنڈوی، مجھے دھونڈ رہے تھے، ٹائیگر نے خاکستری بالوں والے کو مخاطب کیا جو پورٹ آؤتھر چھپنے کے پہلے روز اسے ایئر پورٹ پر ملا تھا۔

”کون بے وقوف...“ خاکستری بالوں والے نے غصے سے کہا لیکن جو بھی اس کی نظر ٹائیگر پر پڑی وہ پریگ کی طرح پھل کر کھڑا ہو گیا۔ اوہ... تم... بی... باس کم سے ملنا چاہتا ہے اس لیے میں تمہاری دایک کا انتظار کر رہا تھا۔

کار کے نیچے لیٹ کر،

”وہ تمہیں ملازمت کی پیش کش کرنا چاہتا ہے، سنڈوی نے اس کے طنز پر توجہ نہیں دی۔ اس نے کچھ اور کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن پھر رک گیا۔ اسے اچانک یاد آ گیا کہ ٹائیگر نے ذرا دیر پہلے اسے اس کا نام لے کر مخاطب کیا تھا۔

”تم... تم نے مجھے پہچان کیسے لیا۔“

”تم اگر مجھے نہیں پہچان سکتے تو کیا میں تمہیں کھانے والے کو پہچان سکتا ہوں گا۔“ ٹائیگر مسکرایا۔ مجھے ہنگ بکسی کیسینو کے کھٹ یا تھوڑا لالچہ یاد ہے۔

”مگر اب یہاں کیا کرتے آئے ہو؟“

اس بار ہمیں صرف تھوڑے ہی ماروں گا کیوں کہ اب میرے واجب الادا قرضے کی رقم اور مالیت بڑھ گئی ہے۔ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن تھام لی۔ اس شہر میں سب سے پہلا علم تم نے مجھ پر کیا تھا لیکن میں بچ نکلا۔ اس لیے میری باری ہے اور مرنے سے پہلے میں تمہیں یہ بتا دوں گا کہ میں جلد کرنا ہوں وہ بچ نہیں سکتا۔

سنڈوی نے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹائیگر نے دوسرا ہاتھ بھی اس کے حلق پر جمادیا اور اس سے پہلے کہ وہ جان اپنی مدافعت میں ہاتھ جلا تا ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے اسے زمین سے اٹھایا اور یوں کھاکر زمین پر دے مارا جیسے دھوکے پکڑے دھونے کے لیے کپڑے کو گھاٹ پر پھینتے ہیں۔

سنڈوی کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور پھر سناٹا چلا گیا۔ زمین پر گرنے سے اس کا پھیلا دھڑکنوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے اس کی گردن ایک طرف مچنی اور کار کی طرف بڑھا۔

تم قتل کے طریقے میں مجھ سے جا رہے ہو۔ اوشان نے لیجر سامنے کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھے ہوئے تبصرہ کیا۔ میں غلط نہیں کہتا کہ تمہاری صلاحیتوں کو رنگ لگتا جا رہا ہے۔

آپ تو کہتے ہیں کہ سناخو میں سوائے سونے کے کچھ اور پایا ہی نہیں جاتا پھر رنگ کہاں سے آگیا، ٹائیگر نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھائی۔

کیلوں کے ڈھیر میں کوئی ایک آدھ کیلا گلا سٹرا بھی نکل ہی سکتا ہے۔ اوشان کا انداز فلسفیانہ تھا۔ ممکن ہے امریکیوں نے سونے کی ڈلیوں کے ڈھیر میں کوئی ڈلی لوہے کی بھی ڈال دی ہو؟

”تو لاٹ سناخو تک بھی جا پہنچی؟“ ٹائیگر نے جواب دیا اور کار کی ڈیوڑھ آگے کر دیا۔ فوراً ہی فخری ٹو سٹی کار میں لوگوں نے گئی۔ اوشان کے چہرے پر لکھنوی کے تارتات پھیل گئے۔

”موجودہ نسل کی تباہی کی بنیادی وجہ یہی ٹو سٹی ہے جس میں وہ بڑنگوں کی باتوں سے دامن چھڑا کر پناہ حاصل کرتے ہیں۔“

”دوست کہا آپ نے؟“ ٹائیگر نے اوشان سے اتفاق کیا۔ لیکن جس نسل کے بزرگ ہر وقت ٹی وی میں کھتے

روبی کا کوئی نم تھا جو وہ مختلف معرکوں میں استعمال کر چکی تھی۔
لوگوں کے ناموں کے ساتھ کسی قسم کی کوئی تفصیل
درج نہیں تھی بس ٹائیکر نے خود ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ
لڑکیاں احمق ہونے والوں میں شامل ہوں گی۔ یہ پہلا کیلو
تھا جو اب تک اسے ملا تھا۔

اس نے کاپی بند کے میز پر رکھی اور کرسی کو دیکھا اس
کی سانسوں کا زبردست تناؤ تھا کہ وہ یہ خبر سوری ہے ٹائیکر
اٹھ کر فون تک گیا اور آپریٹر سے ڈائریکٹ لائن مانگی اگلے
ہی لمحے وہ نمبر داخل کر رہا تھا۔

اُس نے تین مختلف نمبر ملائے بالآخر وہ صحیح ہسپتال
تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"لیس، میٹر اسٹن کو آج رات داخل کیا گیا ہے؟
ہسپتال آپریٹر کی آواز اسے سنائی دی۔ "ابھی کچھ ہی دیر
پہلے اُسے زخمی حالت میں یہاں لایا گیا تھا۔ میں اُس کے
فلور کی نرس سے ملاتی ہوں۔"

"لیس، اس فلور سکس، تھوڑی دیر بعد ایک
نئی آواز آئی۔ "نرس لارا اسپیکنگ۔"

"میں الی ٹراس سے پُراستن کا بجائی بات کر رہا
ہوں۔ ٹائیکر اسے ہنگامی سے بولا۔ "ہم پریشان ہیں کہ راسٹن
کا کیا حال ہے۔ میری بجائی نے فون کر کے بتایا تو بے لیکن
اُس بے چاری کو خود زیادہ تفصیلات کا علم نہیں، وہ کیسا ہے؟
"ہم آپ کو کچھ نہیں بتا سکتے سراسر۔"

"ایسا کیوں، آخر کو میں اُس کا بجائی ہوں، اگر اُس
کی حالت زیادہ خراب ہے تو ہم ہوائی جہاز کے ذریعے
وہاں پہنچنے کی کوشش کریں۔"

"میرا خیال ہے کہ اتنا کچھ تو میں آپ کو بتا ہی سکتی
ہوں۔ نرس نے جواب دیا۔ "تو لی اُس کے سینے میں ہلکی
جانب لگی ہے اور اہم ویدوں کو نقصان پہنچاتی ہوئی
شانے تک پہنچی ہے۔ اُس کا خون غامی مقدار میں خارج
ہوا ہے لیکن اب اُس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔
اُسے تین چار دن میں دس چار رچ کر دیا جائے گا لیکن کم از
کم تین ہفتے وہ لیٹر پر گزارے گا۔"

"تھیک بک پر، لیڈی۔ ٹائیکر نے ریسور کو جو کم
شک کے کا اظہار کیا۔ "میں ایک آدھ روز میں فون کر کے
اُس کی حیرت معلوم کروں گا۔"

"مجھے ابھی بہت سے کام کرنے ہیں۔ ٹائیکر اُسے لیٹر پر
ڈر فٹھوٹے پر آ بیٹھا۔

کرستی بندے وقت پاش نگاہوں سے اُسے دیکھتی
ہی چہرہ اس نے کرٹ کے کراٹھیں موند لیں۔ ٹائیکر نے
مطمن انداز میں سر ہلا دیا اور اپنی کمرے بندھی ہوئی تینوں
کاپیاں کھول لیں۔

پہلی کاپی پر رول ریکارڈ تھا جس میں درکروں کے
نام اور ان کی ہفتہ وار تنخواہوں کے اندراجات تھے۔
قوات سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ مجرمانہ نوعیت کا کوئی کام تھا۔
اگلی کاپی میں میکسیکو سے غام ہیرن کی درکار سے لے
جو ساتھ لایا ہوں۔ ٹائیکر نے جواز پیش کیا۔ میری خود
بے کہ آپسے آ رہی ہوں۔

"آخری لیجر کسی آپریشن کرائو کے بارے میں تھا۔
"تم نے میرا خیال کب سے رکھنا شروع کر دیا۔
"نرس نے پوچھا۔ "لڑکی کے کمرے میں جانے کا جواز بہت کم ہوتا ہے
میں واقعی ان تین کاپیوں کا مطالعہ...
"تین نہیں چار۔ اوشان نے اُس کا جملہ کاٹا۔
"کاپی وہاں ہی تو موجود ہے جسے تم پڑھنا چاہتے ہو؟
ٹائیکر نے شرمندہ سی مسکراہٹ سے اوشان کو دیکھا
اور چابی اُسے تھا کر آگے بڑھ گیا۔

پہلے صفحے پر ایک وضاحت بھی درج تھی کہ آپریشن
کرائو کا آغاز یکم جولائی کو ہوا اور تین سال کی مدت میں
مکمل ہو گا۔ اس میں نوکیشن بھی دی گئی تھی، ہوب آئی لینڈ
پورٹ آرٹھر سے بائیس سو کلومیٹر دور خلیج ہڈن میں ساحل
سائرس سائٹ میں پرے واقع تھا۔ ہوب آئی لینڈ کے
مکمل سامنے ساحل پر لارڈن نامی شہر آباد تھا۔

خبر داری کی فہرست میں فوٹو میٹ کے ڈبل سے
لے کر پڑوں تک کے ایئر شاپل تھے۔ ہر صفحے پر خراج ہونے
والی رقم کا مین ان بھی تھا جس کے مطابق ان تمام اشیاء پر
اُسے ڈالر سے زائد رقم خرچ ہوئی تھی۔

ایک صفحے پر اُسے بعض لوگوں کے نام بھی نظر آئے
تھے۔ باقی نام تو اُس کے لیے نئے تھے لیکن دو نام ایسے تھے
ان پر اُس کی نگاہیں مرکوز ہو کر رہ گئی تھیں۔ ان میں سے
ایک مایا لیبل کا نام تھا اور دوسرا ڈاننا میکسول کا۔ دونوں
کے کہ وہ جانتا تھا۔ مایا کا نام ریج کریسٹ کی رینجینوں کے
حملے سے آئے یاد تھا۔ اور وہ اُس کے بارے میں بھی جانتا
تھا کہ وہ وزارت انصاف کی مہار سے میک ڈاننا میکسول

نیوز پلر نے دوسری خبریں پڑھنی شروع کر دی تھیں
ٹائیکر نے ریڈیو بند کر دیا۔

"ماشاء اللہ، ہمارا بیٹا کتنا ہونہار ہو گیا ہے،
نئے ٹائیکر کے شانے پر جھکی دی لیکن ٹائیکر کچھ اور سوچا
تھا۔ وہ ان تین کاپیوں کا مطالعہ کرنا چاہ رہا تھا جو وہ
سے لے کر آیا تھا۔

جوتل میں پہنچ کر دونوں کمرہ نمبر ۹۰ کی طرف بڑھے
ٹائیکر نے دروازہ کھولا لیکن اندر داخل نہیں ہوا۔
"تم یقیناً ۹۰۲ میں جانا چاہ رہے ہو؟" اوشان
دریافت کیا۔

"میں دراصل ان تین کاپیوں کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں
جو ساتھ لایا ہوں۔ ٹائیکر نے جواز پیش کیا۔ میری خود
بے کہ آپسے آ رہی ہوں۔

"تم نے میرا خیال کب سے رکھنا شروع کر دیا۔
"نرس نے پوچھا۔ "لڑکی کے کمرے میں جانے کا جواز بہت کم ہوتا ہے
میں واقعی ان تین کاپیوں کا مطالعہ...
"تین نہیں چار۔ اوشان نے اُس کا جملہ کاٹا۔
"کاپی وہاں ہی تو موجود ہے جسے تم پڑھنا چاہتے ہو؟
ٹائیکر نے شرمندہ سی مسکراہٹ سے اوشان کو دیکھا
اور چابی اُسے تھا کر آگے بڑھ گیا۔

کرستی اُس کے انتظار میں جاگ رہی تھی۔ ٹائیکر
دستک کے جواب میں اُس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔
"ارے تم تو فرما رہا ہو بیویوں کی طرح میری منتظر
تھیں۔ ٹائیکر نے فخر سے جھٹ کیا تو کرستی شرمناک اُس
ہاتھوں میں سمٹ گئی۔

ٹائیکر نے سوچے بغیر ذرہ سا کہ اگلی صبح جب وہ
بیشک کے لیے کرستی سے بچر جائے گا تو وہ کیا کرے گی،
یہ ٹائیکر کا درد و سر نہیں تھا۔ وہ ہر کسی کو گاہ کر دیتا تھا
ہو ا کا ایک ایسا جھوٹا ہے جو گزر جائے تو واپس نہیں
اور اگر کبھی آ ہی جائے تو اسے قدر کی ہیر بانی کے سوا
نام نہیں دیا جاسکتا۔

ٹائیکر اُسے بچوں کی طرح اٹھا کر اندر لے آیا۔
تم سو جاؤ، رات بہت گزر چکی ہے۔
"اور تم، جان، کرستی نے لجا کر پوچھا۔

رہیں گے وہ موسیقی نہیں سننے کی تو اور کیا کہے گی؟
"جیمز۔ اوشان خود پر براہ راست تنقید سے کھیا
گیا ٹائیکر بھی مسکراتے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

کوئی دو چار منٹ تک ریڈیو سے موسیقی کی آواز
اُبھرتی رہی۔ پھر ایک ناؤ لسنے مقامی خبروں کا اعلان کیا
چند ہی ثانیوں بعد ایک لڑکی خبریں پڑھ رہی تھی۔

"رات کے دوسرے پہر پورٹ آرٹھر ہوم سیونگز اینڈ
لون ہڈنگ کی دسویں منزل پر آگ، دھماکوں اور فائرنگ
کے واقعات ہوئے لیکن پولیس اب تک جیل کے مغربی
کنارے پر واقع اس عمارت میں ہونے والے ان واقعات کی

وجہ معلوم نہیں کر سکی۔ نیوز ریڈر نے بتایا۔ "فائر مینوں کے
مطابق ٹری حد تک آگ پر قابو پایا گیا ہے لیکن بالائی
تہوں منزل میں آگ سے بڑی طرح متاثر ہوئی ہیں۔ پولیس اور
فائر مینوں کو تینوں منزلوں تک پہنچنے میں خاصی مشکلات

کا سامنا کرنا پڑا کیوں کہ وہاں تک جانے کا براہ راست
کوئی ذریعہ نہ تھا۔ فائر مینوں کو آگ تک پہنچنے کے لیے
لیڑھیوں کے متعلق دروازے توڑنے پڑے متوقع پر موجود
اشاف کے ارکان نے بتایا ہے کہ فائر بریگ کے پہنچنے سے
قبل ہی آگ کو پھیلنے سے روک دیا گیا تھا جبکہ ایک فائر
آفیسر نے کہا ہے کہ بعض مقامی کو بچانے کی کوشش ہے۔
لیکن فائر ڈپارٹمنٹ اپنے طور پر تحقیقات کرے گا کہ آگ
لگنے کی وجہ کتنی، پولیس رپورٹ کے مطابق موقع پر بہت
سی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔ ایک رپورٹ کا کہنا ہے کہ

اُس نے کم و بیش چھتیس لاشیں دیکھی ہیں لیکن عجیب بات
یہ ہے کہ ان میں سے کسی کے جسم پر گولی کا کوئی زخم نہیں
بلکہ یوں لگتا ہے کہ انہیں خالی ہاتھوں سے تشدد کے ذریعے
موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے۔ پولیس نے اس رپورٹ
کی تصدیق یا تردید نہیں کی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے
پولیس حقائق پر مشدد رکھنا چاہتی ہو۔ بعض عینی شاہدوں
کے مطابق جب گیارہویں اور دسویں منزل پر آگ بجھتی
ایک پہلی کاپر کو جس کی روشنیاں نہیں مل رہی تھیں

عمارت کی طرف بڑھتے دیکھا گیا۔ عینی شاہد لڑکی کے مطابق
اُس کے خیال میں کاٹھرنے ہوم سیونگز اینڈ لون ہڈنگ کی
عمارت پر لینڈ کیا تھا لیکن وہ اس بارے میں یقین سے کچھ
نہیں کہہ سکتی۔

تو ماضی آن سنا جو کوچیوں اور بیویوں سے تشبیہ دے رہے ہو، میں اس پر تیزی....

میں نے تو صرف یہی کہا تھا آپ خود چوہوں سے رشتے داری برتنے بیٹھے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ ٹانگہ نے کندھے اچکائے۔ اور پھر وہ تو ایک مثال تھی جس کا مقصد یہ کہ آدمی بہت سے گناہ کر کے تو بہ کی طرف رجوع کرے۔

میں تمہیں اکثر و بیشتر سنا جو کی تاریخ کے بارے میں بتاتا رہتا ہوں: اوشان نے کتنا شروع کیا۔ وہ فوری طور پر بیویوں اور چوہوں کا تذکرہ بقول کیا تھا۔ یہ تاریخ الے واقعات سے بھری پڑی ہے بن میں گناہوں اور ثواب کے ساتھ ساتھ تو بہ کا ذکر بھی مل ہے۔ اب یہی ہے جو ماضی.....

”اس کا نام ہوگا“ بولنے والے کو سوڈے سے لگائے جائیں گے۔ ٹانگہ نے جھکا اچکا۔

”خاموش، بے ادب، یہ کیا نام ہوگا؟“

”کوریائی زبان میں می پوئی چنگ کی تو کا مطلب یہی نکلے گا کہ بولنے والے کو سوڈے سے لگائے جائیں گے۔ ٹانگہ نے ہنس کر کہا لیکن اوشان کرکراہوئے والوں میں سے نہیں تھا۔ اُس نے چند ثانیہ توقف کے بعد داستان دوبارہ شروع کر دی۔ ٹانگہ کو یوں بھی رات ایک بجے تک وقت گزارنا تھا۔ اُس نے یہی سوچا کہ پونہی سہی وقت تو گزر رہی جائے گا خواہ جانیوں لیتے ہوئے ہی کیوں نہ گزرے۔

جب ٹانگہ نے ساحل پر کار روکی اُس وقت ایک بڑا کر بندرہ منٹ ہو چکے تھے۔ اُس نے کار لاک کی اور اوشان کے ساتھ گودی کی طرف بڑھا جہاں بھانٹ بھانٹ کی کشتیاں اور موٹر بوس کھڑی تھیں۔ اوشان تو ایک جانب کھڑا ہو گیا لیکن اُس نے پیشہ ور چوروں کی مانند جھجک جھجک کر کشتیاں اور موٹر بوس کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ بالآخر بندرہ منٹ بعد وہ اپنے مطلب کی کشتی ڈھونڈنے میں کامیاب ہو کر کشتی تلاش کر کے وہ اوشان کو بلانے لگا تو اُس کے بالکل قریب ایک شخص بے حس و حرکت زمین پر

کیا مطلب؟

”مطلب تو سیدھا سادا ہے، میں یہاں صرف آپ کو چور کرنا تھا لیکن واپس آیا تو آپ ایک سے دو چنگے ہیں مگر ٹھٹھلا فادر، مجھے حیرت ہے، بظاہر ایسے آثار تو نظر آتے تھے، پھر یک بریک....“

”جو مت؟“ اوشان نے بے ساسٹہ بنایا۔ یہ گودی کا چکر دار ہے جو ہمیں تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ اس نے ہمیں لابیوں کی سمت جاتے دیکھ لیا تھا۔ اس لیے میں نے اُسے خاموش کر دیا۔

”اچھا کیا آپ نے وضاحت کر دی؟“ ٹانگہ نے جیسے بوزھوں کے انداز میں سر ہلایا۔ ”ورنہ میں تو کچھا خاک خدا خواستہ جس کی تبدیلی کے اثرات آپ تک بھی پہنچ گئے۔ خیر اللہ کا شکر ہے کہ حالات کنٹرول سے باہر نہیں ہوئے.... میں اسے گھسیٹ کر ایک جانب ڈال دیتا ہوں، آپ تشریف لے چلیں۔ اُس نے فوری لائی کی طرف اشارہ کیا جسے اُس نے اپنے سفر کے لیے منتخب کیا تھا۔

وہ ایک چوہ جس میں فلیس اسپنڈ بوٹ تھی جس میں ایک پلاننگ بل اور ایک چھوٹا سا فلاننگ برج بھی تھا اس کا اندازہ تھا کہ اس کی رفتار کم و بیش اتریس ناٹ منور ہوگی۔ ٹانگہ نے بوٹ پر سوار ہو کر پہلے فیول چیک کیا۔ ٹینک نصف سے زیادہ بھرا ہوا تھا جو آتے جانے کے لیے کافی تھا۔

بوٹ اشارت کرنے میں اُسے بڑھنشل ایک منٹ لگا۔ دو منٹ تک اُس نے اُچن کو وارم اپ کیا اور اُس کے بعد اُسے تیل پمپ کے پانیوں کی طرف چلائے لگا۔ اُسے ہوب آئی لینڈ کی صحیح لوکیشن کا علم نہیں تھا۔ اس لیے پہلے وہ دو میل تک شمال کی جانب گیا اور پھر اُس نے تو س کے زاویے پر ایک ٹرن کیا اور جنوب کی سمت چل پڑا۔ اس طرح وہ تھوڑے عرصے تک سمندر میں بھرا رہا لیکن اگلے ایک اُسے کچھ بھی نظر نہ آیا تھا۔

جزیرہ ڈھونڈنے کا طریقہ اُس نے یہی نکالا تھا کہ پہلے وہ ایک سمت میں کشتی لے جاتا اور پھر اُسے موڑ کر مخالف سمت لے جاتا۔ اُس وقت بھی اُس نے یہی کیا۔

چوتھی اُس نے کشتی کو مشرق کی طرف موڑا اوشان ایک

دم چلا اٹھا۔

”روکو!“

”کیا ہوا بھل فادر؟“ اُس نے مڑ کر اوشان کو دیکھا۔ ”جزیرہ آگیا ہے۔“ اوشان نے اُسے سامنے کی طرف متوجہ کیا۔

ٹانگہ نے آنکھیں بھاڑ کر دیکھا۔ اندھیرے میں ایک سیاہ سی لکیر نظر آرہی تھی۔ اُس نے بوٹ کا انجن فوراً بند کر دیا اگر وہ بخود ہی کی تاخیر بھی کرتا تو بوٹ یہی جزیرے سے جا کھاتی۔

وہ تھا تو ساحل ہی لیکن ٹانگہ کو اُسے دیکھ کر بڑی مایوسی ہوئی تھی۔ اُسے توقع تھی کہ جزیرے پر روشنی ہو گی۔ عمارتیں، خاردار باڑیں اور مرجع لائٹس نصب ہوں گی لیکن وہاں تو ان میں سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ آسمان پر چاند روشن تھا لیکن پورا جزیرہ دھند میں لپٹا ہوا تھا اس لیے چاندنی بھی کوئی خاص مددگار ثابت نہ ہو رہی تھی۔ ساحل کے ارد گرد آنکھ پانی میں نرسل کے قد آدم پودے آگے ہوئے تھے جن کے باعث ساحل کی زمین نظر نہ آتی تھی۔

ٹانگہ نے اُچن دوبارہ اشارت کیا اور جزیرے کے گرد ایک پھر گھمایا۔ اُسے ایک ایسی جگہ نظر آگئی جہاں سے بوٹ کو ساحل کے زیادہ سے زیادہ قریب پہنچایا جاسکتا تھا۔ اُس نے بوٹ اس تنگ سے چینل میں کھڑی کر دی اور اوشان کو پانی میں کودنے کا اشارہ کیا۔

”چلیے، بھل فادر! کبھی سال میں ایک آدھ بار نہ بھی لیا کریں۔“

”تمہارے ساتھ رہوں گا تو یہی کرنا پڑے گا۔“ اوشان نے قبا اٹھائی اور گھٹنے گھٹنے پانی میں کود گیا۔ ٹانگہ اُس کے ساتھ ساتھ تھا۔ چند منٹ بعد دونوں خشکی پر نمودار ہوئے۔ جزیرے پر دھند کی تاریخی موٹی نہیں تھی چند گز کے فاصلے تک بڑی دیکھا جاسکتا تھا۔ ٹانگہ کو اب تک صرف پہاڑی چٹانیں ہی نظر آتی تھیں۔ وہ کچھ اور آگے بڑھے تو دھند کی چادر مزید ہلکی ہو گئی۔ اب جزیرے کا بادل واضح دکھائی دے رہا تھا۔

کیا بھوتوں کے سیرے میں لے آئے ہو؟ اوشان نے ایک چٹان کو جھلانگتے ہوئے کہا۔

ٹانگہ نے ریسو کر ڈیل پر رکھا اور کھڑکی کی جانب دیکھا شمع کے پانچ بج رہے تھے۔ کشتی بونے سیدھ سو رہی تھی اور اُسے یقین تھا کہ کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو وہ دوبارہ تک سو رہے گی اور اُس وقت تک ٹانگہ لارنس پہنچ چکا ہوگا۔

اُس نے کاغذ قلم لے کر کشتی کے نام الوداعی پیغام لکھا اور جیب سے تین ہزار ڈالر نکال کر میز پر رکھ دیے۔ اُس نے کڑی پرک آخری نگاہ ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے ایک بجے ٹانگہ اور اوشان کرائے کی کار میں لارنس کے ساحلی علاقے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دونوں دوپہر کو بیچ کرافٹ سے لارنس کے چھوٹے سے ایئر پورٹ پر آئے تھے۔ اوشان ٹانگہ کے اصرار پر اپنے صندوق رائل ہوٹل میں چھوڑنے کو تیار ہو گیا تھا لیکن اپنا ٹی وی اُس نے ساتھ لے لیا تھا۔

یہاں انہوں نے بیچ گھڑی موٹل میں کمرہ بک کر دیا اور اوشان تو فوراً ٹی وی کھول کر بیچہ گیا کہ یہ اُس کی تفریح کا وقت تھا لیکن ٹانگہ شہر گھومنے اور ساحلی علاقے کا جائزہ لینے باہر نکل گیا تھا۔ دو گھنٹے بعد جب وہ لوٹا تو بندرگاہ کا پورا نقشہ اُس کے ذہن میں تھا۔

”ہم ٹھیک ایک بجے موٹل سے ساحل کی جانب روانہ ہوں گے۔“ ٹانگہ نے اوشان کو آگاہ کیا۔ ”اور پھر وہاں سے لائیج کے ذریعے ہوب آئی لینڈ جائیں گے۔“ لائیج حاصل کر لی؟“ اوشان نے دریافت کیا۔

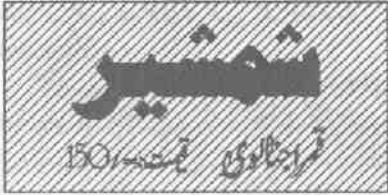
”وہ فوری طور پر حاصل کی جاسکتی ہے۔“

”کر لے پر؟“

”نہیں، چلائیں گے۔“ ٹانگہ نے جواب دیا اور اوشان نے چونک کر اسے دیکھا۔

”میں ایسے غلط کاموں میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اُس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

”نوسو چوبیس لاکھ کرنی جی کو چلی والی حکایت غالباً آپ کے بارے میں ہی ہے، بھل فادر! ٹانگہ نے جیل کر کہا۔



میں سے بھاری مشین گن کی بیل جھانک رہی تھی ساتھ ہی طاقتور لاڈ اسپیکر آن ہوئے کی کلک ابھری تھی۔

”تمہارے مشن کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں“ لارڈ اسپیکر نے ایک بھاری بھر کمردار آواز سنائی دی۔ ہم اندازہ لگا چکے ہیں کہ جزیرے پر لینڈ کرنے والی فوج کی تعداد کتنی ہے، تمہیں مکمل طور پر گھیرنے میں لیا جاسکے اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ ہتھیار چھکالیں اور انہیں شیل روشنی کے سامنے ڈال دیں جو ابھی ذرا دیر میں تمہارے سامنے روشن ہوگی ہم نے تمہاری فوج کے ہر فرد کی کوشش ایک ٹوک سنسنز اور ایئر ریڈو ریڈار اسکینرز کی مدد سے ڈھونڈ نکالی ہے اور ہر شخص کو کمپوز کی مدد سے چلنے والے خودکار ہتھیاروں نے اپنے نشانے پر لے رکھا ہے۔ اگر تمہیں سیکڑے اندر اندر تمہارے ہتھیار نہ ڈالے تو خودکار رائلوں اور بھاری مشین گنوں کی مدد سے علاقے پر گولیوں کی بارش کر دی جائے گی جس میں کوئی شخص زندہ نہ بچ سکے گا۔“

ٹائیگر اور اوشان کی نگاہیں سامنے والی بلڈ شٹل پر مرکوز تھیں جس پر ایک ہی نیلی روشنی نظر آنے لگی تھی۔

”ٹائیگر کو یقین تھا کہ فائرنگ کی دھکی محض مرحوب کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ظاہر ہے پورے جزیرے پر فائرنگ نامکن کی بات تھی کیوں کہ جزیرہ اونچی نیچی چٹانوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ خاموش رہے کہ تیس سیکڑے گزرا نہایت تھانگہ ہتھیار نہ ڈالے گا نہ وہ عمل دیکھے۔ ویلے آئے ہونے والے اس بات پر ہنسی ضرور آئی تھی کہ حملہ آور فوج کے ہر رکن کو نشانے پر لیا جا چکا ہے۔“

جو بھی تیس سیکڑے ختم ہونے فضا فائرنگ سے گونج گئی کی گویا ان چٹانوں میں بھی اگر کی تھیں جن کے عقب میں ٹائیگر اور اوشان موجود تھے۔ ٹائیگر نے دیکھا کہ چٹان میں ایک اور روزن نمودار ہو گیا تھا۔ فائرنگ ماری باری

کا ہانڈ لینے کے باوجود پہلے نظر نہیں آئی تھی۔ سرخ لائٹ بنیادہ ٹھوس رہی تھی اور ڈور ڈور تک اس کی روشنی جا رہی تھی۔ ٹائیگر نے اس قدر طاقتور سرخ لائٹ پہلے ہی نہیں دیکھی تھی۔ بلا سہالہ اس کی روشنی دس لاکھ فٹ پلوں کی روشنیوں کے برابر تھی۔

اس بار اوشان نے جھک کر ایک پتھر اٹھا یا اور سرخ لائٹ کی طرف دے مارا۔ اگلے ہی لمحے شیش ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ سرخ لائٹ کچی کچی ہو کر ادھر ادھر بکھر گئی اور جزیرہ ایک باجر اندھیرے میں ڈوب گیا۔

ابھی دونوں کی نگاہیں اندھیرے کی عادی ہوئی ہی تھیں کہ بالکل سامنے واقع ایک چٹان چٹی اور دو افراد مکمل جنگ لباس میں نمودار ہوئے۔ وہ ٹائیگر اور اوشان سے کوئی چالیس میٹر دور تھے۔ دونوں نے باہر نکلتے ہی خود کو زمین پر گرالیا لیکن ان کی رائلوں کی نالیوں ٹائیگر اور اوشان کو سامنے دکھائی دے رہی تھی۔

ابھی تک ان کی جانب سے کوئی رد عمل نہیں ہوا تھا۔ شاید وہ باہر سے آنے والوں کی جانب سے کسی عمل کے منتظر تھے۔ لیکن ٹائیگر اور اوشان خاموش ہی رہے۔ کوئی حرکت کرنے کے بجائے دونوں نے خود کو ایک چٹان کے پیچھے کر لیا۔

چٹان سے باہر نکلنے والے کچھ دیر انتظار کرتے رہے لیکن جب ادھر خاموشی رہی تو وہ آگے بڑھے۔ انہیں علم نہیں تھا کہ ٹائیگر اور اوشان اس جگہ چھپے ہیں۔ رائلوں انہوں نے ان کی رائلوں اور انگلیاں ٹائیگر کی رائلوں کی طرف اشارہ کر رہے تھیں لیکن اس کی نوبت ہی نہ آئی۔ چون ہی وہ رہ گئے ہونے ٹائیگر اور اوشان کے قریب سے گزرے دونوں بیک وقت آگے بڑھے اور اگلے ہی لمحے رائل بڑاؤ ان کے ہاتھوں میں پھنسنے کی مانند پھر پھڑپھڑا رہے تھے۔

ٹائیگر اور اوشان نے صرف ایک ایک جھپٹکا یا اور دونوں رائل برداروں کی گردنیں بغیر آواز نکالے جھول گئیں۔ ان کی گردنوں کی ڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ رائلوں ان کے ہاتھوں سے جھوٹ کر چٹانوں پر گر پڑی تھیں۔ انہوں نے رائل برداروں کے مژدہ جم ایک جانب دھکیلے اور آگے بڑھے۔ ٹائیگر نے ایک باجر پتھر پھینک کر ٹائیگر اور اوشان ابھی کھڑے تھے ہی اگلے ہوئے تھے کہ بائیں جانب سے ایک سرخ لائٹ روشن ہو گئی۔ وہ بھی ٹائیگر اور اوشان کے سامنے دوڑنے لگی۔

کتنے کموت کے گھاٹ آثار ہے۔ اس کے علاوہ ہنوز کسی کی موجودگی کے آثار نہیں تھے۔ کتنے کو یقیناً زمین بیاہ گاہے خفیہ اور خود کارانہ طریقے سے آزاد کیا تھا اسے تربیت ہی اس امر کی دی گئی ہوگی کہ ہر جہتی سے کو تباہ کر دو۔

اس کا مطلب تھا کہ جزیرے پر کسی قسم کے خفیہ سنسنز موجود تھے۔ ان کی یہاں آمد محسوس کر لی گئی تھی۔ لیکن سوال تھا کہ کس طرح؟ اس نے جھک کر درمیانے ساڑ کا ایک پتھر اٹھا یا اور اسے سامنے کی سمت اچھال دیا۔ کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اس نے کچھ اور پتھر اٹھائے اور یکے بعد دیگرے مختلف سمتوں میں اچھالتا چلا گیا۔

اوشان خاموشی سے اس کی کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کی نگاہیں بھی سامنے کی چٹانوں کو تھوڑا سا جھکا رہے تھے۔ ابھی تک کچھ بھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔

ذرا سے توقف کے بعد ٹائیگر نے دوبارہ کچھ پتھر اٹھائے اور انہیں دائیں سمت اچھال دیا۔ ایک سیکڑے سے بھی کم دھن سے سامنے کی بندوبالا چٹان میں دو مربع فٹ کا ایک پتھر اڑا ہوا اور اس کے عقب سے سیاہ رنگ کا ایک نکلا نکلا کر اس طرف لپکا جا کر پتھر گرے۔

تھوڑے ہی لمحے اس مقام کو مٹھ گیا۔ پھر اس نے گردن اٹھائی اور چاروں طرف کسی کی موجودگی کی تلاش کرنا شروع کر دی۔ وہ اس سمت چلا جا کر ٹائیگر اور اوشان موجود تھے۔ وہ چند قدم آگے بڑھا۔ ٹائیگر کی طرف تیار تھا لیکن جیت انہیں طور پر وہ نصف راستے سے ہی پٹا اور اس سورج میں غائب ہو گیا جس سے برآمد ہوا تھا۔ سنگی سلیب دوبارہ اپنی اصل حالت میں واپس آ گئی۔ یقیناً اسے کسی سینکڑم سے آپریٹ کیا جاتا تھا۔

ٹائیگر کو یہ تھی کہ اگر کتنے ہی اس کی بو محسوس کر لی تھی تو وہ اس پر حملہ آور کیوں نہیں ہوا، لیکن ہے اسے ایسی کتنے کو کسی ذریعے سے والی کی ہدایت کی گئی ہو اور کتنے نے اس ہدایت پر عمل کیا ہو، اگر ایسی بات تھی تو حالوں کو تربیت دینے والا شخص اپنے فن میں واقعی بالکل تھا۔ ٹائیگر اور اوشان ابھی کھڑے تھے ہی اگلے ہوئے تھے کہ بائیں جانب سے ایک سرخ لائٹ روشن ہو گئی۔ وہ بھی ٹائیگر اور اوشان کے سامنے دوڑنے لگی۔

”آپ کا اپنا گھر ہے شیل فادر۔“ ٹائیگر نے عادت کے مطابق غصہ سے جواب دیا۔ ”آپ کو تو میرا گھر کا ہونا چاہیے کہ میں آپ کو آپ کے گھر واپس لے آیا ہوں۔“ اوشان جواب میں خاموش رہا۔ اس وقت اس کا ذہن صورت حال کا تجزیہ کر رہا تھا۔ ٹائیگر بھی یہی سوچنے لگا کہ تیس لاکھ ڈالر اس جزیرے پر خرچ کیے گئے ہیں لیکن ابھی تک ایک ڈالر کے خرچ کا بھی ثبوت نہیں ملا تھا۔

جزیرے پر سیکورٹی ہونی چاہیے تھی مگر خفیہاتی سنسنز کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ اگر برقی باڑ ہوئی تو اوشان اور ٹائیگر کے حساس کان برقی رد کی آمد و رفت محسوس کر لیتے۔ یہ بھی ممکن تھا کہ ابھی آوازوں کو گرفت میں لینے والے آلات یہاں نصب کیے گئے ہوں لیکن ابھی تک ان کے بھی آثار نہیں ملے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور اوشان رنگ کر آہٹ لینے کی کوشش کرتے لیکن فضا میں ان کی اپنی سانسوں کے علاوہ کوئی آواز نہ تھی۔

ایک چٹان کی آڑ سے جو بھی وہ سامنے آئے دائیں جانب سے ایک جسم بے آواز اوشان پر کودا۔ ٹائیگر نے لمبے بالوں اور اندھیرے میں چمکتے ہوئے سفید سفید آفتوں سے اندازہ لگا لیا کہ وہ کوئی خود کار تھا جس نے براہ راست اوشان کے زرخ سے پر حملہ کیا تھا، لیکن کتنا جتنی تیزی سے اوشان کی طرف گیا آئی ہی تیزی سے واپس چٹان کے ساتھ جا چکا۔

اوشان ذہنی اور جسمانی طور پر کسی بھی واقعے کی لیے پوری طرح تیار تھا۔ جو بھی کتنے ہی اس پر چھلانگ لگائی اس کا دایاں ہاتھ حرکت میں آیا۔ کھڑی ہتھیلی کی ضرب اس کی گردن پر چڑی اور کتا بے آواز چٹان سے جا چکا۔ اس کی گردن جسم سے الگ ہو کر دوڑ جا کر گئی تھی۔ ٹائیگر نے قریب جا کر کتنے کا سامنا کیا وہ زمین ٹھوڑا تھا۔ اوشان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس وقت اس کے محسوسے ادھر ادھر بکھرے ہوتے۔

ٹائیگر نے دوبارہ ارد گرد کا جائزہ لیا۔ اوشان ذرا فاصلے پہلے کی مانند ایسا وہ تھا۔ اس کے کسی انداز سے یہ ظاہر نہیں ہوا تھا کہ ابھی ابھی اس نے ایک خفیہ

دونوں سو رانوں سے ہوئی اور تقریباً تیس سیکنڈ جاری کے بعد بند ہو گئی۔

ٹائیگر نے چٹان کے عقب سے نکل کر دوبارہ ملنے کا ہاتھ لیا۔ ایک چٹان میں سے کوئی آٹھ فٹ اونچی سلیب ایک جانب تھی اور دس مسلح افراد جھگڑے ہوئے باہر نکلے۔ ابھی وہ چند قدم آگے ہی بڑھے تھے کہ ٹائیگر نے عقب سے ایک سایہ اُن میں سے ایک شخص کی طرف بڑھتے دیکھا۔ قباے ٹائیگر نے پہچان لیا کہ وہ اوشان تھا۔

اوشان نے عقب سے اُس شخص کو پکڑا اور اٹھا کر اُس کے باقی ساتھیوں پر دس بارہ۔ اتفاق سے وہ اُس شخص پر جا کر جو زمین اُس وقت ہینڈ گرنیڈ کی حفاظت میں نکال رہا تھا۔ وہ ہینڈ گرنیڈ سمیت دھواں پر ٹوٹ چکا گیا۔ ٹھیک اُس لمحے کان بھاڑ دینے والا ایک دھماکا ہوا اور فضا چٹانوں سے جھگڑی۔ گرنیڈ پھوٹ کر تین افراد کے چند ٹکڑے اُڑ گئے جن میں گرنیڈ کی بن نکالنے والا اور اُس پر گر گئے والا بھی شامل تھے۔ دو افراد شدید زخمی ہو کر چٹان پر لڑ چکے تھے۔ جبکہ باقی پانچوں نے چٹان کے عقب میں پناہ لی۔ وہ بالکل خاموش تھے، سٹیر مزید ہدایت کا انتظار کر رہے تھے۔

ٹائیگر بڑے بڑے پتھروں کی آڈلیتا انداز سے مسلح افراد کے عقب میں جا پہنچا۔ اُس نے چند ثانیے ارد گرد کا جائزہ لیا اور پھر اُس کی حفاظت آنکھوں نے دو رافٹل برداروں کو ہیٹ کے بل لے لے دیکھ لیا۔ انہوں نے اپنی رافٹلیں اُس جانب تان رکھی تھیں جہاں کچھ دیر پہلے ٹائیگر موجود تھا۔

ٹائیگر کے ہونٹوں پر سفاکانہ مسکراہٹ شرم گئی۔ اُس نے دھمکی انداز میں سر ہلایا اور آگے بڑھا۔ لہجہ اُن دھول کے عقب میں نسبتاً بلند چٹان پر موجود تھا۔ اس نے پانچ میٹر نیچے لیٹے رافٹل برداروں پر ایک نگاہ ڈالی اور نیچے ہلکے لگا دی۔

اُس کے دونوں پیریک وقت دونوں رافٹل برداروں کی گردن پر پڑے۔ اُن کی گردنیں چٹان کے ساتھ ہی پیچھا کی آوازیں ابھریں۔ اُن کی رپڑھ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ اُن کا خون اور گوشت کے ٹکڑے اُدھر اُدھر چٹانوں پر بکھر گئے۔ ٹائیگر کے جوتے اور

پتلون کے پانچے بھی خون میں نہر گئے لیکن اس وقت اسے ان چیزوں کی پروا نہیں تھی۔

ابھی وہ اگ بٹ کر باقی تین افراد کی تلاش میں نکلا تھا دو ڈاڑھی ریشاڑا اُسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ یقینی طور پر باقی تینوں مسلح افراد اپنی زیر زمین کمپن گاہ میں واپس جا رہے تھے۔ ممکن ہے انہیں واپس کی ہدایات دی گئی ہوں۔

اُسی وقت ایک غرگھواہٹ کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر نے دائیں جانب دیکھا۔ ایک اور پتھر کی سلیب اپنی جگہ سے کھسک گئی تھی۔ ساتھ ہی ارد گرد کی چٹانوں پر کئی سرخ لاشیں جل اٹھیں۔ ٹائیگر فوراً ایک چٹان کی آویں ہو گیا لیکن وہ پچاس سیل برقی اُس شیش گن کی جھلک دیکھ چکا تھا۔ جو نمودار ہونے والے نئے نمودار سے باہر جھانک رہی تھی۔

دوسرے سیکنڈ بعد ہی پورا علاقہ مشین گن فائر سے گونج اٹھا۔ گرنیڈ شاہد پھل ہو گیا تھا یا شاید فائرنگ میں پراگندگی رکھ کر اٹھا تب چل گیا تھا۔ فائرنگ مسلسل کے ساتھ تین منٹ جاری رہی پھر خاموشی چھا گئی۔ ٹائیگر نے گردن نکال کر مشین گن کی طرف دیکھا۔ اُسے مشین گن اور اُس کا گرنیڈ تیزی سے نیچے لا سکتے نظر آئے۔ گرنیڈ حملی سے بے اختیار بلند نہیں ہوا۔ پھر وہی تھیں۔ مشین گن کے پتھروں سے چھوڑنے کی آواز بھی خاصی سہا ایک تھی گزری چٹانیں جن چند ثانیے جاری رہیں اور پھر خاموشی فضا پر مسلط ہو گئی۔ یقیناً گزری روح جہنم کی طرف سفر کا آغاز کر چکی تھی۔

ٹائیگر کو اُس جگہ جہاں ذرا دیر پہلے گن نصب تھی ایک قباہ میں پھر پڑائی نظر آئی۔ وہ اوشان تھا جس نے گن اور اُس کے گزراؤٹھا کر چٹان سے نیچے پھینک دیا تھا۔ ٹائیگر آدھے نکل کر اوشان کی طرف بڑھا اور اُسی وقت ارد گرد کی چٹانوں پر روشن ہو جانے والی تمام سرخ لاشیں بیک وقت چمک گئیں۔

"اب کیا، کیا جانے بل فادر؟" ٹائیگر نے اوشان کے قریب پہنچ کر سوال کیا۔ اُس نے یہ سوچ کر ہل کی تھی کہ اوشان اُسے شہت قرار دے کر کہیں اُس کی تو کھال نہ زخروں کو دے مگر اوشان کہاں جھوٹے والا تھا۔

"اگر میں نہ ہوتا تو اب تک تم جھوٹے جاچکے ہوتے؟"

اوشان کا انداز طنزیہ تھا۔

"یہ میں اچھا جانتا ہوں۔" ٹائیگر نے طویل سانس لے کر بے قابو رہے پروائی سے کہا۔ "میں نے سنا ہے کہ جزیرے کے باسی بچتی ہوئی انسانی رانیں بڑے ذوق و شوق سے کھاتے ہیں اور پھر میری..."

"لیکن سنا جو میں ایسی بچتی ہوئی رانیں گتوں کے آگے ڈال دی جاتی ہیں۔" اوشان نے بات کاٹی۔

"ساتھ ہی بھی ضرور ہوتی ہوگی؟"

"ہاں، لیکن زہر آلود اوشان نے زہر خند سے جواب دیا تو ٹائیگر بے بسی جھانکے نکلا۔ اوشان آگے کچھ اور نکلا تاہم اللہ بھلا کر لالوڈا سیکرول کا کہ وہ آن ہو گئے۔

"حملہ آور فورس کے لیے یہ آخری وارنگ ہے۔"

کریخت مردانہ آواز سنائی دی۔ "تمہارا گروپ ہمارے

مقابلے میں بہت چھوٹا ہے، ہم کہیں زیادہ تعداد میں

سکھوڑی فورس بھیج کر تم لوگوں کو سمندر میں دھکیل سکتے

ہیں لیکن فی الحال ایک اور طریقہ آزمانے کا فیصلہ کیا گیا ہے

کیونکہ ہم مکمل طور پر محفوظ ہیں اور اس بات کا کوئی امکان

نہیں کہ تم ہماری زیر زمین پناہ گاہ میں داخل ہو سکو اور پھر

ہم تمہیں ہلاک کرنے کی بھی کوئی خواہش نہیں رکھتے۔"

بولنے والا چند ثانیوں کے لیے خاموش ہو گیا۔ ذرا دیر بعد

اُس کی آواز پھر ابھر رہی۔

"... اس لیے تم لوگوں کو جزیرے سے نکلنے کے لیے

پانچ منٹ کا وقت دیا جا رہا ہے جس کے بعد پورے

جزیرے کی فضا میں ایک بے رنگ اور بے بو گیس چھوڑ

دی جائے گی جسے میتھاسنا کورائید کا نام دیا گیا ہے۔

گھیس سو بھجنے کے چند سیکنڈ کے اندر اندر جزیرے

کے اوپر اس کی فضا اور ارد گرد کے سمندر میں موجود

ہر ذی روح مرجائے گا۔" اوصالی بیسی نہایت تیزی

سے آؤڑھتی ہے اور ایک بار اس کی ٹھوڑی سی مقدار

سب اگرتھنوں میں پہنچ جانے تو زندہ رہنے کے امکانات

قطع طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے یاد رکھو کہ جزیرہ

چھوڑنے کے لیے صوف پانچ منٹ تمہارے پاس ہیں

پس کے بعد تم نے وار میں ہوں گے۔"

لالوڈا سپیکر آف ہو گئے۔

"جھوٹا۔" اوشان نے زیر لب کہا تو ٹائیگر سوچوں

کے دائرے سے نکل کر اُس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"وہ کیسے بل فادر؟"

"اگر واقعی اسے اوصالی گیس چھوڑی تھی تو ابھی

چوڑی شریخ کرنے کی ضرورت کیا تھی؟" اوشان نے ٹپا

سامنے بنایا۔ "یہ طے ہے کہ ہم ان کے دشمن ہیں اور دشمن

کو کبھی موقع نہیں دیا جانا چاہیے اور اسے سارے

نقصان کے بعد تو یہ ناممکن سی بات ہے؟"

"میں بھی سوچ رہا ہوں۔" ٹائیگر نے اوشان کی

بات سے اتفاق کیا۔ "یہ شخص دھوکا دے کیوں کہ قدرتی

دھند کے علاوہ جزیرے کی فضا کو کسی قسم کی گیس سے

ڈھانپ دینا علم ناممکن ہے۔ یوں ہی یہاں ہوا چیل

ری ہے۔ اس لیے اگر گیس چھوڑی بھی جائے گی تو وہ ایک جگہ

ٹھہر نہیں سکے گی۔ اس کے علاوہ میں نے میتھاسنا

کوریٹڈ گیس کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔ اگر یہ یقیناً

سانس لینے والی گردنوں سے بنائی گئی ہے تو بھی ناممکن ہے

یہ تینوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں؟"

"واہ، واہ، واہ۔" اوشان نے باقاعدہ وقالی

بجائی۔ "تم تو سائنس دان بھی ہو گئے شہزادہ!"

"آپ کی صحبت کا اثر ہے بل فادر، ورنہ بندہ کس

قابل ہے؟" ٹائیگر نے باقاعدہ خم ہو کر اوشان کو تعظیم دی۔

"فوری طور پر سیدھے ہو جاؤ ورنہ نہیں پتھر کے کر

دیے جاؤ گے۔"

"واہ... اب سمجھا۔" ٹائیگر جلدی سے سیدھا

ہو گیا۔ "وادی آقاں چین میں ایک کہاں تینا باکرہ فی قیاس

کہ ایک جتن کے وہ قاف کی سبب ہی کو قید کر لیا تھا جو

میں آئے پھرتے جانا وہ آئے پھر میں تبدیل کر دیا

کرنا تھا... بل فادر، اب کہیں وہ آپ..."

"بکرت۔" اوشان نے اُس کا جملہ پورا نہیں ہونے

دیا۔ "پانچ منٹ پورے ہونے دو پھر پتا چل جائے گا کہ

کون کیا کر سکتا ہے... چلو آگے بڑھو۔"

دونوں سامنے نظر آنے والی بند بھاڑی پر بڑھنے

گئے۔ ٹائیگر وقفے وقفے سے پتھر اٹھا اٹھا کر اُدھر اُدھر

پہنکتا جا رہا تھا کہ کوئی رد عمل ظاہر ہو لیکن اس بار نہ تو کسی پتھر کی پٹان سے کوئی مسلح شخص برآمد ہوا نہ گستاخ اور نہ ہی ابھی تک گیس چھوڑی گئی تھی۔
ابھی وہ بھاڑی کی چوٹی سے کوئی دس میٹر نیچے ہی تھے کہ لاڈا اسپیکر دوبارہ آن ہو گئے۔
"مہلت کا ایک منٹ باقی ہے، تم لوگوں کو اس وقت اپنی کشتیوں میں یا ان کے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ وقت ختم ہوتے ہی ڈیوڈ زون خالی ہو سکے، براہ کرم جلدی کریں۔"
ٹائیگر مسکرایا۔ موت ان کی طرف نہیں بلکہ بولنے والے کی طرف بڑھ رہی تھی اور وہ انہیں جلدی چلنے کا مشورہ دے رہا تھا۔

وقت پورا ہوا۔ بولنے والے کی تیز آواز ابھری۔ صرف چند سیکنڈ یہ بتانے کے لیے کہ اگر تم لوگوں کا قلعہ امر کی حکومت کے حکمران صاف یا نیو یارک کے قریب موجود ایک خفیہ تنظیم سے ہے تو ہمارے پاس تمہاری جزیہ سے روایتی کے زیادہ اہم جواز موجود ہیں۔"
ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی، خفیہ تنظیم سے اس کی مراد یقیناً چارہ گر تھا۔

"... ہمارے پاس دو روکیاں موجود ہیں؛ بولنے والے کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ان میں سے ایک امریکی حکمران صاف کی ہے جس کا پتہ مایا میل ہے جو ہماری تنظیم میں نقب لگانے کے لیے پورٹ آرٹھر پہنچی تھی، جب کہ دوسری لڑکی کا نام روٹی ہے۔ ہم نے اسے ڈانٹا کیس ویل کی حیثیت سے باقی مور کے قریب سے اغوا کیا تھا۔ اس وقت اس کی حیثیت ایک عام کی لڑکی کی تھی لیکن بعد میں بتا چلا کہ اس کا اصل نام روٹی ہے اور وہ ایک خفیہ تنظیم میں نہایت اہم عہدے پر فائز ہے۔ فی الحال دو لڑکیاں زندہ سلامت امرت جزیہ سے برآمد ہیں لیکن اگر حملہ آور فورس واپس نہ آئی تو انہیں فوری طور پر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ دو بارہ دہرائیوں کے جزیہ خالی نہ کرنے کی صورت میں دو لڑکیوں کو قتل کر دیا جائے گا۔"

لاڈا اسپیکر خاموش ہو گئے۔
ٹائیگر کے ذہن میں آندھیاں کی چلنے لگیں۔ بالآخر

یہ راز کھل گیا تھا کہ روٹی اسی جزیہ سے برآمد ہو ہے۔ ساتھ ہی مالیہ کے بارے میں بھی پتہ چل گیا تھا۔ اسے چارہ گر کا راز فاش ہونے پر کوئی حیرت نہیں تھی۔ اسے اس بات کا یقین تھا کہ روٹی نے اپنے پوتل وواس میں اس قسم کا عمل کیا ہوگا یا ایسا کوئی انجکشن دیا ہوگا جس سے وہ اپنی اصلیت بتانے پر مجبور ہو گئی ہوگی۔
اس نے گردن ہٹا کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کے نفعوں نے کوئی غیر معمولی بات محسوس نہ کی تھی۔ ابھی تک کوئی گیس نہیں چھوڑی گئی تھی۔ اوشان بھی پرسکون لیکن خاموش تھا۔

دو لڑکیاں بندھے وہیں رُکے رہے اور پھر چوٹی کی طرف بڑھنے لگے۔ ٹائیگر کے قدموں سے ایک بار ایک ساٹا گرھیا تو وہ فوراً ایک طرف جھک گیا۔ وہ یہ سمجھا تھا کہ باکی بارودی شنگ سے منسلک ہے لیکن یہ بارودی شنگ نہیں تھی۔ تار جو بھی کھینچی گیا ایک طاقتور فلیر فضا میں بند ہو گیا۔ اس کے روشن ہونے سے پورا جزیہ روشنی میں نہا گیا۔ فلیر سوٹ کی بلندی پر کچھ دیر چلتا رہا بالآخر جھک کر گئے گر گیا۔

ٹائیگر کی نگاہ میں ابھی ایک اس فلیر کا کیا مقصد تھا اس نے اوشان کی طرف دیکھا لیکن وہ سامنے کی جانب توجہ تھا دو لڑکیاں اب چوٹی تک پہنچ چکے تھے۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں سب سے پہلے سنگی سلیب، جی تھی اور ایک گستاخ برآمد ہوا تھا اب وہاں سپاٹ دیوار اور ایک خفیہ دروازہ نظر آ رہا تھا۔

ٹائیگر نے دروازے کا بغور جائزہ لیا۔ اس میں کوئی ہینڈل یا قفل نہیں تھا لیکن ٹائیگر کو ان چیزوں کی صورت بھی نہیں تھی۔ اس نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر دائیں پیر کی نذر دار تھوکر دروازے پر رسید کی۔ ایک لمبے کے لیے اس کے ذہن میں آیا کہ اگر دروازہ کسی بولی ٹریپ سے منسلک ہوا تو کیا ہوگا، لیکن اوشان چونکہ مطمئن تھا اس لیے ٹائیگر کو اندازہ ہو گیا کہ دروازے سے ایسا کوئی میکانزم منسلک نہیں ہے۔

تھوکر دھرتے ہی دروازے کا بھاری بھکم پیٹ اٹھ کر دور ہٹا۔ وہ اسے ساتھ دھار کے ساتھ

بکھلا دے گیا تھا۔ دروازہ ایک ٹرنگ میں گرا جو ڈورنگس تاریک مٹی لیکن ٹائیگر کی عقابلی نگاہوں نے دیکھ لیا کہ ٹرنگ رفتہ رفتہ نیچے کی طرف جاری تھی۔

دونوں نے قدم آگے بڑھا دیے۔ ان کے قدموں تلے دروازے کا اٹھرا ہوا پتہ بڑھ آیا لیکن اس کا کوئی رد عمل نہ ہوا۔

تیس فٹ آگے نہیں ایک اور دروازہ ملا۔ یہ لکڑی کا نہیں بلکہ لوہے کا تھا۔ اس میں ہینڈل اور قفل بھی موجود تھا۔ ٹائیگر نے اس پر بھی اپنا دایاں پیر آزمایا اور آہنی دروازہ زمین بوس ہو گیا۔ آگے سنگی فرش تھا کچھ اس کی وجہ سے اور کچھ ٹرنگ بند ہونے کی وجہ سے دروازہ گرنے کا شور مٹا بلند ہوا جیسے کوئی بھجوت گیا ہو مگر اس بار بھی دوسری جانب خاموشی ہی رہی تھی۔ وہ ایک چھوٹا سا ہال تھا جس کے آخری سرے پر ایک اور دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا۔ فرش نہایت چمکا اور چمک دار تھا۔ اوشان جیسے کچھ سنگی کوئٹش کر رہا تھا لیکن پھر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ "فرش میں کوئی برقی رو نہیں ہے؛ اس نے ٹائیگر کو گھما گیا۔

"آپ اسی ہال میں کہیں، مثل خادر۔ ٹائیگر نے آگے بڑھنے سے پہلے اوشان سے کہا۔

"کیوں؟" اوشان کا انداز ڈاکڑی جیسا تھا۔
"دروازے کی دوسری جانب جانے کیا صورت حال ہے؟ ٹائیگر نے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ "ایسا نہ ہو کہ میں کہیں اور مصروف رہوں اور وہ روٹی اور مالیہ کو لے بھاگیں۔"

اوشان نے انہماک میں سر ہلا کر گویا اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔

ٹائیگر نے اوشان پر الوداعی نگاہ ڈالی اور آگے بڑھ گیا۔ اس کا رخ کھلے دروازے کی طرف تھا۔ اوشان کی آنکھیں اس کے قدموں کے ساتھ ساتھ فرش کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر اس کے لمبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ دروازہ کھلا چھوڑنے کا مقصد سمجھ گیا تھا۔

لیکن ٹائیگر اوشان کی مسکراہٹ سے بے خبر قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ ابھی وہ دروازے سے کوئی بارہ

پندرہ فٹ دور ہی تھا کہ فرش کا دس فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا حصہ اس کے قدموں تلے سے یکدم نکل گیا۔ اس سے پہلے کوٹا بگر سنبھلنے کی کوشش کرتا اس کے قدم اٹھ گئے اور وہ خلا میں غائب ہوتا چلا گیا۔

اوشان کی مسکراہٹ کو ابھری ہوئی تھی۔

ٹائیگر کے ہاتھ بے اس۔ اس پر کوئی ٹیکن وہاں ایسی کوئی شے نہیں تھی جسے وہ مقام سمجھتا۔ اس نے فرش پر ہاتھ لگانے کی کوشش کی لیکن وہ اس بڑی طرح چمکتا تھا کہ وہ اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔ شاید اس پر موم مل دیا گیا تھا۔

تنگ آکر ٹائیگر نے تمام کوششیں ترک کر دیں اور خود کو اس تنگ سی جگہ میں پسٹلنے دیا جو اسے تیزی سے نیچے جاری تھی۔

مگر اس کا یہ سفر زیادہ دیر جاری نہ رہا۔ ہمنشکل ایک منٹ ہی گزر ا تھا کہ اس کے پیر زوردار طریقے سے پانی سے بھراے اور پھر وہ پانی میں ڈوب جاتا گیا۔

وہ اتنی رفتار سے پانی میں گرا تھا کہ اس کے قدم سطح زمین سے جاتے جاتے جھٹکیں پس فٹ نیچے تھی اس کے لیے اتنا گہرا پانی ایک عام سی بات تھی۔ اوشان نے تو اسے اس سے تین گنا زیادہ گہرے پانیوں میں غوطے دلوائے تھے۔ اس نے سانس روک لی اور پھر سطح کی جانب تیرنا شروع کر دیا۔ چند ہی منٹ بعد وہ پانی کے اوپر تھا۔

اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ وہ زیر زمین غاروں میں بنا ہوا ایک وسیع و عریض ٹوننگ پول تھا جس میں یقینی طور پر سمندری پانی کو ذخیرہ کیا گیا تھا۔ غار کی دیواروں سے روشنی پھوٹ رہی تھی جس سے وسیع تالاب کا ذرہ ذرہ بقیہ نور بنا ہوا تھا۔

اجانک اسے اپنے قریب ہی پانی میں زبردست ہیل کا احساس ہوا۔ تھر تھراہٹ اس نے پہلے بھی کوس کی تھی لیکن وہ یہ سمجھا تھا کہ شاید زیر آب کہیں سمندر تالاب کے آپس میں جلاپ کے باعث یہ تھر تھراہٹ پیدا ہو رہی ہے، لیکن یہ تھر تھراہٹ جب زلزلے میں بدلی تو اس نے چوکر کہ شخاف پانی کے اندر دیکھا

اُسے شیشے کے کئی اور کین دکھائی دیے لیکن اُن میں سے کوئی ایک منجھتے۔ یہاں فرش کچھ دھلوانی ہو گیا لیکن ذرا سے فاصلے کے بعد دوبارہ بلند ہونا شروع ہو گیا۔

یہاں شیشے کے صندوق نما کینیں نسبتاً بڑے تھے۔ ٹائیگر آگے بڑھتے بڑھتے ایک کین کے سامنے ٹک گیا۔ اُسے اُس کے وسط میں ایک جسن شیف روکھا دکھائی دیا۔ کتبے جس وحشت کھڑا تھا اور پہلی ہی نظر میں اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ اُسے منجھ کر دیا گیا ہے۔

وہ چند لمحوں کے ساتھ ساتھ لیتا رہا پھر آگے بڑھ گیا۔ اب اُسے ہر کین میں کوئی نہ کوئی جانور دیکھنے لگا۔ کچھ کھڑے تھے بعض بیٹھے ہوئے تھے، ایک ادھ کوئٹے میں شادیا نکلتا تھا۔ اُن میں ہر طرح کے جانور تھے، گتے اور بیل کے علاوہ ایک گدھا۔ ایک ٹٹو اور ایک گھوڑا بھی دکھائی دیا۔ ٹائیگر اپنے طور پر سوچتا رہا کہ کس مقصد کے لیے ہو سکتا ہے۔ کہ ادا کی کوئی فوڈ اسٹوریج تو تھا نہیں۔ یہاں اس سے آگے کی چیزیں نظر آرہی تھیں اور انہوں نے پورے پورے جانوروں کو منجھ کر دیا تھا۔

کرائیو...

ایک ایک اُسے وہ لفظ یاد آ گیا جو اُس نے لون بلڈنگ سے حاصل ہونے والی کتابوں میں پڑھا تھا لیکن یہ لفظ پہلے بھی سن اور پڑھ چکا تھا۔... منجھ کہاں، وہ سوچتا رہا اور پھر اس کے ذہن میں جھپکا سا ہوا... کرائیو جینکس جس کا مطلب تھا کہ درجہ حرارت والے۔ کرائیو جینکس کا لفظی ذمہ آپریشن سے قبل جسمانی درجہ حرارت کو کم کرنے کے لیے کہ منجھ فوڈ انڈسٹری اور کرائیو جی جی و کرائیو بانیو تک متعدد وجہ استعمال کیا جا رہا تھا۔ کرائیو جینکس کا مطلب ہی یہ تھا کہ جسمانی درجہ حرارت کو ممکنہ حد تک کم کر دینا۔ تو کرائیو کا لفظ اسی کا مخفف تھا۔

منجھ جانور ہی کیوں؟

ٹائیگر کے ذہن میں سوال ابھر لیکن اُسی وقت گورڈور کے دوسرے سرے پر قدموں کی آہٹ سنائی دی تو وہ ایک قریبی دفتر میں داخل ہو گیا۔

کچھ لوگ اسی جانب آ رہے تھے۔ وہ ایک وہیل چکر کھینچ رہے تھے جس پر کوئی جم بڑا تھا۔ مجھے تمہاری بات پر قطعی اعتماد نہیں۔ ٹائیگر کو

راکت کر دیا۔ وہ محویت کے عالم میں گرد و پیش سے بے نیاز شاکر پھیلوں کو اپنی ہی ہم جنس کا جم اُدھیرتے دیکھ رہا تھا۔

ٹائیگر اپنی جگہ سے اٹھا اور بے آواز قدموں سے چلتا ہوا اُس شخص کے عین عقب میں جا پہنچا لیکن وہ اپنے منظر میں اس بڑی طرح محو تھا کہ اُسے کسی غیر معمولی شے کا احساس نہیں ہوا تھا۔

ٹائیگر نے اندازہ لگایا کہ وہ یقینی طور پر شاکر کے ہاتھوں اس کی موت کا منظر دیکھنے آیا ہوگا۔ بس یہ خیال آتے ہی ٹائیگر کا منہ گھوم گئی۔ پارکاپینے ہوئے شخص کی ایک کمر بستی ابھری اور وہ اچھل کر تالاب میں جا کر لیکن تالاب میں گرنے سے پہلے ہی اُس کی رچھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔

ایک بڑی شاکر اُس وقت منجھ کھولے کنارے کے قریب تیسرے والے گوشے کے کچھ پارچوں کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ٹائیگر کا شاکر سر کے بل عین اُس کے سامنے گرا۔ اگلے ہی لمحوں اُس کا شاکر کے کھلے ہوئے منہ کی گرفت میں تھا۔ شاکر نے اُسے نعمت خیز منہ پر کھینچ کر منہ بند کیا تو بالکل لالہ کامر اُس کے منہ میں غائب ہو گیا۔ اُس کا سر بریدہ جم سطح زمین کی طرف جانے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ زمین سے ٹکراؤ اور شاکر پھیلیاں اُس پر ٹوٹ پڑیں۔ انہوں نے اُس کی ٹانگیں بھی نہیں چھوڑی تھیں۔

ٹائیگر نے آدھی کو غائب ہوتے دیکھا اور بلٹ کر دروازے کی طرف چل دیا۔ جواب بھی نکلا تھا۔ کسی نے اُس سے کوئی اعتراض نہیں کیا اور وہ بلا رکاوٹ دروازے کی دوسری جانب آ نکلا۔

ایک الٹا چارواں ہر کوئی بڑا منجھ یا لیسر سرج سرج دکھائی دیتا تھا۔ اس کا فرش، دیواریں اور چھت سفید رنگ کی تھی۔ دووں سمت کی دروازے تھے لیکن تمام شیشے کے بنے ہوئے کینوں میں کھینچے تھے جن میں سے ہر ایک چارے چھ مارج فٹ رقبہ اور آٹھ فٹ بلندی کا حامل تھا۔ تمام کینیں خالی تھیں۔

ٹائیگر کو الٹا میں سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اُس نے گوی دیکھی صبح کے عین بکر میں منٹ ہونے تھے۔ اس نے کسی آواز کی توقع رکھنا حماقت بتائی۔ ٹائیگر اس کو رید ورنال کر کے میں آگے بڑھنے لگا

غضب ایک پھلی جونہی ٹائیگر کی دسرس میں پہنچی اُس کے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں کی مانند پھلی کے جڑوں پر جم گئے اور پھر ایک لمبے کی خاطر کے بغیر اُس نے پھلی کے جڑوں پر چڑھ ڈالے۔ پھلی درو کی شدت سے بڑی طرح تڑپی لیکن پھر ایک دم ساکت ہو گئی۔ اُس کا جڑا پھر ایک ایک جانب ٹک گیا تھا۔ جس میں سے تیزی کے ساتھ خون بہ کر تالاب کو سرخ کرنے لگا۔

ٹائیگر نے جونہی پھلی کے جڑوں سے گرفت ختم کی وہ دوبارہ شروع ہو گئی۔ ٹائیگر خون آلود پانی سے فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ اُس نے اودا اُچی نگاہ اپنے خالے دشمن پر ڈالی اور تالاب کے کنارے جو قدرتی چٹانوں کو کاٹ کر بنایا گیا تھا، کی طرف بڑھا۔

ابھی وہ چٹان کے اوپر پہنچا ہی تھا کہ تالاب میں ایک بار پھر زلزلہ آیا۔ اُس نے سرخ ہوتے ہوئے پانی بڑھ گیا جس میں کوئی نصف درجن شاکر پھیلیاں تیزی سے اُس سمت بڑھ رہی تھیں جہاں سفید شاکر کا جم ڈوبا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے بڑی شاکر کی کٹا ہٹی کر دی۔ انہوں نے اپنے تیز چارہ دانتوں سے اُس کا جسم اُدھیر ڈالا۔ اُس کے گوشت کے ننھے منے پارے اب تالاب کی سطح پر تیرنے لگے تھے۔ سارا پانی شاکر کے خون سے سرخ ہو گیا تھا۔ چند ہی منٹوں میں تالاب کرسی مسدود کامنظر پیش کرنے لگا تھا۔

ٹائیگر نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ زبردست تالاب قدرتی دکھائی دیتا تھا صرف اُس کے کناروں کو تراشا گیا تھا تاکہ انسانی قدم اُن پر جم سکیں۔ ٹائیگر نے اندازہ لگایا کہ زبردست پانی کے اس ذخیرے میں پانی کی آمد کا انحصار سمندر کے منڈو جزیر پر تھا۔ لیکن یہ لہروں نے ہی چٹانوں سے ٹکرا کر ان بڑوں سالوں میں اسے تالاب کی صورت دے دی ہو یا پھر جزیرے کے ظہور کے وقت ہی یہ مقام کھلیا رہ گیا ہو۔

اُس کی نظر میں تالاب کے دوسرے کنارے پر جم گئے۔ جہاں چٹانی دیواریں ایک دروازہ نمودار ہوا اور اُس میں سے ایک شخص باہر نکلا۔ اُس نے ایک سیوٹا پٹ پارکاپین رکھا تھا۔ وہ قدم بہ قدم چلتا ہوا تالاب کے کنارے پہنچا۔ لیکن پانی میں اُس وقت جو کچھ ہوا تھا اُس منظر نے اسے

ایک تیس فٹ لمبی سفید رنگ کی شاکر پھلی ایسا مہیا ایک منجھ کھولے پوری رفتار سے اُس کی جانب بڑھ رہی تھی۔ فاصلہ ہونے کے باوجود ٹائیگر کو اُس کی آنکھوں میں جھوک اور غصے کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔

ٹائیگر نے صرف ایک لمحوں کے لیے سوچا اور پھر اس سمندری دیوے مقابلے کے لیے تیار ہو گیا۔ شاکر آنکھوں کی طرف اُس کی طرف بڑھ رہی تھی اور وہ الٹان سے کھڑا تھا شاکر اُس سے دو تین فٹ دور رہ گئی۔ ٹائیگر تیز رفتاری سے دائیں جانب کھسک گیا۔

پھلی کو اپنے شکار کے ایک طرف ہٹ جانے کا احساس بروقت ہو گیا لیکن جب تک وہ اپنی رفتار کنٹرول کرتی شکار پیچھے رہ گیا۔ وہ ٹائیگر کے جسم سے تقریباً گزرتی ہوئی گزری تھی اگر ٹائیگر کے قدم زمین پر ہوتے تو وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہٹا لیکن پانی میں ملحق ہونے کے باعث پھلی سے پیدا ہونے والے منڈو جزیرے اُسے کچھ دور دھکیل دیا لیکن اب بھی وہ ہاتھ بڑھا کر پھلی پر حملہ کر سکتا تھا۔

اُس نے بھی کیا جونہی پھلی اُس کے سامنے سے گزری، ٹائیگر کا زور دار ہاتھ اُس کی پشت پر پڑا۔ پھلی تڑپ اٹھی کوئی ٹھوس چیز ہوئی تو چوٹ کھا کر اُس کے اتنے جھکے ہوئے جسم کے ننھے منے لیکن پھلی کا لٹکا جسم چوٹ برداشت کر گیا تھا۔ البتہ اُس کے اچھلنے سے تالاب میں جیسے زلزلہ آ گیا۔

پھلی نے اپنی دم کو کوئٹے کے انداز میں لہرایا لیکن ٹائیگر کا جسم اُس کی دسرس سے دور تھا۔ دم پانی میں کچھ اوپر کی پانی پیدا کر کے ہی رہ گئی تھی۔

وہ کسی ٹھنی ٹھنی کی طرح پٹی۔ اندازاً ایسا ہی تھا جیسے وہ ٹائیگر کو مرنے کی طرح پس کر رکھ دے گی۔ اس بار ٹائیگر نے سامنے سے ہٹنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اُس نے دونوں ہاتھ آگے کر لیے۔ یوں اُس کے بدن کو ڈھال مل گئی تھی۔ اب پھلی اُس کے بدن سے ٹکرنے سے قبل اُس کے آہنی ہاتھوں سے محروم۔

اس کام کو ایک سال ہو گیا ہے اور وہ مسلسل جانوروں کو مجھ کر رہے ہیں۔ وہ انہیں دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا لیکن خدا کے لیے یہاں سے نکلنے میں میری مدد کرو۔

ٹائیگر نے اس کا رتیق واپس اسے ٹھہرا دیا۔

ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا لیکن تم اوپر موجود کروں کے بارے میں مجھے کیا بتا سکتے ہو؟

مجھ نہیں۔ نوجوان نے مایوسی سے کہا۔ مجھے وہاں جانے کی اجازت نہیں، اگر کبھی ضرورتاً وہ لوگ خود مجھے وہاں لے گئے ہیں تو انہیں پوچھنا پڑے گا۔

ٹھیک ہے۔ ٹائیگر نے اپنی واٹر پروف، مشک پروف گھڑی پر نگاہ دوڑائی۔ اس وقت تین بج چکی ہیں۔ منٹ ہوئے ہیں، تم اس مشین میں ایسی کوئی خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرو کہ ٹھیک چار بجے ریفریکشن یونٹ کی کارکردگی نصف رہ جائے کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟

ہاں کیوں نہیں؟ نوجوان سوچ میں پڑ گیا۔ لیکن وہ مجھے ماریں گے، پہلے بھی ایک بار وہ ایسا کر چکے ہیں۔ مگر اس وقت نہیں۔ ٹائیگر نے اسے تسلی دی۔

”صبح کا سورج طلوع ہونے سے قبل شیطان کی اس جنت کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھنا، میں کیا تم اس میں میرا ساتھ دو گے؟“

”دل و جان سے۔“

”تو پھر چار بجے کا وقت یاد رکھنا، میں اوپر جا کر مزید ہلک اور خطرناک چیزیں تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ پلور پلانٹ کہاں ہے؟“

نوجوان نے نفی میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور ریڑھیاں چڑھ کر دوبارہ ال میں آ گیا۔

اب بھی وہاں کوئی ذی رُوح نہیں تھا۔ وہ مین کوریڈور میں آگے بڑھنے لگا۔ اس بار وہ چھپنے کی کوشش بھی نہیں کر رہا تھا۔

ریفریکشن کے آلات پر کام کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ انہوں نے پہلے اس بات کا اطمینان کیا کہ میں پوری طرح کا ایوانڈ ہوں یا نہیں اور پھر لاکر یہاں پھینک دیا۔ اب تم لوگ مجھے یہاں سے جلتے نہیں دے رہے۔

”کیا مطلب؟“

”مطلب یہ کہ میں سات میل تک سمندر میں تیر نہیں سکتا، تم تیر سکتے ہو؟“ نوجوان چڑکھ بولا پھر اچانک بیسے

اس کچھ یاد آ گیا۔ ”تم کون ہو؟ ڈاکٹر تو نہیں تھے؟“

”میں نہیں اس جہاز سے نکلنے کے لیے آیا ہوں، تم مجھے اس جگہ کے بارے میں کیا بتا سکتے ہو؟“ لوگ یہاں

کیا کر رہے ہیں؟“

”کاش میں جانتا! مجھے انہوں نے صرف مشینیں چلائے ہوئے تھا، سو وہ میں جلا رہا ہوں، چوبیس گھنٹے میں انہیں حرکت میں رکھنا ہوں، تم جانتے ہو کہ ان کا کوئی گناہ

بلائیو یو بارک کی ایمرالڈ اسٹیٹ ہڈنگ سے بھی بڑا ہے اوپر انہوں نے کچھ لیکن بنا رکھے ہیں جن کا درجہ وزارت فقط انجماد سے بھی کم ہے۔ نقطہ انجماد سے چار سو ساٹھ فارن ہائیٹ نیچے۔“

”کیا اوپر والے تمام سامان ان میں ہیں؟“

”یہ میں نہیں جانتا۔ نوجوان نے کندھے اچکھلے۔ مجھے تو وہ پاگل بدروغیر لگتے ہیں، میں صرف ایک بار اوپر گیا تھا اور انہیں کام کرتے دیکھا تھا۔ انہوں نے ایک خوب

صورت اور نوجوان لڑکی کو مینو پر نشانکھا تھا۔ وہ بندھی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر وہ لباس تھا جس میں وہ پیدا ہوئی تھی۔ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔ درحقیقت ان ہالگوں نے سب لوگوں کے سامنے وہیں اسے مار ڈالا تھا۔ انہوں نے اس کی آکسیجن بند کر دی۔ جب وہ مر گئی تو پھر وہ دل اور پیچڑوں کی ایک مشین کے ذریعے

جس میں بہت سے بیج اور سونیاں تھیں ہوئی تھیں، اس کا نظام تنفس بحال کرنے میں لگ گئے۔ پھر انہوں نے مجھے کمرے کا چھپرہ کمرے کے لیے مشینیں چلائے جن سے نئے بیج دیا۔ بعد میں مجھے پتا چلا کہ وہ لڑکی یوں جنم ہو گئی تھی کہ کوئی بل نہ رہی ہو۔“

”مگر وہ مجھ جیسا کہ وہ کس مقصد کے لیے ہیں؟“

”تجربات کے لیے، مگر میرا خیال ہے۔ ان کے

ٹائیگر نے اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور پھر زمین سے چند انچ بلند کر لیا۔

ڈاکٹر اب زمین سے چھ انچ کی بلندی پر گنگا بہنے جانے والی بکری کی ران کی طرح معلق تھا۔ اس کا جسم دو بار ہلکے سے تڑپا اور ہر ساکت ہو گیا۔

ٹائیگر اسے اسی طرح اٹھائے اس دفتر میں لے آیا جہاں سے وہ ابھی ابھی نکلا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کو ایک سیر کے عقب میں لڑکھا دیا اور ٹھیک کر اس کی جیبوں کی تلاشی لینے لگا۔

اس کی جیبوں سے سوائے ایک شناختی کارڈ کے کچھ بھی برآمد نہ ہوا تھا۔ کارڈ پر کچھ مختصر متن کو ڈورڈز تھے جو ٹائیگر کی سمجھ سے باہر تھے۔ اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور دفتر سے باہر نکل آیا۔

کوئی دریں چھ اور آگے جانے پر اسے شیشے کے کئی مزید مجھ کیمن نظر آئے۔ پھر بال ختم ہو گیا۔ سلسلے کی دیوار میں اسے ایک دروازہ نظر آیا تو وہ اسی سمت بڑھا۔ دروازہ بند تھا لیکن جب اس نے منہ کھایا تو وہ

بلاکسی رکاوٹ کے ٹکڑا چلا گیا۔

دوسری جانب بیڑھیاں تھیں۔ ٹائیگر فوراً نیچے اترنے لگا۔ میڈیکل فلور وہ اوپر چھوڑا تھا۔ اب وہ منٹ اور لٹس کے درمیان تھا۔ پورے علاقے کو بڑی بڑی مشینیں اور بڑے بڑے پائپوں نے گھیر رکھا تھا۔

جوئی وہ نیچے بیچ کر دائیں سمت گھوما اسے عقب میں خفیف سی آہٹ سنائی دی۔ وہ فوراً پلٹ پڑا۔

ایک نوجوان دبے قدموں اس کی طرف بڑھ رہا تھا اس نے کوئی فٹ بھر لمبا رتیخ اٹھا رکھا تھا جس سے وہ ٹائیگر کے سر پر ضرب لگنا چاہ رہا تھا۔

نوجوان حملے کے لیے رتیخ مرے بلند کر چکا تھا لیکن نے اس کا وار بائیں ہاتھ پر روکا اور اس کے ساتھ ہی رتیخ اس کے ہاتھ میں مشعل ہو چکا تھا۔

”لعنت ہو۔ نوجوان بے بسی سے بڑبڑایا۔ ایک موقع ملا تھا، وہ بھی ضائع ہو گیا۔

”کس چیز کا موقع؟“ ٹائیگر نے اطمینان سے پوچھا۔

”اس جہاز سے بھاگنے کا۔ نوجوان نے غصیلے لیے

میں جواب دیا۔ میں نے ایک اشتہار کے جواب میں

ایک بھاری آواز سنائی دی۔ کوئی نہ کوئی غلطی ایسی ہوئی ہے جو اب تک ہمارے علم میں نہیں تھی لیکن ابھی میں کچھ نہیں جانتا، ہم اس سے مزید تجربہ حاصل کر سکتے ہیں۔

”بلڈ پلازما صبح نہیں تھا۔ ایک اور آواز سنائی دی۔ ہمیں کام کے دوران ڈی ایم ایس اور اسٹیل کرنے کی ہدایت دی گئی تھی، تمہارا کیا خیال ہے یہ کوئی باقاعدہ منصوبہ ہے یا محض فخریہ کا ایک ذریعہ ہے؟“

ٹائیگر کو ان کے جھول کا سر پر معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر وہ انہیں دیکھنے میں کامیاب ضرور ہو گیا تھا۔ وہ اقدار میں جا رہے تھے۔ ٹائیگر کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ شیشے کے ایک ٹینک میں داخل ہوئے۔ چند منٹ بعد جب وہ باہر نکلے تو وہیں اسٹیل خالی تھا۔ وہ پہلے کی طرح بلند آواز میں بائیں کرتے ٹائیگر کے سامنے سے نکلے چلے گئے۔

جوں ہی وہ موڑ پر غائب ہوئے ٹائیگر اس کیمن تک پہنچا جس میں وہ داخل ہونے لگے۔ اس کے سامنے ایک گوریل موجود تھا جسے میز پر ڈالیا گیا تھا۔ یقینی طور پر

اسے بھی مجھ کر ڈالیا گیا تھا۔

وہ گوریل کا بازو لے کر گھوما تو سفید کوٹ پہنے ہوئے ایک شخص اس کے سامنے کھڑا تھا۔

”تم یہاں کیا کر رہے ہو؟“ سفید کوٹ والا گرفت چبھے میں بولا۔ یہاں کلاس وین میڈیکل کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہو سکتا، تمہیں علم ہے اس کا؟“

ٹائیگر نے اس تیس سالہ شخص کا بازو لیا جس کی آنکھوں میں غصے کے آثار تھے۔

ٹائیگر نے کندھے اچکھلے۔ میں جانتا ہوں، بس تجھے کھینچ لیا۔

اس کا بوجھ نازل تھا۔ ڈاکٹر نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن پھر اسے بند کرنا نصیب نہ ہوا۔ ٹائیگر کا دایاں ہاتھ تیزی سے اس کے حلقوں کے گرد گھوم گیا تھا۔

ڈاکٹر کی آنکھیں مارے تکلیف کی شدت سے معلق تھیں۔ اس نے تکلیف کی شدت سے جینا ہالیا لیکن ٹائیگر کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ اس کے حلق سے خراہٹ کی آواز نہ نکل سکی۔ اس نے دونوں

اتھوں سے حلقوں میں بیوست ہاتھ پٹانے کی کوشش کی لیکن اس میں بھی اسے ناکامی ہی ہوئی تھی۔

کلیں پر دس مارا۔

شہنشاہ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار ہاکر ہوا۔ روشنیاں ایک لمبے کے لیے کم ہوش ہو گئیں حالت میں لوٹ آئیں۔ فوراً ہی کچھ سائرن کی آواز کو ریدھیں گونجنے لگی اور ہر جگہ سے آدمی نکل کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

بدعاشی میں کسی نے ٹائیگر پر کوئی توجہ نہیں دی اور وہ اطمینان سے چلتا ہوا ان کے جوہ سے نکل آیا۔ کوریڈور کی ہیئت اب بدل گئی تھی۔ قدموں کے نیچے فرش کے بجائے قالین آگیا تھا جسکے دیواروں پر آئین پینٹنگز آویزاں دکھائی دے رہی تھیں۔

کوئی پندرہ فٹ کے فاصلے پر ایک ری سیپشن ڈیسک موجود تھی جس کے عقب میں اسٹارٹ سائونڈان بیٹھا تھا۔ آہٹ پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔

”یس سر“ وہ مستعدی سے بولا۔ ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کو گائیڈ کے آگے بھگتیں رکھا جائے، آپ ہمارے کیمبا سے آگے والے مچان ہیں نا ہر مسٹر وائٹ لیڈر۔ ہینڈ ٹائیمن میں یہاں پہنچنے والے ہیں۔ ٹائیگر نے وہاں ڈک کر ٹاشا دیکھنے کا فیصلہ کر لیا۔

”ٹھیک ہے“ اس نے سنبھالی ہے کہانہ میں یہاں ڈک کر مشروائٹ لیڈر کا انتظار کرنا ہوں۔

اسی وقت ایک بھلی دروازہ کھلا اور شاٹ گنوں سے مسلح دو افراد نکل کر اس کے سر پر مسلط ہو گئے۔

ٹائیگر نے جلیبی شکو اسٹ سے انہیں دیکھا اور میز کے سامنے کھڑی کرسی پر براجمان ہو گیا۔

*

وائٹ لیڈر جلد ہی وہاں پہنچ گیا۔ اس نے پہلے محافظوں سے بات چیت کی اور پھر ٹائیگر کی طرف متوجہ ہوا۔ ”تو تم مجھ سے ہماری پناہ گاہ میں تعجب رکھائی ہے“ اس نے ٹائیگر کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا، لیکن ہم تو کسی بہت بڑی شے کے منظر تھے۔

اس نے اشارہ کیا اور ایک دروازہ کھل گیا۔ اس سے کوئی کھانا ٹائیگر خود ہی دروازے میں داخل ہو گیا۔

”ہم تمہارے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں، اندر پہنچ کر وائٹ لیڈر نے اسے کہا۔

اس نے اٹھکے سے اشارہ کیا اور ایک محافظ حجب سے اپنی ہتھکڑی برآمد کر کے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔

ٹائیگر کے جی پی آئی کر وہ فوری طور پر تینوں کو موت کے گھاٹ اتار دے لیکن وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کرنا کیا چاہتے ہیں اس لیے جب محافظ نے اسے ہاتھ پکڑنے پر کمرے کو کہا تو ٹائیگر نے ایک فرمانبرداری کی طرح اس کے حکم کی تعمیل کی۔ محافظ نے فوراً ہی ہتھکڑی اس کے ہاتھوں میں پبند دی۔

”اب ہم ماسٹر سے ملنے جا رہے ہیں، وہی ہماری زندگی اور موت کا فیصلہ کرے گا“ وائٹ لیڈر نے پیچھے میں بھر پور نفرت تھی۔

ٹائیگر نے انہماک میں سر ہلایا اور اسے محافظ کے پیچھے پیچھے چل دیا جو ایک دوسرے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

ایک کوریڈور میں سے گزر کر وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے جس کے بعد ایک پرنٹنگ پارٹمنٹ موجود تھا۔ کمرے انتہائی خوبصورت تھے۔ دیواروں پر جابجا آرٹ کے شاہکار آویزاں تھے۔ جس کمرے میں اسے لے جایا گیا اس کے فرش پر دیر قائلین بچا ہوا تھا جب کہ سامنے والی دیوار میں

ایک بہت بڑا تیلی ویژن نصب تھا۔ کمرے کے تقریباً وسط میں ایک میز تھی جس کے عقب میں ایک بھاری بھر کم شخص موجود تھا جو یقینی طور پر پریچر میں تھا۔

طویل قامت اور قوی الجڑ نیگرو عورت ٹائیگر کا جائزہ لے رہا تھا۔ محافظ اسے چھوڑ کر انگ بٹ گئے تاکہ اگر ٹائیگر پر فائرنگ کی ضرورت پڑ جائے تو ان کا سر براہ اس کی زد میں نہ آئے۔

پریچر میں کرسی سے اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ٹائیگر کے قریب آ گیا۔

”تم تو ایک عام سے آدمی ہو جسے لوگوں نے بلاوجہ ہوا بنا رکھا ہے۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ میں سمجھ رہا تھا کہ تمہارا اند لوئی میں فٹ تو ہو گا اور تمہارے ہاتھوں میں طوفان تہمے رہے ہوں گے لیکن یہاں تو کچھ بھی نہیں لیکن پھر بھی تم ناشی ٹائیگر ہو۔“

توروی نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا۔ مگر اس کے دل میں روتی کے لیے غصے کا شائبہ تک نہ تھا۔ یقیناً اسے اس کے لیے مجبور کیا گیا ہو گا۔

اس نے پریچر میں نظر پڑا گاڑ دی۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن چہرہ کوئی کچھ اچھے لمبی والہ صحن میں چھپا ہوا تھا طویل قامت اور بھاری بدن ہونے کی وجہ سے وہ خاصا چھانک نظر آتا تھا۔

”تم نے میرے ساتھ بہت بڑی نا انصافی کی ہے پریچر میں چند ثانیے تک کرو بارہ بولائے میرے ڈاؤن ٹاؤن ہیڈ کوارٹر پر تمہارا حملہ قطعی غیر متوقع تھا۔ اگر تمہارا آئے تو اچھا استقبال کیا جاتا۔ مگر کیا نتیجہ نکلا اس سناہی کا؟ صرف یہ کہ ہماری کاپیوں سے تمہیں اس جزیے کا پتہ چلا اور تم یہاں چڑھ دوڑے۔“

وہ پیچھے ہٹ کر کمرے میں بٹلے لگا۔

”میرے خطرناک قیدی، وہ پھر ٹائیگر سے خطاب ہوا۔ ”تم نہیں جانتے کہ تمہیں بے بس کر کے مجھے کتنی خوشی حاصل ہوئی ہے، میں نے سنا ہے کہ تم برات مندی اور حوصلے کے شاہکار ہو اس لیے میں اب تک فیصلہ نہیں کر پایا کہ مجھے تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے، تمہیں کھلونے کی طرح اپنے پاس رکھوں؟ تمہارا سر امریکی تاجروں کو روانہ کر دوں تاکہ وہ اسے نیلام کر دیں؟ یا تمہیں اپنے پرائیویٹ ایکسپریٹ لی ٹینٹ سے بھرتی کر لوں؟“

”میں وہ میرا ہوں پریچر میں جو کسی کے تاج میں سج کر اسے زندگی نہیں، موت کا تحفہ دیتا ہے۔“ ٹائیگر اس عرصے میں پہلی مرتبہ بولا تھا اس لیے کوئی خطرہ مول لینے سے پہلے جواب سوچ سمجھ لیا۔

”اوہ پریچر میں چلتے چلتے ڈک گیا؟ بہادر ہی نہیں زندہ دل بھی ہو اور میں ایسے لوگوں کی بے حد قدر کرتا ہوں۔ وہ دوبارہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اعتدالیہ چوالیس کارپولر نکالا اور اسے ٹائیگر پر تان لیا۔

”اس کھلونے کو فی الحال اندر ہی رکھو پریچر میں، یہ ایک باجیل گیا تو میری نفرت میں سے رعایت کا لفظ مٹ جائے گا۔“

”میرے گھر میں بیٹھ کر مجھ کی کودھکیاں دے رہے ہو؟ پریچر میں کے پیچھے میں حیرت تھی، لیکن تمہارا انداز مجھے بے حد براعناد لگا ہے، باخدا میں ہی کوئی غلطی کر بیٹھا ہوں۔ تم نے میرے ایسے حفاظتی انتظامات میں شکاف ڈالا ہے جسے

دُنیا کا ذہن سے ذہن آدمی بھی توڑ نہیں سکتا تھا۔ میں خصوصی طور پر یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا کچھلی کے ٹینک سے کس طرح باہر نکلے؟ پہلے دروازے سے اندر آنے کے بعد میرے فی وی کمرے تمہاری ایک ایک حرکت مجھ تک پہنچا رہے تھے لیکن اس کے باوجود میں سمجھ نہیں سکا کہ تم نے کچھلی کو کس طرح ہلاک کیا؟“

”اس طرح؟“ ٹائیگر نے پشت پر ہتھکڑی میں بندھے ہاتھوں کو ایک جھکادیا۔ زنجیر لوٹ گئی اور اس نے دونوں ہاتھ پریچر میں کے سامنے کر لیے۔

صرف نوٹے نیگرو ایک دونوں محافظوں کی آنکھیں بھی مارے حیرت کے پھٹنے کو آگئی تھیں۔

”اوہ نو!“ پریچر میں نے جھٹکے سے اٹھنا چاہا۔ ”ابھی نہیں پریچر میں؟“ ٹائیگر نے ہاتھ سے اسے دوبارہ پیچھے کو کہا۔ ”ایک منٹ ڈک جاؤ۔“

ٹائیگر نے بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی، دائیں کلائی کو گرفت میں لےنے والے ٹیڑھے میں چھاتی جھٹکے ایک اشارے سے آہنی کڑا ٹوٹ کر فرش پر جا گر۔ یہی حرکت اس نے بائیں کلائی کے کرٹے کے ساتھ ڈرائی۔

پریچر میں ادھ کھٹے فٹنڈ اور پھٹی ہوئی آنکھوں سے اس حیرت ناک منظر کو دیکھ رہا تھا۔

”ناممکن!“ اس کے حلق سے بے اختیار آواز نکلی۔ ”میں نہیں مان سکتا۔“

”نہ مانو!“ ٹائیگر نے بے پروائی سے کہا۔ ”مجھے منوانا بھی نہیں ہے، میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم جانوروں کو سمجھ کیوں کر رہے ہو؟“

پریچر میں جلدی جلدی پلکیں جھپکاتے لگا۔ وہ مسلسل ٹائیگر کو گھور رہا تھا۔ بالآخر اس نے اپنی حالت پر قابو پا لیا۔

”وہ میرے تعمیری آپریشنوں کا ایک حصہ ہیں پریچر میں نے کہا اس بار اس کا لہجہ دوستانہ تھا۔ میں مختلف شعبوں میں تحقیق کر رہا ہوں جس کے لیے جانور استعمال کیے جا رہے ہیں لیکن یہ بعد کی باتیں ہیں، فی الحال میں تمہیں یہ بتانے جا رہا ہوں کہ میں ہمیشہ سے غیر معمولی لوگوں کی تلاش میں رہا ہوں اور تم ہر لحاظ سے اس پر پورے اترتے ہو اس لیے میں تمہیں اپنے اسٹاف میں شامل کر کے اور

نہاری وفاداریاں جیت کر خوشی محسوس کروں گا؟
 "ایک قافل کی حیثیت سے؟"

"یہ بہت ثقیل لفظ ہے، پر پھر میں نے نفی میں سر ہلایا۔
 "ضروری نہیں کہ تم سے ہی کام لیا جائے لیکن اگر کبھی اس
 کی ضرورت پڑی تو ظاہر ہے یہ بھی کرنا ہوگا۔ پھر بھی اور
 بہت سے کام تمہارے کرنے کو ہوں گے۔۔۔ ہمارے موجودہ
 منصوبے کو ہی لے لو۔ درحقیقت اس جزیرے پر ہم باقی دنیا
 میں کرنا چاہنے والوں کی انتہائی ترقی سے بھی دس پندرہ سال
 آگے ہیں۔ ہم نے ایسی کامیابیاں حاصل کی ہیں جن
 پر تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے پہلے
 ایک سکنے کو منجمد کیا اور پھر اسے دوبارہ زندہ کر دیا گیا؟
 مگر یہ کامیابی ہمیں فوراً ہی نہیں مل گئی۔ اس کے لیے ہمیں
 کئی تجربات کرنے پڑے۔ ناکامیاں بھی بہت سی ہوئیں
 لیکن اب ہم ان میں سے بہت سی پر قابو پا چکے ہیں اور
 ہم نے بلا متعلق تمام مسائل کا حل دریافت کر لیا ہے۔"
 "میں نے بھی راستے میں کچھ منجمد جانور دیکھے تھے، کیا
 وہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں؟"

"جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ جب ہم نے دیکھا کہ اس
 میں کامیابی نہیں ہوتی تو ہم نے مزید بہتری کی کوشش کی
 اور جیت گئے، اب جلد ہی ہم ایک اور کامیابی حاصل کرنے
 والے ہیں، ہمارے ڈاکٹر لو تھوڑے دنوں میں اس بات کا سراغ لگایا
 ہے کہ پھلی بیج لہجہ پانیوں میں کس طرح زندہ رہتی ہے۔
 بقول ڈاکٹر اس کے جسم میں ایسا کیمیائی مادہ پایا جاتا ہے
 جو پانی کا درجہ حرارت کم ہونے ہی پھلی کے جسم سے رست شروع
 کر دیتا ہے۔ یہی مادہ پھلی کے جسم کو منجمد ہونے سے بچاتا
 ہے۔ جوں جوں سردی بڑھتی ہے مادے کے رستے کی
 رفتار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اب ہم اسی مادے پر تحقیق
 کر رہے ہیں کہ اسے دوسرے جانداروں پر کس طرح آزمایا
 جائے۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو پھر کسی کو بھی
 مار کر زندہ کیا جاسکے گا۔ ہے نا عظیم ترین کامیابی؟"
 "بشرطیکہ میرے والد شخص، لاش کی صورت میں ہی نہ
 رہ جائے؟" ٹائیکر نے کھیر انداز میں کہا "میں نے سنا ہے
 کہ تم زندہ انسانوں پر تجربے کر رہے ہو؟"
 "سائنس کے بہترین مفاد میں ہم نے کچھ تجربات کیے

ہیں، پر پھر میں نے فخریہ انداز میں ٹائیکر کو آگاہ کیا اور
 بات ہے کہ شروع میں ہم سو فی صد درست نتائج
 ضمانت تو نہیں دے سکتے تھے۔ انسان صدیوں سے اس
 کا خواب دیکھ رہا ہے اور ہماری کوشش اب تک
 کوششوں میں سب سے بہترین اور کامیاب ہے۔"
 "میں نے امریکہ سے بہت سی خوبصورت لڑکیوں کے
 غائب ہوجانے کی رپورٹیں پڑھی ہیں کیا تم اپنے ان منجمد
 سیلوں کے لیے خوبصورت لڑکیوں کا کوئی گروپ تشکیل
 دے رہے ہو؟"

"فی الحال نہیں، پر پھر میں شکراں، لیکن حسن میں
 میری خصوصی دلچسپی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔
 ہر وقت حسین اور خوبصورت لڑکیوں کی ضرورت رہتی ہے
 لیکن ابھی تک ہم کسی ایسی شے کو مارکیٹ میں دینے کے
 قابل نہیں ہوئے جس پر عبور نہ حاصل کرچکے ہوں۔ اس
 سلسلے میں حامل رکاوٹوں میں سے نصف پر ہم قابو
 چکے ہیں لیکن باقی نصف کے لیے ابھی انتظار کرنا ہوگا۔
 "لیکن میرے خیال میں تو جب آدمی مر جاتا ہے تو وہ
 محض ایک لاش ہوتا ہے۔ ٹائیکر بولا "یہ ایک ایسی طویل
 زندگی ہوتی ہے جس پر تمہارے تجربے اور علم اثر نہیں کرتے۔
 "میں اس وقت تو اس مسئلے پر قطعی بحث نہیں کروں گا
 پر پھر میں نے جواب دیا، جو کچھ میں کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے
 کہ آدمی کو اس کی مصروف زندگی سے نکال کر ایک طویل عمر
 کے لیے سلا دیا جائے اور جب ضرورت ہو اسے جگا لیا جائے
 ہمارے ہاں اس زندگی کو موت کی زندگی نہیں کرنا چاہیے
 کا نام دیا گیا ہے۔"

"میں اس وقت یقین کروں گا جب اپنی آنکھوں سے
 دیکھ لوں گا؟" ٹائیکر نے پہلی جہاں چلی۔
 "کیوں نہیں؟" پر پھر میں اس کی پہلی گولی نکل گیا تھا۔
 ابھی تو میری دستہ داری ہے کہ میں ایک اچھا مزہ بان ہوں
 کا بونٹ دوں اور اپنی بادشاہت نہیں دکھاؤں۔ ویسے چلتے
 چلتے میں تمہیں یہ بتا دوں کہ دروازے سے اندر داخل ہونے
 کے بعد میں جب جاتا تھا میں ہلاک کر سکتا تھا تم ہر وقت
 کیمبرے کی زد میں رہے۔۔۔ آؤ اب چلتے ہیں؟"
 ٹائیکر کو اس بات پر حیرت تھی کہ پر پھر میں نے دوبارہ
 اسے جتایا تھا کہ وہی کیمبرے مسلسل اس کی تصویریں لگاتے

ایک پراسرار مورتی کے حصول کی خاطر یونیورسٹی خوفناک
 معرکے کا احوال

سحر و اسرار کی روئے کھڑے کر دینے والی داستان



الوار صدیقی

کے ایک نئے پراسرار اور چونکا دینے والے کہانے

کتاب اپنے قاریوں کو سب سے طلب
 قاریوں یا ادارے کے نام کی قیمت کا
 منجی آرڈر آف سال کتابت
 کتاب آپ کو
 بذریعہ رجسٹرڈ آرڈر ارسال کر دیا جائیگا

محکماتی سکاڈرمیں
 پانچ
 حصوں میں
 250/-

خط و کتابت کے لئے

مکتبہ القریش سرگرم روڈ، اردو بازار، لاہور، فون ۲۲۴۶۶۵

رہے تھے لیکن اُس نے اوشان کا ذکر نہیں کیا تھا حالانکہ اندر وہ اکتھے ہی داخل ہونے لگے۔ ممکن ہے وہ نظروں میں نہ آیا ہو یا پھر سرنگ میں اندھیرے کے باعث دونوں کی ہی تصویریں نہ لی جاسکی ہوں اور پہلی بار ٹائیکر اُس وقت ایکسپوز ہوا جو جب ہال میں داخل ہوا تھا۔ مگر اُس نے بھی اوشان ساتھ تھا، پھر کیوں؟

اُس نے سر جھٹک کر گویا ذہن صاف کیا۔ یہ اُس کا درد سر نہیں تھا۔ یہ یقین اُسے تھا کہ اوشان جہاں بھی ہوگا سو فیصد محفوظ و مامون ہوگا۔

پریچرین اُسے لے کر ایک دوسرے دروازے کی طرف بڑھا۔ جلد ہی وہ اسپتال جیسے ایک کمرے میں موجود کئی متعدد میڈیکل ٹیکنیشنز اور سفید گاؤں پہنے ہوئے نند ڈاکٹرز ایک بڑے گرد و کھڑے جسم پر ایک لڑکی لیٹی ہوئی تھی۔ لڑکی تو بصورت، لباس سے بے نیاز اور یقینی طور پر شی ریکی کمرے میں موجود دوسرے لوگوں نے بھاری پُرسے پہن رکھے تھے۔

”اس کیس میں معمول کو ہمارے جدید ترین اور بہترین سائٹنگ ڈاکٹار کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ پریچرین نے ٹائیکر کو آگاہ کیا: لڑکی کا جسم اس کی موت کے فوراً بعد اچھی فیز سائونڈ اور بلازما کے ذریعے محفوظ کر لیا گیا تھا۔“

”خسوس ہے کہ اُس کیسپاؤنڈ کا لفظ ادا نہ کر پاؤں گا؟“ ٹائیکر کو اس کے پیچھے غرق تو بے حد آیا لیکن وہ پی گیا کیونکہ ابھی وہ مزید تماشے دیکھنا چاہتا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ لڑکی کو تجربے کی حیثیت پر چڑھانے کے لیے جان بوجھ کر مارا گیا ہوگا۔

وہ دوبارہ پریچرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”اس تجربہ کو اس وقت تک دو ڈگری فی گھنٹہ کے حساب سے گرم رکھا جاتا ہے جب تک معمول کی جلد اس کا تقاضہ کرتی ہے لیکن اس مرحلے پر... اُس نے انگلی سے لڑکی کی طرف اشارہ کیا... گرگرائش بڑھادی جاتی ہے تاکہ جسم کے بیرونی حصے زیادہ گرم ہو کر کام کرنا چھوڑ دیں۔“

”یہ یقین ہے کہ بہت سے آلات تیار کیے جانے پہچانے ہوئے تھے جو یہی معمول کے محفوظ جسم میں خون اور بلازما کی ویدوں کے ذریعے پمپ کرنے کی ضرورت پیش آتی یہ کام شروع کریں گے۔ یہ چند ہی لمحوں کی بات ہے۔“

ٹائیکر لڑکی کا جائزہ لینے لگا۔ وہ بے مشکل پس برس

خفک تھا۔

”مجھے افسوس ہے سر، کوئی نہ کوئی مقدر رہ گیا ہے ہم اپنی تمام تر کوششوں اور تجربے کے باوجود دل یا پیچھے چلوں گے کام کے قابل نہیں بن سکے۔ برین ویو انڈیکس پر بھی ہمیں منفی نتائج ملے ہیں، معمول مچ چکی ہے۔“

پریچرین نے عام سے انداز میں کندھے اچکائے اور ٹائیکر کو لے کر آگے بڑھ گیا۔

”ہم آگے بڑھ رہے ہیں، ترقی کر رہے ہیں؟ اُس نے اپنے ہمان کو بتایا۔ ہر بار کوئی نہ کوئی نئی شے سامنے آتی ہے۔ اگر اس معمول نے کام شروع نہ کیا تو پھر سائنس دان نسبتاً زیادہ عمر کی کسی عورت پر تجربہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ تو جوان اور لاہیر عورت کے جسم کی کارکردگی کس حد تک مختلف ہو سکتی ہے؟“

پریچر ایک دروازے کی طرف بڑھا۔ اُس نے ہٹ کر یہ دیکھا کہ ٹائیکر اُس کے ساتھ ہے یا نہیں، مگر چھوٹا تھا اور اُسے پردہ ڈال کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ جب ٹائیکر اور دو محافظ اندر داخل ہوئے تو پریچرین نے ہٹ کر سرسکراتے ہوئے ٹائیکر کی طرف دیکھا۔

”ہاں ہمارا نیا معمول ہے جو ہمارے خیال کے مطابق بالکل پرفیکٹ ثابت ہوگا، یہ بھی ایک لڑکی ہے لیکن ذرا زیادہ عمر کی اور یقیناً ایک آئینہ میں عکس ثابت ہوگی تمہارا کیا خیال ہے، مسٹر ٹائیکر؟“

اُس نے آگے بڑھ کر پردہ ہٹا دیا۔

شیٹ کے ایک ٹیمپر میں ہنوز زندہ ایک لڑکی کرسی پر بیٹھی تھی۔

اور وہ بھی رونے لگی!

ٹائیکر کو پُر سکون نَفَس۔ کوئی محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔ وہ اپنی حرکات و سکنات اور چہرے کے تاثرات پر پوری طرح قادر تھا۔ پریچرین تو کیا اُس کا بائیں ٹائیکر کے چہرے یا کسی عمل سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

”میں تو ایک بات جانتا ہوں، پریچر... اُس نے سو فیصد داخل انداز میں کہا: تمہیں خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کرنے کا فن آتا ہے اور پھر جس طرح تم نے انہیں بٹھا رکھا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔“

ٹائیکر نے طنز کیا تھا لیکن پریچرین نے اسے تعریف سمجھ کر کچھ اور چھوٹ گیا تھا۔

”یہ اتنی خاص تو نہیں؟ اُس نے رونے کی طرف اشارہ کیا لیکن چونکہ یہ ہمارے لیے مشکلات پیدا کر رہی تھی اس لیے ہم نے اسے تجربے کے لیے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کا تعلق امریکہ کے حکم چارہ گرسے ہے، تم جانتے ہو اسے؟“

ٹائیکر اس سوال کا منتظر تھا۔

”میں ایسی لڑکیوں سے کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ میرا سہ الگ ہے اور وہ میں خود بنانا ہوں مجھے کسی کی مدد بھی اس آئی ہے نہ پسند...“

”رائٹ، مسٹر ٹائیکر! میں خود بھی اسی مسلک کا آدمی ہوں۔ اسی لیے کیا یہاں رہتا ہوں؟“

”مجھے تمہارا طریقہ پسند آیا ہے،“ ٹائیکر نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا صرف یہی ہے یا اور بھی ہیں؟“

”درجنوں! پریچرین نے فخریہ انداز میں کہا: آؤ ہمیں اپنا ذخیرہ دکھاؤں؟“

کورڈروں میں چلتے ہوئے وہ ایک ایڈکٹ میں داخل ہوئے جے پہلے کمرے کی طرح دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ یہ خفا بڑا گرو تھا اور اس میں فرنچوز وغیرہ بھی موجود تھا کمرے میں مختلف لباس پہنے ہوئے دس مختلف لڑکیاں موجود تھیں۔ تمام کی تمام ڈبلی پتل، سرو قد اور انتہائی خوبصورت تھیں۔ ٹائیکر نے سب کے چہروں کا جائزہ لیا لیکن اُن میں اسے ایسا نظر نہیں آئی۔

خدا جانے اس شیطان نے اُسے کس کھوہ میں ڈال رکھا تھا۔

”یہ میرا تجرباتی خزانہ ہے، مسٹر ٹائیکر! ان تمام لڑکیوں کو میں عالمی مارکیٹ میں اچھے داموں بیچ سکتا ہوں لیکن میں ان کی قربت کا کرارہ وصول کرتا ہوں، میرے پاس پرائیویٹ جیٹ طیارہ ہے جس کے ذریعے میں انہیں بوقت ضرورت دنیا کے کسی بھی خطے میں مطلوبہ جگہ کو بھیجوا سکتا ہوں میری سروس سب سے بہترین ہے لیکن میں اپنے کاروبار میں دلچسپی اور انفرادیت چاہتا ہوں۔ میرے بھئی ذاتی مسائل ہیں، لڑکیاں تنہا جاتی ہیں۔ بیارہو جاتی ہیں یا سب سے گندی بات یہ کہ موتی ہو جاتی ہیں اور میں اس طرح

تیز رفتاری کے ساتھ کسی چاکو کی مانند اُس کے سینے میں
ترازو بوجھتی تھی۔ اُس نے جینے کی کوشش کی لیکن پھڑپھڑی
سیدھی اُس کے دل میں بیہوش ہو گئی اور وہ انہی قدموں
پر نیچے گر پڑا۔

دوسرے محافظ نے جب اپنے باس کو زمین پر گرے
دیکھا تو ابی ٹانگن سیدھی کرنی چاہی لیکن صرف دو ہی
بکٹ بعد اس نے کوئی ترقی ہوئی تھی ابی جانب آئے
دیکھی۔ آخری پیز جو اس نے دیکھی وہ بھی پھٹری تھی اس
نے جھکا کر دے کر پیز کی کوشش کی لیکن یوں لگتا تھا کہ
پھٹری کوئی تیز لڑا ہو کر جھکنے کے باوجود سیدھی اس کے
ماتھے پر لگی۔ اس سے آگے کا حال دوسرے کو بھی بتانے سے
قاصر تھا کیونکہ پھٹری اس کے ماتھے میں گھس کر گدھے سے
باہر نکل آئی تھی۔ اسے اپنے سر کی تہاں ٹوٹنے کی آواز
بھی سنائی نہیں دی تھی کیونکہ اس سے پہلے ہی اس کی
روح جسم کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔

دروازہ مقفل تھا لیکن آئینے کے مضبوط ہاتھوں نے
ہینڈل گھمایا تو لاک کلک کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گیا۔
نالا کھٹے کی آواز میں کر روئی نے چونک کر سر اٹھایا
اور پھر اپنے سامنے آئینہ کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پلکیں اُس
نے پلکیں جھپکائیں کہ کہیں یہ خواب تو نہیں لیکن وہ شہزاد
ہی تھا۔

وہ چند شانیہ قبل ہی جوش میں آتی تھی شام کے وقت
اُسے کوئی نشانہ نہ آتا اور دوا دے کر بے جوش کر دیا تھا۔ اُس
کو ایک ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ کل اُس پر ایک تجربہ کیا جانے والا
ہے اس لیے وہ جانے نہیں کہ اُن کو مکمل تین دن لے جائے جب
اُس کی آنکھ کھلی تو اُس نے خود کو اس کرسی پر بیٹھا پایا تھا۔
اُس کے ہاتھ پیر آزاد تھے لیکن وہ بخور میسی نقابست
عموس کر رہی تھی، جانے وہ کون سی دوا تھا؟
پھر اچانک اُسے ڈاکٹر کی بات یاد آئی کہ اُس پر کوئی
تجربہ کیا جانے والا ہے۔ وہ سوچنے لگی کہ بتائیں وہ تجربہ
کیا ہو گا؟ غور ہونے کے بعد سب اب تک اُسے کوئی نقصان

تھا۔ ملازم چھڑیاں دے کر واپس جا چکا تھا بس دونوں
شاٹنگ کن بردار دو دروازوں پر بیٹے کھڑے تھے۔

”کیا تم تیار ہو، میرے مقدس دشمن؟“ پر پھر سے تھکے ہوئے کہا ”میری کوشش ہو گی کہ میں تمہیں انسانیت پر مبنی دیکھوں۔“ یہ خیال ہے کہ جو دوسرے کی ٹانگ یا اپنے توطؤ والے اسے فاتح تصور کر لیا جائے گا، درست ثابتائیں گے فوراً اس سے اتفاق کیا۔

”ریڈی“ پر پھر تمام جنگی اصولوں کا حیا ل رنگہ رہا تھا اور ٹائیگر کے بلوں پر ملکر ایٹ دوڑ رہی تھی۔ وہ جانا تھا کہ اگر ان کا فیصلہ ہوئے ہیں محض چند سکنڈ گلیں لگے لیکن پھر پھر بین یوں تیار ہو رہا تھا جیسے گھنٹوں پہلے کا ہر دو گرام ہو۔

وہی ہوا جو ٹائیگر نے سوچا تھا۔

اُس نے پرنسپل کو پہلے حمایہ کرنے کی دعوت دی۔ پرنسپل
چند ہی لمحے بیٹھا اور پھر ٹھٹھی لہراتا آگے بڑھا۔

اس کے استعمال کا کوئی ارادہ ہی نہیں رکھتا تھا کیونکہ اس کی قطعی ضرورت نہیں تھی۔

جو نہی پر پھر من قریب آیا یا ناگیرنے بری رفتاری سے
اُس کی چٹری پر باہد ڈال دیا۔ پر پھر کی گرفت کافی سخت
تھی لیکن ناگیرنے کے لیے وہ کسی کمزور سے بچنے کی گرفت سے
زیادہ ڈھکی۔ اگلے ہی لمحے چٹری ناگیرنے کے داہیں باہد میں
مستقل ہو چکی تھی جہاں پہلے سے ایک چٹری موجود تھی۔
پر پھر میں کو حیرت کا ایک شدید ہتھکال کوئی شخص
ان تک اُس کی گرفت میں آئی ہوئی شے چھلانے لگا تھا
اور ناگیرنے یوں چٹری کو پہنچ لی تھی جیسے مکین سے بال
نکل رہا ہو۔

ہر پھر جنت اپنی رو میں آگے آیا تو سامیگر کے بائیں
 ہاتھ کی درمیان انگلی دروازے پر دستک دینے کے سے
 انداز میں اُس کی گتلی پر پڑھی اور پھر پھر جنت کوئی آواز نکالے
 غیر زمین پر ڈھے گا۔

ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑ لی ہوئی دونوں چھڑیاں باری باری محافظوں کی طرف اُچھال دیں۔

دائیں دروازے والے محافظ کو بس اتنا یاد تھا کہ اُس نے چھٹی کی کو اپنی جانب آتے دیکھا تھا لیکن یہ وہ

کا خواہش مند تھا اور نہیں چاہتا کہ کسی کو شکار کرنے سے پہلے
 تم میری شکار بن جاؤ، لیکن اگر تمہاری ہی خواہش ہے تو
 مجھے کوئی اعتراض نہیں... بیچاس فٹ کے فاصلے سے اشارہ
 ۵۴ کے دروازے سے نشانہ لگائے گئے بارے میں کیا خیال ہے؟
 ٹائیکون نے نفی میں سر ہلایا اور کہنے کے بارے میں کیا
 خیال ہے؟ ۵۵

”پھر سوچ لو تو جوان، تم اُس میں بھی تجھ سے نہیں جیت سکو گے، جب تک تم زبردست پُرہنج میں معمول کی نیند سو رہا تھا اور تمہاری آمد کے باعث میری نیند خراب ہوئی جس کے اثرات اب بھی تجھ پر طاری ہیں لیکن اس کے باوجود میں محض دو مٹکوں میں تمہرے قایم پاکستانیوں اس کے بعد میں دوبارہ سوئے مانا چاہتا ہوں، وہ تھی مٹی سی چینی لڑکیاں میری نظر میں“

تایا کرتے تھے کہ اس کی سزا میں سے سزا ملے گی۔ وہ پہلے ہی میں کوئی حال
ارٹا نہیں جانتا تھا۔ اس کا دل و غم اس کے ہاتھ پر تھا کہ وہ اس
کے اس سب سے پہلے کو تباہ کرے گا اور اس کے بعد ہی میں
کوٹھڑی پر لٹا کر مارے گا تاکہ اس کو اس سے
فریت ہو۔

روبی کے انگوٹے حوالے سے وہ چونکہ ایک کاروباری مجرم
فاس لیے وہ اطمینان سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ یہی سوچ
اس نے پیر پیرین کو مقابلے کی دعوت دی تھی کہ وہ اس
بائے اسے بے ہوش کر کے روپی کو کسی محفوظ مقام تک
پہنچائے گا اور پھر مایا کو تلاش کر کے اس سیٹ اپ کو اڑا
دے گا۔

میں بچہ نہیں اسے ایک چھوٹے سے جنازہ میں لے آیا تھا
 نے مائیکرو کو بتایا کہ جنازہ اس نے اپنے اور کام پر جانے
 لی ٹریکوں کی ورزش کے لیے بنوایا ہے اس وقت جنازہ
 لی پڑا تھا۔

ایک ملازم نے دونوں کو کوارٹر اسٹاف لاکر دیں۔ انہیں
دو بی افریق کے درختوں کی تنہا کڑی سے بنایا گیا تھا۔
یہ دو لڑکی طرح چارٹ لمبی اور کوئی ایک اینٹ کوئی
ریاں تھیں۔ اس کا ایک دوسری ادی کا بازو، ریڑھ کی
جی حتی کہ گردن تک توڑ کے تھا۔

اس کا رقبہ تیس مربع گز تھا۔ کوئی نمائشی ڈراما موجود نہ تھا۔

کی مایوس تجارت کے غلاف چوں کا
 اُس نے کور ہو کر کی طرف ہاتھ لایا نہ اپنی کی وجہ سے
 تو میں اپنے سر ٹھوکیا کیونچوں کو غمخوار کر رہا ہوں۔ جب وہ
 کامیاب ہو گئے تو میرے مسائل کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔
 روٹیوں کو بچہ کر کے محفوظ کر لیا جائے گا۔ جس روٹی کا
 آئندہ ملا اس میں زندگی کی حرارت دوڑا کر اُسے کالک کے
 پاس روانہ کر دیا جائے گا۔ دینے کے کسی بھی حصے میں، چین،
 انگلینڈ، سوڈان، برونائی، ارجنٹائن، سب کچھ میری دسترس
 میں ہے۔ کام ختم ہونے کے بعد انہیں واپس لا کر دوبارہ
 منجمد کر دیا جائے گا اور یہ عمر اُس وقت تک کا ہو گا جب
 تک دوبارہ اُس کی ضرورت نہیں پڑے گی یہی میری زندگی
 کا مقصد ہے اور یہی میرا خواب ہے۔“

ٹائیکس اس کے الفاظ پر مشکل میں گر پڑا تھا۔ وہ سکت
 جامد روی کو دیکھ چکا تھا اور بھی من چکا تھا کہ اگلا تجربہ
 اسی پر ہونے والا ہے۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ پوچھ کر انہی
 قدموں پر زمین میں گاڑ دے لیکن انجی مایا کا کف یہ بتاتی تھا۔
 ”آؤ میرے اچھے آدمی، چلیں۔ یہ پتھر جیٹے ٹائیکس کے
 کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ میرے ساتھ شامل ہو کر تم
 پیش کرو گے۔ بہت سی اضافی مراعات، جیسے دیوانی خوبصورت
 ترین انگوٹوں سے دوستی، دنیا بھر کا سفر اور اس جیسی اور کئی
 رعایتیں بھی چوں گی۔“

”مجھے سب منظور ہے؛ تاہم اگر نے دفعہ کہا، لیکن
ایک شرط پر۔“
”وہ کیا؟“

”پہلے تم کسی مقابلے میں مجھے شکست دے دو“
 ”ارے! پرہیزچیز میں ہتھیار لگا کر ہنسنا، اس کا بھاری
 جھگڑا جسم بڑی طرح ہٹے لگا تھا۔ میں تباہی شربت سمجھ رہا
 ہوں۔ تباہی خاں! یہ کہ میں اپنے جھٹے کیے باعث زیادہ
 آسانی سے بھاگ دوڑ نہیں کر سکتا گا اور تم جلد ہی مجھ پر
 قابو پا لو گے۔۔۔ نہیں اچھے آدمی۔۔۔ یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔
 میں کم از کم تمہارے لیے فوٹا قابل شکست ہوں“
 ”یوں کہو کہ میرے مقابلے پر اسے سے پختا چاہتے ہو؟“
 ”نیکرے اسے ناؤ دلایا۔

اس لیے کہہ رہا تھا کہ قہراری خدمات سے میں فائدہ اٹھانے

طرح مرنا بھی اسے قبول نہیں تھا اس نے چونک کر شہزاد کو دیکھا لیکن وہ پرسکون انداز میں لاؤڈ اسپیکر سے سنائی دینے والی آواز کی طرف متوجہ تھا۔
 ”جرا اسپیکر کے نیچے راہداری کی دیوار پر ٹیلی فون نصب ہیں، کسی بھی کیو ٹیکسٹ پر پچھ سے رابطہ قائم کرو تم دونوں کی

ایک نوجوان کی عجیب داستان
 جو اپنی یادداشت کھو بیٹھا تھا

گم کردہ

یعقوب جمیل کے قلم سے

خوبصورت مرد و رق بہترین طباعت و کتابت

قیمت = 100 روپے

مکتبہ القریش

سرگھر روڈ اردو بازار لاہور

7668958

الف لیلة ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ

انسان اور شیطان

مصنف محمد فراز

امیر علی خان کی خوفناک آب ہیتی

مکتبہ القریش سرگھر روڈ اردو بازار لاہور

فون 7668958

نصب لاؤڈ اسپیکر زجاگ اٹھتے تھے اب اُن میں سے
 نفع آواز میں برآمد ہو رہی تھیں۔

ٹائیگر نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ یہ حصہ اُس کے لیے
 نیا تھا۔ وہ اندر داخل ہونے وقت یہاں سے نہیں گزرا
 تھا۔ ایک جگہ سے، لیول بی، ایئرل تھری، کے الفاظ
 نکلے نظر آئے تھے۔ پھر اچانک ہی اُن کے سروں پر نصب
 لاؤڈ اسپیکر سے ایک بھاری جھرم آواز سنائی دینے لگی۔
 ”مبارک ہو امیر ٹائیگر!“ بولنے والا پتھر یں کے
 علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ بہت اچھے رہے تم، تمہاری
 پھرتی اور ذہانت واقعی قابلِ تعریف ہے لیکن سچ مانو کہ
 مجھے اس کی توقع بالکل نہیں تھی اسی لیے میں نہیں ایک
 آسان لقمہ سمجھ رہا تھا۔۔۔“

وہ چند ثانیوں کے لیے رکا اور پھر گویا ہوا۔
 ”... یقیناً تمہیں حیرت ہوگی کہ تم نے مجھے ہوش
 کیا تھا اور محض چند ہی منٹ کے اندر میں ہوش میں
 اگر تم سے مخاطب کسی طرح ہوں تو اس کا جواب صرف وہ ہے
 کہ جو لوگ اتنی ترقی کر چکے ہوں کہ انسانوں کو متحد کر کے
 انہیں دوبارہ زندگی دینے کے تجربات میں مصروف ہوں،
 ان کے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں، یہ بھی میرے لیے ایک
 کھیل تھا لیکن تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے، یا تو تم
 مجھے رپورٹ دو کہ تم میرا ساتھ دینے کا فیصلہ کر چکے ہو یا
 پھر اپنی خوبصورت عیوب پر روئی کے ساتھ مرے کو تیار رہو
 جاؤ اور یہ میں تباہوں کر تم دونوں چند منٹ سے زیادہ زندہ
 زہرہ کو گئے۔ بد قسمتی سے تم جس علاقے میں موجود ہو دوں
 کسی قسم کا خود کار ہتھیار نصب نہیں کیونکہ حساس کرنا
 جیسکس زون اور ایئرل تھری یوں بی پر ہتھیار جانے کی
 اجازت نہیں مگر تم سے غلط ہے، کبھی ہمارے پاس اور بہت سے
 طریقے ہیں، اس وقت میری گھڑی کے مطابق ٹھیک سین بج کر
 اٹھاؤں منٹ ہوئے ہیں اور محض دو منٹ بعد نصف تمہارے
 علاقے کو اس کی فراہمی روک دی جائے گی بلکہ اس سیکٹر میں
 موجود باقی ماندہ ہوا کو بھی بیوں کے ذریعے نکال لیا جائے
 گا تمام اشیا کو محفوظ طاقا میں منتقل کر دیا گیا ہے اور ارباب
 کلین ہونے میں مزید چھ منٹ لگیں گے اس لیے مجھے اپنے فیصلے
 پر عمل کرنے میں کسی قسم کی ہچکچی ہٹ نہیں ہوگی“

روئی مرنے سے کبھی خوفزدہ نہیں ہوتی لیکن اس

وہ اُس کے گلے لگ کر رونا چاہتی تھی اسے اپنی جنت کا
 یقین دلانا چاہتی تھی اور بتانا چاہتی تھی کہ اب وہ اسے
 کبھی تنگ نہیں کرے گی۔

لیکن جو بھی وہ لڑکھڑاتی ہوئی شہزاد کے قریب پہنچی
 وہ دُور ہٹ گیا۔

”مجھ سے پرے رہو!“ اُس نے خشک انداز میں کہا تو
 روئی کے تمام ارمانوں پر اوس بڑ گئی۔

”تم جنگلی، وحشی، جاہل، تم کیا جانو کہ میں نے یہ دن
 تمہارے انتظار میں کس طرح گزارے ہیں؟“ وہ باقاعدہ رو

دی ”تم؟ آئے تو شاید میں مر گئی ہوتی؟“
 ”میں اللہ کا شکر ادا کرتا کہ بغیر جاؤ تو نے کے ہی
 پڑھیل سے جان چھوٹ گئی“

”شہزاد...“ روئی نے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹائیگر نے ہاتھ
 اٹھا کر اسے بولنے سے منع کر دیا۔

”شعوبے بہانے کے لیے بہت وقت پڑا ہے، اُس کا
 انداز اب بھی جارحانہ تھا، فی الحال یہاں سے نکلو،“

روئی ساکت ہو گئی، وہ ایک تنگ اس ظالم شخص کو
 دیکھ رہی تھی اور وہ لا تعلقی سا ایک کونے میں کھڑا تھا۔

”میں نے کہا ہے باہر چلو،“ ٹائیگر تخت لچے میں بولا۔
 ”مگر مجھے یہ آسوکسی اور کو دکھانا“

”روئی اب بھی اپنی جگہ پر گم سم کھڑی تھی ٹائیگر نے
 آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچنا ہوا راہداری
 میں لے آیا۔

راہداری خالی پڑی تھی۔ دُور دُور تک کوئی شخص
 نہیں تھا۔ ٹائیگر تیز قدموں سے ایک جانب بڑھا۔ روئی

کا ہاتھ اب بھی اُس نے تھام رکھا تھا اور اس نے چاری
 کو اُس کا ساتھ دینے کے لیے باقاعدہ ہٹا گنا پڑ رہا تھا۔

گراؤ جو جنگ سیلوں تک انہیں کوئی نظر نہیں آیا
 لیکن پھر انہیں کچھ لوگ نظر آئے جو اڑا تھری کے عالم میں
 اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔ ٹائیگر اور روئی اطمینان سے

اُن کے درمیان سے نکلنے چلے گئے۔
 وہ ایسے علاقے میں جا نکلے تھے جہاں سیلوں میں

انہیں متحدہ انسانی جسم نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر نے سامنے
 نظر دوڑائی چوڑی راہداری کا آخری سراور اُن تھا۔

راہداری کی پچھت میں ہر بیس منٹ کے فاصلے پر

نہیں پہنچایا گیا تھا اور نہ ہی اغوا کنندگان نے اُس سے
 کسی قسم کی کوئی زیادتی کی تھی۔

البتہ اُسے شک تھا کہ وہ ایک طویل عرصے تک تنہی
 عمل میں رہی ہے اور اغوا کرنے والوں نے اس عالم میں اُس

سے متعدد سوالات بھی کیے تھے۔ اُس نے انہیں اپنا نام
 ڈائنامکس ویل بتایا تھا لیکن بے ہوشی کے ایک طویل

وقف کے بعد اُسے اُس کے اصل نام روئی سے بکا جانے
 لگا تھا اور اُسے یاد تھا کہ عالم ہوش میں اُس نے کسی کو

اپنا اصل نام نہیں بتایا تھا۔
 روئی کے حوالے سے وہ یقیناً چارہ گر کے بارے

میں بھی جان گئے ہوں گے۔ بہرام، اوشان اور ٹائیگر کی ذات
 بھی اُن سے چھپا نہیں رہ سکی ہوگی۔

ٹائیگر کا خیال آتے ہی وہ بے چین ہو گئی، آنسوؤں
 میں اُس کا دل جتنی بار دھڑکا تھا اُس نے شہزاد کو یاد کیا

تھا۔ جب وہ اغوا ہوئی اُس وقت ٹائیگر ایک مشن میں
 مصروف تھا لیکن واپسی پر تو اسے اغوا کا پتا چل ہی گیا

جو کہ پھر وہ اس تک اُس کی مدد کو کیوں نہیں آیا؟
 وہ دل کے متضاد جذباتوں پر غور کرنے لگی۔ جب وہ

سامنے ہوا تو اسے بے تحاشا تنگ کرتی، پریشان کرتی
 لیکن یہ بھی اُس کی محبت کا ایک انداز تھا۔ وہ اُسے دل و جان

سے چاہتی تھی لیکن تنگ اس لیے کرتی تھی کہ شاید وہ بھی
 کسی مرحلے پر کھل کر سامنے آجائے لیکن وہ تو اُس کے

سامنے سے بھی بدکنا تھا۔ وہ ایک ظالم شخص تھا جو نہ
 دلوں کی اہمیت جانتا تھا نہ کسی کا دل رکھنا اسے آتا تھا۔

اُس نے دل ہی دل میں عہد کیا کہ ایک بار وہ اُسے
 بچانے آجائے پھر زندگی بھر اسے تنگ نہیں کرے گی۔ کاش

ایک مرتبہ وہ آجائے۔۔۔ صرف ایک بار...
 اُس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹ گیا۔ دروازے کی کلک

پر وہ چونکی تو سامنے شہزاد کھڑا تھا۔ اُسے اپنی آنکھوں پر
 یقین نہیں آ رہا تھا لیکن بار بار پلکیں جھپک کر دیکھنے پر بھی

وہ اُسے شہزاد ہی نظر آتا تھا۔
 ”شہزاد...“ اُس کے ہونٹوں سے سرگوشی سے خارج

ہوئی۔ اُس کی آنکھیں تنگ تھیں اور آواز زندگی ہوئی
 تھی ”میں نے تمہارا بہت انتظار کیا“

وہ لٹا ہٹ کے باوجود اٹھ کر شہزاد کی طرف بڑھی

جاں بخشی کر دی جائے گی، یاد رکھو سٹائیکر اگر تم نے ابھی مجھے فون نہ کیا تو تمہارے پاس زندہ رہنے کے لیے صرف سات منٹ باقی ہیں۔

* ٹائیکر نے یہ بات سنی سے سر جھٹکا اور روٹی کا ماتھہ ختم کر دیا۔ اسی کے آخری منٹ کی طرف بڑھا۔ پچاس فٹ کا فاصلہ اُس نے ایک چھپکنے میں طے کر لیا تھا لیکن روٹی بے چاری کا برا حال تھا وہ اُس کے ساتھ باقاعدہ گھسٹ رہی تھی۔ یہاں فرار کے وہ راستے ہونے چاہئیں تھے جن پر ٹائیکر اور اوشان پر فائرنگ ہوتی تھی۔ پھر ملی سلیبس بے شک خود کاراز طریقے سے پیش تھیں لیکن وہ کھلتی نہ تھیں۔ مگر وہ سوراخ کہاں تھے؟ وہ کس طرح نمودار ہوتے تھے؟ ٹائیکر یہی سوچ رہا تھا لیکن ابھی تک اُسے کوئی ایسی شے نظر نہ آئی تھی جس پر شہرہ بیکسٹرم کا شہر ہو سکتا۔

راہداری کا آخری سوا بھی پاٹ تھا۔ کوئی دروازہ اور کوئی سوراخ، صرف ایک پتھان تھی جسے تراش کر دیوار کی صورت دی گئی تھی۔

ٹائیکر واپس ٹراپ وہ راہداری کی دیواروں کو ٹھونک رہا کہ دیکھ رہا تھا۔ اُسے کسی قسم کی ٹیویوں اور تاروں کی تلاش تھی لیکن دونوں سمت صرف اور صرف مضبوط قسم کی پتھان تھیں۔ ٹائیکر نے ٹھنڈی دیکھی۔ ٹھیک چار بجے تھے، اسی وقت سروں پر گئے۔ ٹائیکر نے دوبارہ آن ہو گئے۔

”ٹھیک چار بجے ہیں۔ بولے والا اس بار بھی پرہیز میں ہی تھا۔ مگر ٹائیکر اور مس روٹی اپنی نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ابھی تک تمہاری طرف سے ایسی کوئی کارروائی نہیں ہوئی جس سے میں یہ اندازہ لگا سکا کہ تم میرے ساتھ شامل ہو رہے ہو۔ چنانچہ خدا حافظ... آج کل کی فراہمی منقطع کر دی گئی ہے اور جو کچھ بچے والے پچھلے مہینہ میں سیکند بعد اشارت کر دیے جائیں گے یا

پتہ نامی خاموشی ہی جس کے بعد اسپیکر سٹم پر ایک نئی آواز سنائی دی۔

”ایٹشن، ایٹشن! اگر آپ جیٹس سیکشن میں فرسٹ

کلاس ریڈارٹ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تمام کو ایف ایف ڈی ایف فرسٹ ٹیکسٹ پر فلوور کے ریفریکٹیشن سیکشن میں ریڈارٹ کریں۔ تمہارے آلات ایک بہت بڑے بریک ڈائن کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

مقبول مصنف
علیم الحق حقی
کی
لازوال اور خوبصورت تحریریں
جن کو آپ کبھی فراموش نہ کر سکیں گے

مٹی کی امانت (۲ جلدیں) ۳۰۰/۰۰

وقت کے فاصلے ۲۲۵/۰۰

پروانہ ۱۷۵/۰۰

حج اکبر ۱۵۰/۰۰

بیٹے کا سیاہ چھوٹ ۱۵۰/۰۰

کان کن ۱۰۰/۰۰

بالائے ستم ۹۰/۰۰

امید کا دیا ۱۰۰/۰۰

جانم جان جہاں ۹۰/۰۰

دادا چوڑی اور نوڑی ۱۳۵/۰۰

مکتبہ الفریض سرگرمڈ آرڈر بازار لاہور

فون: 7668958

اس لیے جلد نہیں۔“
”ہم اس سسٹم کو تباہ کرنے آئے ہیں۔“ ٹائیکر نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ ”تم کہو اب ان کا کام کرتے ہو؟“

”ہاں!“ آنے والے نے اقباط میں سر ہلایا۔ اس کا ہجہ بھی اب بدل گیا تھا۔ ”میں محافظ اور ٹیکسٹن کی دوسری فٹے داریاں اور کڑا ہوں۔ میرا کام ڈانوں اور بیچوں پر نگاہ رکھنا اور یہاں تک کام انجام دینا ہے۔“

”تم جانتے ہو، اور میری منیوںوں پر کیا ہو رہا ہے؟“
”یقیناً! وہ لوگ کتے بلیوں کو خمد کے دوبارہ زندہ کرنے کے تجربات کر رہے ہیں، یہ کوئی جانتا ہے۔“
”اور اب وہ انسانوں کو بھی جند کر رہے ہیں۔ کیا تم یہ بات جانتے ہو؟“

”اوہ! ناممکن...!“
”یہی حقیقت ہے۔“ ٹائیکر نے ٹرائیوں اور جسر شر

سینٹ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم نے کبھی انہیں تباہ کرنے کا سوچا ہے؟“ اُس نے تاروں اور شیشی کی طرف اشارہ کیا۔

”نہیں! وہ مجھے بہت اچھی سمجھ دیتے ہیں۔“
”کیا تم کوئی کونسل ریکارڈ رکھتے ہو؟“

”نہیں بھئی! میں صرف ایک ٹیکسٹن ہوں۔“
ٹائیکر بھراؤ بھراؤ آؤٹ پٹ اور میسج کی لائن کی

طرف متوجہ ہو گیا۔ انہیں سمندری بانی کو جوسر کا اندر آ جانا تھا، نکالنے کے لیے بیچوں کی ضرورت تھی۔ تقریباً نصف سے زیادہ کمپلیکس سطح سمندر سے نیچے تھا۔ اس لیے یہ بیس ان کے لیے نہایت اہم حیثیت رکھتے تھے۔

”یہ بیس کس طرح آپرٹ ہوتے ہیں؟“ ٹائیکر نے پوچھا۔
”کیا ان کی پاور کے ذرائع الگ ہیں؟“

”نہیں! یہ بھی میں یاد دلاتا ہوں۔“
”سچے کر آؤ؟“ ٹائیکر کا ہجہ ایک دم بدل گیا۔ ٹیویوں

ٹیکسٹن نے صرف ایک لمحے کے لیے ٹائیکر کی طرف دیکھا، دونوں کی نگاہیں ملیں اور ٹیکسٹن اُسے قدموں والیں چل دیا۔ دونوں بعد جب وہ لوٹا تو اُس کے ہاتھ میں ایک ٹراسا سٹیج موجود تھا۔

ٹائیکر رینگے کے کمرے چھوٹے سے پوائنٹ تک پہنچا۔ جہاں سے تینوں جنرلوں کے تار ٹرانسفارمر میں داخل ہوتے تھے۔

ٹائیکر نے پوائنٹ کا جائزہ لیا اور پھر رینگے کے ایک ہلکے سے دارے آدمی کی ٹانگ سے ٹوٹے ہوئے تینوں تار ٹوٹ گئے۔

”جلی کے تاروں کے ٹوٹنے سے ہمارا کام صاف ہوا۔ ٹائیکر کو

اس لیے جلد نہیں۔“
”ہم اس سسٹم کو تباہ کرنے آئے ہیں۔“ ٹائیکر نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ ”تم کہو اب ان کا کام کرتے ہو؟“

”ہاں!“ آنے والے نے اقباط میں سر ہلایا۔ اس کا ہجہ بھی اب بدل گیا تھا۔ ”میں محافظ اور ٹیکسٹن کی دوسری فٹے داریاں اور کڑا ہوں۔ میرا کام ڈانوں اور بیچوں پر نگاہ رکھنا اور یہاں تک کام انجام دینا ہے۔“

”تم جانتے ہو، اور میری منیوںوں پر کیا ہو رہا ہے؟“
”یقیناً! وہ لوگ کتے بلیوں کو خمد کے دوبارہ زندہ کرنے کے تجربات کر رہے ہیں، یہ کوئی جانتا ہے۔“
”اور اب وہ انسانوں کو بھی جند کر رہے ہیں۔ کیا تم یہ بات جانتے ہو؟“

”اوہ! ناممکن...!“
”یہی حقیقت ہے۔“ ٹائیکر نے ٹرائیوں اور جسر شر

سینٹ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ ”کیا تم نے کبھی انہیں تباہ کرنے کا سوچا ہے؟“ اُس نے تاروں اور شیشی کی طرف اشارہ کیا۔

”نہیں! وہ مجھے بہت اچھی سمجھ دیتے ہیں۔“
”کیا تم کوئی کونسل ریکارڈ رکھتے ہو؟“

”نہیں بھئی! میں صرف ایک ٹیکسٹن ہوں۔“
ٹائیکر بھراؤ بھراؤ آؤٹ پٹ اور میسج کی لائن کی

طرف متوجہ ہو گیا۔ انہیں سمندری بانی کو جوسر کا اندر آ جانا تھا، نکالنے کے لیے بیچوں کی ضرورت تھی۔ تقریباً نصف سے زیادہ کمپلیکس سطح سمندر سے نیچے تھا۔ اس لیے یہ بیس ان کے لیے نہایت اہم حیثیت رکھتے تھے۔

”یہ بیس کس طرح آپرٹ ہوتے ہیں؟“ ٹائیکر نے پوچھا۔
”کیا ان کی پاور کے ذرائع الگ ہیں؟“

”نہیں! یہ بھی میں یاد دلاتا ہوں۔“
”سچے کر آؤ؟“ ٹائیکر کا ہجہ ایک دم بدل گیا۔ ٹیویوں

ٹیکسٹن نے صرف ایک لمحے کے لیے ٹائیکر کی طرف دیکھا، دونوں کی نگاہیں ملیں اور ٹیکسٹن اُسے قدموں والیں چل دیا۔ دونوں بعد جب وہ لوٹا تو اُس کے ہاتھ میں ایک ٹراسا سٹیج موجود تھا۔

ٹائیکر رینگے کے کمرے چھوٹے سے پوائنٹ تک پہنچا۔ جہاں سے تینوں جنرلوں کے تار ٹرانسفارمر میں داخل ہوتے تھے۔

ٹائیکر نے پوائنٹ کا جائزہ لیا اور پھر رینگے کے ایک ہلکے سے دارے آدمی کی ٹانگ سے ٹوٹے ہوئے تینوں تار ٹوٹ گئے۔

”جلی کے تاروں کے ٹوٹنے سے ہمارا کام صاف ہوا۔ ٹائیکر کو

اس لیے جلد نہیں۔“
”ہم اس سسٹم کو تباہ کرنے آئے ہیں۔“ ٹائیکر نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ ”تم کہو اب ان کا کام کرتے ہو؟“

بجلی کا ایک چمک بھی لگا لیکن وہ انتہائی اعتماد کے ساتھ اپنی جگہ کھڑا رہا۔ ٹیکشن جیت سے اس مجبوسہ کو دیکھ رہا تھا جس پر بجلی نے بھی اثر نہیں کیا تھا۔
 "رباں! اب بھی چل رہے تھے لیکن ان سے بجلی لڑنے لگا
 میں منتقل نہیں ہو رہی تھی۔"

"ہنترے کرم اور چلے جاؤ،" ٹائیگر نے ٹیکشن کو مخاطب کیا۔ "یہ جگہ غلط ہی دی ویریں فلیج ہلڈس کے پائوں میں غرق ہونے والی ہے۔۔۔ کہ تم یہاں سے جلد از جلد نکلنے کا راستہ جانتے ہو؟"

"ہاں! راستہ! یہ قطعی محنت نکالنے ہے۔"
 ٹیکشن آگے بڑھ کر وہی سیڑھیاں چڑھنے لگا جس سے ان کے کچھ وز پھٹے ہی چھپے بیٹھے تھے۔ ٹائیگر اور دہلی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ ٹیکشن بھاگ کر دیوار پر گئے ایک لاؤڈ اسپیکر کے پاس پہنچا اسے ایک طرف کیا اور اس کے عقب میں نصب ٹائم پینسل کھینچا۔

کوئی دھڑکا چار ضرب غورٹ ٹھوکا ایک جانب کھسک گیا۔ ٹھیک اسی وقت غورٹ کی آدھی روشنیان گل ہو گئیں۔
 "یہ بڑاں کروڑ پڑھی ہیں!" ٹیکشن نے ٹائیگر کو بتایا اور ساتھ ہی اس راستے کی طرف اشارہ کیا جو پینسل کھینچنے سے نمودار ہو گیا تھا۔

"یہ جیرے کا سب سے فضی علاقہ ہے۔" ٹیکشن کہہ رہا تھا یہاں سے پانی کی نہری تیس میٹر ہے۔"
 ٹائیگر نے خوب دیکھ لیا۔ وہی کو باہر نکلے میں مدد دی لیکن وہ خود اسی سوراخ میں کھڑا رہا تھا۔

"تم میری داپسی تک نہیں ٹھہرنا۔" ٹائیگر نے دہلی کو کہا انڈر ایسی ہی تھا جیسے ڈنٹ رہا ہو۔ "میں پرچہ جیسے مٹ کر واپس آتا ہوں۔"

دہلی نے نہ جانتے ہوئے بھی اسے پکارتا چاہا لیکن ٹائیگر دوبارہ شگاف میں گم ہو گیا۔

"تم اس جگہ کے بارے میں کیا جانتے ہو؟" ٹائیگر اس بار ٹیکشن سے مخاطب تھا۔

"میں اس کی تعمیر میں شامل رہا ہوں۔ مجھے یہاں دس سال کا عرصہ چھوڑا ہے۔"

"گڈ! اب تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں ہنگامی صورتحال پیش آنے کی صورت میں پرچہ زمین پناہ لے سکتا ہے، کیا یہاں کوئی خفیہ سڑگ یا بولٹ ہیں بھی موجود ہے جسے وہ استعمال

کر سکتا ہے؟"

"میں نے سوائے بڑے دفتر کے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں دیکھا۔" ٹیکشن نے کندھے اچکائے۔

"مجھے راستہ دکھاؤ۔"
 ٹیکشن فوراً چل پڑا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ مختلف جگہوں پر انہیں متحد افراد دکھائی دیے لیکن وہ اپنی ہی پریشانی میں مبتلا نظر آتے تھے۔ انہوں نے دونوں سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

کوئی جینکس سب بھی اب ہم ٹائیگر سے نظر آتے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے ان کا ریفر پوریشن سب سے بھی ناکارہ ہو گیا ہو لیکن ان کا دھڑکنا اس حد تک کم تھا کہ وہ ابھی بھی گھٹنوں تک محفوظ رہ سکتے تھے۔

ٹائیگر کو سفید کپڑوں میں بیٹوں ایک ڈاکٹر نظر آیا لیکن وہ انہیں دیکھتے ہی ایک سمت بھاگ نکلا۔ ٹائیگر محض سٹپا کر رہ گیا تھا۔

ٹیکشن اسے کر چند میٹر ہاں چڑھا گیا۔ اب وہ ایک دوسرے کو ریڈر میں موجود تھے۔ کوئی دھڑکنا خاصی روشنیان چلچلی تھیں اور وہ ان غیر برسی کی تھی۔

"یہاں دھڑار کی نظام ہے۔" ٹیکشن نے ٹائیگر کو بتایا۔ "بیک وقت دو بیل کام کرتی ہیں، اگر ایک میٹر غراب ہو جائے تو دوسری میٹر خود بخود کام شروع کر دیتی ہے۔ اس طرح نصف روشنیان ہر وقت چلتی جاسکتی ہیں لیکن رہا ان جہیز کے بغیر ان کی عمر بیس منٹ سے زائد نہیں۔"

سانسے سے کسی نے ناک کیا۔ ٹائیگر نے ایک شکل اس کی جانب کیٹے ہوئے دیکھا۔ وہ ڈسٹا لیا تھا جو اوڑھنے اس کے قریب سے گزرتا ہوا ایک دیوار میں گھس گیا۔ اسے حیرت تھی کہ ٹائیگر نے کیا ہے کیونکہ یہ کوئی جینکس ایسا تھا جہاں ٹائیگر کی سخت مخالفت تھی۔

ٹیکشن جیت سے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ گولی سے یوں نکلا جانے والا اس کی زندگی کا یہ پہلا شخص تھا۔

"تم جانتے ہو کہ دس خوبصورت لڑکیوں کو کہاں قید رکھا گیا ہے؟" ٹائیگر نے دھیرے سے اس کے کندھے پر چھکی دے کر مخاطب کیا تو وہ پتہ تک پڑا۔ اس نے فوراً اثبات میں گردن ملا دی۔ تب پھر جاؤ اور دروازہ توڑ کر انہیں رہا کر دو۔ انہیں کوئی فوری طور پر یہاں سے نکل جائیں، ورنہ ان کی صلاحیت

کی طاقت نہیں دی جاسکتی۔"

ٹیکشن نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے کی طرف دوڑ پڑا۔

ٹائیگر اسے جاتے دیکھتا رہا وہ نظروں سے اوجھل ہوا تو وہ بھی آگے بڑھ گیا۔ یہ علاقہ اس نے پہچان لیا تھا۔ اس کو ریڈر کے اختتام پر واپس جانے کا ایک راستہ تھا جس کے آخری کونے پر وہی ریسپشن ڈیسک تھی جو پچھلے میں کے سیکریٹری کی تھی۔

چند ہی ثانیوں بعد لاؤڈ اسپیکر جاگ اٹھے۔ مگر آواز سے لگ رہا تھا کہ بولنے والے کا پیغام پیسے پر کیا کر دیا جاسکا ہے۔ "وارننگ... وارننگ! ایکٹو ٹیکس سسٹم سینیڈر بائی پر ہے۔ ہمارے ویل سیلیری ٹیکس میں صرف دس منٹ کی پاور دوسرے۔"

اسپیکر آف ہو گئے۔
 ابھی ٹائیگر چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اسپیکر دوبارہ آواز

ہو گئے۔
 "خلا کے لیے کوئی نیچے سب لیول سی پر آئے۔ یوں لگتا ہے کہ کسی ہلکے نے اسے تباہ کر دیا ہے۔" ڈاکٹر کھٹے ہوئے ہیں اور ٹائیس ٹوٹے گئی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اسے دوبارہ کام کے قابل بنانے میں چھ ماہ توڑ دیا گیا ہے۔ جلدی سے کوئی نیچے آکر میری مدد کرے۔"

ٹائیگر نے اعلان سنا اور غالی کو ریڈر میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ جہزی وہ دائیں جانب مڑا، دوسرے ریسپشن ڈیسک نظر آئے نگار۔ وہ آہستہ روی سے اس طرف چلنے لگا۔ ارد گرد کوئی شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اسپیکر پھر زندہ ہو گئے۔
 "پپ سی لیول سے کھاری پانی خارج کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ خطو ہے کہ اگر پچھلے سبیل سمیت خاماسی لیول سمند میں ڈوب جائے گا لیکن اگر سمندری پانی ان ٹیمپریلیوں سے ٹکرائے تو یہ طاقت درہم یوں کی طرح چھٹیں گے۔ بلا کر کم تمام باقی ماندہ پاور سی لیول کو منتقل کر دیا جائے۔"

جہزی اس کی بات غور کرتی کو ریڈر میں سائل گونج اٹھا۔ ٹائیگر کو ریسپشن ڈیسک کے قریب دوسروں سے ٹک باہر نکلنے دکھائی دیے۔ ڈیسک پر موجود شخص بھی چہرے پر حیرت سجائے اٹھ رہا تھا۔

پھر لوگوں نے افزائشی کے عالم میں ادر ادر بھاگنا شروع کر دیا۔ ٹائیگر کا تعلق تھا کہ وہ لوگ جتنی دروازے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

سائل کی آواز کم زیادہ ہو رہی تھی۔ مزید لوگ ایک سمت بھاگتے نظر آئے لیکن وہ سارے مڑتے۔ یوں لگتا تھا کہ قوی جورتوں کے سوا جیرے پر کوئی اور عورت نہیں تھی۔

اسے مایا یاد آئی۔ یہاں ہنگامی صورت حال کا آغاز ہو چکا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ مایا کہاں ہے؟

اسپیکر سے ایک بار پھر آواز آئی شروع ہوئی۔ اس بار آواز میں جھگاندا انداز تھا۔ "یقینی طور پر بولنے والا پرچہ میں تھا۔" کوئی اپنی جگہ نہیں چھوڑے گا۔ سائل بلا اجازت

بجائے گئے ہیں۔ ایرو جیسے حذر دے لیکن کوئی جان کا حادہ نہیں ہوا۔ تمام افراد اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے جائیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد خلائی دودھ چلا جائے۔ ہم نے بیرونی کی قوت کو دکن کر دیا ہے اور اب پاور مزید بیس منٹ تک سینٹر ہوگی۔ سوائے کوئی جینکس کے تمام سسٹم معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ تمام لوگ محفوظ ہیں اور کسی کی جان کو کوئی خطرہ نہیں۔ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر رہیں۔"

لاؤڈ اسپیکر آف ہو گئے اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے زیر زمین دنیا کی سڑکیاں سمجھیں براتی موس لائیں۔ وہ بڑھ کر ریسپشن ڈیسک تک چاہنچا۔ کھڑے اس کا راستہ رولنگ چاہا لیکن ٹائیگر کے ایک ہی پھیلنے اسے دیوار کے ساتھ تھپاں کر دیا۔ اس نے ایک آدھ مرتبہ خون تھوکتا اور سانس خف و حرکت ہو کر زمین پر لڑھک گیا۔

ٹائیگر نے آگے بڑھ کر پچھلے میں کے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

پچھلے میں سامنے ہی کھڑا تھا۔
 "آؤ دوست! اس نے خوش دلی سے کہا۔" میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔"

جہزی اس کا جلد ختم ہوا۔ روشنیان گل ہو گئیں۔ ٹائیگر کو کوئی نے گرنے کی آواز سنی دی اور پچھلے میں اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔ ٹائیگر اندر سے یہ صاف طور پر دیکھ سکتا تھا لیکن اب وہ جگہ غلطی کی جہاں چند ثانیہ قبل پرچہ زمین کھڑا تھا۔ یقینی طور پر فرش میں ہی کوئی سوراخ تھا جو تھا جس سے وہ آنا غائب ہو گیا تھا۔

نہی

نایگر اندھیرے میں ہی دروازے کی طرف بڑھا۔ اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ گورنر دریں پہنچ چکا تھا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ کہیں کوئی چنگاری تک بھی نظر نہیں آ رہی تھی البتہ اسے اپنے ارد گرد آدمیوں کا ایک عجم دکھائی دے رہا تھا جو خوفزدہ انداز میں ادھر ادھر جھانک رہا تھا۔ وہ شاید باہر جانے کے لیے راستہ تلاش کر رہے تھے۔

اجانک روشنیال لوٹ آئیں۔

گورنر دریں کوئی وجہ نہ دے کر پھر افراد موجود تھے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے تاکہ روشنی میں دیکھنے کے قابل ہو سکیں۔

نایگر نے اپنے قریب ترین آدمی کو پکار لیا۔

"پرچم میں اس راستے سے بھاگے،" نایگر کو قہقہے سے ہنسا کہ وہ لوگ اپنے ہاں کے خفیہ راستے سے ضرور واقف ہوں گے آدمی نے ایک لمبے ہال سے کی طرف اشارہ کیا۔ نایگر نے تین افراد سے پوچھا اور انہوں نے بھی یہی جواب دیا تو وہ آگے بڑھا گیا۔

پچاس فٹ دور پر یہاں تھیں۔ وہاں دو آدمی نایگر کو آئے۔ انہوں نے تباہ کر پرچم میں چند نشانیے قبل پر یہاں آکر رہا تھا۔

نایگر فوراً نیچے کی سمت دوڑا۔ اس نے غلام دروازہ کھولا اور گورنر دریں داخل ہو گیا۔ یہی یوں ہی تھا۔

پانی گورنر دریں آچکا تھا اور اس کی اونچائی ابھی دو انچ تھی لیکن اس کی بندری میں اضافہ ہو رہا تھا۔

نایگر نے ہٹ کر کرینجکس سیلوں کی طرف دیکھا لیکن وہ زین سے ایک فٹ بلند تعمیر کے گئے تھے چنانچہ ابھی پانی ان سے دس انچ نیچے تھا۔

نایگر کو پرچم میں گورنر در کے آخری سرے پر نظر آیا اس نے بھی ہٹ کر نایگر کو دیکھا اور ایک کھلے دروازے میں ہاتھ ڈال کر کوئی شے باہر کھینچ لی۔

سوفٹ کے فاصلے سے بھی نایگر کو جی پہچان گیا کہ وہ مایا ٹیبلر تھی۔

"تم مجھے کبھی نہیں پکار سکو گے، مگر نایگر پرچم میں نے بیچ کر کہا۔ آگے دس تو اس ڈھکی کی گردن توڑ دوں گا اس نے دونوں ہاتھ مایا کی خوب صورت گردن کے گرد رکس لیے۔

نایگر دس رک گیا۔

سوفٹ کا فاصلہ اس کے لیے دو سینکڑے بھی کم وقت کا تھا۔ لیکن پانی میں کڑیل ڈھلایا تھا کہ وہ ایک سینکڑوں مایا کو گردن سے محروم کر سکتا تھا۔

مایا کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا۔ اس کے جسم پر برائے نام لباس تھا۔ اس کی نگاہوں میں نایگر کو بہت سی عجیبی نظر آتی تھیں۔

"قتلاری دوسری مجموعہ میرے قبضے میں ہے" پرچم میں دوبارہ بولا۔ جب پانی کی سطح پر ایک فٹ بلند ہوئی تو یہ پوری جگہ کسی اچھڑی طرح چلنے لگی۔ میرے ماہرین نے مجھے بتایا ہے کہ سمندر کا ٹھکان پانی جنہی ان سیلوں سے گزرتے گا۔ یہ سمندر

دھماکے سے بھٹ جائیں گے اور تم جانتے ہو کہ جب پانی بادی سیل نہیں گئے تو یہاں کیسی قیمت برپا ہوگی؟ اس وقت پانی انتہائی کم رفتار سے اندر داخل ہو رہا ہے لیکن میں جانتے ہوں

ایک ایسا والو کھول جاؤں گا جس سے پانی انتہائی تیز رفتاری سے اندر داخل ہوگا اور چند ہی ثانیوں میں یہ جگہ بھٹ نک

پانی میں ڈوب جائے گی۔ تم جانتے ہو کہ اس وقت ہم سمندر سے بھی مین فٹ نیچے ہیں۔

نایگر نے قدم آگے بڑھایا لیکن پرچم میں نے فوراً مایا کو ڈھال بنالیا۔

"جہیں اب میرے بارے دشمن، اس کی زندگی بے امن آگے نہ بڑھنے سے مشروط ہے۔"

"اسے چھوڑ دو پرچم! دونوں میں کرینجکس سیل توڑ رہا ہوں گے خارج ہوتے ہی..."

"تم سمجھ سہم میری جان پر پرچم میں نے اس کا مضحکہ اڑایا۔ ایسا کرنے سے تمہاری یہ نونجان مجموعہ بھی ختم نہیں ہوگی۔ اسے سمجھانے کے لیے تمہیں یہاں تک آنا ہوگا اور پھر اسے سبک اس ترخانے سے کھینچنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ اگر اب نہیں کرو گے تو دونوں مادے ختم ہو جائیں گے۔ لیکن اگر تم ابھی گیس خارج کرنا چاہتے ہو تو شوق سے کرو گے یہاں تک سینے سے پیٹے ہی میں یہاں سے نکل چکا ہوں گا لیکن مایا کی گردن توڑنے کے بعد..."

پرچم میں مایا کو کھڑک ایک قدم پیچھے ہٹ گیا لیکن ہاتھ اس کا اب بھی مایا کی گردن کے گرد دوڑ رہا تھا۔

مایا اب دروازے کے مینڈل سے بندھی ہوئی تھی۔

اس شیطان کے نیچے نے مایا کے جسم کی آڑ کے اس عرصے میں اسے باندھ دیا تھا۔

"میں جا رہا ہوں مگر نایگر پرچم میں نے قہقہہ لگایا۔ مجھے روک سکتے ہو تو روک لو۔"

وہ خور و زانوے میں غائب ہو گیا۔

نایگر تیزی سے آگے بڑھا لیکن اسی وقت سمندری پانی اتنی تیزی سے اندر داخل ہو کر نونجان پر بھی حیران رہ گیا یوں لگتا تھا جیسے کسی نہہنگ کو توڑ دیا گیا ہو۔

وہ جھانک رہا تھا لیکن پہنچا۔ اسے مشکل دو سینکڑے گئے تھے لیکن پانی اس عرصے میں مزاحج تک بلند ہو چکا تھا۔ اگلے ایک آدھ سینکڑے میں پانی کرینجکس سیلوں تک پہنچ جاتا اور پورا ہیڈ اب دھماکے سے اڑ جاتا۔

اس نے پرچم میں پر بھٹ بھی اور مایا کو پکار کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ اس کے ہاتھ تو نہ کھل سکے لیکن دروازے کا مینڈل اس کی بندشوں سمیت اٹھ گیا۔

مایا دور سے پہنچی۔ اس نے شکایت آمیز نگاہوں سے نایگر کی طرف دیکھا۔

نایگر کو بھی افسوس ہوا لیکن یہ اٹھا کر اس وقت نہیں تھا۔ اس نے مایا کو دروازے کی دوسری طرف دھکیلا اور دروازہ بند کر کے آگے بڑھا۔

لیکن چند قدم بڑھنے کے بعد ہی رگ گیا۔

"کیا ہوا؟" خوفزدہ مایا نے پوچھا۔

"مجھے یقین نہیں کہ کرینجکس سیل، سمندری پانی میں ڈوبتے ہی بھٹ جائیں گے۔" نایگر نے جواب دیا۔ اب

تک کسی نے اس کا تجربہ نہیں کیا۔ ممکن ہے یہ دھماکے کے سوا کچھ بھی نہ ہو۔"

اس نے مایا کی بندشیں کھول ڈالیں۔ اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے۔

پانی اب ان کے گھٹنوں تک آ رہا تھا۔

وہ آہستہ ردی سے آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ چند فٹ ہی آگے بڑھے تھے کہ ان کے عقب میں زوردار دھماکہ ہوا۔ گورنر در زور زور لگا۔

"بھاگو مایا! نایگر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔ سیل بھٹ رہے ہیں۔"

مایا نے دوڑنے کی کوشش کی لیکن تیز رفتاری سے

راستے میں جا کر ہوجانے والے پانی میں گر پڑی۔

نایگر نے فوراً اسے سہارا دیا۔

"ہر فٹ بندہ کر اور مایا... اس کے باقی الفاظ دوسرے دھماکے میں دب گئے۔

اس نے مایا کو بازوؤں میں اٹھالیا اور دوڑ پڑا۔ وہ چند ہی فٹ آگے لگا تھا کہ تیسرا دھماکہ ہوا جس کے ساتھ ہی سرنگ نا غارتبار تک ہو گیا۔

اب تسلسل کے ساتھ دھماکے شروع ہو گئے تھے۔ ہر دھماکے پر سرنگ یوں لڑتی جیسے بھٹ ابھی پانی میں آگے کی۔

نایگر کو اندھیرے میں کچھ نا معلوم پر یہاں نظر آئیں جو اوپر کو جا رہی تھیں۔ وہ فوراً سیڑھیوں کی طرف بھاگا جو پانی وہ اوپری گورنر دریں پہنچا۔ سیڑھیوں کی چھت دھماکے سے نیچے آ رہی۔

سیڑھیوں کا راستہ بند ہو گیا تھا۔

یوں ہی پوری طرح پانی میں ڈوب چکا تھا۔

یہاں تم تار پچی تھی۔ نایگر نے ادھر ادھر دیکھا۔ یہاں یوں ہی تھا۔ اُسے یاد آ کر اس یوں کی دیواروں پر جگہ جگہ نصب لاؤڈر اسپیکرز داخل باہر نکلتے کے خفیہ راستوں کے میگزین ہیں۔

دھماکے اب یوں ہی پہنچی ہوئے تھے اور گورنر در کی جنوبی سمت زمین بوس ہو چکی تھی۔

وہ مایا کو اٹھا کر اٹھا کر ایک لاؤڈ اسپیکر کی طرف بڑھا۔ ایک ہاتھ سے اس نے مایا کو سہارا دیا اور دوسرے سے لاؤڈ اسپیکر ایک جانب سرکا دیا۔

ساتنے ہی خفیہ راستے کا مینڈل موجود تھا۔

نایگر کھلی فضا میں کھڑا تھا۔

زیر زمین دھماکوں میں شدت پیدا ہو چکی تھی اور چٹانوں کا ایک بڑا حصہ زمین بوس ہو چکا تھا

مایا بدستور اس کی باتوں میں تھی لیکن اس کی شوخی اب لوٹ آئی تھی۔ اچھی فضا کو دیکھتے ہی اس کے کھوئے ہوئے خواص بحال ہو گئے تھے۔

اس نے بازو اٹھا کر نایگر کی گردن میں خال کر دیے اور پھر اپنا چہرہ اٹھا کر نایگر کے چہرے تک چاہی۔

"ایک لڑکی اپنی زندگی بچانے کا خوکہ کس طرح ادا کرتی ہے؟" اس کے جوتوں نے نایگر کے دھماکوں اور

گردن سے پوچھا۔
 "رج کرلیٹ میں قہس بنایا تو تھا؟" مائیکر نے بھی مایا کے رخسار میں کوتاہی اور اندھیرے کے وجود گلابی برنگے تھے۔
 "میں بھی تھی کہ اب تو تم نے بے ضرری کی باتیں چھوڑ دی ہوں گی؟"
 "ہم بالائی ہیں!" مائیکر مسکایا اور درپاشی لوگ کبھی اپنی عادتیں ترک نہیں کرتے... ویسے بے شرم ہیں نہیں تمہارے... ذرا اپنی حالت پر غور تو کرو؟"
 مایا اچھل کر اس کی باتوں سے نکل گئی۔
 "آؤ چلیں!" مائیکر نے ہنس کر اسے دیکھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک سمت کھینچا۔ "پچھلے اور لوگ بھی ہمارے منتظر ہوں گے۔"

روہی اسی جگہ موجود تھی جہاں مائیکر اسے چھوڑ کر گیا تھا مگر اب وہ تنہا نہیں تھی۔ ایک اڑتی ہوئی قبائلی ٹیکر کو دور سے ہی نظر آئی تھی۔
 مایا کو مائیکر کے ساتھ دھکے کر رہی تھی وہ بڑا نمٹہ بنایا اور پھر اوشان کی طرف رخ کر کے کھڑی ہو گئی۔
 "آپ نے کبھی غور نہیں کیا ہے، ماسٹر؟" اس نے مڑے بغیر مائیکر کی طرف اشارہ کیا جو بائی میں ٹھہر رہا تھا۔ اس کے بال اور کپڑے گلیے ہوئے جو کہ جسم سے چٹکے گئے تھے۔
 اس سے پہلے کہ اوشان بولتا، مائیکر بولتا تھا۔
 "دیکھیں، نقل قادر! اس چیلل نے آپ کو مدد دی بنا ڈالا ہے؟"
 "کیا کہہ رہے ہو گوار؟" روہی کسی ناگن کی طرح ہلکی اور مائیکر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔
 "ظاہر ہے، ہندو مدداری کے ساتھ ہی تو ہوتا ہے۔" مائیکر غصے سے جھانکے لگا۔

مایا بہت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے والا ایک لڑکی کے سامنے بھیگی پٹی بنا ہوا تھا۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ ایسا کیوں ہے لیکن اسے ہمت نہ ہوئی تھی۔
 "اوسر آؤ میرے بچے!" دفعہ اوشان نے مائیکر کو اپنے قریب بلایا۔ "میرے پاس تمہارے لیے ایک تحفہ موجود ہے! اوشان نے ایک چھوٹی سی جہان کے عقرب میں شاہ کی ایک انسانی جسم سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم جہان پر بکھرا

"وائی برائے وہیں چھوڑ دے گا؟" روہی نے ہانک لگائی۔ مائیکر پھر اس کی طرف گھومنا لیکن وہ تیری سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

قدیم کتبوں میں یہی لکھا تھا کہ جب بھی کسی لب برگ سے ملنے کے لیے جاؤ تو تھما سے ساتھ ہاتھی کی دم سے بھی ہونی رستی ضرور ہونی چاہیے۔ لہذا جب صدارت محافظ نے اسے یہ بتایا کہ اب صدر اس سے ملاقات کریں گے تو نائب صدر ایس اس وقت تک منتظر رہا جب تک باوردی محافظ سلیوٹ کر کے نہ چلا گیا۔ ایسر جب اس مائیکر ڈال کر دیتی کی نوکری کا لباس کرنے کے بعد تیری سے اپنے دفتر سے نکلا اور محافظ کے پیچھے چلنے لگا۔ وہ خود بھی دردی میں تھا اور اس کے شانوں پر تازے جگہ کارہے تھے۔ اس وقت ان دونوں کی ایڑیوں کے نیچے کی آوازوں سے رابھاری گونج سنائی دیتی تھی۔
 ایس نے نقش ڈبل اوک ڈور کے سامنے رگ کر دو تین طویل سائیں لیں اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا دروازہ از خود ہی بند ہو گیا۔

اسکو ما کا صدر اس وقت کھڑکی سے باہر کا نظارہ کر رہا تھا۔ بیرونی منظر اتنا دلکش تھا لیکن اسے دلکش بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی تھی۔ صدارتی محل کسی سلیٹ کی طرح عمار اور سیاہ سنگی قطعہ ارضی پر کھڑا لگا لگا تھا۔ یہ پتھر اسکو مایا نامی اس چھوٹے سے اور نازیبو جگہ کی کانٹوں میں ملتے تھے۔ صدارتی محل کے احاطے پر نیلے رنگ کے پتھر لگا کر اسے خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ احاطے کے اندر بھول جلیوں کے انداز میں سوئمنگ پول، باغ اور باڑیاں بنائی گئی تھیں۔۔۔ پول کا پانی بھی گہرا نیلا نظر آ رہا تھا کیونکہ اس مایا کو نواتے ہوئے اس کی دیواروں اور فرش پر نیلے پتھر لگائے گئے تھے۔ ہر طرف نیلا رنگ حاوی تھا۔

محل کے محافظوں کی وردی بھی نیلی تھی۔ صدر کو یہ رنگ بہت پسند تھا۔ اس نے اسے قومی رنگ قرار دیا تھا۔ اسی رنگوں کا محل میں صرف ان لوگوں کی وردیاں زرد رنگ کی تھیں جو بیرون میں سیوریج لائنیں ڈال رہے تھے۔ یہ لوگ محل کے مشرقی حصے میں مہرہ تھے۔ زرد رنگ دیکھ کر صدر کا خون کھولنے لگا۔ دراصل خون تو مسلسل چارہ تھے سے کھول رہا تھا جب سے سیوریج لائن پر کام شروع ہوا تھا لیکن وہ اس پر بائی پر وکرام اس کے بعد ہوں گے؟

روہی اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہی تھی لیکن وہ یوں اس سے لائق لکھا تھا جیسے کمرے میں اس کا وجود ہی نہ ہو اس نے ایک بار بھی روہی کی طرف نہ دیکھا تھا۔
 روہی نے دوسرے کمرے سے اٹھ جاتا تھا لیکن بہرام کسی نہ کسی بہانے اسے روک لیتا تھا۔ شاید وہ بھی روہی کے اندرونی جذبات سے آگاہ تھا۔

"ایک چھوٹا سا کس آن پڑا ہے؟" بہرام نے ہلکا ہلکا کھار کر دھیسے لگے ہیں کہا۔ "میں سوچ..."
 قلعے کے عین مطابق مائیکر نے اس کی بات کاٹی؟ "میں فی الحال کسی کیس ویس کے موڑ میں نہیں!"
 "کیوں؟" بہرام نے پوچھا۔

"میں قادر سے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ہوب آئی لینڈ سے واپسی پر مجھے چھوٹوں پر بھیجا جائے گا۔"
 "جھوٹ!" اوشان نے فوراً وضاحت کی۔ "میں نے یہ کہا تھا کہ ہوب آئی لینڈ سے واپسی پر ہم نا بچہ چلیں گے اور ظاہر ہے نا جو ہم تعطیلات پر تو نہیں جا رہے تھے؟"
 "چھوٹوں کا نمٹہ کالا کر کے اگلے ہی پتھر پر شہر میں گھمانا چاہیے، ماسٹر!" روہی نے تجویز پیش کی۔

"تم چاہتے ہو چیلل!" مائیکر نے کاعورت کی طرح اس کی طرف پلٹا۔ "اب پولیس تو نیچے کی جگہ رکھا دوں گا۔۔۔" اس تو میں کہہ رہا تھا سنا بخو۔۔۔"
 "میں سنا بخو جانے کے احکامات منوع کرتا ہوں!" اوشان نے اس کا جملہ اٹیک۔

"مگر میں تقیلات کا پروگرام منسوخ نہیں کر سکتا۔" مائیکر نے جواب دیا۔
 "نہیں صرف راہب بن کر ایک اصلاح خانے میں جانا ہے؟" بہرام نے اسے بتایا۔ "ایک سازش کا پتا چلا ہے اور بس... اس کے بعد تم جیک تعطیلات پر چلے جانا؟"
 روہی ہلکا ہلکا ہنس دی۔

"مائیکر نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ ایک دم خاموش ہو گئی۔ اسے مائیکر کی ایسی نگاہوں سے ہمیشہ ہی خوف محسوس ہوتا تھا۔
 "جھیک ہے، شنشاہ!" اس سے پہلے کہ مائیکر کچھ کہتا اوشان بول اٹھا۔ "شنشاہ پہلے اصلاح خانے جائے گا۔ بائی پر وکرام اس کے بعد ہوں گے؟"

اختراض بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ بھگیوں کی اوریاں قومی رنگ کی نہیں ہونی چاہئیں۔

صدر دشتی نے پلٹ کر اپنی نئی میز کے دوسری طرف کھڑے ہوئے نائب صدر ایسے کو دیکھا۔ اس نے کھڑکی بند کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تاکہ نائب صدر کے جسم سے اسٹھے والی بدبو اس راستے سے باہر نکلتی رہے۔

نائب صدر کی وردی گہرے سرخ گہرے زین کی تھی جس کی سلائی پر سنہری جھانگی ہوئی تھی۔ یہ وردی پیرس میں سلی تھی اور پیرس کا مہر خطاط بھی اپنی مہارت کے باوجود ایسے کی بددوشی کو چھپانے میں کامیاب نہ تھا۔

ایسے کا جسم چورا تھا۔ یہ سلی ملاقات میں کوئی بھی نائب کو ہلا نہیں سکتا تھا۔ پہلا تاثر یہی ہوتا تھا کہ اسکو سب کا نائب صدر کریم صورت ہے۔ اس کے چہرے کی رنگت سیاہی مائل نیلی تھی۔ ناک چھوٹی۔ پیشانی کسی سپاٹ میلڈن کی طرح تھی اور اور نوک پیرس سے مل رہی تھی۔ مراد پیشانی کی یہ بد صورتی وہ فوجی کیسپ ہیں کہ دوڑ کر دیکھ کر آتا تھا۔

صدر دشتی تین پٹھے تک مسلسل خود فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ اس کے نائب صدر کا سر، سرکس کے منخرے کے سر کی طرح ہے۔ چہرے قبل از تاریخ کے انسان کا ہے اور جسم اگلاڑے سے برتر ہوئے والے پہلوں کا۔

سب سے اہم بات یہ تھی کہ نائب صدر ایسے فوجی تھا۔ نائب صدارت کے لیے اسے جنرلوں ہی نے منتخب کیا تھا لہذا اسے برواشت کرنا صدر دشتی کی مجبوری تھی۔

لیکن وہ جنرل ایسے پر اعتماد دیر حال نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کسی بھی ایسے شخص پر اعتماد کا قائل نہ تھا۔ جو جیسے کھٹے پیسے میں ترہتا ہو۔ اس وقت بھی پسینہ نائب صدر کی کندھیوں سے جنرلوں تک واقعاً رہ رہتا اور ہاتھوں کی ایٹھ پر بھی لوہیں چمک رہی تھیں۔ اس وقت صدر اور نائب دونوں کی ملاقات کے ایجنڈے پر صرف ایک نم تھا۔ ایسے کی تعطیلات...

"دوسری سفارت خانے جاہت بھولنا" صدر دشتی نے کہا "اس کے بعد امریکی سفارت خانے سے ضرور جانا اور اُنہیں بتا دینا کہ تم دوسری سفارت خانے سے ہو کر آئے ہو۔"

"میں ایسا ہی کروں گا۔ لیکن اس حکمت عملی کی کوئی خاص وجہ ہے" نائب صدر ایسے نے تھکیوں سے چہرے کا پسینہ پونچھتے ہوئے پوچھا۔

"اس حکمت عملی پر عمل کر کے ہمیں دوسروں سے توقع سے بھی زیادہ اسلحہ اور اسلحہ سے توقع سے بھی زیادہ رقم اور گرانٹ مل سکے گی۔"

نائب صدر کے چہرے پر یکدگی کے آثار فوراً ہی نمایاں ہو گئے اور لاشعوری طور پر اس کا دایاں ہاتھ پیلو پر پڑ گیا۔ وہ انگوٹھے سے ہاتھی کی دم سے بچی ہوئی رسمی کاٹھن محسوس کرنے لگا۔ "کیوں جنرل؟ کیا یہ بات تمہیں پسند نہیں آتی؟" نائب صدر دشتی نے اس کے تاثرات کو فوراً چھاپ لیا "کیا تم اس تجویز کو رد کرتے ہو؟"

"کسی تجویز کو منظور یا مسترد کرنا میرا منصب نہیں بننا۔" نائب صدر ایسے بولا۔ اس کی آواز بھاری تھی اور پچھلی کھارہ تھا کہ اس نے سینہ صحت میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ لیکن مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم دوسروں کی بددوشی میں رہیں۔"

صدر دشتی نے ایک طویل سانس لی، "ہر جگہ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ ساتھ ہی اس نے ایسے کو بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک اور طویل سانس لی "تم درست کہتے ہو جنرل، لیکن ہم اس کے سوا اور کبھی کیا سکتے ہیں۔"

انجیرنی ہوئی قوم کہا جاتا ہے۔ میری طرح تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم نے جہالت اور پسماندگی کی زندگی سے جسم لیا ہے۔ پھر ہم نے اسی جہالت اور پسماندگی کی زندگی میں آدودہ قوم پر طرانی کا آغاز ہی کیا ہے۔ ہمارے پاس ابھی کئی سال ہیں اور اس عرصے کے بعد ہی یہ ممکن ہو سکے گا کہ ہماری قوم اپنے آپ کو آگے بڑھ سکے۔"

کامیاب لکھائے "یہ کہہ کر صدر نے نائب صدر کے جواب یا رد عمل کا انتظار کرنے کے لیے وقفہ دیا لیکن جب ایسے خاموش رہا تو اس نے ہچکچاہٹ سے ہمارے بدقسمتی سے کہہ ہمارے ملک میں تیل نہیں صرف تیل ہی نہیں بلکہ کھدائی کی کانیں ہیں۔ اس میں سے ہم کتنا پتھر فروخت کر سکتے ہیں۔ ہمارے لوگ اس فروخت سے ہونے والی آمدنی پر کب تک گزار بسر کر سکیں گے؟ لیکن نہیں... ہمارے وسائل صرف پتھر تک محدود ہیں... ہمارا سب سے اہم ذریعہ

ہماری تھراپیائی کی یونٹیں ہیں۔ یہاں اس جزیرے پر رہتے ہوئے ہم موزمبیق جیسے کوئلوں کو لے سکتے ہیں۔ اسی راستے سے دنیا والے ہمارا دانی کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہر اس طاقت کا خاندہ ہو گا جو ہماری دوست ہو۔ اب ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہم غر جانا اور ہیں گے کسی ایک قوت سے وابستہ نہیں ہوں گے۔ سب سے گھٹو

ہو گی اور اس دعوایں ہم سب سے امداد لیتے رہیں گے حتیٰ کہ ایک

روز خود کفالت کی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں فی الوقت بھی کھیل کھیلنا ہے۔ لہذا تم سوزر لینڈ میں قیام کے دوران ان دونوں بڑی طاقتوں کے سفارت خانے سے ضرور جاؤ گے۔ یہ کہنے کے بعد صدر دشتی نے اپنی پستون کی دھار دیکر ایسے پر انجلی بھیر کر نائب صدر کو غور دیکھا۔ "یقیناً ختم صدر! ایسے آپ کے حکم پر عمل کروں گا؟"

ایسے نے فوراً جواب دیا "اب مجھے اجازت دیں۔" اس نے اٹھ کر ہاتھ بڑھایا۔ "خوب اخراج کرنا اور لطیف اٹھنا جنرل...!" صدر نے مسکرا کر کہا "کاش میں بھی تمہارے ساتھ چل سکتا۔" صدر کی مسکراہٹ میں گرم جوشی تھی لیکن ہاتھ تھکتے ہوئے اسے کراہت بھی محسوس ہو رہی تھی۔ دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مصافحہ کیا پھر صدر ہی نے ہاتھ چھوڑا تو ایسے سرخم کر کے ایڑیوں کے بل گھوم گیا اور بارہ فٹ بلند دروازے کی طرف مراجع کر گیا۔

اس وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ نیلی وردی والے دو دروازوں کے قریب سے گزرتے ہوئے بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہ تھی لیکن ہال سے لفٹ کی طرف جاتے ہوئے وہ تیرب مسکرا رہا تھا۔ لفٹ سے نکل کر بیومین کی طرف بڑھتے ہوئے اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا گاڑی کی عقبی نشست پر بیٹھنے کے بعد اس کے دانت نظر آنے لگے تھے اور اسی انداز میں وہ شو فرس کہہ رہا تھا "انریورٹ" گاڑی بہت دھیمی رفتار سے صدارت کی محل کی دائرہ نما ڈرائیو سے نکلی تو سامنے بھٹی آئے۔ گاڑی کی رفتار اور کم ہو گئی۔ "یہ حیثیت ہمیں ملے گا۔" ایسے نے کہا "یہ ڈرائیو نے دانت پس کر دیکھے ہیں،" لیکن ایسے کو کام کی اس رفتار پر بہت خوشی تھی لہذا وہ پہلے کیڑوں والوں پر پرہیز نہ ہوا

اس وقت دشتی کی گھر اس کے پیٹ میں پیچھے رہی لہذا اس نے رستی باہر نکال کر ہاتھ میں لے لی اور ہاتھ کی کھال کی مضبوطی کا اندازہ کرنے لگا۔

اس وقت وہ یہ سوچ رہا تھا کہ صرف سات روز بعد صدر بننے کے بعد وہ اپنی پہلی تقریریں کیسے کیا کرے گا۔ صدر دشتی نے کھڑکی سے نائب صدر کی کار کی رفتار کم ہوتے دیکھی تھی اور پھر جب گاڑی ایوان صدر سے اُپر لوٹ جانے والی واحد کھٹے طرک پر پہنچ کر فرارے پھرنے لگی تھی تو اس

نے سر کو کھٹکے سا دیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایسے جیسے جنرلوں پر اعتماد کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ ایسے لوگ صرف اقتدار کے کھوکھے ہوتے ہیں۔ یہ اچھا یہ ہے کہ ایسے غر کو صرف جنگ و جدل کے فرائض سونپے گئے ہیں اور دشتی کے نزدیک جنگ کے فرائض انتہائی غیر اہم تھے۔

وہ اپنی ایک کی طرف بٹا جس پر غیر ملکی امداد کے لیے اسکو مہا قوم کی درخواست پر اسے دھتکارنا تھے۔

اس وقت ایسے یہ سوچ رہا تھا کہ ایسے اب چند ہی روز باقی ہیں۔ اس کے بعد اسکو ملو کسی غیر ملکی خیرات کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ اسکو مہا قابل شہر قوت بن جائے گا۔ اس کے بعد اسے کا نہ صرف ہر قوم احترام کرے گی بلکہ اس سے خوف بھی کھائے گی۔ "اب مجھے کوئی طاقت نہیں روک سکتی" ایسے نے ایک طویل سانس لے کر رستی کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے سوچا۔

ہائیکر ہوں کے مخصوص مادیات میں خود کو انتہائی پختہ محسوس کر رہا تھا لیکن وہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس کی مگر پر بادے کی جودوری موجود ہے۔ وہ کسی کاکا کھونٹے کے لیے انتہائی مورد مذمت ثابت ہو سکتی ہے۔

وہ اس وقت ولیمٹ سائڈ ٹیڈرل اصلاح خانے کے صدر دروازے کے سامنے کھڑا اس کے کھٹے کا منتظر تھا۔ اس کی ہتھیلیوں پر لینے کی وجہ سے تھی جس کو وہ بار بار اپنے ہموارے بادے سے صاف کر رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر دائیں طرف گئے ہوئے بن کر دیا۔ پھر دروازے پر گئے ہوئے شیشے سے اندر جھانکا۔ اندر گاڑی نہ تھی موجود تھا بلکہ غصے سے دروازے کی طرف ہی دیکھے جا رہا تھا۔ گاڑی نے جھلکا ہٹ کے عالم میں اپنی ایک پر گئے ہوئے بن پر ہاتھ مارا تو دروازہ اپنی جگہ سے ہل کر بہت آہستہ آہستہ کھلا اور دوایک خلا میں جانے لگا۔ اس کے بیٹنے کی رفتار بہت مست تھی جس میں ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی ددو دروازے پر چل رہا ہو۔ پھر تقریباً بیس انچ بیٹنے کے بعد دروازہ کھل گیا۔ یہ جگہ ٹگ تھی لہذا ٹگ نے تھکے انداز میں اندر جانے کی کوشش کی۔ اسے اس پر ہر دروازے کی مولائی دوا بیچ ہے۔ دروازہ کھلی کا نہیں فولا کا تھا۔ ابھی وہ چوکھٹ سے گزرا ہی تھا کہ دروازہ اس کے پیچھے ایک نندوار آواز سے بند ہو گیا۔

ٹگ نے اندر دھڑکیا۔ وہ ایسے رپیشن بڑھ رہا تھا

ٹگ نے اندر دھڑکیا۔ وہ ایسے رپیشن بڑھ رہا تھا

ٹگ نے اندر دھڑکیا۔ وہ ایسے رپیشن بڑھ رہا تھا

ٹگ نے اندر دھڑکیا۔ وہ ایسے رپیشن بڑھ رہا تھا

ریٹائرڈ ڈی ایس ٹی ملک صفحہ حیات کی ڈائری

قیمت فی کتاب - 90/- روپے

ایک ریٹائرڈ ڈی ایس ٹی کی پیشہ ورانہ زندگی کے
پیشہ نگاہوں کی رودادہ جسم و سوز کی ناقابل فراموش

کہانیاں جو انسانی حرص و ہوس کا آئینہ ہیں

سزایافتہ ستم نصیب جرم بے گناہی بے فیض
ہوس زادہ فخر مومن صفت بنائے فساد نامراد

مرزا امجد بیگ (ایڈووکیٹ) کی یادداشتیں

قیمت فی کتاب - 90/- روپے

قانونی پیچیدگیاں عدالتی کارروائی کے اہم رموز و نکات
زمان و زمانہ زمین کے تقاضوں سے جستم لینے والے عقائدات

آئینہ خانہ ابن الہوس زر پرست خود گرفتہ
سفید خون بازگشت ڈراپ سین آتش زر

مکتبہ القیش @ سرکیر روڈ

اردو بازار، لاہور۔ فون: 7668958

E.mail: al_quraish@hotmail.com

اسٹاکٹ

دیکھا، تاہم کوئی بات کیے بغیر ایک بٹن دبا دیا۔ اس کے بعد ہی اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ مایک نے بھول سے انداز میں دروازے پر پہنچ کر پتیلی سے دباؤ ڈالا اور زبے چڑھنے لگا۔ یہاں ایک مخصوص انداز سے شیشہ لگا ہوا تھا۔ وہ اوپر چھٹا رہا، اسے ایسا ہی شیشہ اوپر دیوار کے ساتھ بھی لگا ہوا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ گاڑیے پیچھے پیچھے رہیں گا پھر اس منظر دیکھ سکتا ہے۔

”دھت تیرے کی!“ اسے فردوس کا مخصوص ہنسکا ریا یاد آیا کیونکہ اب لینے کی وجہ سے اسے خود جھنجھلاہٹ سی محسوس ہونے لگی۔ پھر جیسے وہ کال کو طعری یاد آگئی جس میں اسے انسپکٹر شہزاد کے طور پر پہچانی دینے کے لیے رکھا گیا تھا۔ وہ اس وقت بھی کال کو طعری کی طرف ہی جا رہا تھا۔

زبے کے اوپر ایک اور دروازہ دیکھ کر اسے جزیرہ فردوس کی وہ کال کو طعری اور شدت سے یاد آنے لگی جہاں جانے اس کے ساتھ کیا کچھ ہوا تھا؟

اب وہ اگلے کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں ایک سٹائزر میز پر بیٹھی تھی۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کے سینے پر اس کے نام کی بیٹی لگی ہوئی تھی۔ ”او برائن...“ مایک نے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہ لگائی کہ گاڑی او برائن کا ایک بازو دوسرے بازو سے چھوٹا ہے۔ کلائیاں زیادہ ہی موٹی ہیں۔ اس وقت او برائن کی نیلی آنکھوں میں نرمی بے ناری تھی اندناک ایک بار ٹوٹنے کی وجہ سے بھیجی ہوئی تھی۔

”میں فادرنگ ہوں۔ مجھے قیدی ڈیون سے ملنا ہے۔“

”اسی گری کیوں لگ رہی ہے فادر!“ بے زار او برائن نے اسے پسینے میں دیکھ کر پوچھا۔

”او برائن، پیئر!“

او برائن کچھ زیادہ ہی کاہل تھا۔ اس نے انگڑائی لی اور پھر بہت آہستہ آہستہ کرسی سے اٹھا۔ اس کے بعد اس نے چادری کو بوجھ کر دیکھا۔ اس بات کی آنکھوں میں کاہلی کا نام و نشان تک نہ تھا کبھی بات یہ تھی کہ سامنے والا شخص اسے کسی طرح بھی یاد ہی نہیں لگ رہا تھا۔ اس نے جتنے بھی یاد دی دیکھے تھے، ان کے ہاتھ کے نشں بڑھے ہوئے اور کندھے ہونے تھے۔ پہلے پہل پرکھ نہیں ہوئی تھی۔ مایک کو او برائن کی آنکھوں سے اندازہ ہوا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے۔ اس وقت مایک کا ہاتھ چہرہ جلانے کے موڑ میں نہ تھا لیکن چہرہ ہی تھی۔ شاید وہ فادرنگ کو اس دنیا سے جانا تھا۔

جہاں نصف درجن خورتوں کی بارہ نئی، چھوٹی اور کالی آنکھیں اس پر جمی کی جی رہ گئی تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا اس کے چہرے پر کچھ لکھا ہے لیکن پھر ہر تھک کر مٹنے لپٹے برف شیشے تک پہنچا۔ صاف ظاہر تھا کہ شیشے ایک ایچ ٹوٹا ہے اور اس میں سوراخ کرنے کے لیے طاقتور ہتھیار کی ضرورت ہوگی۔

گاڑی اس کی طرف دیکھے بغیر ایک بعد دیگر فرٹ ڈور کو ڈبل لاک کر دیا۔ اب اگر مایک کو غفلت میں واپس جانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو اسے شیشے کی ایک ایچ موٹی چاب اور دو ایچ مٹے آہستہ دروازے کو ٹوڑنا پڑتا۔ اس نے شیشے پر دھک دی جس پر گاڑی سر اٹھا کر دیکھا اور پھر اشارے سے مایک کو ہدایت کی کہ وہ باہر گئے ہوئے انٹر کام کے دروازے تک گئے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

”میں فادرنگ ہوں!“ اس نے ہیرنزم رکھنے کی کوشش کی تھی کہ ایک قیدی ڈیون سے میری ملاقات کا وقت طے ہے۔“

”ایک منٹ فادر!“ گاڑی بڑی کاہلی سے اپنا ریسیور رکھنے سے قبل کہہ رہا تھا ہی وہ ایک فزسٹ اٹھا کر دیکھنے لگا۔ جتنی کہ ایک نام پر پہنچ کر کڑک گیا یا ڈیون برنارڈ فادرنگ...“

گاڑی نے ریسیور بھرا اٹھا لیا۔ اس کے فادر! دروازہ اس طرف ہے!“ اس نے اشارہ بھیجی کہ یہ دروازہ اسی کمرے کے ایک کونے میں تھا۔

”شکریہ میرے بچے!“ مایک گاڑی کی ہدایت پر عمل کرتا ہوا ایک اور آہستہ دروازے تک پہنچ گیا۔ اس پر ”پش“ لکھا ہوا تھا۔ مایک کو تازہ مینٹ کی خوشبو محسوس ہوئی تو اس نے اندازہ لگایا کہ اس ٹوٹے دروازے پر یہ لفظ حال ہی میں شاید دو، تین ہفتے قبل لکھا گیا ہے۔ اس نے تعجبی رکھ کر دروازے کو دھکا دیا تو وہاں ہی اسے کچل کی سناٹا محسوس ہوئی۔ شاید پتیلی کے دباؤ سے کوئی ایکڑ کو سوچ گیا ہو تھا۔ اس نے پھر دھکا دیا اس مرتبہ دروازہ کھل گیا۔

اس کے اندر آتے ہی وہ دروازہ از خود بند ہو گیا۔ اب وہ ایک چھوٹے کمرے میں تھا اور اس کے بائیں طرف شیشے کے ایک اور گھس میں تین قیدی اپنی رہائی کا انتظار کر رہے تھے اور ایک گاڑی ان کی تحرائی کر رہا تھا۔ بائیں طرف ایک دروازہ زیتے کی سمت تھا۔ اس نے عقب میں دیکھا کہ ایک قیدی اسے گھٹو کر رہا تھا۔ مایک نے آہودہ سے انداز میں سر ہٹا کر اس طرف قدم بڑھا دیے اور شیشے پر دھک دی۔ گاڑی نے بھی سر اٹھا کر

تاہم اوبرائن نے کچھ نہ کہا۔ وہ اسے ایک چھوٹے کمرے میں لے گیا۔ یہاں دو دروازے پر لاکھائی تھیں۔ اس نے ہاتھ پیریں قشر لپٹ رکھیں فادر "اس نے بہت نرم لہجے میں کہا۔ پھر وہ چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد ہی ڈیون لڑکھٹا آیا۔

"بیٹھو ڈیون۔۔۔"

ڈیون سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ وہ دروازہ دھکا۔ اس کے بال کالے اور گھنگرے ہائے تھے۔ جب لکڑی کا لباس اس پر فٹ تھا۔ اس کی عمر تیس سال کے قریب تھی۔ چہرہ پر اعتماد تھا۔ آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی۔

لکڑی کا لباس اسے اوبرائن کے چلنے جانے کا انتظار کرتا تھا، اور جب گاڑی لگا گیا تو دروازہ بھی بند ہو گیا۔ مٹھن جو کہ لکڑی ایک ڈیون کے سامنے بیٹھ گیا "اے! اب ذرا بت جوجائے۔۔۔"

اس نے خوش گوار انداز میں کہا۔

ڈیون بولنے لگا۔ مگر وہ کیا کہہ رہا تھا اس کا لکڑی کو علم نہیں ہو سکا کیونکہ وہ صرف اپنے بارے میں سوچ رہا تھا اسے بھی ایک دوا اسی طرح کال کوٹھڑی میں بند کر کے لکڑی گستاخا گیا تھا۔

اس پوری گفتگو میں وہ جو چند لفظ سن سکا، وہ اسکو صبا کے بارے میں تھے جس کو بین الاقوامی جرائم پیشہ گروہوں کا مرکز بنانے کی تیاری ہو رہی تھی۔ اس منصوبے کے تحت وہاں کے صدر کو قتل کیا جائیگا اور نائب صدر کو صدر بنانے کی تجویز تھی۔

اس نے منصوبے کے پس پشت کون ہے؟ "لکڑی نے اٹھا کر پوچھا کیونکہ اس قسم کی پوچھ گچھ کا وہ عادی نہ تھا۔

"اس کا کچھ کوئی علم نہیں۔۔۔"

"ممکن ہے کہ نائب صدر ایسی ہی منصوبہ کا خالق ہو؟"

"جی ہاں۔۔۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔"

"تجسس اس سازش کا محکم کیسے ہوا؟"

"میں وہاں ایک ایجنٹس کے لیے کام کرتا تھا جسے ایسے واقعات میں دلچسپی تھی۔ اسی کے ذریعہ میں اس نتیجے پر پہنچا کہ کوئی سازش ہوتی ہے۔ میں نے قبول مجراں کے قانون سے متعلق اس کے لیے ریسرچ کی تھی؟"

"میں جانتا ہوں کہ تم دنیا کے وکیل ہو۔ ٹیکنیکل موشن گانوں کا بہانہ کر کے عدالتوں کو جیل سے نکال لیتے ہو؟"

"ہر شخص کو دفاع کا حق حاصل ہے۔ ڈیون نے جواب دیا۔

"اب تم بھیل رہے ہو، لکڑی نے کہا۔ اٹھ کر کہا کہ حرف یہ چاہتے ہو کہ یہاں سے نکل سکو؟"

"ہاں! میں یہاں سے نکل کر کسی محفوظ جگہ پہنچنا چاہتا ہوں۔"

ڈیون نے غصہ بنا کر کہا۔ "اب میں خود بھی یہاں آئے والے ہر شخص کو اپنی کہانی سناتے سناتے بے زار کر چکا ہوں فادر۔"

"کوئی بات نہیں! اب میں آخری شخص ہوں جس کو تم پر کہانی سناتے پر مجبور ہو رہے ہو۔ یہ کہہ کر لکڑی نے اس کی ہول میں جھانک کر دیکھا۔ اور بولن اپنی کرسی پر نیم درازا خاں کے مطابق میں مصروف تھا۔ اس کے قریب ہی ریڈیو بج رہا تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ کہیں یہاں سے کیسے نکل سکو؟ ڈیون نے لکڑی کے بیٹھے ہی پوچھا۔

"اس کی فکرت کر دو۔ اس کا ہمنے مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ لکڑی نے جیب سے لکڑی کی صلیب نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے دیکھو اس کے نیچے حصے میں سیاہ رنگ کی ایک گولی چبکی ہوا ہے جب گاڑی اندر آئے گا تو تم صلیب کو لوسا دو گے اور دانت سے یہ گولی منہ میں رکھ لو گے جب کہیں تمہاری کوٹھڑی میں دایر سے جایا جائے گا تو تم وہاں اس گولی کو نیچے لو گے۔ اس کا جملہ سی ڈر ہو گا اور تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ ہمارے آدمی جیل کے اسپتال میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں فوراً لایا جائے گا اور رہتا رہتا انہیں کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمہیں ایمبولنس کے ذریعہ کسی بڑے اسپتال سے لایا جائے۔ ایمبولنس یہاں سے روانہ ہوگی، لیکن اسپتال نہیں پہنچے گی۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔"

"یہ تو صلیب کا ہی لکڑی نے کہا۔ اس کا ہمنے مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ لکڑی نے جیب سے لکڑی کی صلیب نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے دیکھو اس کے نیچے حصے میں سیاہ رنگ کی ایک گولی چبکی ہوا ہے جب گاڑی اندر آئے گا تو تم صلیب کو لوسا دو گے اور دانت سے یہ گولی منہ میں رکھ لو گے جب کہیں تمہاری کوٹھڑی میں دایر سے جایا جائے گا تو تم وہاں اس گولی کو نیچے لو گے۔ اس کا جملہ سی ڈر ہو گا اور تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ ہمارے آدمی جیل کے اسپتال میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں فوراً لایا جائے گا اور رہتا رہتا انہیں کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمہیں ایمبولنس کے ذریعہ کسی بڑے اسپتال سے لایا جائے۔ ایمبولنس یہاں سے روانہ ہوگی، لیکن اسپتال نہیں پہنچے گی۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔"

"یہ تو صلیب کا ہی لکڑی نے کہا۔ اس کا ہمنے مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ لکڑی نے جیب سے لکڑی کی صلیب نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے دیکھو اس کے نیچے حصے میں سیاہ رنگ کی ایک گولی چبکی ہوا ہے جب گاڑی اندر آئے گا تو تم صلیب کو لوسا دو گے اور دانت سے یہ گولی منہ میں رکھ لو گے جب کہیں تمہاری کوٹھڑی میں دایر سے جایا جائے گا تو تم وہاں اس گولی کو نیچے لو گے۔ اس کا جملہ سی ڈر ہو گا اور تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ ہمارے آدمی جیل کے اسپتال میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں فوراً لایا جائے گا اور رہتا رہتا انہیں کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمہیں ایمبولنس کے ذریعہ کسی بڑے اسپتال سے لایا جائے۔ ایمبولنس یہاں سے روانہ ہوگی، لیکن اسپتال نہیں پہنچے گی۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔"

"یہ تو صلیب کا ہی لکڑی نے کہا۔ اس کا ہمنے مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ لکڑی نے جیب سے لکڑی کی صلیب نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے دیکھو اس کے نیچے حصے میں سیاہ رنگ کی ایک گولی چبکی ہوا ہے جب گاڑی اندر آئے گا تو تم صلیب کو لوسا دو گے اور دانت سے یہ گولی منہ میں رکھ لو گے جب کہیں تمہاری کوٹھڑی میں دایر سے جایا جائے گا تو تم وہاں اس گولی کو نیچے لو گے۔ اس کا جملہ سی ڈر ہو گا اور تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ ہمارے آدمی جیل کے اسپتال میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں فوراً لایا جائے گا اور رہتا رہتا انہیں کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمہیں ایمبولنس کے ذریعہ کسی بڑے اسپتال سے لایا جائے۔ ایمبولنس یہاں سے روانہ ہوگی، لیکن اسپتال نہیں پہنچے گی۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔"

"یہ تو صلیب کا ہی لکڑی نے کہا۔ اس کا ہمنے مکمل بندوبست کر لیا ہے۔ لکڑی نے جیب سے لکڑی کی صلیب نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے دیکھو اس کے نیچے حصے میں سیاہ رنگ کی ایک گولی چبکی ہوا ہے جب گاڑی اندر آئے گا تو تم صلیب کو لوسا دو گے اور دانت سے یہ گولی منہ میں رکھ لو گے جب کہیں تمہاری کوٹھڑی میں دایر سے جایا جائے گا تو تم وہاں اس گولی کو نیچے لو گے۔ اس کا جملہ سی ڈر ہو گا اور تم بے ہوش ہو جاؤ گے۔ ہمارے آدمی جیل کے اسپتال میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ انہیں فوراً لایا جائے گا اور رہتا رہتا انہیں کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ تمہیں ایمبولنس کے ذریعہ کسی بڑے اسپتال سے لایا جائے۔ ایمبولنس یہاں سے روانہ ہوگی، لیکن اسپتال نہیں پہنچے گی۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔"

دیا۔ دوسری وجہ یہ کہ یہاں قیام و طعام کی ادائیگی اپنی جیب سے نہیں کرنی اور تیسری وجہ یہ کہ ان میں ایسی کوئی ٹرکی نہیں تھی جس کے چارے پرستانوں کی طرح بھرے ہوئے میوے سے تل۔
 "کمال ہے۔ آج بہت شمع جوسہ ہو۔ بہرام نے بھی خلاف معمول سمورے ٹولوں والے جیلے پر چڑھنے کے بجائے عزت حملہ کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود ٹائیگر کو یقین تھا کہ اس وقت بہرام اپنے سامنے رکھے سستے سے کلکولٹر پر یہ حساب لگا رہا ہوگا کہ پانزدہویں ان کے قیام سے کتنا خرچ جائے گا۔
 "نہیں! میں آج شوخ نہیں ہوں سوئٹ ہارٹ...! ٹائیگر نے جواب دیا۔ بات یہ ہے کہ اگرچہ میں چھٹی پر ہوں لیکن اس کے باوجود مجھ سے کام لے جا رہے ہیں۔ مجھے ڈرا یا جارہا ہے اور...!
 "اس سے قبل کہ تم غیر محتاط ہو جاؤ... احتیاطی تدبیر اختیار کرو۔" بہرام کی آواز مچائی دھیمی اور ہلکا خشک ہو گیا۔
 "یقیناً...! ٹائیگر نے دسیور رکھ کر دروازہ کھولی، دو عجیب سی شکل کے شخصے نکالے ان میں سے ایک ماؤنٹین پر اور دوسرا ایڑیں پر لگا کر سر ہلایا۔ اب کوئی ان کی گفتگو نہیں سن سکتا تھا! اُدکے چیف... احتیاطی تدبیر اختیار کر لی گئی ہے۔
 "نہیں! ابھی کام مکمل نہیں ہوا۔ اب ہمیں ڈائل کو فہر فوریٹ پر سیٹ کرنا ہے۔ اس کے بعد یونٹ ٹرن کرنے ہیں۔
 "آئی سی سر...! ٹائیگر نے دانت بیٹھے کہے کہا لیکن بہر حال اسے یہ کام بھی کرنا تھا۔ اس نے ماؤنٹ پر چڑھ کر ٹمبر کا جین دیا، ساتھ ہی ڈائل پر ایک اور چارہ کا مندر سے گھمایا۔ اب چارہ کے ایجاد کردہ یونٹ نے اس لائن کو اپنی آنکھ سے کاٹ دیا تھا! آل لائن سویچی...! ٹائیگر نے ایک طویل سانس لے کر خارج کئے ہوئے کہا۔ "اب میں تیار ہوں۔
 لیکن دوسری طرف سے اسے محض ہلکی سی گرگڑا ہٹ سنائی دی۔
 "ہیلو... میں یونٹ سیٹ کر چکا ہوں۔ اب تو بولیں۔"
 ٹائیگر نے غصیلے انداز میں کہا لیکن دوسری طرف سے بہرام کی آواز کے بجائے گرگڑا ہٹ سنائی دیتی رہی۔ وہ یہ سمجھ پر مجبور ہو گیا کہ شاید یہی بہرام کی آواز کا کیا انداز ہے۔
 "کیا یہ آپ ہی کی آواز ہے چیف؟"
 "گرگڑ... بڑا... بہت...!"
 "کیا آئی سی بھی اسی طرح بولتی ہیں؟"

"ہلو...! بہرام نے منکا راہچر کر خاموشی اختیار کی۔ یہ منکا راہچر کو دوسری طرف سے منکا راہچر سنائی دیا۔
 "اور اس ہوں کی وضاحت کریں گے آپ؟"
 "یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے ٹائیگر... بہت سنجیدہ!"
 "یقیناً...! مگر یہ اتنا سنجیدہ مسئلہ کیوں ہے؟"
 "آئی سی تمہیں کبھی ڈیوٹ میں کا نام سنا ہے؟"
 "ڈیوٹ میں...! ٹائیگر نے جھوٹے جھوٹے کہا ہے سب کچھ یاد آگیا۔ آنکھوں سے دیکھ کر جلا دینے والا انسان... طوفان پیدا کر کے اوشان کو بے بس کرنے والا آدمی... اور اس کے ہاتھوں بری طرح ہٹنے کے باوجود، وہیل کی غذا بنے بغیر گزارا ہوجانے والا ڈیوٹ میں...! ہاں... آپ جانتے ہیں کہ؟"
 "میں جانتا ہوں... اور اسی ڈیوٹ میں نے ایک خاص آدمی نے آج کل انچاز میں ایک شخص کو مہمان رکھا ہوا ہے۔
 "وہ کون ہے؟" ٹائیگر نے سر سراتے ہوئے پوچھا۔
 "نائب صدر الیسیر...!"
 "پھر...! ٹائیگر کے ذہن میں آنکھیاں سی چلنے لگیں۔
 "پھر یہ کون ڈیوٹ میں اس کھیل میں موٹ ہے؟"
 "وہ خود کہاں ملے گا؟"
 "اس کا کوئی علم نہیں!"
 "تھک کے! مطلب یہ ہوا کہ معاملہ ڈیوٹ میں کا نہیں صرف اس کے خاص آدمی کا معاملہ ہے... اس کا نام کیا ہے؟"
 "سابلو کا...! الیسیر اسی کا بہانہ ہے۔"
 "مجھے سابلو کا ادراپیہ سے کوئی دلچسپی نہیں! ٹائیگر کو یہ سوچ کر آٹا ہٹ سی ہونے لگی کہ ڈیوٹ میں کی تلاش ابھی تک ناکام رہی ہے۔
 "تم اس کیس میں ڈیوٹ میں کے خاص آدمی تک پہنچ کر اس سے پوچھ سکتے ہو کہ ڈیوٹ میں کہاں ہے۔ بہرام نے ٹائیگر کی دھتکی رنگ پر ہاتھ رکھ دیا۔
 "ہلو...! اس بار ٹائیگر نے منکا راہچر اٹھا۔ پھر بھی یہ کیس سی آئی اسے کا ہے؟"
 "تم غالباً اپنے اس بنیادی مشن کو فراموش کر رہے ہو کہ ہمیں جو اہم کے خلاف جنگ کرنی ہے۔ بہرام کا لہجہ عجیب سا ہر گیا۔ اگر سابلو کا ادراپیہ... اس کو سابلو کو اہم کے بنیادی مشن کے بدلے میں کامیاب ہو گئے تو ہمارے مشن کو سخت ترین دھچکا میں بدلنے میں کامیاب ہو گئے تو ہمارے مشن کو سخت ترین دھچکا

"برگڑو...! شوں...!"
 "کیا نصیحت ہے؟" اب ٹائیگر کو اتنا ڈانٹنے کا مقصد ہی اسے بہرام کی آواز سنائی دی۔ "کیا تم لاش پر ہو؟"
 "اور پھر کہاں ہوں گا؟ ٹائیگر ہلکا ہلکا...
 "سواری...! سب سے ایلوٹنٹ سیٹ کرنے میں دشواری ہو گئی تھی۔ بہرام نے جواب دیا۔
 "آگ لگاؤں ایسے یونٹ کو! بہتر ہوگا کہ اس کے موجودہ ہی قتل کر ڈالیں۔ میں اپنی چھٹیوں کی بارے میں کہہ رہا تھا کہ...!"
 "چھٹیوں کو بھول جاؤ...! بہرام نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ "یونٹ کے بدلے میں جاؤ۔ اس نے کہا ہے۔"
 "یونٹ ہمارا نہیں سی آئی اسے کا مسئلہ ہے۔ ٹائیگر بھی اب ڈاکٹر بہرام کو پتا چلتا تھا۔ یہ کیس سی آئی اسے کے خواسے کرنا بہتر ہوگا۔"
 "نہیں...! بہرام نے سخت لہجے میں کہا۔ "سی آئی اے وہل پہلے ہی تین بار اس سے پوچھ چکے ہیں۔ میں مختلف اینڈنٹوں نے اس کو ریلے اور ان تینوں کو قتل کرنا چاہا ہے۔ میں نہیں یہ مشورہ دے رہا ہوں کہ بہت محتاط رہو۔"
 "بہت شکریہ!"
 "کوئی بات نہیں۔ تمہیں خبردار کرنا میرا اخلاقی فرض تھا۔ اب بتاؤ کہ اس نے کیا کچھ کیا؟"
 "ٹائیگر نے وہی کچھ بتایا جو ڈیوٹ میں نے بتایا تھا۔ اس کو باکے صدر کے قتل کا منصوبہ... دینا پھر کے جرائم پیشہ افراد کے بے اس کو موت دینے کی سازش... اور اس کھیل میں نائب صدر کو ہلکا بھی موٹ ہے۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے طعنے کی۔
 "الیسیر...! بہرام نے فوراً تصحیح کی۔
 "ہاں...! الیسیر... لیکن یہ الیسیر...! سابلو کا الیسیر اس منصوبے کا سرغنہ نہیں۔ خود ڈیوٹ میں کو نہیں معلوم کہ یہ سازش کسی کی ہدایت پر تیار کی گئی؟"
 "عمل درآمد کے لیے کیا مدت رکھی گئی ہے؟"
 "کس پر عمل درآمد کے لیے؟"
 "منصوبے پر...! بہرام نے اس بار غصہ واقف ہونے کا ضبط کیا تھا۔
 "ایک ہفتہ...! ٹائیگر کو پہلی بار یقین ہو رہا تھا کہ اس کی مجوزہ چھٹیاں بھی کسی ہم کی نذر ہونے والی ہیں۔

لالہ رخ

قمر اجالوی قیمت: 200/-

"اتہائی احمقانہ نام ہے۔" دراز قامت شخص نے کہا۔
"کیا تم یہاں میرا مذاق اڑانے کے لیے آئے ہو؟" ٹانگو
نے غصہ میں آنے کا تاثر دینے کی کوشش کی۔
"جیس! یہ پوچھنے کے لیے آئے ہیں کہ تم کس کے لیے
کام کرتے ہو؟"
"وہ روسی شرار یورپی ہے۔"
"اس کا نام؟"
"وہ سا بڑا کالہا ہے۔" جواب دے کر ٹانگو نے ان کا

روسل دیکھنا چاہا لیکن ان کے چہرے سیاہ تھے۔ اس کا
واضح مطلب یہ تھا کہ دونوں کبھی تلخ کے کاغذ سے تھے۔ اچانک
ہی اسے اکہٹ محسوس ہونے لگی۔ وہ اس کا وقت ضائع کر
رہے تھے۔

"اس نے تمہیں کیوں لازم لکھا ہے؟"
"تناہیں! اس نے مجھے ایک چیک کے ساتھ خط بھی
بھیجا تھا لیکن غلط میں یہ نہیں لکھا کہ کام کرنا ہوگا۔"
"وہ خط تمہارے پاس موجود ہے؟"
"ہاں! اوہم کرے میں ہے۔ سنو وہ تو اب میں کسی ملے

میں گھیرنا نہیں چاہتا۔ میرا کام محض چھوٹے موٹے امور بنانا ہے۔
لیکن اگر اس کے علاوہ اور کوئی کام ہے تو تم اس کی وضاحت کرو
میں اس کے لیے کام کرنے سے توبہ کر لوں گا۔ بھلا مجھے کسی کے
بھڑے میں لالچ اڑانے کی کیا ضرورت ہے؟" ٹانگو حیرت
الغیر طور پر گفتگو کو طول دے رہا تھا۔

"تب پھر اپنے کمرے میں چل کر وہ خط دکھاؤ۔" غریب
آدمی نے نال کا باؤ کچھ اور ڈھکا دیا۔ ٹانگو نے دونوں کو فوراً
دیکھا۔ موٹے نے اب چشمہ اتار لیا تھا۔ ان کی آنکھیں بڑھ کر
اسے علم ہو گیا کہ وہ اسے قتل کرنے کے درپے ہیں۔ موٹے کی
آنکھیں آشری نہیں اور یہ بات ٹانگو کے لیے بہت دلچسپ
تھی۔ اور وہ خود ہی جانتا تھا کہ اس پر ایچ ایم ایس سے شکلیہ
میں جانے کا موقع مل جائے گا کہ کچھ پور ہوئی کی انتظامیہ کو

فریب تھا۔ جلد کی رچت چلا ہٹ نالک سرخ تھی اور اس کی
آنکھوں پر چشمہ تھا۔ ان کے چہرے سیاہ تھے۔ یہ ساٹے
بنیاتی جوڑموں کے چہروں پر نظر آتا تھا یا جرموں کا قلع قمع کرنے
والوں کا طرہ امتیاز تھا۔

اچانک ہی ٹانگو نے اپنے پہلو پر کسی چیز کا دباؤ محسوس کیا
"سنو! کوئی احمقانہ حرکت مت کر بیٹھنا۔" ٹانگو نے
مسکرا کر ان سے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ میری پلیس میں جیسے دلی
ریولور کی نال ہے۔"

دراز قامت شخص اس کے بائیں سامنے اور غریب آدمی
اس کے دائیں طرف کھڑا ہوا تھا۔

"تم یقیناً بہت عقل مند ہو۔" غریب آدمی نے بھی مسکرا
جواب دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی بھی بات دہرائی
نہیں کرے گی۔"
"تم کیا چاہتے ہو؟"

"صرف یہ کہ تم کس کے لیے کام کر رہے ہو؟" اس بار
دراز قامت شخص نے پوچھا۔ اس کی آواز بھی مخمبی سی تھی۔
"رنگو ورا کیٹ اینڈ سرف بورڈنگی کے لیے۔۔۔"
ٹانگو نے خوشگوار لہجے میں جواب دیا تو ریولور کی نال کا باؤ بڑھ گیا
"تم حاکم کر رہے ہو؟" موٹے نے غرا کر سرگوشی کی۔
"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے دوست۔ میں رنگو ورا

اس کیٹ اینڈ سرف بورڈنگی کا ہی کاغذ ہوں۔"
"کیا تمہارے فرائض میں پادری کا لباس پہن کر چل کا
دورہ کرنا بھی شامل ہے؟" موٹا طنز پر انداز میں بولا۔

ٹانگو محض گھور کر رہ گیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اس
کے بارے میں بہت کچھ جان چکے ہیں اور اس کا مطلب یہ
بھی تھا کہ وہ پولیس والے نہیں تھے۔ ان دونوں باتوں کا مطلب
یہ تھا کہ ان کے انجام سے کسی کو کوئی فکرت نہ ہوگی۔

"جوتھک ہے" اس نے قہر میں کہا کہ میں بلا ٹورٹ ہاں
ہوں۔" ٹانگو نے سر جھٹک کر اس طرح کہا جیسے وہ اس اشخاص
سے بہت ڈرتا ہے۔

"تمہارا نام؟"
"رائیوولس!"

"کسی برا ٹورٹ ہاں کے لیے یہ نام برا فحش خیز ہے۔"
"یہ نام ہر کس دن اس کے لیے مکھڑ خیز ہے۔" ٹانگو
نے جواب دیا۔

بھی ہو جائے گا۔

وہ دروازے کی طرف پلٹ گیا لیکن پھر کچھ سوچ کر رکھا
اور بولا: "مٹل فادر! میں واپسی پر آپ کے لیے کیا لائونگ کوئی
کتاب یا اخبار یا رسالہ۔۔۔"
"اگر کہیں سے شراپا مل سکیں تو پانچ فٹ سے آٹا۔۔۔ یہ
کہنے کے بعد اوشان پھر پی وی کی طرف پلٹ گیا۔

غلام گردش کی انتظار گاہ کے آنے سامنے والے صوفوں
پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد بہت نمایاں تھے۔ دونوں مرد بڑے
باقی کر رہے تھے اور جب بھی لفٹ کا دروازہ کھلتا جو تک کر
لفٹ کی طرف دیکھتے تھے لیکن پھر واپسی سے گردن جھٹک کر
باہیں کرنے لگتے تھے۔ اس بار جب ٹانگو لفٹ سے نکلا تو دونوں
جو تک بڑے، انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے
سے کچھ کہا۔

ٹانگو نے بھی لفٹ سے نکلنے ہی نہیں تاز لیا۔ اس کا پہلا
تاثر یہ تھا کہ دونوں پولیس والے ہیں لیکن سوال یہ تھا کہ ان پولیس
اس کی نگرانی کیوں کر کرے گا؟ دوسرا خیال یہ آیا کہ شاید دونوں
عام سے تنگ یا غصے میں۔۔۔ جو کچھ بھی تھا یہ حقیقت تھی
کہ وہ اسے دیکھ کر تو کچھ تھے اور اب ٹانگو کے گھوڑوں سے
دیکھ رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں۔ اس
نے انہیں اٹھتے ہوئے بھی دیکھا۔ شاید وہ اس کی راہ میں حائل
ہونے کا فیصلہ کر چکے تھے۔

ٹانگو سگارا اینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک میکٹ
خریدا۔ ساتھ ہی اسے یہ شدید خواہش محسوس ہوئی کہ موقع پاتے
ہی وہ سکون سے ایک سگاری پیے۔۔۔ اس نے عرصہ سے
تمباکو کا ذائقہ نہیں محسوس کیا تھا۔ پھر اس نے شام کا ایک انبد
خریدا جو سرخیوں سے ہو کر لالہ ترمان لگا تھا۔ اس نے نیوز
پیسر اشال کی بورڈ می حائلوں کو ایک ڈالر دینے کے بعد اخبار کو
اس کی لمبائی ہی میں گول کر کے لینا اور ایک گئے کے قریب
کھڑا ہو گیا۔ اب وہ اخبار کھول کر کھیلوں کا صفحہ دیکھ رہا تھا۔
اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔

دونوں پہلو پہلو پہلے ہوئے اس کی طرف آنے لگے۔
تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ پولیس والے نہیں۔ ان کی چال بہت
مختلف تھی۔

ایک دراز قامت اور لظاہر اطالوی تھا۔ دوسرے کا جسم

لینے لگا۔ وہ چشم تصور میں دیکھ رہا تھا کہ بہرام اس کی آواز
سننے کے لیے کیا کچھ کر رہا ہوگا۔ اس نے ماٹھ پیس بہرست
قریب کے الٹی سی دی بائیں شروع کر دیں۔ "ڈائر۔۔۔ روٹل،
ایکٹن، ہینڈ برگ، مرع کا گوشت، چٹن، ٹھنڈے زخم ایک
ڈالر بی بولڈ، بیل کو بے قابو مت ہونے دو، ڈیج میں۔۔۔" ا
پھر اس نے مسکراتے ہوئے ریسپورڈ رکھ دیا۔ وہ بہت خوش تھا
کیونکہ یہ بات یقینی تھی کہ اب تک بہرام نے کئی بار اپنی فیز
پر منگے مارے ہوں گے۔ ٹیلی فون کے ریسپورڈ سے یونٹ علیحدہ
کرنا تا وہ سوچ رہا تھا کہ اسے چارہ گر سے آنے والے کسی مکند
پر پٹ آؤٹ کی ضرورت نہیں۔ اسے صرف ہدف کے جانے
دفعہ کے بارے میں علم کرنا تھا۔ پھر سا بڑا اور ایس کی ٹریلین
تھی دلیہ وہ یہ آئیکر جیکھا تھا کہ سا بڑا کو مارنے سے قبل وہ
ڈیج میں کا تباہ رو پوچھے گا۔

یونٹ دراز میں واپس رکھ کر اس نے جوتے اتار بیٹھے
اور اوشان کے سر کو گھورنے لگا۔ وہ اسے بہتانا جانتا تھا کیل
میں اسے کس قسم کے احساسات ہوتے۔ وہ کس طرح لینے لینے
ہوا، اسے صرف وہ وقت کا انتظار تھا اور یہ موقع صرف اس صورت
میں آسکتا تھا جب اشتباہات اکٹروں پر دکھانے جانے لگیں۔
لیکن وہاں پہلا اور اوشان دیکھتا رہا تھی کہ ٹانگو واپس ہو
کر یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ اوشان کو کچھ نہیں بتائے گا۔

"فادر۔۔۔ کیا آپ چر یا گھر کی سیر کرنا چاہتے ہیں؟" ٹانگو
نے ایک گھنٹے بعد اچانک ہی کمرے سے پی وی روم میں آتے
ہوئے پوچھا۔ اس وقت اوشان پی وی آف کر کے وی سی آر
کی لینڈنگ رہا تھا تا کہ انہاں ریکارڈ کیا ہوا اوپیرا پھر دیکھ سکے۔
اس نے پلٹ کر ٹانگو کو گھورا۔۔۔ پھر اس کے ہونٹ ہلنے لگے۔
"یہ دنیا جو چر یا گھر سے ہزار۔۔۔" اس نے دھیمے لہجے
میں کہا۔ "چر یا گھر کی سیر کرانے کی پیشکش پر تیار بہت شکریہ۔۔۔
لیکن میں آپس جاؤں گا۔ تم چلے جاؤ۔ شاید تم جینس کو ڈر کرنا
سکا سکو۔"

ٹانگو کندھے اچکا کر رہ گیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اوشان
میں بہت زبردست تبدیلی آچکی ہے۔ شاید ناٹو کا ماسٹر شٹر
ناٹو کا محافظ، دنیا کا سب سے عظیم جگہ اب بڑھا ہونے لگا
ہے۔ اس کا دل گھٹنے اور دوڑنے لگا۔ اسے عظیم اوشان سے
بے حد محبت تھی اور وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ماسٹر بڑھا

کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ وہ ہلٹ کر لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے لفٹ کا بائیں دایا کوٹھا اس کی پشت پر اور دروازہ قامت شخص اس کے دائیں طرف تھا۔

سب سے پہلے خود بائیں لفٹ میں داخل ہوا اور پھر وہ دونوں اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔

شرقی آنکھوں والا اس کے دائیں طرف تھا اور بائیں گویا میں زیادہ دلچسپی تھی۔

"شاید یہ کوریائی باشندہ ہے۔" بائیں گئے سوچا۔

گیارہویں منزل پر لفٹ سے اتر کر وہ انہیں اپنے کمرے کی طرف لے چلا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے پہلے چابی نکالی اور پھر مصالخانہ انداز میں بولا "سنو! ایک کسی قلعی نوعیت کی گولہ نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اندر پہنچ کر تم کسی غلط جہی کے شکار نہ ہو جاؤ۔ دراصل اندر میرا ایک ساتھی موجود ہے۔"

"مسلح؟" بائیں گئے پوچھا "وہ اتنی سالہ کوریائی بول رہا ہے۔" مسٹر نے اس نے شرعی آنکھوں والے کی طرف لیور دیکھتے ہوئے کہا "اور میرے دادا کا دوست بھی۔"

کوریائی کا نام سننے پر دروازہ جلد والے کی شرعی آنکھیں ایک لمحے کے لیے کھلیں اور بائیں گئے اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ وہ بھی یقین کرنا چاہتا تھا کہ شخص بھی کوریائے تعلق رکھتا ہے۔ اب وہ یہ سوچ کر کسی لطف سے رہتا تھا کہ اسے مقابل باکر اوشان کس حد تک آگے بڑھ جائے گا۔

"ٹھیک ہے چلو..." اٹھائی غصے نے سر کی جھنجھ سے حکم دیا۔ کوریائی نے چابی کے بڑی خاموشی سے قفل کھولا اور پھر ہاتھ سے دروازے کو دھکا دے کر اچھل پڑا۔ دروازہ بہت تیزی کے ساتھ کھلتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ اس آواز کے باوجود سفید بے داغ لباس سے ملے مٹھون اوشان کنول کے آسن ہی میں سکت دے حرکت پھیلا رہا۔ اس نے ہلٹ کر بھی نہ دیکھا، نہ ہی کوئی آواز نکالی بس ہی دی دیکھتا رہا۔

"یہ وہی ہے؟"

"ہاں اور بالکل بے ضرر!" بائیں گئے جواب دیا۔

"مجھے کوریائی باشندوں سے نفرت ہے۔" زرد جلد والے شخص نے منہ بنا کر بڑی نفرت سے کہا۔ پھر سب سے پہلے وہی اندر داخل ہوا، بائیں گئے اس کے پیچھے تھا جبکہ اٹھائی اس

خود فرس پر پڑا ہوا تھا۔

اوشان نے یہ کارروائی محض ایک سکنڈ میں کی۔ یوں لگا جیسے پہلی ہی جگہ ہی ہو۔ وہ غائب، فضا میں بند ہوا۔ اس کی دونوں ٹانگیں ایک ساتھ حرکت میں آئیں۔ وہ سیدھی ہوئیں اور پھر دونوں پرول کی اڑیاں کوریائی کے ترخے پر پڑیں۔ شرعی آنکھوں والا کسی ڈھیر کی مانند فرس پر گرا اور اب اس کے ہاتھ بڑی طرح ہل رہے تھے۔ شاید جسم کے بعد اب ہاتھوں کی جان نکلی رہی تھی۔

بائیں گئے اپنے عقب میں اسی لمحے اٹھائی کا ہنگامہ لڑنا۔ اس نے کورس کی سرسراہٹ بھی سنی، شاید وہ پستول نکال رہا تھا۔ "نہیں فادر..." بائیں گئے اوشان کو اٹھائی کی طرف متوجہ دیکھ کر فوراً کہا "یہ میرا مقصد ہے۔"

پستول بہت تیزی سے باہر نکلتا تھا لیکن اس سے زیادہ پھرتی سے بائیں گئے اپنی حرکت میں آئی تھی اور ٹھیک سینے کی ہڈی پر پڑی تھی۔ پڑی ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی اٹھائی کی کڑھ بھی کوئی یقین اس کے بعد اٹھائی کوئی آواز نہیں نکال سکا کیونکہ وہ گرنے سے قبل ہی اس جہان فانی سے رخصت ہو چکا تھا۔ گرنے کے بعد اس کے ہاتھ کی انگلیاں بے جان ہو گئیں اور پستول ان کی گرفت سے نکل گیا۔ آنکھیں خوف زدہ انداز میں کھلی رہ گئیں۔ گرتے ہوئے اس کا سر دیوار سے بھی ٹکرایا لیکن اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ وہ مرج چکا تھا۔

بائیں گئے خاص انداز میں اوشان کے سامنے کھڑے ہو کر سر خم کیا اور سفید لباس والے مارٹر نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ شخص آپ کا تعارف کن کبھی آپ سے متاثر نہیں ہوا۔" فادر "بائیں گئے مرہ کوریائی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"بے وقوف تھا۔" سنا جو کے مارٹر نے جواب دیا "اس کی رگوں میں کوریائی عورت اور سفید فاس مر کا خون تھا۔ ایسے لوگ بے وقوف ہی سکتے ہیں۔" اوشان نے یہ کہہ کر بائیں گئے کو اور پھر اٹھائی لاش کو گھورا "آج میں نے خود کو بے حد بے حس محسوس کیا ہے۔"

"آپ نہ صرف بے بس بلکہ کابل بھی ہو گئے ہیں۔" فادر "دونوں آپ کے حقد میں آئے تھے لیکن مجھے سمجھنا پڑا۔" لیکن میرے والے کا جیش بھی تو دیکھو!" اوشان نے

اجتہاد کیا۔ کتنا ٹھم ٹھم ہے۔

"یہ صرف بہانے ہیں۔" بائیں گئے کندھے اچکا کر کہا۔ درحقیقت وہ اوشان کا اصل روپ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اوشان کی ڈانٹ کھانے کے لیے بھی جاتی تھا۔

"میں اوس بھی بہت ہوں۔" اوشان نے عجیب سے لہجے میں کہا "مجھے آج چہرے احساس ہو رہا ہے کہ اتنے برسوں کی محنت کے باوجود میں ایسا شکار دیکھ نہ سکا جو میرے لیے درد رکھتا ہو۔"

بائیں گئے مسکاتے لگا۔ اوشان کے ہونٹ بھی مسکراتے لگے جو نوکدار رہائی ہوئی مونچھوں کے چند بالوں میں گھبرے ہوئے تھے۔

تب ہی بائیں گئے کو کچھ یاد آگیا۔

"آپ نہیں غم ہیں!" اس نے کہا۔

"کیا مجھے یہاں کسی یونین سے ملنا ہے؟"

"پتہ فادر..." یہیں غم سے رہیں۔

"ٹھیک ہے۔" اب میں اسی وقت یہاں سے ملوں گا۔ جب سنا جو کی گڑھی ہوئی رگوں میرے بدن سے میری روح لے جانے کے لیے آئیں گی۔" اوشان کے اس جواب پر بائیں گئے مطمئن ہو کر مل میں آدرا سے جلد ہی لائڈری کی باسکٹ ڈالی مل گئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر خالی باسکٹ اپنے کمرے میں کھینچی۔

اوشان نے ڈالی دیکھی تو وہ پھر مسکراتے لگا۔ گڈ...!

اب تم ان دونوں کو ٹھکانے لگا سکتے ہو۔

"آپ میری نیک سیرت اور بہترین کردار سے ہمیشہ ہی فائدہ اٹھاتے ہیں فادر..." بائیں گئے کچھ ہمت انداز میں کہا۔

"آپ کے خائن کیے ہوئے کھلونوں کا کلبڈ مجھے ہی اٹھانا پڑتا ہے۔"

"بہنو بڑی بات نہیں!" اوشان نے جھک کر ٹوٹے ہوئے ٹکسوں کے ٹکڑے اٹھانے کے بعد بڑے آواز انداز میں سر ہلا کر کہا۔ یہ کوریائی تھا اور یہ اس کی قسم تھی کہ میرے ہاتھوں سے مارا گیا۔ میں نے دیکھ کر گرنے کی ہمت کوشش کی تھی۔

"آپ کبھی میری باتوں کو بھی دگر بزدل نہ کریں۔"

"نہیں! میں تمہاری غلطیوں سے کبھی پشیم پشیم نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے تم سے نفرت نہیں۔ صرف ایسے لوگوں کی باتوں سے دگر بزدل کیا جاتا ہے جن سے نفرت ہو۔ تم جلد درنگ

تاریخ کے صفحات میں محفوظ سرزمین پنجاب کی وہ دگلداز داستان،
جو کلاسک داستانوں میں شمار ہوتی ہے!

مصنف:
شمیم نوید

جگت سنگھ جگا

○ وہ کیوں ایک شریف شہری سے ڈاکو بن گیا؟

○ اُسے ڈاکو بننے پر کس نے مجبور کیا؟

○ وہ کس طرح انتقام کی آگ میں سلگتا رہا؟

اور سب سے بڑھ کر ”جگت سنگھ جگا“ کے کردار کا رومانی پہلو جو شروع سے آخر تک ”چندن“ اور ”ویرو“ کی صورت میں اس کہانی میں رچا بسا نظر آتا ہے، اس بات کا گواہ ہے کہ لطیف جذبات رکھنے والا یہ نوجوان جسے دنیا خطرناک ڈاکو کے نام سے جانتی تھی، اُس کا دل عشق کے گداز سے خالی نہیں تھا۔

30 سال قبل شائع ہونے والا اپنے وقت کا مقبول سلسلہ

پہلی بار کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے

دو جلدوں میں مکمل سیٹ - 400 روپے۔

اشاعت: مکتبہ القریش، اردو بازار لاہور۔ 2 فون: 7668958

”میر میری عزت افزائی ہی نہیں بلکہ...“
”خاموش...“ اوشان نے سر جھٹک کر کہا۔ ”تم تو بس
کوریائی ہو۔ جسم سے نہیں دل دو ماں کے اعتبار سے۔ اگر کوریائی
بھوک برتاؤ پا سکو تو بہت اچھے ماٹرن بن سکتے ہو۔“
”ہیں...“

”ستتے راتو...“ اوشان نے سر جھٹک دیا۔ ”میں اس
بارے میں کئی ہفتوں سے غور کر رہا تھا۔ میں نے خود سے کہا کہ
اوشان تم لوڑھے ہو جے جا رہے ہو۔ بہت برس بیت گئے بہت
سی جگس لڑیں۔ اب بہت سے برس باقی ہیں، بے شمار جنگیں
دیشیں ہوں گی... شہزاد تمہارے بار کا ماٹرن بن چکا ہے...
خاموش رہو، اُسے نہ ہو... میں نے کہا کہ شہزاد باری کر سکتا ہے
اور سوچتے ہوئے مجھے بے حد دکھ ہوا کہ اب کسی کو میری ضرورت
نہیں کسی کو یہ پروا نہیں کہ نا بھوکا ماٹرن ہوں۔ میں نے کہا کہ
شہزاد زیادہ بہتر کام کر سکتا ہے۔“ اوشان کا بوجہ بہت عجیبہ
تھا... ”ہاں! میں نے یہ تمام باتیں خود سے کہیں!“
”نائیگو نے محض یہی بھر کے لیے اوشان کی آنکھوں میں
ایک مخصوص چمک دیکھی تو اس نے اس عجیبہ تقریر کا لطف
لینا شروع کر دیا۔ اوشان ایک بار پھر پرانا مذاق کر رہا تھا۔

”ادب میں فیصلہ پر پہنچ چکا ہوں“
”مجھے یقین ہے کہ یہ فیصلہ صرف اور صرف دانش فہم
فراسٹ اور انصاف پر مبنی ہوگا۔“ نائیگو نے بہت محتاط انداز
میں جواب دیا۔ وہ کسی نئے حال میں پھنسنے کے لیے تیار نہ تھا۔
”میں اس فیصلے پر اس وقت پہنچا جب تم نے اپنی کہنی
سے اس زبرد کو ختم کیا۔“ اوشان کا اشارہ اٹھالوی کی موت کی
طرف تھا۔

”فیصلہ کیا ہے...؟“ نائیگو سنبھل کر پوچھ گیا۔ وہ جاننا
تھا کہ اوشان اب واقعی اوشان بن چکا ہے۔
”کیا تمہیں اس وقت یہ احساس تھا کہ ضرب لگاتے ہوئے
تمہاری ٹمٹی تمہارے سینے سے پورے اٹھ اچے کے فاصلے
پر تھی؟“

”نہیں! مجھے یہ احساس نہیں ہوا۔“ نائیگو سمجھ گیا کہ اس
اب ڈراپ میں ہونے والا ہے۔
”ہاں! ہمیں اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ بہر حال اس
لمحے دانش نے میری رہنمائی کی۔“
”کیسی رہنمائی؟“

سے نہ ہی... دل سے صرف کوریائی ہو۔ ایسے عظیم شریف اور
شہزاد کوریائی ہو چاہئے، اس کا اٹھانکا ہوا کپڑا کھانکے دکھائے۔
اب نائیگو کے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا کہ وہ
دونوں ہی لاشوں کو باسکٹ ٹرالی میں بھر دے۔ اس نے بے تری
چادریں اٹھا کر لاشوں کے اوپر پھونس دیں اور ٹرالی کو دیں میں لے
گیا۔ بال کے آخری سرے پر لائڈری کی خاص لفٹ تھی اس
نے ٹرالی اس میں خالی کر دی۔ چادریں اور لاشیں ایک دوسرے
میں مل کر بہت نیچے جا گئیں جب اس نے گرنے کی آواز سن
لی تو وہ غفلت ہو گیا۔ اسے علم تھا کہ اب ایک منٹ بعد ہی
لاشوں کا انکشاف ہوگا جب لائڈری کی گاڑی میلی چادریں لے
جانے کے لیے تے خلتے میں داخل ہوگی۔ ٹرالی ایک طرف
دھکیل کر وہ کمرے میں واپس آگیا۔ اب وہ خوشگوار موموں میں بیٹی
بجھا رہا تھا۔ اسے خوشی تھی کہ گزشتہ چند منٹ کے واقعات نے
اوشان کی زندہ دلی واپس دلاد دی ہے اور وہ یہی چاہتا ہی تھا
کہ اوشان خاموش نہ رہے۔

ماٹرن کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ نائیگو کو گاؤں پر بیٹھنے
کا اشارہ کرتے ہوئے خود خوش پر بیٹھ گیا۔ ”تم میرے بارے میں
متفکر رہتے تھے؟“
”ہاں...“ نائیگو جھوٹ نہ بول سکا۔ ”مجھے الیا لگتا تھا
جیسے آپ زندگی کا دھول اور خوش کھوتے جا رہے ہیں۔“

”اور تم پریشان تھے؟“
”یہی اٹل قادر...!“

”میں اس پریشانی کا باعث بنا... اس پر مجھے انصاف ہے“
اوشان کا بوجہ بہت عجیب تھا۔ شہزاد! ہمیں علم ہے کہ یہ گزشتہ
نصف صدی سے نا بھوکا ماٹرن ہوں؟

”جی ہاں! اور میں جانتا ہوں کہ آپ اگلی نصف صدی
تک بھی ماٹرن رہیں گے۔“
”مگر اب میں شمیر سنا بھو ایک نوجوان کو دینا چاہتا ہوں۔
تاکہ مجھ سے بہتر شخص اس کی حفاظت کر سکے۔“

نائیگو نے سمجھ لیا کہ اوشان نے اشارے سے اُسے
خاموش کر دیا۔

”میں سوچتا رہا کہ یہ اعزاز کس کو ملے۔ اب کون سا شخص
ہے جو میرے بعد مکاؤں کا خیال رکھے تاکہ نا بھوکے عزیزوں کو
روٹی پکڑا اس سکے۔ میرے ذہن میں کوئی کوریائی نہیں آیا۔
میں سوچتا ہوں کہ صرف تم ہی اس اعزاز کے مستحق ہو سکتے ہو۔“

"عقل نے مجھے سمجھایا کہ اوشان تم سنا جو کہی بہرہ کا عظیم فرض کسی ایسے شخص کو یوں کو سونپ سکے جو جیسے بیک ہیلتھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی علم نہ ہو کہ اس کی شخصی سینے سے کتنی دُور ہے... کیا میں کسی ایسے شخص کو یہ اہم منصب سونپ سکتا ہوں جو تم ہی جواب دو"

"جیس... انا ایسا کتنے شرمناک جواب دیا" آپ کسی ناکارہ آدمی کو یہ اہم کام نہیں سونپ سکتے"

"درست... اوشان کی آنکھیں جھلک رہی تھیں۔ "تمہاری غیر قسطنطنیہ کا کردار دیکھتے ہوئے مجھے صدمہ ہوا اس کا ہوا اوشان ابھی اتنا لڑکھا نہیں ہوا ہے کہ تمہیں سنا جو کسی ماکمل ماکو سونپ دے۔ ابھی اوشان کی جگہ لینے کے لیے قبیلہ کئی برس دوکار ہیں شہزادہ..." اوشان نے فیصلہ منانے کے انداز میں کہا۔

"آپ کا یہ فیصلہ درست ہوتا ہے" ہائیڈر نے گردن پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

"ہاں... اور میرا فیصلہ یہ ہے کہ تم تربیت کا پھر آغاز کریں گے تاکہ تمہیں مشیر شاہزادے کے لیے تیار کیا جاسکے۔ شاید اس کام میں پانچ چھ سال لگ جائیں"

"تربیت...؟" ہائیڈر گھبرا کر بولا۔

"ہاں... تم ایک ایلو تھرمرٹ کی مشق کریں گے۔ تم نے اس کا استعمال کسی نابالغ بچے کے سے انداز میں کیا ہے۔ تم نے میری تربیت اور میرے نام کو بگاڑا ہے۔ تمہاری یہ کارکردگی میرے اہلاد کی توہین ہے۔ تم میرے لیے باعث توہین ہو شہزادہ..."

اوشان اب نل فارم میں آچکا تھا اور ایلیگز جو شخص ایک گھنٹے قبل اوشان کی خاموشی کے باعث پریشان تھا۔ اب اس وجہ سے پریشان تھا کہ اوشان بولنے لگا ہے۔

"ٹھیک ہے خاوند... تم تربیت کا آغاز ضرور کریں گے لیکن فی الحال میں ایک اہم کام کرنے جارہا ہوں" ہائیڈر نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اوشان کو ساتھ لے کر نہیں جائے گا۔

"ضرور جاؤ... لیکن اس اہم کام میں نہیں میری مدد کی بھی ضرورت محسوس ہوگی۔ تم ایک ایلو تھرمرٹ کے وقت اپنی مٹھی سینے سے اتنی دُور رکھتے ہو تو کامیابی کیا خاک حاصل کرو گے۔" اوشان نے اپنا خطرناک مٹھن نہیں ہونگا۔ میں بس گیا اور آیا۔ آپ سامان پیک کریں، کام مکمل ہوئے ہیں تمہیں

گزارنے کے لیے روانہ ہو جائیں گے" اور پھر ہم ایک ایلو تھرمرٹ کی بھی مشق کریں گے تاہا اوشان نے ٹھوکر انداز میں پھینکا۔

"بھل... کیوں نہیں؟" ہائیڈر نے بڑے زور انداز میں بولا اوشان نے کوئی جواب نہ دیا لیکن اس وقت اس کا چہرہ خوشی سے کھلا پڑا تھا۔

✦

بیرون اسحاق ساہوکار نے الجھیرہ کے اسٹون والی ہوٹل کا پورا پورے فلور کرانے سے رکھا تھا۔ یہ بات ایک ایسے شخص کے لیے غیر معمولی تھی جتنی اس کا پورٹریٹ کا مالک ہو جس کی ذیلی کارپوریشن ہوٹل کی مالک ہو، اس نے ہوٹل کی انتظامیہ کو بند کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ وہ چھ ماہ کے لیے اس فلور کی لیز چاہتا ہے۔ پھر اس نے ممتاز اور ماہر ریزورٹرز اور بلڈنگ اینڈ وائر کو فزیکل تاربیہ دہانے کی بھی کہ وہ پورٹریٹ میں تبدیلی و آڈل کا کام کریں۔ لیکن وہ کینیسی کے بگاڑا تھا کہ وہ فلور پر ملی ٹون سسٹم کی تعصیب کی تہذیب پر لگشکو کے لیے اس کے خاندان سے ملاقات کرے، اس سسٹم میں خصوصی کالکٹریس لائٹر اور سکریمر ڈیوائس بھی شامل تھیں۔ اس نے مینٹ ہاؤس کے سینٹرل سیکشن کو اس قابل بنانے کے لیے روم کے ماہرین کی خدمات حاصل کی تھیں کہ اس سیکشن میں ہونے والی کوئی بات باہر نہ نکل سکے اور اس نے اس سینٹرل سیکشن کو کالکٹریس روم قرار دیا تھا۔ اس دورے کام میں صرف تین مہینے لگے اور فیسرا بہتہ ختم ہونے کے بعد الجھیرہ کے ایک انگریزی اخبار میں چند سطری خبر شائع ہوئی۔

"یہ کسی کو علم نہیں کہ اب جتنی ساہوکاری کرنا چاہتا ہے۔ اس نے اسٹون والی ہوٹل کا پورا پورے فلور کرانے پر مامور کر لیا ہے۔ وہاں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور سکریمر ڈیوائس کا ایسا انتظام افکار کیا گیا ہے جو اس سیکشن کے سکریمر کے انتظام کو بھی شرمناک کرے گا۔ یہ امر یقینی ہے کہ وہ اس کا کچھ کرنا چاہتا ہے"

✦

ساہوکار نے یہ خبر سچ کے ناشیہ پر پڑھی۔ اس کا ہنسا مگرتے اور انگریزوں کے جس، چارہ انداز، چاکلیٹ کی لمبی لمبی کان پور شکر کے چار چھوٹے چھوٹے ہوتا تھا۔ اس وقت وہ اپنی عظیم الشان

سبٹ قلعے کے سب سے بلند مقام پر بیٹھا ہوا تھا کہ پورا اسٹور دیکھ رہا تھا۔ خبر دیتے ہوئے اس کے کان پر کھڑک سے سنے اور سر اٹات میں ہل رہا تھا۔ پوری خبر پڑھ لینے کے بعد اس نے اخبار پڑھنے کے بعد اس کے ان گلاسوں کے ساتھ رکھ دیا جن میں چند لمبے قبل تک گھٹروں اور انگوروں کا جوس لہا ہوا تھا۔ اس نے دھیمی دھمال سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے چاکلیٹ کا ٹکڑا سا کھلا انگلیوں کی مدد سے اٹھا کر منہ میں بھر لیا۔ پھر پھر یہ نیکو لاتی کی طرح گھل کر حلق سے اترا۔ سالوکار نے لگا اس کی دھیمی خوفناک تھی، ایسی جیسے کسی کتنے نے خوشی کا اظہار کر رہا ہو۔ اس کا چہرہ کسی موت کے تانے کی طرح تھا۔ سر لیوڑا بلکہ ٹخنوں تھا۔ پیشانی ڈھال کا تھی۔ کھوپڑی پر ایک جگہ بھل و بھل وسط میں ہاتھ لگا تھا۔ آنکھیں بڑی اور عمودی تھیں۔ برقان جیسے رنگ والے چہرے پر ایسی سی ناک تھی جس کا اگلا حصہ پھولا ہوا تھا۔

ساہوکار کی قامت چھ فٹ آٹھ انچ تھی۔ وزن ۱۵۶ پونڈ تھا۔ اسے وزن پر قرار رکھنے کے لیے دن میں چھ مرتبہ کھانا کھانا پڑتا تھا۔ جسم ہر وقت تحریک رہتا تھا اور پیٹ میں پڑنے والی غذا بہت جلد جلا جاتی تھی۔ نشت کی حالت میں اس کا ایک پیر ہڈیاں ہٹا تھا۔ گھٹکوتے ہونے اس کے دونوں ہاتھ پتے رہتے تھے اور سوتے ہوئے اٹھتا رہتا تھا۔ اسے ہاتھ کا گرہر گھٹنے تک اسے کھانے کے لیے کچھ نہ دیا جائے تو وہ مر جائے گا۔

ناشتے سے پیٹ بھرنے کے بعد ہی وہ مکیا گیا۔ پھر اس کا قبدرہ بند ہوا۔ اس قہقہے کی وجہ سے اس کا پورا جسم تھل تھل پٹنے لگا اور اس میں ناشتے سے جو توانائی پیدا ہوئی تھی۔ وہ ضائع ہونے لگی۔

ساہوکار نے اپنی ہانکوں سے الجھیرہ کا کھانا مزہ جانو لیا جن سے اسٹون والی ہوٹل سمیت تمام بلند بالا عمارتیں نظر آتی تھیں۔ اس نے مینٹ ہاؤس کے باسے میں جوس چاہتا، وہ پڑا ہوا لہذا وہ بہت خوش تھا۔ اسے یہ بھی مست تھی کہ اب دنیا بھر کی انٹیلی جنس کے لوگ یہ جانتے کی سرور کو کوشش کریں گے کہ اسٹون وال ہوٹل کی چھتیسویں منزل پر کیا ہوا ہے۔ اس کے لیے وہ ایک دوسرے کے لالچوری کر کے بھی کر رہی تھیں کریں گے۔ اس نے ایک بد پھر ماندہ قہر لگایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر جاسوس اس سے پوچھیں کہ مینٹ ہاؤس میں کیا ہوا ہے۔ تو وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ انہیں سچ سچ بتانے کا کہ وہاں

کچھ بھی نہیں ہو رہا۔

مینٹ ہاؤس دراصل ایک نقاب کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا۔ ساہوکار کی کوشش تھی کہ سب کی توجہ مینٹ ہاؤس پر ہوجائے اور اس کی اس عظیم الشان رہائش گاہ پر کوئی توجہ نہ دے۔ یہیں... اس عمارت میں... آئندہ چند روز میں بہت اہم کاروبار ہونے والا تھا۔

قہقہہ ختم کرنے کے بعد اس نے اپنے ناشتے پر موجود تھان کی طرف توجہ دی جو پسینے سے شرابور ہو رہا تھا اور اسی شخص کو جلد ہی اس کو ناکامی کا صدمہ چھونا تھا۔

نائب صدر البیرو کو تب تک تھا کہ ساہوکار کیوں نہ تھا کہ وہ اس کے قہقہے کی وجہ معلوم کرنے کے لیے بے چین تھا لیکن اس میں اتنی حیرت نہ تھی کہ وہ یہ سوال کر سکا۔

"پیارے نائب صدر" ساہوکار نے خود ہی کہا "میں کچھ منصوبے کے مطابق ہو رہا تھا" اس کی آواز اونچی اور جلداری تھی "جیسے اس طرح ہونے پر اجازت ماننا لیکن میں یہ سوچ کر ہنس رہا تھا کہ وہ لگنے اتنی ہوں گے جو میں روکنے کی کوشش کریں گے اور ہم کس طرح ہوشیاری سے ان کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں گے"

"اور آپ کے یہاں کب آئیں گے؟" البیرو نے پھر پڑی پلٹ سامنے سے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔ وہ ناشتے میں کافی کے ساتھ صرف بسکٹ ہی کھاتا تھا۔

"اگلے روز سے ان کی آمد شروع ہوجائے گی... آؤ... میں نہیں انتظامات دیکھوں گا..." یہ کہہ کر ساہوکار اٹھ اٹھا۔

وہ البیرو کے پیچھے پر بائیسویں تہذیب پر دیکھ سکا۔ نائب صدر اس کے پیچھے چلتا ہوا، ہانکوں کے کونے تک پہنچا۔ پھر اس نے ساہوکار کو دیکھا۔ وہ ایک طرف ہاتھ سے اشارہ کر رہا تھا "دیکھو اس دلائی طرف صرف ایک ہی ٹرک آتی ہے۔ اس پوری ٹرک پر سٹیل گارڈ لگائے ہیں۔ اور حرا کے علاوہ شخص چیک کیا جاتا ہے اور جس کو میں کہوں صرف اسی کو ان کی اجازت ملتی ہے۔ ساہوکار کا ہاتھ ہاتھ گرا اور ہڈیاں حرکت میں آگئیں۔ اب یہ ہاتھ ان کی سرور دشتوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو بائیسویں تہذیب پر دیکھ رہے تھے۔ ان تمام ڈھالوں پر بھی ہمارے لوگ جھینڈ ہیں جو کسی بھی شخص ہٹنے والے سے نہ لپٹا جاتے ہیں پھر کتنے بھی ہیں جو کسی بھی لاپرواہہ شخص کو سالم ٹرپ کرنے کے لیے بے تاب رہتے ہیں۔ ایک ایک کے آلات لگ رہے... یہاں برقی آنکھ بھی ہے۔ انفراسیڈ

پہلی ورژن کھرت بھی ہیں خفیہ مائیکروفون بھی... جو چھپ کر آنے والے کسی بھی شخص کی خبر سے کئے ہیں۔

سابقہ بہت جوش میں بول رہا تھا، اس کا ہتھک اپس کے پینے سے ترجمے پر گڑ گڑا کر آ رہا تھا... وہ بولتے بولتے پلا اور اس بار اس نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیے اور ہاں... اس قسم کے اوپر ہمارے پہلی کا پھر ہر وقت چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اسپر نے اسی لمحے ایک طیارے کو دکھا جو بڑے کاہلانہ انداز میں قلعہ کے اوپر پہنچ کر چکر لگا رہا تھا۔ سابقہ کا ہتھک سے ہٹ کر ایک قدم بڑھا۔ اس نے اپنے بھائی کو ہاتھ اسپر کے کندھوں پر رکھ کر کہا: "سب کچھ فول پروف ہے۔ میں کوئی پریشانی نہیں ہونگی۔" یہ کہتے ہوئے وہ اسپر کو شیشے کے دروازوں کی طرف سے آیا جو قلعے میں سے جاتے تھے۔ "آؤ... میں اجلاسوں کے انعقاد کے انتظامات کے بارے میں بھی تادوں اور تم بھی مجھے یہ ضرور بتانا کہ سوشل لیسٹ سے آنے والی پرواز میں ایر پوسٹل کیسی تھی؟"

وہ بہت توجہ سے اس پڑ پڑ سٹن کے بارے میں سنا رہا جس نے طیارے میں اسپر کو مسکرا کر دیکھا تھا۔

سابقہ نے اس وقت سفید لباس پہن رکھا تھا، اس کے ہونٹے تک سفید تھے۔ اسپر کے سیاہ سوٹ کے مقابلے میں سابقہ کا سوٹ بہت نفیس اور خوبصورت تھا، اس سیاہ سوٹ میں ناہم مرد کو زیادہ مزہ آ رہا تھا اور اب انھوں کے نیچے تنک کے گول گول دھتے چڑھنے لگے۔

وہ دونوں ایک قہر آدم آکلیٹنگ کے سامنے رُک گئے۔ رُکنا تو سابقہ کا تھا اور اسپر کو اسے دیکھ کر رُک جانا پڑا تھا۔ "اس قلعے میں ۴۰ گھرے ہیں؟" سابقہ نے کہا۔ "مہانوں کی تعداد کمروں سے کم ہی ہے گی۔" اس نے ہتھک کے فریم کے نیچے ہوا ایک بن دانے سے قبل کہا۔ تصور آواز تنکے اسپر ایک حرف مرکب گئی اور اس کے سینے سے لٹ کا دروازہ سامنے آ گیا۔ وہ لٹ میں گئے۔ سابقہ نے ایک بن دیا جس پر ۵ مکھ تھا اور لٹ میں پھر اسپر پر اٹھنے لگی۔ جلدی لٹ کا دروازہ کھل گیا۔ اب وہ ایک سوٹ لے اور چالیس فٹ چوڑے ایک شاندار ہال میں بیٹھے۔ اس کی دیواروں میں اسی پتھر سے بنی ہوئی تھیں جو قلعے کی تعمیر میں استعمال کیا گیا تھا ہال کے بالکل وسط میں مہمانی کی بنی ہوئی خوبصورت اور شاندار کافرٹس ٹیبل بھی ہوئی تھی جس کے گرد چالیس کرسیاں

تھیں۔ کرسیوں پر بھی آرائش کی گئی تھی۔ ہر کسی کے سامنے مینر ڈسک، بلوٹر، پیڈ، پینسلوں سے بھری ہوئی لکھری ٹرسے اور دوسرا سامان رکھا ہوا تھا۔

"مہارے اجلاس نہیں ہو کر ہیں گے۔" سابقہ نے زوردار لہجے میں کہا۔ "اسی کمرے میں اگلے تین روز کے دوران ہم وہ فیصلے کریں گے جن کی رو سے ہم اپنی قوم کے صدر مقرر کیے جاؤ گے۔"

اسپر بہت دیر بعد پہلی مرتبہ مسکرایا۔ "اور تمہاری قوم طاقت و دفاعی قوتوں کی حریف بنائیاں مقام حاصل کرنے کی؟" سابقہ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہا۔ اس کا جواب بہت پر جوش تھا۔ "ذرا سوچو!" اب وہ پہلے ہال کے ہاتھ طار ہا تھا۔ "سوشل اسپر اجماعی قوم خزانہ سے پاک مگر دنیا بھر کی جنت ہوئی۔ وہ ان مظالموں کے لیے مہل کی گواہت ہوئی جو اپنے ملک کی پولیس کے مظالم سے گھبرا کر یہاں آئیں گے۔ یہاں انہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگے گا اور تم اس قوم کو کنٹرول کرو گے۔ تم مردوں میں مرد ہو گے اسپر! دنیا کے سب سے طاقت ور مرد بن جاؤ گے۔" سابقہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔ اس کی مسکراہٹ بہت کچھ کہہ رہی تھی کہ اسپر اس کا ہتھک کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔ اس کی نظریں تو اس گنبد پر تھیں جو ہال کی چھت پر تھا اور نیچے سے خالی دھول کی طرح نظر آ رہا تھا۔ اسی گنبد سے سورج کی روشنی کا فٹنس روم پر رہی تھی۔ گنبد دھاتی شیشے کا تھا اور اس پر جگہ جگہ نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔

سابقہ نے اس کی نظریں کا تعلق کیا۔ "یہ بلٹ پروف گنبد ہے میرے دوست!" وہ سینہ پھانک کر دونوں ہاتھوں کو لہراتے ہوئے بولا۔ "کتا حسین ہے یہ... اور اس کے اوپر چار پہلی کا پھر پینڈ ہیں۔"

"تو مہمان کل آئیں گے؟" اسپر کے لیے یہیں انتظار تھا۔ "ہاں! ہمارے کاروباری مہمان کل آئیں گے۔ یہاں کا جواب دیا۔" ویسے یہاں بعض مہمان... خاص مہمان... پہنچے ہی سے موجود ہیں ان میں سے ایک سے میں تمہاری ملاقات ضرور کرواؤں گا تاکہ تمہارے سفر کی حلقہ دور ہو سکے۔" اسپر نہیں پڑا۔ اس کے دل میں لگدگی سی ہونے لگی۔ وہ دوبارہ لٹ میں آئے۔ اس مرتبہ سابقہ نے چھ ممبر کا بن دیا۔ دروازے بند ہونے اور کھل گئے۔ اس بار بھی اسپر

نے لٹ کے چلنے کی مخصوص پتھر پتھر اسٹیمس نہیں کی۔ وہ ایک طویل اور پتھری غلام گردش میں آگئے جس پر جانوروں کی کھال کی قالین بھی ہوئی تھی دیواروں پر نہ جانے کون سا رنگ کیا تھا کہ وہ طہانی رنگ میں جھل کر رہی تھیں۔ دیواروں کے ساتھ ساتھ پر بندھے تھے جوئے تھے جن میں فنکار کی فنکاری کی انتہا جھلک رہی تھی۔ دیوار کی تعمیر میں جو رنگ ہر استعمال ہوا تھا وہ سابقہ نے اپنے دھن اٹلی سے منگوایا تھا۔

"آؤ...! سابقہ نے قہقہوں کی طرف دیکھے بغیر اسپر سے کہا۔ وہ چل دیئے اور پھر راہداری میں ایسے کمرے کے سامنے رُک گئے جس پر کوئی خبر نہیں پڑا تھا۔ اس کا دروازہ دوسرے دروازوں سے مختلف نہیں تھا۔ سابقہ نے ہٹکے سے دستک دی پھر تھوڑی دیر وارے کو دھکیل کر اندر چلا گیا۔ اسپر اس کے پیچھے تھا۔

یہ بیدار روم تھا۔ بیدار بہت نفیس بہت جریض اور بہت شاندار تھا۔ اس کے چاروں کونوں پر سرخ ستون تھے لیکن اوپر بید کی چھت نہیں تھی۔ اس طرح شیشے کی چھت سے بید کا منظر صاف نظر آ سکتا تھا۔

اور اس بستر پر ایک نوجوان لڑکی لیٹی ہوئی تھی۔ اس دروازے قیامت لڑکی کی رینٹ ایسی تھی جیسے وہ کبھی دھوب میں نہ گئی ہو۔ اس نے ایک بنی انٹی پین ہوئی تھی جس کے آ پار دیکھا جاسکتا تھا۔ ناخوش کی دیریاں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ اس کے ہاں بالکل سفید تھے۔ جنہوں نے شانے اور اس کے نیچے کے حصے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ آہٹ پر وہ اٹھی اور اپنی زردیاں باندھے بغیر دروازے کی طرف آگئی۔ اسپر کو دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ سنسنی خیز انداز میں کھل گیا اور آنکھیں پٹکتے لگیں... ایسا ہی لگا تھا جیسے وہ اسپر ہی کی منتظر تھی۔ "دیکھا تم نے...؟" سابقہ جس کر بولا۔ "یہ تمہارا اہی انتظار کر رہی تھی میرے دوست!"

اسپر غوک بھگ کر رہ گیا۔ وہ بہ مشکل تنہا ہی کھڑا رہا۔ "کیا یہ خوبصورت نہیں ہے؟" سابقہ نے مسکراتے نامب مدد سے رائے طلب کی۔ "دیکھو! اسے عورت دیکھو! اسپر اسے خود سے دیکھنے کی کوشش کرنے لگا اور سابقہ کی بھی جھجک کے بغیر لڑکی کے سر پہ کی لٹھیر کرنے لگا۔ "یہ تمہاری ہے؟" سابقہ نے آخر میں دونوں ہاتھوں سے

لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "یہ صرف تمہاری خدمت کے لیے ہے۔ تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کی منتظر ہے۔" "ہر خواہش...؟" اسپر کی پیشانی سے اب پینے کی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ اس کی سانس بھی بے ترتیب ہونے لگی تھی۔

"ہاں! اور اگر یہ نہیں خوش نہ کر سکی تو پھر دوسری عورتوں کو تمہاری خدمت کا فرض سونپا جائے گا۔" سابقہ نے یہ کہتے ہوئے عورت کی طرف دیکھا اس عورت کی آنکھوں میں پل بھر کے لیے نفرت نظر آئی۔ لیکن فوراً ہی معدوم ہو گئی۔ اسپر کو تو یہ بھی محسوس نہ ہوا کہ عورت اسے کون نظر سے دیکھ رہی ہے۔ وہ نظریں محبت بھری ہیں یا نفرت بھری۔ وہ تو صرف اس کے سر پہلے میں دو رہا تھا۔

"اب میں چلتا ہوں تاکہ تم دونوں تمہائی میں زیادہ فیصلی طور پر متعارف ہو سکو۔" سابقہ نے مخصوص انداز میں کہا۔ اسپر کو عورت کی طرف دھکیلا اور دروازہ بند کرتا ہوا واپس آ گیا۔ اب وہ بہت تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ اس نے لٹ میں گھس کر تین ممبر کا بن دیا۔ دروازہ جب کھلا تو سابقہ کا اسی قسم کی غلام گردش میں تھا جسے چھوڑ کر وہ آ رہا تھا لیکن یہاں صرف ایک دروازہ تھا جو ان کمروں کی طرف سے جاتا تھا جو سابقہ کے زیر استعمال تھے۔ وہ ڈرائنگ روم اور بیدار روم سے گزرتا ہوا اسٹڈی میں چلا آیا۔ یہاں اس نے دروازہ مقفل کیا۔ اور ایک وال کینٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کینٹ کے دروازے کھینچ لیے۔ اس جگہ ۳۶ رانچ کا دی سمت نصب تھا جس کے پتیل پر بن اور وائٹ طرف کھڑا تھا۔ سابقہ نے چار ممبر والا ڈائل کھنکھایا۔ اس کے بعد وہ ڈائل کھنکھایا جس پر اسے لکھا تھا۔ اس کام سے فارغ ہو کر اس نے ایک طویل سانس لی چند لمحوں انتظار کیا اور پھر ایک بن و باکر قوم کی آواز دہ کر دی۔ یہ نیم دروازہ ہو گیا۔ پٹی وٹیل کا کورین لگے پل روشن ہو گیا۔ پہلے نیلی بکریں نظر آئیں اور پھر ایک واضح و روشن تصویر نظر آنی لگی۔ یہ اسپر اور عورت کی تصویر تھی۔

سابقہ کی آنکھیں پٹکتے لگیں۔ اسے عجیب سی سنسنی محسوس ہونے لگی۔ پھر پتھری اسپر اور عورت بید کی طرف بڑھے۔ وہ ٹپکڑنے لگا۔ اس نے آگے جھپک کر وہ بن دیا جس پر ٹپک بکھا تھا اور کرسی میں دھنس کر اپنا سب سے پسندیدہ ٹیو دیکھنے لگا جو اس کے اسکرین پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے لگا تھا۔

گردہوں کی طرف سے متعلق تعلق کی درجنوں پیش کشیں مٹرو کی تھیں۔ غالباً اس کی کامیابی کا بھی راز تھا کہ وہ کسی کا محت نہیں تھا۔ وہ کسی گروپ کے خلاف تھا اور نہ ہی کسی کی حمایت کرنا اس کی سرشت تھی۔ وہ پیر پھینک مٹا دینے کے اصول پر عمل کرتا تھا۔

ایک بار اس نے ایسے شخص کے پورے خاندان کو قتل کر دیا تھا جس نے اسے دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی۔ مافیہ کے اس سربراہ کو نہ صرف خود قتل ہونا پڑا تھا بلکہ اس کا باپ، اجوی بیٹا اور دونوں بیٹے بھی بم کے ایک دھماکے میں مارے گئے تھے۔ صرف اسی ایک کیس میں پھینک کے ذاتی جھگڑے کی چھاب تھی۔

ایک بار ہی چند ماہ قبل دھوکہ دہی، لوٹ مار اور جرائم کے خلاف فردوسی منڈ نے تفتیش شروع کر دی۔ اس سلسلے میں کیلی نے کئی کو بھی طلب کیا لیکن وہ حاضر نہیں ہوا اور روپٹا ہو گیا۔ مائیگر نے اس سلسلے میں جرمی انڈیا میں بھی تھیں اور اس کی تلاش تھی کہ کم از کم یہ کیس چارہ کو کومل جانے تاکہ وہ کیلی سے پرانا قرضہ وصول کر سکے لیکن ایسا نہ ہوا۔ منڈ کی تفتیش فائلوں میں دب گئی اور کیلی بدستور منظر سے غائب رہا۔

اب یہ پہلا موقع تھا کہ کیلی اپنے نئے چہرے کے ساتھ الجڑو جا رہا تھا۔ بہرام کی اطلاع پر تھی کہ مافیہ کی کئی سرکردہ افراد اپنے اپنے ملکوں سے الجڑو کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ کیلی بھی کئی مٹن پر سفر کر رہا ہے۔ کیونکہ سیاحت الجڑو نہیں جانتے۔

طیارتہ بھارادواس پور پر رازدار اور ڈانڈیگو سوخارہا جب اس نے عقب میں قدموں کی چاپ سن کر اٹھ اٹھا دیکھا۔ کیلی جیوتھا ہوا اپنی نشست کی طرف جا رہا تھا۔ وہ مسلسل مات گھٹنے سے لادنے کے بار میں پتار رہا تھا۔

کیلی نے اپنی نشست پر تقریباً گرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اس بار مائیگر نے نہ نہیں پھر الہداد و نڈل کی نظر میں اس کی جارحانہ انداز میں اسے گھورتا رہا لیکن جب تنگ گیتو اس نے پشت گاہ سے ٹپ انگلی۔ اسی لمحے جوسٹس کیسین سے نکلے اور داییں بائیں دیکھتی ہوئی آگے آئے گی۔ وہ کسی بھی مسافر کے اشارے کی منتظر تھی لیکن شاید اس وقت کوئی بھی مسافر کھلے پینے کے موڑ میں نہیں تھا۔

"ادھر آؤ..." اچانک کیلی نے جوسٹس کو آواز دی۔

"فرمائیے اب اس کی کدھت کر سکتی ہوں؟" مائیگر نے زلفوں والی جوسٹس سے کیلی کی نشست کے قریب بیٹھ کر پوچھا۔ مائیگر یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا۔ جوسٹس ہلکا رہی تھی۔

"ہاں... قریب آؤ، کیلی نے اسے ہلکا کان میں کچھ کہا جس کے بعد جوسٹس کا چہرہ شرمندگی کے باعث سرخ ہو گیا اور پھر فوراً ہی اس کے چہرے پر درد کی لہریں دوڑ گئی۔ کیلی نے اس کی ٹانگ پر جھکی تھی... اور اب وہ اس کی ٹانگ پر پڑے ہوئے تھا۔ جوسٹس نے لفتیانہت کوشش کر کے اپنی پیچ روٹی تھی۔

کیلی نے بہر حال اپنا قبضہ نہیں روکا بلکہ ہستے ہوئے جوسٹس کی گلائی پر دوسرا ہاتھ ڈال دیا۔ اس نے لڑی کو اپنے اوپر گرانے کی کوشش کی۔ کان میں پھر کہا کہ اور پھر ٹانگوں پر جوسٹس کی گہری نیلی آنکھوں میں آنسو نظر آنے لگے۔

وہ اٹھا۔ کیلی کی نشست کے سامنے بیٹھا پہاں جوسٹس کیلی کی قید میں تھی۔

"حالتن..." مائیگر نے نرم لہجے میں اسے متوجہ کیا کیلی نے چونک کر سر اٹھایا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے غرا کر پوچھا۔

"لڑی کو چھوڑ دو اور مجھ سے باتیں کرو..."

"میں کسی سے بات کرنا نہیں چاہتا، کیلی نے سر جھٹک کر جواب دیا۔" میں لڑی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتا۔"

"اس لڑی کو چھوڑ دو، ورنہ میں تمہارے چہرے کی کھال اتار کر تمہارے حلق میں پھونک دوں گا۔" اس مرتبہ مائیگر نے جھٹک کر کیلی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

اس بار کیلی کے چہرے پر پڑی کے آثار بہت نمایاں ہو گئے وہ کچھ حیرت زدہ بھی تھا۔ اس نے لڑی کو چھوڑ دیا اور مائیگر نے لڑی کا ہاتھ تھام لیا۔ "سوری مس!"

آنسو چھاپر بہنے لگے۔

"مٹریا جس نے بہت لی پی ہے میرا خیال ہے کہ یہ آئندہ لڑی حرکت بھی نہیں کریں گے۔" مائیگر نے اس خوف زدہ چڑیا کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟ کیلی کو اسی وقت اس میں ہوا کہ اس کی توہین ہو رہی ہے۔

"کچھ نہیں... ادھر اہاں... تم جاؤ..." مائیگر نے جوسٹس کی

شانے پھینکی دے کر کہا پھر جب وہ کیسین میں چلی گئی تو وہ کیلی کے برابر والی نشست پر بیٹھ گیا۔ "تمہارا چہرہ بہت اچھا لگ رہا ہے؟" اس نے سکاڑے ہوئے کہا۔

"ہوں... انداز ہے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" کیلی نے مشکوک انداز میں اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کہ میرا چہرہ تمہارے چہرے سے اچھا نہیں اسی لیے میں تمہارے ملائیک سڑین کا نام دیتا حاصل کرنا چاہتا ہوں ممکن ہے کہ وہ مجھے بھی تمہاری طرح خوب دنا دے؟"

"سنوٹر ایسی ہی پھلو بدل کر بولنا..." میں نہیں نہیں جانتا تم کہا ہو اور کیا چاہتے ہو اس کا مجھے کوئی علم نہیں اور نہ ہی اس سے دیکھی ہے۔" اس آہم دفعانہ ہوا چوڑا۔

"سنو ایسا تعلق مانو کا ہے؟" مائیگر نے کہا۔

"ماہو کا؟ کون سا ہوگا؟"

"مجھے سے پوچھا رہے کی کوشش مت کرو..." مائیگر اس کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ "تم اپنی طرح جانتے ہو کہ ماہو کا کون ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کے کہنے پر یہ طویل سفر کر رہے ہو؟"

"سنو دوست! کیلی زنج ہونے والے انداز میں بولتا۔

"میں تمہیں نہ تو جان ہوں، نہ ہی تم سے تکلف ہوں اور نہ ہی تمہیں پسند کرتا ہوں لہذا مجھے مجبور نہ کرو ورنہ میں اسی کوئی حرکت کرے گیوں گا جو تمہیں بھی پسند نہیں۔" بس اب چلے جاؤ۔"

"میں ضرور ملایا لیکن نہیں جاسکتا کیونکہ میں بھی تمہارے راپٹے کا آدمی ہوں۔ میرا کام جہیں صحیح سلامت سا ہوگا تاکہ

بہنچا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کیلی کسی اور جوسٹس کے ہاتھوں پٹائی سے بچنا میرا فرض ہے۔ میرا یہی فرض بنتا ہے کہ کیلیس آئیوورٹ پولیس سے بچاؤں جو جعلی پاپورٹ بری خونی سے بچان لیتی ہے۔"

"تم کون ہو؟" کیلی اچانک نرم ہو گیا لیکن اس کی آنکھوں میں سختی برقرار رہی۔

"راہرو س..."

"میں نے تمہارا نام پہلے کبھی نہیں سنا۔"

"میں نے تو سنا ہے اور ساہو کا ہے۔" اسی باعث اس نے مجھے بھیجے تاکہ میں آسانی سے تمہیں پہچان لوں اور تمہیں کسی دشواری میں مبتلا نہ ہونے دوں۔"

"راہرو س..."

"میں نے تمہارا نام پہلے کبھی نہیں سنا۔"

"میں نے تو سنا ہے اور ساہو کا ہے۔" اسی باعث اس نے مجھے بھیجے تاکہ میں آسانی سے تمہیں پہچان لوں اور تمہیں کسی دشواری میں مبتلا نہ ہونے دوں۔"

"تمہارے پاس کوئی شناخت ہے؟"

"ہاں برفلی کیس میں..." مائیگر نے جواب دیا۔

"اے آؤ..." کیلی بولا۔ اس بار مائیگر نے اسے گھورا۔

پھر اوپر گئے ہوئے انجین ماسک کی طرف دھک کر مل بھر کے لیے سوچا کہ یہ ماسک کیلی کے چہرے پر بڑھ کر آکر انجین کی ٹیوب کاٹ دی جائے تاکہ گٹھ و طویل نہ ہو جائے لیکن اس میں غرہ

یہ تھا کہ لوگ اسی پر ٹوٹ پڑتے۔

"تم واقعی بہت کند زبان ہو گئے ہو جانے..." مائیگر نے اپنے غصے کو ایک طویل سانس کے تعیل کرنے ہوئے کہا۔

"تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسٹے لوگوں کے سامنے برفلی کیس کھول کر خود بھی بے نقاب ہو جاؤں اور تمہیں بھی مصیبت میں گرفتار کر دوں۔ بہر حال شناخت ضروری ہے۔ میں پانچ منٹ بعد

بائتھ روم کے بائیں کیسین میں ملوں گا۔ پہلے تم وہاں جاؤ گے اور دروازہ کھلا چھوڑ دو گے ایک منٹ بعد میں وہاں پہنچ کر

تمہاری تسلی کر دوں گا۔" یہ کہنے کے بعد مائیگر جواب کے لیے نہیں ڈکا بلکہ اپنی نشست پر واپس چلا آیا۔ اس نے گھڑی کی

طرف دیکھا۔ طیارہ جدیدی منڈ لبر ایئر میں پڑ بیٹھے والا تھا اور وہ یہ منڈ کسی تفریح میں گزارنا چاہتا تھا۔

جوہی مائیگر کے اعصاب کی گھڑی نے بائج منٹ گنور جانے کا اعلان کیا تو مائیگر نے کئی کی طرف دیکھا۔ وہ اٹھ رہا تھا۔ مائیگر زریب مسکراتے لگا کیلی قریب سے گزرا تو مائیگر

اثبات میں سر ہلانے لگا اور ٹھیک ایک منٹ بعد وہ بھی بائتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کیسین نما بائتھ روم میں داخل ہوا تو کئی منڈ پرانی کے چھپا کے مدار رہا تھا۔ دونوں کی نظریں ٹھیک سے فروٹو ملیں

کیلی کی ہڈی پر مائیگر کو کسی چیز کی چمک نظر آئی تو اسے باوا لگا کہ فردوس کی تجارتی اور قابل آستین میں سائب نہیں خبر کھتا ہے

کیلی نے نیازانہ انداز میں توبیہ سے منہ خشک کرنے لگا۔ اس نے ہتھ پینے ہی آدرا رکھا تھا۔ پھر توبیہ اسٹینڈر ڈال کر وہ مائیگر

کی طرف پٹا۔ "ہاں اب اپنا شناخت نام تو دکھاؤ..." اس کا

بجہ باجیب سا تھا۔

لاڈو

قمر اجاٹوی قمت: 90/-

میری میری شناخت۔ "ٹائیگر کے بائیں ہاتھ کی ایک انگلی تیزی سے ہلکی اس انگلی نے کبھی کی بائیں آنکھ کے نیچے ہلکا سا کھوکھلا مارا اور ساتھ میں ہندوئی کمال ایک کھوکھلی لائی کبھی کی بائیں آنکھ کے چپے سے لہو بہنے لگا۔ یہ ایک ایسے شخص کی شناخت ہے جو خود کو سے بدلو اپنے نہیں کر سکتا۔"

ٹائیگر کا بھر بہت ہلکا چھلکا تھا۔

"حرام نادے۔" کبھی نے اپنا بازو بہت تیزی سے ہلایا تو خیر بل جبریں اس کے ہاتھ میں آگیا۔ خیر کی لوک ٹائیگر کے بہت کی طرف تھی۔ جب میں تھیں تم کو دونوں کا تو نہیں والے جلد ہی اس نیچے پر پینچ جائیں گے کہ میری شناخت کہلے میں اپنے شکار کے پیٹ پر اسی جھڑکی دکے سے آؤ گمات بیتا ہوں۔"

"تم ساہوکار کو بھول بس ہو کبھی۔ میں اس کا آدمی ہوں ٹائیگر نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"... بیچہ میں گیا ساہوکار۔ اس نے مجھے صرف اس وجہ سے کرانے پر بلایا تھا کہ جب بھی میری ضرورت پڑے گی مجھے کام ملے گا۔ اس لیے نہیں بلایا تھا کوئی ٹھکانہ میری تو ہیں کرتا پھرے۔"

"ٹائیگر نے متوقع جملے سے بچنے کے لیے صرف میوں کو جیش دے کر محض چند تاریخ حرکت کی۔" کیا کسی مجرم درمیان سے اسی طرح بلا جاتا ہے کبھی؟ اس کا انداز بہت مخلصانہ اور شکوہ بھرا تھا۔

"پرانا دوست؟ کیسا دوست؟" کبھی ایک بار پھر تذبذب کا شکار ہو گیا۔

"ہماری ملاقات گلستان میں ہوئی تھی۔ شاید دس بار برس قبل۔ تمہیں یاد نہیں رہا؟"

"میں نے تمہیں جوا کھیلنے کے اوقات میں گرفتار کیا تھا اور پھر تم نے میرا تدارک کر دیا تھا۔ یاد آیا۔؟"

کبھی کی آنکھیں چپے کے دوسروں کے نیچے پھیل چکی تھیں اس کو یقیناً شب بھر یاد آگیا تھا۔ تو تم وہی انیسویں دور ہی ایماندار افسر۔

"اب تم گے اور سے بھر نالی کے کمرے۔ یہ ٹائیگر کا علاقہ لگا تھا۔" تم نے آخری چہرہ دیکھتے ہوئے۔

تب کبھی نے وارڈ گالا لیکن ٹائیگر اگلے گالے کے لیے پہلے

سے نکل سکتا تھا۔ اسے بھی یقین تھا کہ شناخت ہونے سے قبل ہی وہ ساہوکار اور نائب صدر لیبر اسے مرث ہو چکا ہوگا۔

وہ ہاتھ روم سے نکلا تو کوئی فضا میں میزبان سامنے موجود تھی۔ لہذا اسے کبھی کی نشست کے نیچے سے اس کا بریف کیس نکالنے میں بھی کوئی دشواری نہ ہوئی۔ جو بھی وہ اپنی نشست پر بیٹھا حفاظتی سیٹ باندھنے کی درخواست لکھ رہے تھے۔

ایر پرسن اپنے مخصوص دلکش اور دلربا انداز میں خود راہونی وہ حفاظتی سیٹ چیک کرتی ہوئی ٹائیگر کے قریب سے گزری تو وہ مسکرا دیا۔ ایر پرسن کی آنکھوں میں اب ایک بھی آئینہ نہ تھا۔ ہال۔ مسکراہٹ ضرورتاً تھی اور ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے یہ مسکراہٹ حقیقی مسکراہٹ میں بدل گئی تھی۔

وہ سوچ رہا تھا کہ جب یہ انکشاف ہوگا کہ کوئی بریف ہوئی لاش مرثا مردوں کی ہے تو کیا یہ ایر پرسن تب بھی مسکرائے گی اسے یقین تھا کہ وہ پھر بھی مسکرائے گی کیونکہ اسے مسکرانے کا یہی معمول تھا ہے۔

ساہوکار نے دنیا بھر کے مخصوص افراد کو دعوت نامے بھیجتے تھے اور دنیا بھر میں موجود یہ خاص لوگ کالے کی تیاری کر لیتے تھے ان میں امریکی مافیائے اوچیے خانہ داروں کے علاوہ ممتاز فلم ساز عربان فلموں کے مقبول ہدایت کار قہر خانے اور عصمت کوٹی کے اڈوں کی ایک پوری زنجیر کا مالک جاپانی ہندوہ سے زیادہ ملکوں میں فلم پروڈیوسنگ کے پلانوں کا مالک اور انٹرنیشنل کاشت کرنے والا زمیندار بھی شامل تھا۔ یہاں توں میں جوئے کے آؤے جلد نہ لے جاتی تھے۔ سوئٹزر لینڈ سے ہجرت سال کا ایسا پورٹھال بھی آ رہا تھا جس کا نام صرف ساہوکار کو معلوم تھا۔ شخص جلی کرکسی چھاپنے کے کاروبار میں۔ مرد آخر تھا ان کے علاوہ اسمگلر تھے، ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنے والے تھے، دھوکہ باز بھی تھے اور لڑاوات کے چور بھی۔ ان سب میں صرف ایک قدم مشترک تھی وہ کہ یہ سب جرائم پیشہ تھے اور ساہوکار کی دعوت مسترد نہیں کر سکتے تھے۔

ان میں سے بیشتر کو یہ علم بھی تھا کہ ساہوکار نے انہیں کوئی بلایا ہے صرف چند ہی ایسے تھے جن سے ساہوکار کی پہلے ملاقات ہوئی تھی ساہوکار ویسے بھی لوگوں سے ملنا جلتا پسند نہیں کرتا تھا۔ اختیارات میں اس کا ذکر اس وقت تک نہیں آتا تھا جب تک خود اس کی خواہش نہ ہو وہ خود کو خود لیتے کے دھپ میں

پیش کرنے سے گریز کرتا تھا۔ اس کی عمر بھی صرف چھالیس برس تھی۔ وہ ایک لائسنس یافتہ سینیٹر اور دوسری موی کی محنت کا شاہکار تھا۔ اس میں فرانسیسیوں کی جن پرستی اور دوسری خرقوں کی برکت دونوں کا امتزاج تھا۔ نوجوان ساہوکار کی پیدائش پیرس میں ہوئی تھی۔ اسے جرم دینے کے بعد اس کی فرانسیسی زبان شکوک حالات میں گر گئی لیکن ساہوکار سینیٹر کو جو کاؤنٹ تھا اپنی بیوی کی موت کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا یہ بات کاؤنٹ کے علم میں تھی کہ اس کی بیوی آوارہ عورت ہے اور اسی لیے اس نے اپنی بیوی کو غامضی سے دھرمے دیا تھا۔

حالات طراب ہوئے تو کاؤنٹ جلد ہی تلاش ہو گیا تاہم اس کے پاس بھی آنجنہائی بیوی کا دیا ہوا اثاثہ موجود تھا لیکن کاؤنٹ کو بات انجی نہیں گئی کہ وہ اس عورت کی چھوٹی ہوئی دوست پر زندگی بسر کرے جسے اس نے خود ذہن سے مارا ہے لہذا اس نے خانہ بدوشوں کی زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا ساہوکار جو نیز اس کے ساتھ تھا وہ برسوں تک یوں ہی سفر کرتے رہے۔ ہر گز کاؤنٹ ساہوکار سینیٹر کو تھیلوں کی طرح حسین لواتیں ملتی رہیں۔ کاؤنٹ کو ان گزرتوں سے متنی رحبت تھی اتنی ہی نعمت ساہوکار کو تھی۔ وہ ان کے مترجم جتھے کی کاروائیاں کرنے لگتا تھا۔ اس ان کی شفات جلد سے کراہت محسوس ہوتی تھی۔ وہ اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ صرف ان ہی عورتوں کی وجہ سے وہ باپ کی توجہ حاصل نہیں کر پاتا۔ اسے یہی علم تھا کہ یہی عورتیں اس کے باپ کی عیب میں لفظی ڈالتی ہیں اور جب ان کا باپ اس کے سامنے ان خلافوں سے نوٹ نکال کر گستاخا تو اسے ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی عصمت فروش مرد کا بیٹا ہے ساہوکار آٹھ سال کا تھا جب اس نے پہلی چوری کی۔ ان نے جلد ہی اندازہ لگایا کہ کرسی نوٹوں اور نوڈات کے مقابلے میں بیروں کی چوری زیادہ منفعت بخش ہے۔

اس میں گھر میں اس کا باپ عصمت فروشی کے لیے جاتا تھا۔ اسی گھر میں اسی وقت ساہوکار بھی کیوں چھپا ہوتا تھا جب اسے کرے سے نفرتی قہقہوں کی آواز آتی تھی تو وہ اندر گھس کر پوری عمارت کا جائزہ لینے لگتا تھا، کہیں سے اسے انگوٹھی مل جاتی تھی، کہیں سے بندے۔ وہ نیکی اس خانے سے گریز کرتا تھا کیونکہ یہ بات اس کے علم میں تھی کہ نیکی کی چوری جلد کیڑی جاتی ہے۔ مسرو ڈال دیا اپنے صندوق میں چھپا دیا کرتا تھا۔ ساہوکار کا ذرا بڑا بھائی اس نے ایک سوئس بینک میں کار

ماصل کر لیا اب سرور ذوال چھپانے میں اسے کوئی خوف نہ رہا جب
بھی اسے رقم کی ضرورت ہوتی، وہ بنک جاتا، لاکر کھول کر ڈیوڈ
توڑتا، اس میں سے پیرا نکالتا اور فروخت کر دیتا۔

بارہ سال کی عمر میں اس کا تھوڑا سا تجربہ تھا۔ اس کے کپڑے ہرگز دسے ہوئے جیسے ننگے ہونے لگے۔ اسے یہ بھی احساس ہونے لگا کہ اس کی کلاٹیاں بزر معمولی طور پر مٹی ہیں۔

۱۔ سہ ہونٹا جہیز میسرہ یا درہا جس نے ایک بار اس کے تہ کپڑے دیکھ کر کاس کی عزت کا مذاق اڑاتے ہوئے اسے دکان سے نکال دیا تھا۔ برسوں بعد سواہر کلمے یہ دکان زبردستی سازشی کی فرم سمیت حزیلی، حسابات میں گلوٹر دیکھنے کے لیے علمبردار قمر کیا اور سابق مالک کا تاجر پریشان کیا کہ اس نے غبن کے الزامات میں مقدمہ کا سامنا کرنے کے بجائے خودکشی کر لی۔

وہ اس جوہری کو بھی نہیں بھولا جس نے ایک ہیرے کے عوض اسے دس ہزار امریکی ڈالر دیے تھے۔ اگرچہ یہ قیمت اصل قیمت کا دسواں حصہ تھی۔ لیکن پھر بھی سالیڈا کا خوشی سے پائل چمکا تھا اور یہ آمدنی اس نے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرادی تھی۔

چودہ سال کی عمر تک وہ دس لاکھ ڈالر سے زیادہ کمائی
کے حیرت بھرا سفر پر چڑھی کر چکا تھا اور اس کے اکاؤنٹ میں ایک
لاکھ ڈالر سے زیادہ کی رقم موجود تھی۔

ادھر اس کا باپ اب بھی عیاش عورتوں کی ضرورتیں
 پوری کر کے اپنا پیٹ بھرا رہا تھا اسے دیکھ کر مرنے لگا کہ وہ ساہوکار
 کو کہہ نہیں سکتا کہ میں کس کا بیٹا ہوں۔ جب بھی اس کا وٹ اس کے کان اٹھتا
 کرتا ساہوکار کا شخص مسکرا دیتا تھا۔

جلد ہی ساہوکار مجرموں کی ٹولی میں شامل ہو گیا اور پھر ایک روز نئے شخص نے اس کو اپنی سرپرستی میں لے لیا جس کو س نے بھی نہ دیکھا اور نہ یہ اعتراف کرایا کہ وہ کون ہے۔ وہ خود کو ڈرچ مین کہتا تھا۔

گڑبڑ میں سے سبکو کا کارابطہ کسی خاص امر نہیں ہوا۔ بس
میں نے اسے تلاش کیا اور پایا۔

علیٰ خوں پر گفتگو کے باوجود ان کی کسی ملاقات نہیں
ہوتی۔ لیکن ساہوکار کو جلد ہی علم ہوئے لگا کر ڈیڑھ مہینے گفتگو کر دیتے

ہاتھوں ہاتھ لیا گیا بلکہ اس کے زیورات کی وہی قیمت لگائی گئی جو مارکیٹ میں تھی۔ یہ زیورات یہ کہہ کر نہیں لیے گئے کہ چوری کے ہیں۔

ایک بار ڈیج بین نے اس سے کہا کہ وہ کوئی بڑا کام شروع کرے۔ جیسی فنان پر گفتگو کے دوران نہ جانے کیوں ساہوکار کا یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ کسی ایسے شخص سے گفتگو کر رہا ہے جو رون کے میدان میں کھڑا ہے۔

”میں کیا کام کر سکتا ہوں۔ سوائے چوری کے۔“
 سارہ کاٹنے ایک پھریری نے جواب دیا تھا۔

اور پھر فریج من نے اسے بتایا تھا کہ وہ کیا کام کر سکتا ہے۔ اس نے سب احوال سے کہا تھا کہ وہ ایک دن بہت بڑا آدمی بنے گا۔ اتنا بڑا کہ مجرموں کی گولیاں اس کے زیریں گیسوں میں گریں گی۔

دوست سے بڑھ کر ایک دلچسپ بین کی ساری قوت اس کے ساتھ
 تھی۔ اس نے صرف ایک تنبیہ کی تھی اور وہ کہہ کر موفی لٹائی والے
 جوان اور شہریت جسم کو لے کر بائی کے پیچھے رہنا۔ یہ موت
 کے ہر کارہ سے ہیں سلاوا۔ موت بھی ان کے پیچھے مانگتی ہے
 مری جواہر ہے کہ زندگی کے کسی موڑ پر تمہارا ادھار کا آئنا
 سنا جو نے ہا ہے۔

سباؤ کو کہ یہ عجیب سا لگا تھا لیکن اس نے یہ نصیحت
 دی کہ باندھ لی جی، اب وہ خود کو ڈیج بین کے کہنے کے مطابق
 لئے میں مصروف ہو گیا تھا۔

سایکھنے جو زبان کرنا چھوڑ دیں اس کے بیٹے اس کی
لی کے لوگ ہی کافی تھے پھر وہ پرکار نہ گیا اس کے بعد ہنگام
میں طاق ہو گیا اور دیکھیے وہ کچھ جرائم کی دنیا کے محتاج
ہوں گے وہ میان اس نے ثالث کی حیثیت اختیار کر لی۔

اس نے اسلم کی اسلمک شرواع کردی، وہ اسلم کی ایک
کمیپ دو مختلف فریقوں کو فروخت کرنے لگا۔ اس کے لیے
صرف اتنا کرنا تھا کہ اسلم مقررہ مقام پر پہنچا دیتا تھا۔

اس سے قبل دونوں فریقوں کو اطلاع کر دیتا تھا کہ وہ اس
 سے اس وقت اسلحہ اٹھالیں۔ غلطی یہ کہ پھر دونوں فریقوں
 اسلحہ لینے کے لیے باقاعدہ لڑائی ہوتی تھی اس نے ڈیج مین
 یہ تیار ہوا جن میں یو۔ پی اسٹیکل کرنی شروع کر دی۔ اس نے
 نوئی حکومت کا شیرازہ بچھنے کے لیے امریکی خافیا ہاتھ

کوسہ کاؤٹو کوئرب دیتا ہیں۔ باپ کے مرنے کے بعد سوا کا
کے ذہن میں یہ بات میٹھی گئی کہ اب کسی دوسری طرح اختیار حاصل
نہ ضروری ہے۔ اس نے اس خواہش کا ذکر فریج میں سے
یہ بھی جیس نے فرما۔ اس تجویز کی حمایت کر دی۔ تم ٹھیک
تھے۔ یہیں بھی یہی چاہتا ہوں کہ کبھی متحدہ دنیا کی طرف لوٹ
ڈول لیکن اس کے لیے ایک مستقل علاقے کی ضرورت ہے جہاں
مردم تہذیب و تمدن کی ہوسوا کا۔

تو کیا آج کل آپ متمدن علاقے میں نہیں رہتے؟
 نہیں۔ قریب میں کا جواب دوں تو تھا۔ لیکن ہر سال
 میں نے یہاں بھی زندگی گزارنے کے لیے ہوتا ہوا ملک میں قہرے
 میں رہنے کے لیے پراکٹسنگ ٹینک یونٹ بھیجا تھا وہ کھل گیا ہے
 دوسرے خوش رہتے کہ یہ پلانٹ گیارہ مہینوں سے گزرتے کہ باوجود
 ملاستے۔“

سابقہ کا جائزہ تھا کہ اس نے یہ پلانٹ سواذمی لینڈ کے
پر بھیجا تھا لیکن پلانٹ کن دس ملکوں سے گزرد کہ کہاں پہنچا
اس کا سے کوئی علم نہیں تھا۔

میرا مشورہ مانو سالیہ کا اور کسی ملک پر اقتدار قائم کرنے کی کوششیں شروع نہ کرو۔ فریج میں کی برف جیسی آواز آتی ہے۔ لیکن اس کے لیے تمہیں فریج میں نہ بیڑ چڑھنا ہوگا۔ تیز چلنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد فریج میں کے شر کے لینور سنار رہا۔

اس نے جلد ہی منصوبہ کے مطابق فرانسیسی حکومت کے لیے جاسوسی کابینہ کام کیا اور اس کے عوض ایک سیکرل ٹیکسٹری کے طالب حقوقی طلب کیے۔ یہ ٹیکسٹری واصل بہت حساس فوجیت کا سیکرل بناتی تھی جس کی طلب بہت زیادہ تھی۔ یہ حقوق اسے مل سکے۔ اس نے انسانی حقوقی چیلن کے لیے خام مال کا انتظام بھی کر لیا۔ اسی طرح جرمنی میں بھی اس نے گولڈ بارڈر بنانے والی ٹیکسٹری کے حقوق حاصل کیے۔ اپنے اثر و رسوخ کا دائرہ ادا کیس کر لیا۔

وہ ترقی کرتا رہا۔ انیس برس کی عمر میں وہ عربی پڑھنا چکا تھا لیکن ابھی اسے بہت پچھڑا تھا۔ بہت کام باقی تھا۔ غرض میں نے اسے بتایا تھا کہ عہد ہی اسے فرائض دالی کیسے کی غلطی کی کہ بہوش سزا کی غلطی میں ہی اسے بدلنا ہو گا اور جرمنی والی غلطی دینا بھی جس کا فیصلہ کر اس کو فراہم کرے گی اور اس مسئلہ کی قیمت ساڑھ کا خود مقرر کرے گا۔ اسے یہ بھی

ہدایت کی غمی مٹتی کرینے والے امتیازوں پر فیکٹری کا کوئی نشان نہ لگایا جائے۔

ادھر خود سدا بد کا دولت کمانے کی جستجو میں لگا ہوا تھا۔
اس کی خواہش تھی کہ وہ آئندہ امیر ہو جائے کہ کچھ کبھی عربی زبان
پر قلم بھی اُس سے اس کی دولت پر نہیں ہے۔ وہ اپنے امیر باپ
کا انجام دیکھ کر چکا تھا جس نے محض پیسے لانے کے لیے خود کو
بیابانِ مودوں کے مافصل میں کھلونا بنا دیا تھا۔ وہ کسی عورت
سے لگا دینا نہیں چاہتا تھا۔

جلد ہی وہ جرائم کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بننے لگا۔ حکومتوں نے اس کی بیگ بیلنگ کے گمگمکتے بند کیا تو وہ پریشان نہیں ہوا۔ وہ تو اب خود جرائم کی دنیا میں برسرِ اقتدار تھا۔ جرائم کے مختلف گروہوں کا تناسب تھا سب بھی کوئی مسئلہ درپیش نہ تھا۔ سب سب کا سہا جانا اور سب کا اس مسئلے کو دونوں فریقوں کی تسلی کی حد تک حل کر دیتا تھا۔

اگر اسلحہ کی ضرورت ہوتی تو وہ اسلحہ سازی کے لیے تیار
 تھا۔ اگر سیاسی اشد سوشل کے استعمال کی ضرورت پڑتی تو ایسے
 سیاست دان موجود تھے جو سارباک کے طفیل تھے۔ اگر کھاتوں سے
 کوئی مفصل لینا ہوتا تو سارباک انہوں کو اپنے موقف پر جلد قائل
 کر لیتا تھا۔

وہ جرائم میں ملوث نہ تھا لیکن از خود جرم تھا اس نے مجرم
کا پس بھی قبول نہیں کیا کہ اس خود کو بیگناہ نہ سمجھتا تھا اس لئے کہ اس سے
فوج محکمہس ہوتا تھا۔ وہ نظامِ محکمہ کا نگہبان تھا جہاں کا سامانِ ب
سے زیادہ اہم سمجھی جاتی تھی اس لئے کہ وہ دیکھا جاتا تھا۔

ایک عجیب بات یہ تھی کہ چرخ میں سے کبھی اس سداقی
ملاقات نہ کی تھی، اور دوسری عجیب بات یہ تھی کہ سداق کبھی کسی
مجرم سے نہیں ملا تھا۔ یہ امر واقعہ تھا کہ اسے دین میں جرنے والے
ہر مجرم کا علم رہتا تھا اور اس کا کام کے لیے درجنوں حکماء میں اس
کے آئینہ دار اور مددگار موجود تھے، عام طور سے ایسا ہوتا تھا
کہ کوئی سنگٹھارہ بیرونی کی کجیج حاصل کرنے کے لیے فن ایڈ
کے ادارہ میں اپنا بیٹھتا، اس ادارہ کا مالک اس کی گفتگو سنتا
اور اسے ایک گفتگو بعد رابطہ کرنے کی ہدایت کر کے جانے
دیتا، پھر ٹھیک ایک گھنٹہ بعد اسکو کو تیار جانا کہ خطیر سداق
نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں کجیج لے کر جی میں مل جائے گی۔

ناکہ تمہیں تقسیم میں دشواری نہ ہو۔
عظیم سارو کا کوئی ہے؟ ایک بار اس کے ایسے ہی ایک

اسمگلر نے ڈنمارک کے لئے دفتر کے انجنار سے مل کر کہا۔
 ”وہی جو تم جیسوں کے مسئلے چسکی بچانے مل کر دیتا ہے۔“
 دفتر کے فوجانہ انجنار نے مسکرا کر جواب دیا۔
 سلاو کا واقعی مسئلہ چسکی بچانے مل کرنے کا ماہر ہو گیا تھا
 ایک بار وہ شنگھائی میں اس کو ایسے اسمگلر کا کیس ملا جسے منشیات
 فروشی کے الزام میں ایف بی آئی نے چاروں طرف سے محصور کیا تھا۔
 عمر قید یقینی تھی۔ اسمگلر کے آدمیوں نے بھاگ دوڑ کی تو عظیم سلاو کا
 کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا کہ یہ انسانی ہمدردی کا مسئلہ ہے
 عظیم سلاو کا اسے مل کر دے گا۔ تین روز بعد اسمگلر مسکراتا ہوا سیل
 سے نکل رہا تھا۔

پھر وہ وقت آ گیا جب سلاو کو کسی ملک پر اقتدار کی
 زیادہ ضرورت محسوس ہونے لگی۔ وہ یہ بھی کر پوری دنیا میں جرائم
 کے خلاف ایک لہر مچی تھی۔ مختلف حکومتوں نے باہمی تعاون
 کے ذریعہ کارروائی کا آغاز کیا تھا اور خاص طور سے مغربی ملکوں
 میں مجرموں کی زندگی اجیرن ہو چکی تھی۔ اب سلاو کے پاس ایسے
 افراد کی طرف سے پناہ کی درخواستیں آرہی تھیں جو بہت
 پریشان ہو چکے تھے۔

فرچ مین نے اس سے کہا کہ اب وہ کسی مملکت پر اقتدار کی
 منصوبہ بندی شروع کر دے۔ اسی نے سلاو کو بتایا کہ وہ اس
 منصوبہ بندی کا آغاز لندن کینٹن میں ایک شخص ایسپرا سے ملنے
 کے بعد آسانی سے کر سکتا ہے۔ ایسپرا اسکو سلاو کا نائب صدر
 ہے۔ کام کا آدمی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے پاس اتنی رقم نہیں
 کہ کینٹن کا خرچہ برداشت کر سکے۔ لہذا یہ کام تم ہی کرو گے اس
 طرح اس کا اعتماد بھی حاصل کر لو گے۔ فرچ مین نے کہا۔

سلاو کا نائب ایسپرا کو دیکھ کر کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں
 ہونے دی۔ یوں ایسپرا اس کے مدار میں گردش کرنے لگا۔ بے پناہ
 چڑھائی والی عورتیں ایسپرا کی کمرودی تھیں۔ اور سلاو کا نائب ایسی
 عورتوں کا لہو لگا دینا چاہتا تھا۔ یہی عورتیں جنہوں نے
 ایسپرا کو ہمیشہ کے لئے سلاو کا غلام بنا دیا۔ اب سلاو کے
 پاس ایسے تین درجن وڈو کیست تھے۔ جن میں ایسپرا اور
 عورتوں کے تمام کھیل موجود تھے۔

منصوبہ یہ تھا کہ سلاو کو چھ بیٹے لگ گئے۔ مزید
 تین ماہ ایسپرا کو قابل کرنے میں لگے۔ یہ منصوبہ بہت سادہ سا
 تھا۔ صدمہ دشمنی کا قتل۔ اس کی جگہ نائب صدر ایسپرا کی بیٹی
 صدمہ حلف برداری اور اسکو کھانا جو کچھ کی دنیا کے پریشان حال

لوگوں کے لئے کھانا علاقہ قرار دیتا۔
 اب منصوبہ پورے عمل ہونا باقی تھا اور سلاو کا اسی کی تیار کیا
 کر رہا تھا۔ اس نے چالیس ٹیلی گرام بھیجے تھے۔
 ”فوری ذمیت کے چنگامی اجلاس میں شرکت کرو۔ جلاوطن
 ۱۷ جولائی کو اسٹون وال ہٹل انگریزہ میں ہو گا۔ سلاو کا۔“
 یہ ٹیلی گرام دنیا کے مختلف خاندانوں، جرائم سے تعلق
 رکھنے والی انجمنوں کے سربراہوں سرخون کو ملے تو انہوں نے
 فوراً سفر کی تیاری شروع کر دی۔
 اتنا ہی سوال چلی گرام پی کے کہنی کو فردوس میں بھیجا گیا
 تھا۔ جس کی صلاحیتوں سے سلاو کا وقت تھا۔ اسے علم تھا
 کہ کہنی کی موجودگی میں فردوس والے گروہ کیا محسوس کریں گے۔

ٹائیگر اسٹون وال ہٹل کی ماہداری میں داخل ہوا تو اس
 کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا اور اس کی آنکھیں بھی بے جان
 نظر آ رہی تھیں اس نے سرسری انداز میں ماہداری کا جائزہ
 لیا جو ہٹل کی پہلی تین منزلوں کو ملائی تھی۔ اس میں جیت پر
 ایک عظیم الشان ٹائٹل لگا ہوا تھا اور دینے والے ایک شخص اس
 میں بوس کر دھوا دھوا آواز دے رہے تھے۔ ایسا ہی ایک شخص اس
 کی طرف لپکا تو آٹا بیکر نے ہاتھ کے اشارے سے جھوٹ دیا اس
 نے وہ چرمی بیکس کی کو دینا مناسب نہ سمجھا جس میں پی کے کہنی
 کا بریف کیس موجود تھا۔

اس کی توقع کے عین مطابق حالات اب تک موافق رہے
 تھے۔ کسٹرو والوں نے بھی اسے پریشان نہ کیا۔ کوکے نے صرف پانچ
 پر نظر ڈالی۔ چستے والی تصویر دیکھی، نام پڑھا پھر ٹائیگر پر نظر ڈالی
 جس نے وہی بیکس لگا رکھی تھی اس کے بعد کوکے نے باجیوٹ
 پر ٹھہرا لگا کر ٹائیگر کے حوالے کر دیا۔

ماہداری بھی خالی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قبل از وقت
 یہاں پہنچا ہے اس کو توقع تھی کہ سال دنیا بھر کے جرائم پیشہ افراد
 کا مجمع ہو گا جو ریڈیو سوٹ، سفید مائٹوں اور سپر میں ایک دوسرے
 کو گھور رہے ہوں گے۔ اپنی اپنی اہمیت جتانے کی ہر قسم
 کے جھگڑے استعمال کر رہے ہوں گے۔ لیکن فی الوقت یہاں
 کوئی نہیں تھا۔ صرف ایک عورت نظر آ رہی تھی۔ نظر بھی کیا۔
 ... محض قیاس کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا تھا کہ وہ عورت ہے
 جو ڈیسک کی طرف منہ کئے۔ دروازے کے قریب کوی پر

بھیجی اخبار پڑھ رہی ہے۔ اس کا عورت بن اس کے
 باہمی اور مختصر سے اسکرٹ سے ظاہر ہو رہا تھا۔ ٹائیگر نے اپنی
 نظر کا زاویہ قدرے بدل کر اس کا مزید جائزہ لیا۔ اس کی
 زلفیں گہری سموری تھیں۔ چہنچہاہ رنگ کا گانہ جو رہا تھا
 انگوٹوں کی رنگت سفید تھی لیکن یہ واضح تھا کہ وہ غسل آہستہ
 کی بہت شوقین ہے۔ تب ہی عورت نے اخبار ایک طرف ہٹایا
 لیکن اس کی نظریں اخبار پر بھی ہیں۔ اس کی آنکھیں چشمہ کے
 باوجود دور ہی سے حسین دلکش بلکہ محرابی لگتی ہیں۔ انکھیں
 ان بڑی بڑی آنکھوں کی رنگت سبز تھی۔ سرخ و سفید چہرے
 پر یہ سبز آنکھیں عجیب سا جادو جگاتی ہیں۔ اس نے
 لب اشک کے بجائے وہ سفید لپ گلیں استعمال کیا تھا جس
 سے ہر وقت سنسی غیر محسوس لپش ہو جاتے ہیں۔ سبز آنکھیں
 ایک لمحہ کے لئے ٹائیگر کی آنکھیں سے ملیں اور پھر اجنبی
 مرکز ہو گئیں۔ اب اس کے ان دلکش لبوں پر بھی سی
 مسکان بھی تھی۔

ٹائیگر کو اس سرسبز آنکھیں جتنا مشکل لگا۔ بھر
 بہ حال وہ ڈیسک کی طرف بڑھ گیا۔

موتیوں اور شرع چہرے والے کوکے نے بڑھ کر اس
 کا استقبال کیا۔ وہ مسکرا رہا تھا مگر اس کی مسکراہٹ بڑھوڑاتی
 تھی۔ سرسبز لپٹ اور سوسائٹ کوکے کی آواز شکے سے نکلتی
 ہوتی آواز سے مختلف تھی۔

”پی پی کے کہنی ہوں۔“ ٹائیگر نے آواز بلند کہا۔ ٹائیگر
 بھی سن لے۔ ”میرا کہ بقیہ روبرو ہو گا۔“ یہ کہتے ہوئے اس
 نے ڈیسک کی دیوار پر لگے دو تھیلے میں دیکھا، وہ کی سبز آنکھیں
 اس کے سر پر بھی ہوتی تھیں۔

کوکے ڈیسک پر رکھی ہوئی خدمت دیکھنے لگا۔
 ”اوہ! ایس۔“ میں سر۔“ کوکے نے بھروسے سے پی کے کہنی
 کا نام مل گیا۔ ”یہی عورت توب پھر صدمہ قیام فرمائی ہے۔“
 ”غلط ہے کہ عورت توب قیام فرمائی ہیں۔ یہ بتاؤ کہ
 کہہ کیسا ہے؟“

”بہت شاندار۔ بہت عمدہ۔ بہت آرام دہ سر۔“
 ”ہاں۔ میں جانتا ہوں کہ تمام جرموں میں کوکے ایسے
 ہی بنتے جاتے ہیں۔“ ٹائیگر اس انداز میں محض اس خیال
 سے گفتگو کر رہا تھا کہ شاید کہنی کا طرز کلام ابھی تک یہی ہو۔
 ”کہہ کیا ایر کنڈیشن ہے؟“ اس نے بدستور اٹھڑے ہوئے

لازوال کہانیوں کے خالق انوار صدیقی کے شاہکار ناول

- تار عنکبوت (۲ جلدیں) ۲۰۰/۰۰
- خبیث (۵ حصے) ۲۵۰/۰۰
- برہمچاری ۱۷۵/۰۰
- درخشاں (۲ حصے) ۱۰۰/۰۰
- رقص ابلیس ۱۵۰/۰۰
- آسیب زدہ ۱۱۰/۰۰
- دشک ۱۰۰/۰۰
- نکا ۱۷۵/۰۰
- طاغوت ۲۰۰/۰۰
- امبر بل (۴ جلدیں) ۱۰۰۰/۰۰
- برق پاش ۲۰۰/۰۰

مکتبہ القریشی اردو بازار لاہور
 فون: 7668958

بے یوں پوچھا۔

”جی ہاں۔“

”تالین پڑا ہے؟“

”ہیں سر۔ اب کلرک کو بھی تاؤ سا آئے لگا تھا لیکن

اس کا یہ احساس صرف آنکھوں میں تھا۔ لبوں پر ابھی تک وہی خالص کادہ باری بلکہ خوشامد مسکراہٹ تھی۔

”ہیں اس اٹھرنے پر معذرت چاہتا ہوں لیکن میرا ہی انداز گفتگو ہے سر۔ ویسے میں صرف بہترین پرتلوں میں ٹھہرنا پسند کرتا ہوں۔“

”بہت ہی شاندار ہو مل ہے جناب۔“ کلرک نے اب

آگے جھک کر ذودیا۔ ”آپ کا کہہ بہن سالو کاٹنے تک

کراہیے اور ظاہر ہے کہ میرن کے کسی بھی دوست کو۔“ کلرک

نے جملہ مکمل کرنے کے بجائے چاندی کی خوب صورت گھنٹی

بجھا ڈالی۔

”نہیں۔ کسی کو مت بلاؤ میں چاہی ہے دو۔“ ٹائیگر

نے اس بار نرم پلچے میں کہا ساتھ ہی ایک بار پھر شیشے میں

دیکھا جو اس وقت عقب نما کا کام کر رہا تھا وہ بین اور

سنٹی فیزر آنکھیں اب بھی اس کی پشت کو دیکھ جادہ

تھیں وہ سوچتے لگا کہ اس صورت کو کس میں دل چاہی ہے

مجھ میں یا بی بی کے میں۔ اس لیے وہ ملازم آگئے مگر

ٹائیگر نے انہیں تکلیف نہ دی۔ ”اپنا کام خود کرنے کا عادی

ہوں لڑکو؟ تم تکلیف نہ کرو۔“

”مگر نمبر ۲۵۱ سر۔“ کلرک نے اسے تانبے کی چابی

دیتے ہوئے کہا جو ایک خوب صورت ڈیجری میں تھی۔

”شکریہ۔ لیکن اگرکہ اچھا نہیں ہوا تو اس کیلئے

میں تیس ملدی اطلاع ملے گی۔“ ٹائیگر نے چابی لیتے ہوئے

کہا۔ ”اصلی طور پر اب اسے لفٹ کی طرف جانا چاہیے تھا مگر

وہ چابی اچھا لٹا ہوا پلٹ کر لڑکی کی طرف ڈھکیا تھا وہ اس

کے بالکل سامنے رکھا۔ اتنا قریب کہ لڑکی کا پیر اس کے سر سے محض

چند انچ دور درہ گیا۔ لڑکی نے اخبار سے نظر سہا کر اسے

دیکھا۔ ”فریڈے؟“ اس کی آواز میں بہت مٹی تھی۔

”سودی مس۔ لیکن مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں نے

آپ کو پہلے بھی دیکھا ہے۔“ لڑکی نے ابھی اخبار اس طرح

اٹ پڑ کر پڑھتی تھی۔

ٹائیگر نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ اس سوال پر

”میں آثار جدید کے شعبہ سے تعلق رکھتا ہوں اور محض

سیر سپاٹے کے لیے آیا ہوں۔“

”تم کے آدھی ہو۔ وہ پھر پھر پڑی۔“ حاضر جواب

بھی اور۔

”اگر تم میرے خرچے پر رات کا کھانا کھانے پر تیار ہو سکو

تو میں اس سے زیادہ لذتہ دلی کا مظاہرہ کر سکتا ہوں۔“

”واقعی کمال ہے۔ اس بار بھی کے لیے میں گرم جوشی تھی۔

”تم کیسے لگ رہی ہو؟“ اس نے پوچھا۔ ”میں جانتا ہوں کہ اخبار

پڑھنے کے لیے میں بات کر رہا تھا۔“

”وہ اچھا ہے۔ وہ شہرت گردی کی بجائے فائز سے میکھا

ہے۔“ لڑکی بات گول مت کر رہی تھی۔ ”میں دوسرے وقت

مٹے ہے۔“

”نہیں۔ ابھی تک میں غصے دم سے کوئی رابطہ نہیں

کر سکی ہوں لہذا تمہاری دعوت منظور۔ رات کو بیٹھے ملا

ٹھیک رہے گی نا۔“

”گڈ۔ یہ ہیں۔“

”نہیں۔ ہوئی کے سامنے۔“ مٹی نے اخبار ایک طرف

ڈال کر کہا اور اب پہلی بار ٹائیگر نے اس کے ہونے پیکر دیکھا

وہ ہر اعتبار سے قیامت تھی۔ قاتل تھی۔ اور ڈھانچے کی کھانگی

”اوکے مٹی۔ رات کو بیٹھ کے لیے الوداع۔“ ٹائیگر

نے مسکراتے ہوئے سرخم کیا اور پلٹ کر لفٹ کی سمت چل

دیا۔ ”مجھ پر کڑی عرواقی بہت کا خیاب ثابت ہو رہا تھا اور اسے

سب سے زیادہ خوشی یہ تھی کہ وہ قتل وہاں اس کے ساتھ نہیں ہے

وہ نہ بہت ممکن تھا کہ وہ میرے سے قمارت کی نوبت ہی نہیں

آئے دیت۔“

”ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا تو پہلا قدم رکھتے ہی اسے اندازہ

ہو گیا کہ کاتالین کی موت کی پھر اپنے ضرور ہے۔ ایک دیوار پوری

کی پوری شیشے کی تھی جس سے شہر کا منظر صاف نظر آ رہا تھا تاہم

اس شیشے پر ایک دیوار جی جود وقت ضرورت خود کار نظام کے

تحت شیشے پر لگائی جاسکتی تھی۔ ٹائیگر نے شہر کا جائزہ لیا یہاں

روشنیاں کم تھیں۔ کم از کم کسی امریکی شہر کے مقابلے میں یہاں کی

رات بہت تاریک تھی۔

”بڑا خوش سے منسلک کرے بنایا گیا تھا۔ ٹائیگر اس پر

مدم دراز ہو گیا۔ مدم بہت آرام دہ، بہت نرم مگر کمال تھی۔

اس اپارٹمنٹ نما کمرے کا ڈرائنگ روم فریج پر تیش طوط تھا۔

دائیں طرف ڈرائنگ ٹیبل اور چھوٹا سا کچن تھا۔ یہاں کی ہوائ

سکھری تھی اور اگر کڑکیشن مل جائے تو ہوائ طے شدہ مٹی کی

ہوٹل نیو یارک کے ہوٹل ملازہ سے بدرجہا بہتر اور نفیس تھا

ٹائیگر سوچنے لگا کہ اگر اس کی جگہ کسی یہاں آتا تو کیا کرتا؟

وہ بھی مٹی کو ڈنکی دعوت ضرور دیتا۔ اسے اس وقت صرف

یہی سمجھ میں آیا تھا۔

”اچانک ہی اسے ہچکھلاہٹ سی ہونے لگی۔ اسے یاد آگیا

کہ وہ مٹی کی طرف تیش پیش قدمی کے باوجود زیادہ کچھ نہیں کہنے گا

اوشان کی تربیت یہی تھی کہ محض انتہائی ضرورت کے وقت وہ حد سے

تجاؤ کر سکتا ہے اور یہ اجازت بھی مش کے ملحق سے ضرور ملتی۔

اس نے ایک طویل سانس لے کر کھڑی ہوئی۔ نیو یارک کے

وقت کے مطابق ڈیڑھ بجے تھے۔ یہ ہر دم کو فون کرنے کا وقت

تھا اس نے ہونے پیکر کو سیکورٹس میں ہونے والی اپنی آخری مار تھا

کا نمبر دیا۔ یہ نمبر کسی کا بیک خاص نمبر تھا۔ جہاں گھنٹی بجتے ہی اس

مٹی فون سیٹ کی خاص لائن فوراً حرکت میں آتیں۔ اور یہ کال

نیو یارک منتقل کر دیتیں اور نیو یارک کے لاگسڈ ٹیلیفون کی ایک

خطات میں بھیجے ہونے پر ام کی ڈیسک پر فون کی گھنٹی بج تھی

”ٹھیک آؤ گئے۔ بعد ٹائیگر کے کمرے میں گھنٹی بجی،

ریسور اٹھاتے ہی اسے چھاری آواز سنائی دی۔“ بات کر رہی

اس کے ساتھ ہی ملک کی تین آوازیں آئیں اور پھر ہر ام کی پہلو

سنائی دی۔

”اوہ اگل پیری۔ میں آپ کا جیتھا بول رہا ہوں۔ بالکل

خیریت سے پڑ گیا ہوں۔ اور مگر نمبر ۱۷۵ اسٹون وال ہوٹل میں

مقیم ہوں۔ ٹائیگر تیزی سے بولنے لگا۔ اگر ان کی گھر پر نہیں تو

کیا میں کل فون کر لوں؟“

”ہاں۔ وہ کل دہر کو مل جائے گی۔ بہرام نے جواب دیا

”تب پھر میں کل ہی بات کر لوں گا۔ لیکن آپ انہیں میری

خیریت سے ضرور مطلع کر دیں۔“

”اسے تمہاری آواز سن کر میں کہنے لگا۔ تم کل ضرور فون

کر لینا۔“ بہرام نے کہا۔ ”تمہارا سفر کیسا برا؟“

”بہت اچھا۔ لیکن ایک مسافر جروس کو کواہر شیش آگیا۔

”ہاں۔ میں اس کے بارے میں سن چکا ہوں اور مجھے خوش

بھی لاجی ہوئی تھی۔“

”ارے نہیں۔ یہ ضرور تو بی بی کہنے کے لیے بہت

خوشگوار رہا اگل پیری۔“ ٹائیگر نے اسے نام بھی بتا دیا۔

اچھا بس۔ اٹکل اوشا۔۔۔ اوشا پر ہر کو بیٹھ کر دیکھتے گا۔
"کیوں نہیں۔ وہ بھی متشکر تھا۔"

ٹائیگر ہوٹل کے سامنے کھڑا ہوا شہر کی مرکزی شاہراہ کو دیکھ رہا تھا۔ گری بڑی شدید تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ اگر اس شہر میں بنے والا پسینہ صحرا میں آب پاشی کے لیے استعمال کیا جائے تو صحرا زرخیز ہو جائیں وہ سرسبز ملک ایک لمحے سے ایک لگا کر ہو جائے گا۔ صدمہ دروازے کی طرف دیکھنے لگا اسے شدت سے ہنگامی کی آمد کا انتظار تھا۔ وہ سفید سوٹ میں تھا اس کے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھے اور انتظار کر رہا تھا۔ اسی لمحے قریب سے ایک ٹیکسی گوری اور ٹائیگر کاس کی جیبی سیٹ پر گھر سے بھڑکنے والے بھڑکنے نظر آئے۔ ٹیکسی اس سے چالیس فٹ دور جا کر رکنی۔ جہاں اسٹریٹ لیمپ کی روشنی پڑ رہی تھی ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھلا بیٹھ لائی کئی ٹانگ برآمد ہوئی اور ٹائیگر نے اسے فوراً پہچان لیا۔ یہ ٹیکسی ٹانگ تھی۔ لیکن نہ چلنے کیوں وہ ابھی تک پوری طرح ٹیکسی سے نہیں نکل تھی۔ اس کی صرف ایک ٹانگ باہر تھی جس کی کارٹرنگ سینٹرل سٹری ملے بہت بڑا رہا تھا۔ تب ہی ٹائیگر کا اندازہ ہوا کہ وہ ٹیکسی کی اگلی نشست پر بیٹھے ہوئے کسی شخص سے گفتگو کر رہی ہے۔ ٹائیگر نے نظروں پر زور دیا تو اسے اس شخص کا چہرہ بھی نظر آنے لگا۔ اس سخت چہرے پر کئی کئی برسوں کا مسوڑھیں ہال کا لے تھے۔ اور وہ ٹیکسی سے بڑی شدت سے بکھڑا تھا۔ نظام پر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بھی کوئلے رہا ہو۔ ٹائیگر سوچنے لگا کہ یہ کیا کرنا کرنا ہو سکتا ہے۔ تب ہی اس نے ہاتھ کا وہ اشارہ کیا جو عالمی سطح پر تسلیم دینے کا اشارہ سمجھا جاتا ہے وہ اس شخص کی کسی بات سے اتفاق کر رہی تھی۔ چہرہ ٹیکسی سے پوری کی پوری نکل آئی۔ ٹائیگر تو مصیقتی انداز میں اسے بھنے لگا۔ وہ دروازہ قامت بھی تھی اور ناقابل تعین حد تک تشائب بھی۔ اس نے شادش کے ساتھ بے آئین ڈریس پہن رکھا تھا۔ جو اس کی سرخی مائل سٹری ملے بہت بڑا رہا تھا اس نے ٹیکسی سے اتنے ہی ہاتھ پھیر کر کہ وہ ٹیکسی کی سولیں دھکیں۔ تب ہی اس کی نظر ٹائیگر پر پڑی اس نے ایک ٹیکسی کا دروازہ بند کر دیا۔ ٹیکسی ڈول سے روانہ ہو گئی اور وہ مسکراہٹیں بھرتی ہوئی ٹائیگر کی سمت میں آئے گی۔

"ہائے۔۔۔ ٹیکسی نے ایک اداسے دلبری سے کہا۔"

"جیلو۔ میں سوچ رہا تھا کہ تم ہوٹل کے اندر سے نکلے گی۔ کیا وہ کوئی خاص دوست تھا۔"

"نہیں۔۔۔ لیمپ پوسٹ کی روشنی میں اس کے موٹے سفید نر اور موٹیوں جیسے دانت چلنے لگے۔ وہ ٹیکسی کے دروازے کا نمائندہ تھا جس سے بتا رہی تھی کہ آج کی شام معروف ہونے والے ٹیکسی کے رکنے چاہیے تھی۔"

"نہیں۔ ہم پیدل چلیں گے۔ آج کی رات بے حد خوب صورت ہے اور ایسے حامل میں پیدل چلنے کا لطف ہی کچھ اور ہے۔"

"یہ الجھ رہا ہے ہنسی ممکن ہے کہ کتا قہر سے کوئی روح نکل کر زمین غلامی کے دور میں اپنی لے جائے۔"

"صرف پتی جے کہونا۔"

"او کے پتی جے۔ اگر ہمارا یہ ساتھ فلاں کے دلنے میں بھی جوتا تب بھی میں تمہارے ساتھ رات کو پیدل گھومتے ہوئے ڈرا سا خوف محسوس نہیں کرتی۔ یہ کہہ کر اس نے ٹائیگر کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور ٹیکسی کی غنفلت سمت میں چلنے لگی۔ یہ سیاح کا علاقہ نہیں۔ وہ چمک کر بولی۔"

"تمہاری یہاں سے زیادہ دور نہیں ہیں۔"

جیسی کی اگلی نشست پر بیٹھا ہوا شخص کون تھا؟ وہ سالو کا ہے اسے میں کیا جانتی ہے؟ مجوزہ اجلاس سے متعلق اسے اس حد تک علم ہے؟ اور یہ کہ اگر وہ اپنے بیٹروم میں اپنی رات کی قربانی کے لیے اس کے کچھ گھلانا چاہے تو کیا کیا سیاب ہو سکے گا۔ کیا وہ اس کے بال میں پھنس جائے گی جو اوشان نے ڈالنا سکھا ہے۔

وہ جھجھکتے چھوٹے قدم اٹھاتے رہے۔ دونوں کو قربت کا احساس تھا لیکن دونوں کی زبانیں خاموش تھیں وہ اس طرح چل رہے تھے جیسے بہت پرانے اور با اعتماد دوست ہوں۔

آگے ایک سو فٹ دور کوئے پر ٹائیگر کو ایک سیاہ میوزین کھڑی ہوتی نظر آئی۔ ٹائیگر کی سماعت نے فوراً ہی اسے مطلع کر دیا کہ گاڑی کا انجن چل رہا ہے۔ اچانک ہی لیو زین درجنوں گاڑیوں کے درمیان سے یو ریس کی گلی اور پھر سوک پر پیچ گئی جہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا۔ گاڑی جس تیزی سے یو ریس کے سوک پر لائی گئی تھی اس سے ٹائیگر نے بھی اندازہ لگایا تھا کہ اب یہ گاڑی ہوا جو جائے گی۔ لیکن جب اس نے اسے بہت نشست و رفتاری سے اپنی سمت آتے ہوئے دیکھا تو شخص اور کوئیشن نے کر دیا۔ لگایا تو اس نے گاڑی کی اپنی طرف والی کھڑکی میں گن کی آہنی نالی کی جگہ بھی۔ اور اسی لمحے ٹائیگر نے اپنی سمت بدل دی۔ اس کا چہرہ بھی سے عکس اور سیکی اٹلے میوزین چلنے لگے کیونکہ اسے قدرتی چل رہا تھا۔ ٹائیگر نے صرف یہ احتیاط کی تھی کہ اب کار اور ٹیکسی کے درمیان وہ خود ہے چند ہی لمحے بعد وہ مکمل علاقے سے نکل کر ایک کھڑی ہوئی گاڑی کے عقب میں آگئے۔ ٹائیگر ہاتھ کی مدد سے بھی کوئلے کے پیچھے چھپنے ہوئے خود کھڑا رہا۔ اب وہ فائرنگ سے بھی کوئی حد تک بچا سکتا تھا۔ اگلے ہی منٹ گولیاں برسنے لگیں۔ یہ ان گنت گولیاں تھیں مگر وہ ٹائیگر کو نظر انداز کر رہی تھیں۔ ان کا نشانہ وہ کاشی جس کے عقب میں گلی موجود تھی گاڑی پھلتی ہوئے تھی ہو کر کار کے پیچھے آئے۔ لگے لگے گولیاں سوک پر بھی لگیں۔ لہذا چھوٹے چھوٹے پتھر بھی پھیلنے لگے۔ ٹائیگر کو صرف تحفظ فراہم کرنا کہ بندھ جاتی تھی اس کی رات غارت کر ڈالی تھی۔

اس نے لیو زین کی طرف دیکھا تو اس بار کار کی کھڑکی میں ایک چمکدار اور سیاہ خام شخص سب مشین گن بھنسنے لگے نظر آگیا۔

اور پھر ٹائیگر کو نادر سا مچھا۔

وہ براہ راست اسی کار کی سمت میں بڑھنے لگا جس کے عقب میں بھی موجود تھی۔

ایک اور گلی چلی، سنگی فٹ یا پتھر لگی اور اس بار پتھر ٹوٹ کر ٹائیگر کی طرف آنا ٹائیگر نے سرگرمی سے دیکھا۔ پتھر کا ٹکڑا اسے قریب سے گزر گیا۔ ٹائیگر اب صرف اوشان کے ہاتھ میں سوچ رہا تھا جس کا جیسے ہی یہ کہنا تھا کہ شہر آدم کسی ایک کی رقت کا کبھی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ اگر کہیں یہ اندازہ لگانا چاہتے تو میرا ازل سے بھی بچ سکے ہو لیکن ٹائیگر کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ کچھ عرصہ قبل اس نے دروس کے کھولنے احمدی میزائل سے بچ کر اوشان کی بات غلط ثابت کر دی ہے۔ یہ بات الگ ہے کہ اوشان اپنی رات بھی نہ بدے۔ یہ سب اس سے غلطی ہو گئی۔ وہ عقب میں برسنے والی گولوں کی آواز پر توجہ نہ کر سکا۔ اسے اوشان یاد آگیا۔ اور اسی لمحے ایسا لگنے لگا جیسے کوئی اس کی پشت پر آ رہی ہو۔ اس نے آواز سن کر ایک طرف پھٹنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے دیر ہو چکی تھی کہ پیٹھ سے قریب سے نیلا شہر گرا۔ اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ لیکن لاشوں کی طر پر اس نے ہاتھ کیچڑی پر کر لیا۔ اسے خون کی چھپچھاہٹیں محسوس ہوئی اور پھر وہ کھلا۔ پھر شدید اس کے ہوا۔ شدید ہٹنے کے عالم میں وہ دروازے کے لیے تڑکیب پر بھی چلنے نہ کر سکا۔ وہ کار کے بڑی طرف ہٹا کر اب اسے گرا تھا۔ برقیات پر گرا تھا۔ کیونکہ اس نے سنا جو کہ تعلیمات پر چل کر دیا تھا۔ وہ گرنے لگا۔ اس نے آخری لمحے میں سنا جو کہ سہارا لینے کی کوشش کی لیکن وہ جن کو ایک جا کر نہ سہارا کا اور بھڑکی کے قریب ڈھیر ہو گیا۔



ایک آدم وہ سید پر اس کی اہو علی۔ ایک روکی اس پر جھکی ہوئی تھی۔ وہ بے حد حسین تھی اس جیسے کہ آخر میں گلیاں پر دھاوا جو اس کی ہڈی ہوئی پشانی پر رکھ رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو پتی جے۔" لڑکی نے اسے آنکھیں کھولتے ہوئے دیکھ کر جھٹ سے کہا۔

"پتی جے۔" اس نے ایک لمحے کیلئے سوچا اور پھر فوراً بولا۔ "ہاں۔ مگر میرے سر میں شدید تکلیف ہے۔"

ہوئی بھی چلیے۔ سفید لباس اسی مینے سے کہا۔ اس کے بال بھڑے تھے اور آنکھیں برقی تھیں۔ کاشی پر صرف زبرد ہو۔ ٹائیگر نے سوچا۔ اسے کچھ احساس تھا کہ اس نے اس لڑکی

تھی۔ بڑے لے اور پستے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے چہرے کی جڑوں پر کھال منٹھادی گئی ہو۔ جیسے گوشت گل گیا ہو۔ یہ صفت ظاہر غصہ کا ہی ہے کہ کسی اچھا آدمی نہیں اس کی آنکھوں کے نیچے اور داہیں بائیں کھال کی کیفیت پلاسٹک کی سرجری کی جھلک کھا رہی تھی۔

لوہی الماری کی تلاش لینے کے بعد اب اس کو دیکھتے جا رہی تھی۔ "کیوں؟ آئیے میں خود کیسے لگ پڑے جو؟" اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"بہت عجیب سا، بالکل اجنبی۔ کیا تمہیں اپنی اس تلاش کی ہم میں کوئی کامیابی ہوئی؟"

"صرف یہ ملا ہے۔" اس کے ہاتھ میں ایک شجر تھا۔

جس کی دھار دور ہی سے بہت تیز لگتی تھی۔ شاید اس نے شجر لوہی کے ہاتھ سے لے کر اپنی تحصیل پر رکھ لیا۔ اس کی لمبائی آٹھ پانچ تھی۔ اس کا لمس بھی انتہائی پیشہ ورانہ تھا۔

لیکن یہ لمس بھی اس کے لیے اجنبی سا تھا۔ اس نے ٹالٹ ملٹ کر دیکھا۔ یہ دو دھاری شجر تھا۔ وہ اسے بہت دیر پہلی انٹ

رہی ہے۔ "چند گھنٹے۔ وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔ اگر تم میرے ساتھ رہو تو میں یہ چند گھنٹے بڑے سکون سے گزار دوں گا۔" میں ذرا غلامی تو لے لیں اور پھر دیکھا جائے گا۔ لوہی نے درازوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بہت مہربان تھا۔ وہ بہت تفصیلی تلاش لے رہی تھی۔ بات موزوں سے زیر جانوں قیص اور تنکوں تک پہنچی لیکن اسے کچھ جلا۔ پہلی دراز دھکتے ہوئے وہ چونک پڑی۔ وہاں بریفنگیں موجود تھیں اس نے بریفنگیں باہر کھینچ کر دروازہ پر رکھا اور اسے محض انگلیوں کی جھب سے کھول دیا۔

"ٹائیگر اسے تو بعضی نظروں سے دیکھتا رہا۔ اب وہ کچھ سنگین سی رہی تھی اور اس کے ہاتھ پیرتی سے حرکت کر رہے تھے۔ یہ کیا کر رہی ہے؟" ٹائیگر نے سوچا اور پھر اٹھ گیا۔ اسے درد تو محسوس ہوا لیکن وہ بیڈ سے اتر کر اس کی طرف بڑھ گیا۔

بریفنگیں میں فٹ میرے ہوئے تھے۔ وہ محض اندازے کی بنیاد پر کہتا تھا کہ کم از کم ۲۵ ہزار ڈالر ہیں۔

"اے۔ یہ پی پی کے لیے امیر آدمی ہے۔" ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

"اس میں ایک نیا نام بھی ہے۔" لوہی نے درد رنگ کا ایک کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔

"ذرا پڑھو۔" کہا کھلے۔

"یہ جومل لاؤش گلستان فردوس کے پتے پر پی پی کے لیے کو بھیجا گیا تھا۔" لوہی نے درد کاغذ کا ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔

"اس میں کیا ہے۔" اسٹون وال پومل میں قیام کرو۔ بلنگ کرادی گئی ہے۔ بہت سود مند کاروبار کی توقع کر سکتے ہیں ساہوکار۔"

ساہوکار کا کہنا ہے۔ "ٹائیگر نے پوچھا۔

"ساہوکار۔" وہ محض ایک ٹکڑے کے پچھائی۔ اور پھر بڑے اعتماد سے بولی۔ "چنانچہ نہیں۔ لیکن یہ ثابت ہو گیا کہ اسی کی دعوت پر یہاں آئے ہو۔" یہ کہنے کے بعد وہ الماری کی طرف گئی۔ اس نے کھول کر اندر دیکھا۔ ٹائیگر اس کے کچھ پیچھے تھا۔ اس نے آنکھوں کے گوشے سے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔ اور پھر شیشے کی طرف پلٹ گیا۔

ایک اجنبی چہرہ اس کے سامنے تھا۔ ایک بدناما چہرہ جس کی کینٹی پر ایک بدناما رقم تھا۔ لیکن ایک اور خاص بات بھی تھی۔ اس کے ہاتھ پر ایک جھوٹا اور لہر دار تھے۔ آنکھوں میں سختی

"لیکن میں بیان کیا کر رہا ہوں؟" "کچھ کہتا نہیں۔" لوہی کے اس جواب پر ٹائیگر نے ایک بار پھر کمرے کا جائزہ لیا۔ نام معلوم ہو گیا تھا لیکن صرف نام پتا چل جانے سے کوئی حاصل نہ تھا۔ اس نام کے ساتھ کچھ اور بھی درکار تھا۔ میں منظر درکار تھا۔ پی پی کے لیے کون ہے؟ اس نے عجیب سا سوال کیا۔

"تم ہو۔"

"نہیں۔ میرا مطلب یہ نہ تھا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں کون ہوں، کیا کام کرتا ہوں۔"

"کیا تمہیں واقعی کچھ نہیں معلوم؟"

"نہیں۔ لیکن اگر وہ کچھ باندھیں۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

اب اس بات بہت دور پہنچی تھی کہ وہ اپنی یادداشت کھوجے گا۔ یہ عجیب سی بات تھی۔ اوشان کا شاگرد۔ شینر سنا جو کالونی جہد دینا کا خطرناک ترین انسان، موت کا ہر کارہ چارہ لگتی زندگی، ہر کام کی امید، روٹی کی محنت، ہجروں کے لیے تازہ یاد۔۔۔۔۔ شہزاد۔۔۔۔۔ اپنی یادداشت کھوجے گا۔

اور یہ انتہائی خطرناک بات تھی۔

وہ اپنی یادداشت کھوجے گا۔ لوہی ایک لمحہ کیلے کھڑی رہی پھر بیڈ سے دوڑی گئی، ٹائیگر نے پی پی سے اس پر ڈھیر سا پوچھا۔ اسے اس لمحے لینے سے شدید درد محسوس ہوا لیکن پھر بھی اس نے کوہٹ لیا اور اس طرح لیٹ گیا کہ لوہی کو دیکھتا رہے جو اس وقت چل رہی تھی۔ وہ بہت خوب صورت تھی مگر ٹیگر سوچ رہا تھا کہ وہ کون ہے؟ اس کا نام کیا ہے۔ یہاں اس کے ساتھ کیوں ہے؟

بستر کی بائیں طرف پرچ کر وہ پہنچی اور پھر ٹھیک کرولی۔

"کچھ خود علم نہیں کرتے کون ہو۔" ہماری پس ایک سی طاقتا ہوئی تھی۔ میں تمہاری ہر ممکن مدد کر دوں گا۔ تم بیٹھو، میں کمرے کی تلاش کرتی ہوں تاکہ کوئی شناخت وغیرہ مل سکے، شاید تم سب کچھ بھول چکے ہو۔"

"یادداشت تم ہو گئی۔ میرا خیال ہے کہ یہ محض وقتی کیفیت ہے۔" ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔" لوہی نے جواب دیا۔ "یہ بہت تکلیف دہ مگر حقیقی صورت حال ہے۔ میں نرس رہ چکی ہوں اور میں نے ایسے کئی نہیں دیکھے ہیں۔ عام طور پر یہ کیفیت چند گھنٹے تک محدود

کو پہنچتی ہے کہیں دیکھا ہے۔ مگر ہے یہ میری بیوی یا دوست ہے وہ مجھ سے اب بچ کر اسے چاہ کر رہا تھا۔ "کچھ کیا ہوا تھا؟" کیا تمہیں یاد نہیں؟۔" لوہی نے اس بار بڑی حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"نہیں۔ کچھ کچھ بھی یاد نہیں۔"

"ہم چل دی کہ بے گھر ہو گئے کہ تم پر فائونٹک کر ڈالی ایک گولی تمہاری کینٹی کو کچھ ہی ہونی پڑی گئی۔"

"کچھ پر فائونٹک کئے گئے تھے۔"

"ہاں۔" لوہی نے جواب دیا۔

"مگر کیوں؟"

"کچھ بھی پتا نہیں۔ میں تو خود ہی سوچ رہی تھی کہ تمہیں اس کا علم ہو گا کہ تمہارا دشمن کون ہے؟"

"نہیں۔ کچھ کچھ نہیں معلوم۔" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کینٹی میں بڑے شے شدید درد کو اس نے فراموش کر دیا۔ اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ کبھی جومل کا شاندار کمرہ تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ آخر اس نے کچھ بول کاہل کون ادا کئے گا؟۔ کون سی جگہ ہے؟ اس نے پوچھا۔

"اب تم کچھ پریشان کر رہے ہو۔" وہ اٹھ کر کرولی۔

"نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کا ہر بہت غصہ تھا۔ اس میں سنجیدگی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔" کچھ کچھ پتا نہیں۔

"یہ جومل اسٹون وال ہے۔" انجیر برہ کا جومل اسٹون وال اور یہ تمہارا کمرہ ہے۔"

"انجیر برہ؟" ٹائیگر نے ذہن پر زور دیا۔ "مگر میں یہاں کیا کر رہا ہوں۔" وہ ایک لمحہ کے لیے رکا اور پھر اس کی پیشانی پر کچی سلویش نمودار ہو گئیں۔ ان دو میں کون ہوں؟

کون ہوں میں؟

لوہی مسلسل دس سیکنڈ تک یہ سوچ آنکھوں سے اسے گھورتی رہی ان آنکھوں میں اب شوقی دھمکی کچھ دیر بعد اس نے ٹائیگر کے سر سے کپڑا اٹھا کر زخم دیکھا۔ اتنا گہرا زخم تو نہیں وہ دھیر سے بولی۔ "معمولی میٹرک سے ٹھیک ہو جائے گا؟"

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں کون ہوں؟"

اس بار ٹائیگر کا ہر جہاز عاقل تھا۔

"تمہارا نام پی پی کے لیے ہے۔" لوہی نے جواب دیا۔

"اور میں انجیر برہ میں ہوں۔"؟

"ہاں۔" لوہی نے کہا۔

ڈائجسٹوں کے مقبول سلسلے

کرسٹ	_____ (۱۲ حصے)	مؤرخ احمد زوی	۷۲۰/-
ٹائیگر	_____ (۱۳ حصے)	مشتاق احمد زوی	۶۵۰/-
غیرت	_____ (۵ حصے)	انوار صدیقی	۲۲۵۰/-
درخشاں	_____ (۲ حصے)	انوار صدیقی	۱۰۰۰/-
رونگ	_____ (۵ حصے)	م الفیہ صدیقی	۲۴۰۰/-
دشمن گرو	_____ (۲ حصے)	سیرم فاروقی	۲۰۰۰/-
سرگزشت	_____ (۲ حصے)	انور کلیم	۱۲۰۰/-
شہباز	_____ (۲ حصے)	انور کلیم	۱۲۰۰/-
انسان اور شیطان	_____ (۲ حصے)	محمد قزاق	۱۵۰۰/-

ناشر

مکتبہ القلیش سرگرم روڈ اور بازار
لاہور فون: ۷۶۷۸۹۵۸

پلٹا رہا اور پھر لاشوری طور پر سر سے بلند کر کے پھینک دیا۔
خبر کسی تیر کی طرح تیز تازہ ہوا کر کے کے ٹکڑی کے دروازہ
میں پرست ہو گیا۔ خبر کی دھم دھم کے دروازہ پرست
ہوئی۔ اور پھر خبر لڑنا رہا۔ جب اس کا روتا کم ہوا تو
ای لڑکی نے ٹائیکر کی طرف دیکھا۔ ٹائیکر مسکراتے لگا۔ آخر
پتہ چل گیا کہ کون کون ہیں۔ اس نے کہا۔
"اچھا! لڑکی کے بچے میں حیرت تھی۔"

"ہاں۔ میں یقیناً کسی سرکس میں غریزی کا مظاہرہ کرتا
رہا ہوں اتنا اچھا نشانہ کسی ایسے ہی شخص کا ہو سکتا ہے
وہ ایک طویل سانس کے کرید کی لنگر پیٹتی تھی اور
اس نے ٹائیکر کے ہاتھ ختم لیے تھے۔ صرف وہی شخص
اب تمہارے بارے میں کچھ جانتا ہے، جس نے تمہیں یہاں
بلا دیا۔" میرا مطلب ہے تار پیچھے والے ساہوکارے ہے
میں چند منٹ کے لیے باہر جا کر اس کے بارے میں کچھ پتہ
چلانے کی کوشش کرتی ہوں کہ وہ کون ہے کہاں ہے۔ اس کے

بعد ہی ہم یہ فیصلہ کر سکیں گے کہ ہمارا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے۔
یہ کہہ کر اس نے ٹائیکر کے ہاتھوں کو محبت سے اغوا کر
دیا کہ چھوڑ دیا۔ "تم تہائی میں پریشان تو نہیں ہو گے؟"
تمہارے بغیر؟ پتا نہیں۔ ٹائیکر کا لہجہ عجیب سا
اور شدید اس کا تھا۔

"شکر مت کرو۔ واپسی پر میں تمہاری سلامتی اسی دور کو
گئی۔ وہ مسکرا کر دلی پھر اس نے وہ حرکت کی تھی جس کے
باعث ٹائیکر نے بڑے بے صبر پن کا مظاہرہ کیا۔

"میں ابھی آئی۔ وہ واقعی بہت تیزی سے اٹھ کر گئے
سے نکل گئی۔ اس نے نکلے ہوئے دروازہ بند کیا تو غویاب
بار پھر نظر اٹھا۔ ٹائیکر بیڈ پر لیٹ کر خبر کی تھر تھر
دیکھتا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر میں کون ہوں؟

سیکس واٹرز نے بڑے محنت سے بھرے انداز میں لفت کا
پن کئی بار دیا، ساتھ ہی اضطرابی کیفیت میں اپنی پہل
سے تالین کریدتی رہی وہ اس وقت اسٹون ہال پوئل کے
۲۵ ویں فلور پر تھی۔ لفت آگئی تو اس نے سکون کی سانس

لی وہ بارہویں منزل پر اتری اور اس نے پرس سے چابی
نکال کر نمبر ۱۲۲ کا دروازہ کھولا۔ کمرے میں پہنچتے ہی
اس کے چہرے پر بدمزگی کے نشانات ابھرائے۔ کیونکہ یہ
کمرہ ٹائیکر والے کمرے سے بہت گھٹیا تھا۔ اس کے پرے ہلکے

اور رنگ اڑے تھے۔ فریچر پر انا اور سستا سا تھا اور
بیڈ بھی اب بہت برا لگ رہا تھا۔ ٹیکر نے دروازہ اچھی طرح
بند کر کے ٹیلی فون کی طرف دوڑ لگا دی۔

"میں۔۔۔ دوسری طرف سے ایک ایسے برطانوی مرد
کی آواز سنائی دی جو یقیناً شدید ترین کوفت میں
مبتلا تھا۔

"ٹیکر بول رہی ہوں۔ وہ اس شخص کی آواز میں
مرستہ سی ہو گئی۔

"اوہ۔ ہاں۔ کیا حال ہے ٹیکر؟ تمہارا دوست
کیسے ہے؟"

"اس کے سر میں گولی لگی ہے، لیکن کمال کا شخص ہے
- زندہ ہے گولی نیچے کی کچھ کر گزر گئی۔"

"اچھا۔" مرد نے اس طرح کہا جیسے آگے کی سنانا
چاہتا ہو۔

"آب وہ یادداشت کھو بیٹھا ہے۔ ٹیکر نے اسے بتایا
"اسے یاد نہیں کہ وہ کون ہے۔"

"یہ دلچسپ صورت حال ہے۔ ساہوکارے کے بارے
میں کیا کہنا ہے۔"

"اس کا کہنا ہے کہ اس نے نام پہلے بھی نہیں سنا
ٹیکر نے جواب دیا۔ میں نے کئی مرتبہ اسے اس بارے میں
شوٹ کر دیکھ لیا ہے۔"

"یہ انتہائی دلچسپ موڈ ہے ٹیکر۔" مرد کے لہجے میں
اب اتنا بہت ڈھکی۔ ساہوکارے ایک پروفیشنل قاتل

کو معاوضہ پر طلب کیا اور اب اس قاتل کا کہنا ہے کہ وہ ساہوکارے
سے واقف نہیں وہ یقیناً بھی کبیرا ہو گا کہ وہ قاتل نہیں
یہ کہہ کر وہ ہنسنا تو بیگنے لگا ایسا منہ بنایا جیسے وہ کوئی

کڑوی گولی نکل رہی ہو۔ "کیون ٹیکر؟ یہ ہے نادل چسپ
صورت حال؟"

"ہاں۔" ٹیکر کا منہ اب بھی بنا ہوا تھا۔ سوال
یہ ہے کہ جب ساہوکارے سے طلب کوئے لگا یا اس سے ملنے کے

لیے آئے گا تو کیا ہو گا؟

"تب تمہیں موقع مل جائے گا اور تم ساہوکارے کی قربت حاصل
کر سکو گی مانی ڈیر۔" وہ پھر ہنسنا۔ "تم خود کو بیچے کیسی

کی پراپیٹی نہ ہی کہنا۔ کیا تم اس کی ترس بننا پسند کر سکتی
ہو گی؟"

"اس کی ترس بننا زیادہ بہتر ہے کیونکہ شاید وہ تمہاری
طرف سے میں بدست ہوئے کا عادی نہیں۔"

"ٹیکر۔ ہم یوٹی وی پر ہیں۔ اس بار وہ شخص بہت
بندہ تھا۔

"مجھے یہ سوچ کر ہی حیرت ہوتی ہے کہ ہر چھوٹی سی سیکرٹ
سروس کا ٹاپ ایجنٹ پانچ شٹلنگ کی عورتوں کو اپنے

فرائض میں کس طرح شامل کر لیتا ہے۔
"میں نے تمہیں یہ خبر بتانے کا سہرا مودہ دیا ہے"

"میں شکریہ ادا کروں؟"
"نہیں۔" مرد کا لہجہ اب بہت خشک تھا۔ ٹیکر

کے ذریعہ ساہوکارے کی سیکرٹ سروس کو اسکو مبالغہ
پر قیامت پر روکنا ہے۔ ساہوکارے کو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر
پانی بے رحمی کو قتل کر ڈالو۔"

وہ خاموش رہی۔
"مگر تم نے اسے قتل نہیں کیا اور اس کی یادداشت

والیں آگئی تو وہ تمہیں مار ڈالے گا۔ وہ بہت خوفناک
قاتل ہے۔ خبر کے استقبال کا ماہر ہے۔ اس سے قبل کہ وہ

تمہیں قتل کر دے تم اسے مار ڈالو، کسی قسم کی پیچیدگی
کا مقابلہ نہ مت کرنا۔ کاش میں تمہاری جگہ جوتا ٹیکر
"کاش تم میری جگہ ہوتے تو وہ مرد بچے میں بولی۔

"قدیمتی سے میری جسمانی حالت۔۔۔۔۔ مرد نے بات
جان بوجھ کر مکمل نہیں کی۔

"کمال ہے سیکرٹ سروس اتنی بد دل ہو چکی ہے کہ
اب اس کا ٹاپ ایجنٹ اپنی بے بسی کا اعلان کرنا چاہتا ہے۔"

"جہنم میں گئی سیکرٹ سروس۔ میں بیچار ہوں۔"
"او کے!"

"سنو۔" مرد نے اسے ذہن بند کر کے نہیں دیا۔
"بہت اہم مشن ہے۔ اگر ان کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو دنیا

میں جرموں کی ایک سلطنت قائم ہو جائے گی۔ اس وقت شیطان
ساہوکارے اور اس کے منصوبے کو حیرت پر ناکام بنانا ہے

یہ صرف تمہاری زندگی۔۔۔۔۔ میری زندگی اور۔۔۔۔۔"
"باقی باتیں کسی فضائی کتاب میں لکھنے کے لیے

بچا رکھو۔" ٹیکر نے یہ کہہ کر بسو ریخ دیا۔ وہ کچھ
دیر تک ٹیلی فون کو گھورتی رہی اور کندھے چاکر دھارت
کی سمت چل دی۔ وہ جانتی تھی کہ اس کھیل میں ذاتی جذبات

کی گنجائش نہیں۔ وہ ایکسپٹ ہے اور اسے وہی کرنا ہے۔
اس کے پاس نے کہا ہے۔

پھر چاہے اس کے آرزو جیسے پرسکا ہٹ ڈو
گئی۔ اسے اس لیے یہ خیال آیا تھا کہ اب وہ کیسی نہ ملے

کے لیے جائے گی۔ وہ پوری طرح اس کی خدمت کے لیے
تیار تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی اور اس کے قدم
تیزی سے اٹھنے لگے۔



ڈاکٹر بہرام نے بے چینی سے پیلوہ لے ہوئے ٹیلی فون
کو گھورا ٹائیکر کا فون ابھی تک نہیں کیا تھا اور یہ غیر معمولی
بات تھی۔

بہرام کو کما ہی شدید ترین اضطراب نے آگھیرا۔ اس نے
سائے رکھ ہوئے گلاس سے پانی کا ایک گھونٹ لیا اور
ٹائیکر کی پوری زندگی کو پھر اس کے سامنے فلم کی طرح
چیلنے لگی۔

وہ جانتا تھا کہ انسانیت کی بقا اور عوام کے فلاح
جدو جہد میں ٹائیکر کا کردار کتنا کلیدی رہا ہے۔

اس وقت سوال یہ تھا کہ ٹائیکر کہاں ہے؟ ابھی
تک الجھن میرے اس کا فون نہیں آیا تھا۔ ایسا پہلے کبھی ہی

ہوا تھا کہ ٹائیکر نے فون کرنے کے لیے کہا ہوا اور بد وقت فون
نہ کیا ہو۔ یہ انہونی سی بات تھی۔

اور اس کا مطلب یہ تھا کہ کب کبھی کوئی ایسی گڑبڑ
ہوتی ہے جس کے باعث ٹائیکر کو فون کرنے کا وقت نہیں ملتا۔

محبت نہیں ملی یا موقع نہیں ملا۔
بہرام کو یقین تھا کہ ساہوکارے کیس میں مزید سیکرٹ سروس

کا کوئی ایجنٹ کامیاب نہیں ہو سکے گا یا باعث اس نے
یہ مشن اپنے سب سے مہمکن ہتھیار ٹائیکر کو سونپا تھا۔

اسے کھلی چھوٹ دی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس کھلی
چھوٹ کے بدلے سے ٹائیکر کا ہاتھ ساہوکارے کی گردن تک

پہنچ جائے گا۔
ساہوکارے کا نام جاریہ گزشتہ تین گزشتہ چھ ماہ

کے دوران بارہ مرتبہ آیا تھا۔ کیسے بڑے ہی تباہا تھا کہ ساہوکارے
نے کتنا زبردست بغیر قانونی اثر و رسوخ حاصل کر لیا ہے

یہ بھی اطلاع دی تھی کہ فردوس کے ایسی پروگرام کے فلاح ساہوکارے
کیا عرض کر رہا ہے۔ وہ ان گزشتہوں کے خلاف سرگرم ہے

جو فردوسی انجمن کے لیے گزرتے اسکل کہتے ہیں۔ درحقیقت فردوسی انجمن پروگرام کے قابل فخر اور فردوس کے عظیم سہیت ڈاکٹر فہیم خان نے از خود ڈاکٹر بہرام سے درخواست کی تھی کہ وہ ساہوکار کی حرکتوں کا سیدہ بابہ کو سے ڈاکٹر فہیم کی یہ درخواست بہرام کے لیے حکم کا دورہ رکھتی تھی۔ بہرام، ٹائیگر کو بھی بتانا چاہتا تھا کہ اس کے اس من ش کا قلعہ فردوس کی سلامتی سے بھی ہے کیونکہ ساہوکار نے بھرت لینڈ سے خیر ساز باز کر رکھی ہے۔ فردوس نے حال ہی میں جن جدید ہتھیاروں اور میزائلوں کے سرسرماء تحریات کیے تھے۔ ان کے بعد ساہوکار کی الجریہ میں موجودگی اور اجتماع مجربین کی طبی ایک انتہائی خطرناک معاملہ نظر آ رہی تھی۔ فردوس کے انجمن پروگرام کو بچانے، اس کو سبوتاژ کی جنت بننے سے روکنے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ ساہوکار کو قتل کر دیا جائے۔

بہرام کو تازہ ترین اطلاع یہ ملی تھی کہ ڈیج بننے ساہوکار کو اعتماد میں لیے بغیر اسے صحت سے ہدایت کی ہے کہ وہ شہزاد اور اوشان نامی دو افراد کو قتل کر ڈالے۔ اس نے ساہوکار کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ دونوں کون ہیں۔ بہرام کے ذہن میں ایک بات بہت واضح تھی اور وہ یہ تھی کہ پروگرام کے خلافت ڈیج بننے کوئی ہدایت نہیں کی صرف یہ حکم دینے کے اس کو ساہوکار کو قتل کی جنت بنایا جائے اور اس جنت کو بھڑا رکھنے کے لیے اوشان اور ٹائیگر کو قتل کر دیا جائے۔

بہرام کو یاد آیا کہ پہلے بھی ایک مرتبہ ٹائیگر اپنی ہاتھوں میں گیا تھا اور اس نے وعدہ کے برخلاف خون نہیں کیا تھا وہ اپنی یادداشت کھینچا تھا۔ کیا یہ کہانی ایک بار پھر وہی جا رہی ہے؟ بہرام سوچتے لگا۔ پھر اس نے تقریباً چوک کر رسیور اٹھایا۔ سیکرٹری کو ایک خبر بتایا اور رسیور کو ریڈیو پر رکھ کر کھڑکی سے باہر ڈرامی دور سے پہنچنے والے پائیوں کو دیکھنے لگا۔

محض دو تین سیکنڈ بعد گھنٹی بجی۔ اس نے رسیور اٹھایا۔ "بیو ماسٹر۔ میں بہرام بات کر رہا ہوں۔ اس نے لمبہ نرم دھتے ہوئے کہا۔

"میں۔" اوشان کی آواز سنائی دی۔ اب تک شاید تین چار مرتبہ ہی جہاں تھا کہ بہرام نے براہ راست اوشان کو کون کیا ہو۔ اوشان نے جس لمحے میں کہا تھا وہ ایسا ہی تھا

مجھے اوشان کسی یوار سے مخاطب ہو۔

"آپ کے شاگرد نے مجھے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں دی ہے ماسٹر۔ بہرام نے کہا۔

"نہی مجھے اس کی کوئی اطلاع ہے۔ شہنشاہ اعظم۔" اس نے دیکھ کر فون کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

"تب پھر اس نے فون نہیں کیا۔؟"

"ہاں۔ جب وہ آپ سے رخصت ہو کر گیا تھا تو اس کا کیا موڈ تھا ماسٹر؟"

"وہ بغاوت باخراہ کا کوئی ارادہ نہیں کھتا تھا۔" اوشان کا لہجہ معافی تلخ ہو گیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے؟"

"مجھے یقین ہے۔ میں نے جانتے ہوئے اس سے کہا تھا کہ ایک عظیم اعزاز اس کا منتظر ہے۔"

"ممکن ہے کہ کہیں پی کی مدد پر شش ہو گیا ہو۔"

"میں ایسا سوچتا ہی نہیں سکتا۔" اوشان کا لہجہ خشک تھا۔ اور پھر کیونکہ کچھ کہنے پہنچنے کی کوئی گنجائش دینی تو وہ فون سے رسیور رکھ دیے۔ بہرام نے ایک بار پھر ٹائیگر استعمال کیا۔ سیکرٹری سے بات کی اور اگلے ہی لمحے اس طویل کل کا آغاز ہو گیا۔ جس کا مقصد اسٹون وال پٹرول الجریہ میں پی کے یقین کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا۔

سورج غروب ہونے لگا تو جواب بھی آ گیا۔ پانی بے

کین۔ بھی وہیں مقیم ہے۔ گزشتہ شام گولیاں چلنے سے وہ زخمی ہو گیا تھا۔ زخم کی زخمیت کا کوئی علم نہیں لیکن کمرے میں نہ تو ڈاکٹر طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی پی کے یقین کو اسپتال

لے جایا گیا ہے۔ خود وہ بھی کمرے سے نہیں نکلا۔

"محقق کیو۔" بہرام نے اپنے آئینے کو جواب دے کر رسیور رکھ دیا اس کے بعد اس نے خود ہی ہوش پلاؤ کے ٹیبلٹ لے لیں۔ اب وہ اوشان سے مشورہ لینا چاہتا تھا۔

"روم ایون بیون۔" اس نے ہوش پلاؤ کے ٹیبلٹوں

آپریٹر سے کہا۔ آپریٹر کمرے کے لیے پہنچا یا لیکن پھر بہرام کو لاش ملانے جملے کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

"فرنٹ ڈیویک۔" اس مرتبہ بھاری بھر کم آواز سنائی دی

"میں نے کمرہ 114 مانگا تھا ماسٹر۔" بہرام کو کھجلا ہٹ

ہوئے لگی۔

"آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب۔" فرنٹ

ڈیویک کلرک کا لہجہ خشک تھا۔

"ماسٹر پارک۔"

"سوری سر۔ لیکن ماسٹر پارک یہ کہہ گئے ہیں کہ چند روز میں واپس آجائیں گے۔"

"اوہ۔" بہرام کا سر ہچکچا گیا لیکن اس نے جلد ہی سنبھل کر پوچھا۔

"کیا انہوں نے یہ بتایا تھا کہ وہ کہیں جا رہے ہیں۔؟"

"جی ہاں۔ ان کی منزل الجریہ ہے۔"

"محقق کیو۔" بہرام کی جان میں جان آگئی۔ اس نے

رسیور رکھ دیا۔ وہ سورج رہا تھا کہ ٹائیگر نے یقیناً اوشان کو اپنی مدد کے لیے طلب کیا ہے۔ اور اوشان رواں چکے

ادھر ہو مل پلاؤ کی فرنٹ ڈیویک پر شہرہ ہواں والا

کلرک پورے اوشان کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا رہا تھا اوشان کے چہرے پر بھی کچھ جیسی مسکراہٹ تھی۔

"تم نے میرا کام بہت آسان کر دیا میرے بچے۔"

اوشان نے مسکراتے ہوئے فون جو ان سے کہا۔

"یہ تو میرا فرض تھا محترم بزرگ۔"

"مجھے یہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ اس دنیا میں

ابھی ایسے نوجوان موجود ہیں جو فرض کو فرض سمجھتے ہیں۔ کیا

طیاسے میں نشست ریز رو کر ڈائی گئی ہے نوجوان۔"

"جی ہاں جناب۔"

اور میکیس بھی منتظر ہے۔"

"کیا میرے اسپیڈ ٹرکس بروقت ہوائی آؤں گے پر پہنچ

جائیں گے؟"

"یقیناً جناب۔"

"شناہار۔ بہت شنہار۔ میں تمہیں اس شنہار

کا روک کر پرانے دنیا چاہتا ہوں؟"

"تمہیں جناب۔" نوجوان کلرک کے سر اور ہاتھ ہلا کر

بڑی شدت سے انکار کیا۔ ادھر اوشان کے ہاتھ میں ایک

بہت ہی چھوٹا سا ہتھیار آگیا۔ نہیں جناب۔ یہ تو میرا فرض

تھا جو میں نے ادا کیا۔ نوجوان نے پھر کہا۔

"اچھا اوشان نے مجھ واپس رکھ لیا۔ وہ جانتا

تھا کہ اگر نصف ڈالر بیج جائے تو نصف نفع ڈالر کمانے کے

برابر ہے۔ اس نے ایک بار پھر نوجوان کو مسکرا کر کہا۔ دیکھا

تھا وہ کتنے جلد جب وہ مسیحا ایچ پارک کے پاس پورٹ

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

پہنچا۔

اس کی پوری تھی۔ انہوں نے صبح کا ناشتہ بیڈ میں کیا۔ دوپہر کا کھانا بستر پر ہی کھایا اور رات کا کھانا بھی وہیں کھایا گیا۔

میں بہت خوش ہوں۔" میگی دالمر گنگنائی۔ میں اتنی خوش پہلے کبھی نہ تھی۔

"مجھے اس بارے میں یاد نہیں کہ میں پہلے کبھی اتنا خوش رہا ہوں یا نہیں۔" ٹائیگر نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے بتا چل گیا ہے کہ تم محض غمزدن نہیں ہو۔"

"تب پھر اور کیا ہوں۔" ٹائیگر نے پوچھا جس کا جواب کان میں ملا جس پر وہ ہنس کر بولا۔ "سو۔ ممکن ہے کہ تجھ پر میرا پیشہ اور یہ میرا شوق رہا ہو۔"

تب بھی تم انتہائی غلط پیشے میں ہو۔ تمہارا شوق ہی تمہارا پیشہ بننا چاہیے تھا۔

تب ہی دروازہ دھڑکے۔ کھلا۔ چوٹ پر ایک لڑکا گور بلا نما شخص کھڑا ہوا نظر آیا۔ اس نے قمیص کی جگہ صرف بنیان پہن رکھی تھی۔ اس کا دل نہ کم سے کم دو سو پچاس پونڈ تھا۔ اس کی سرخ آنکھیں چمک رہی تھیں۔

وہ طاقت کی بہترین مثال تھا۔ اس کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"ٹائیگر کروٹ لے کر سیڑ سے اُتر گیا اور میگی نے اپنے گرد چادر لپیٹ لی۔

"تم سے ایک غلطی ہو چکی ہے دوست۔ تم تیرے بڑے امپائر اسٹیٹ بلڈنگ سے پانچ ہزار میل دور نکل آئے ہو۔" ٹائیگر نے انگوٹھے سے گور بلا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہی لوگوں کی تم پر حسد کرتے تو مجھے آواز دے لینا۔ اب جاؤ۔" شاہنشاہ۔

ٹائیگر سے بچ کر رہا تھا۔

"تم ہی بے تکلفی ہو؟" گور بلا کھڑے سے ابھریں بولا۔

لیکن اس کی آواز بہت باریک تھی۔ ٹائیگر کو اس کا جھٹکا دیکھ کر آواز اُتر کر رہے اعتبار نہ رہی تھی۔ "ہاں میں ہی جی رہے کئی ہوں۔" اس نے ہنسنے ہوئے جواب دیا۔

"میرن ساہوکار نے تمہیں طلب کیا ہے۔"

"اس وقت۔" ٹائیگر نے ہلکے ہلکے لہجے میں پوچھا

ساتھ ہی اس کو یہ اطمینان محسوس ہوا کہ وہ اب یہ پتا چلا ہے گا کہ وہ خود کون ہے؟ اس نے بڑھ کر لاماری کھنی۔ اس

دوران بھی کبھی اٹھ کر تیار ہونے لگی تھی۔ چلو ہی ہے۔ اس نے مترنم لہجے میں کہا۔ "میرن کو انتظار کرنا مناسب نہیں ہے۔" کہتے ہوئے اس نے ملاؤز بین لیا۔ اس کی ادا دیکھ کر ٹائیگر کو ایسا لگا جیسے اس وقت جانا مناسب نہیں۔ "چلو۔"

وہ لپ اسٹک لگاتے ہوئے تیار ہو گئی۔

"تم نہیں۔" گور بلا نے میگی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"میرن نے صورت کینی کو غلبہ کیلے۔"

"ہم ہر جگہ ساتھ جاتے ہیں۔" میگی اس بارش میں بیٹھ گئی۔

"نہیں تم نہیں جاؤ گی۔" گور بلا بولا۔ اس دوران ٹائیگر یہ سوچ رہا کہ اس نے اس گور بلا کے بازو اور ہاتھ کو حال ہی میں کہاں دیکھا ہے۔ اسے بہت سوچنا پڑا۔ لیکن اسے کچھ نہیں آیا۔

"تم فکر نہ کرو میگی۔" وہ دھڑکے کو بولا۔ میں تمہارا

جاؤں گا اور سیدھا واپس آؤں گا۔"

میگی کے کندھے جھک گئے۔ ٹائیگر اسے خدا حافظ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ خدا حافظ کہتے ہوئے میگی نے اس کے کان میں کہا تھا کہ وہ ساہوکار سے بہت پریشیاں رہے اور یہ ظاہر نہ کرے کہ اپنی یادداشت کھینچا ہے۔

دروازے پر پہنچ کر ٹائیگر کو احساس ہوا کہ گور بلا ابھی تک اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اور پھر غصے کی لہر اس کے جسم میں سرایت کر گئی۔ گور بلا دونوں ہاتھ پیٹا کر

میگی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میگی کو کھلا کر سیدھے دوسری طرف کو گئی تھی۔

گور بلا کے چہرے پر یہ دنیا سی مسکراہٹ تھی۔ اور آنکھیں کی بھی تار تار سے عادی تھیں۔ میگی کے چہرے پر خوف کے تمام تاثرات تھے۔ اسی لمحے گور بلا لپکا۔ بیڈ کے اوپر سے کودا

اور اس نے نرم و نازک میگی کو ہرج لیا۔ لیکن اسی لمحے ایک شخص سنسناتا ہوا بیڈ پر پڑا۔ اس جگہ پر دست ہو گیا جہاں گور بلا کی پشت تھی۔ گور بلا اچھل پڑا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اُن وقت

ٹائیگر کا ہاتھ جب میڈم لپس جا رہا تھا۔ اگلی بار اسی حرکت کر کے تو خیر کیوں کہ تمہارے ملحق ہیں اگرچہ چوٹی کی سائڈ کی اولاد۔"

ٹائیگر کا لہجہ خود اس کے لیے عجیب اجنبی تھا۔

سرخ آنکھیں کی بے کینی پرچم نہیں ایسے لگا جیسے گور بلا واقعی کسی سائڈ کی طرح حملہ کر رہا ہے۔ لیکن اس نے کچھ سوچ کر سبکی کو چھوڑ دیا۔

"ڈیبک کو فون کر کے اس کمرے کا قفل بدلا دو جیسے

اس شخص نے کہے ہیں داخل ہونے کے لیے توڑا ہے۔" ٹائیگر نے خوت دہدہ میگی سے کہا اور پھر جب گور بلا ایک قدم آگے نکل گیا تو وہ بھی کمرے سے چلا گیا۔

اسنو ٹلی بابا! اگر تم کبھی امریکا آؤ تو میگی ڈراؤر بن جانا وہاں کے لوگ گونگے جیسی ڈراؤر بن کر بہت پسند کرتے ہیں۔"

"ٹائیگر نے یہ کہہ کر میگی کی پشت گاہ سے ٹیک لگالی۔

یونکہ گور بلا اب بھی کچھ نہیں بولا تھا۔ ٹائیگر نے اسے پھر ملے اور بے پروا کسلنے کی ہر ممکن کوشش کر ڈال تھی لیکن اب

ایسا لگ رہا تھا جیسے گور بلا کے من میں زبان ہی نہ ہو۔ خود ٹائیگر کو اس شخص سے نفرت سی محسوس ہونے لگی تھی۔ یہ تو اس نے میگی سے زیادہ کی کوشش کی تھی اور یادداشت بحال جانے والا ٹائیگر اب بھی کو صرف اور صرف اپنی ملکیت سمجھنے لگا تھا۔

میگی الجھن سے گزرتی رہی۔ سڑکوں کے دونوں طرف سبزہ تھا ہر طرف نفاست اور سن نظر آرہا تھا۔ شاہراہیں آؤ

عجیب صاف تھری تھیں۔ میگی پہاڑیوں کی طرف رواں دواں تھی۔ کچھ دیر بعد میگی صاف تھری سیاہ سڑک چھو کر گھر کی سڑک پر چلنے لگی جہاں سامنے ایک پہاڑی پر قلعہ نظر آرہا تھا۔

یہ سفید قلعہ بادلوں میں چھپے ہوئے سفید آسمان کے چٹے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اس کی ڈھلوانی کھڑکیاں بہت نمایاں تھیں۔

ٹائیگر پشت گاہ سے ٹیک لگائے اس پہلی کا پڑ کر گھورنے لگا جو قلعہ پر چکر لگا رہا تھا۔ اسے ایسا لگا جیسے قلعہ کی کھنکی کسی پھول پر بیٹھنے کے لیے پر تول رہی ہو۔ قلعہ کی چھت پر ایک بلی کا بیڑ موجود تھا۔ جس کے پر نظر نہیں آ رہے تھے۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ ساہوکار نے اپنی قضائے

بھی بن رکھی ہے۔"

ٹائیگر نے کھنکی سے دیکھا۔ اب گاڑی جس نیم تخت سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف گھنی جھانپیاں

تھیں۔ اور ایک بار دوسری سطح شخص کچھ خراج اسٹائل میں مشین گن منسلک ہوئے تھا۔ دوسری طرف بھی یہی صورتحال تھی۔

ڈراؤر اس وقت بہت تھکاتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا۔ گاڑی گھماتے ہوئے اس کا ایک بازو اس پریشانی میں آیا کہ

کبھی صاف نظر آئے گی۔ ایک بار پھر ٹائیگر کے ذہن میں گزرتا

ہونے لگی۔ وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کیا یہ بازو میں نے پہلے ہی دیکھا ہے۔ لیکن اسے کچھ یاد نہیں آیا۔ شاید ساہوکار اس بارے میں کچھ بتائے۔

اس کے لیے سب سے دل چسپی کی بات یہ تھی کہ میگی کینی کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو سکے۔ اسے یقین تھا

کہ یادداشت کی یہ محدود عارضی ہے لیکن اس وقت وہ چلی ہے کینی سے متعلق معلومات میں زیادہ دل چسپی لے رہا تھا۔

سڑک اب صرف اتنی چوڑی رہ گئی تھی کہ ایک ہی کار گور سے گاڑی جلد ہی ایک موٹر پر پہنچی اور دوڑے گزرتے ہی

ایک گیٹ باؤس کے سامنے پہنچی تھی۔ راستے پر دو مسلح افراد کھٹے ہوئے تھے۔ ان کی ہتھوں میں انٹینس نظر آرہی تھیں۔

جو پہلی انہوں نے کار اور اس کے ڈرائیور کو دیکھا فوراً راستے سے ہٹ گئے۔ گاڑی کی رفتار میں کمی نہ ہوئی۔ کچھ ہی دور

بعد چوڑھائی آگئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ قلعہ کے قریب پہنچ چکے ہیں۔ اس نے ایک جیٹ قلعہ پر نمودار ہوا۔ غالباً

یہ طیارہ الجھن پر اور پھر پلٹ کر پلٹنے لگا کی تیاری کر رہا تھا۔

جہاں ٹائیگر نے سرخا کر طیارے کو دیکھا اور جانے کیوں سوچنے لگا کہ کبھی لوگوں کو الجھن میں آنا چاہیے وہ کیوں آ رہے ہیں

ایک اور موٹر سے گزر کر گاڑی پھر میگی پر دوڑنے لگی آؤ پھر ایک کھلے حصے میں پہنچی تھی۔ یہاں وہ کسی ذیہ نظر آؤ

قلعہ کی پہلی منزل تک لے جاتا تھا۔ پانچ رنگ ایریا مختلف رنگوں کے پتھروں کا تھا۔ اور اس میں پچاس ساڑھ گاڑیاں

کھڑی کرنے کی کافی گنجائش تھی۔ گاڑی کے بریک لگے گور بلا گاڑی سے اتر گیا اور ٹائیگر کو پیچھے کالے کا اشارہ کرتا ہوا دروازے کی طرف گیا۔

ٹائیگر کو بھی ایسا ہی کرنا پڑا اور سنگ مرمر کا ایک کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ اور چوڑی سے چھت والی درجہ داری میں

لوہے کی میز پر بیٹھ ہوئی تھیں۔ ایک طرف سلائیڈنگ گلاس ڈور کی اسٹریٹری تھا کہ جس میں کھل رہے تھے۔ درجہ داری سے

ایک اور ذیہ دوسری منزل کی طرف جا رہا تھا۔ جہاں ایک اور ایسی ہی چوڑی درجہ داری تھی۔

تم نہیں انتظار کرو۔" گور بلا نے اشارہ کیا کہ ایک آواز میں حکم دیا۔ یہ آواز سننے ہی ٹائیگر پھر سکرٹ کرنے لگا۔ وہ گور بلا کے

جانے کے بعد درجہ داری کی سسٹمی دیوار پر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اندازہ ہوا کہ جہاں وہ ہیں ایک نہیں بلکہ شمار

لوگ چھپے ہوئے ہیں۔ سب شکا رہوں کی دہلیز میں تھے مگر

چھٹنے کی آواز سب ہی کو بہت واضح طور پر سنائی دی نہ تو وہیں دھیر ہو گیا نہ ٹائیگر نے سیگنل اٹھا کر باقی بھی بونی گولیاں دروازہ پر داغ دیں۔ گولیاں تختے میں گھسیں تو کھپکھپا ناموس کے پیوست ہونے لگیں اور وہ دروے کے مائے ذکر کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ایک گولی کے اندر گھس کر بیٹھے سے دور کی گولیاں بھی بیٹھنے لگیں۔ تو ناموس ہی طرح تڑپنے لگا۔ وہ اس یارچیت گرا اٹھا اور اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ زور زدہ راز سے باہر نکل پڑے تھے۔ ان ہاتھوں کے پچھے شاید دروازہ ہی میں رہ گئے تھے۔

یہ لوہ۔ ٹائیگر نے خالی سیگنل ناموس کے سینے پر ڈال کر کہا۔ اسے کہتے ہیں بھیل۔ پھر وہ ساوا کا کی طرف پلٹا۔ اگر تم اسے پیچھے رستے ملتے سے روک لیتے تو اس کا یہ حشر نہیں ہوتا ساوا کا۔

لیکن ساوا کا کو اپنے خامیوں کے سوا کچھ تو کوئی شک و شبہ نہ تھا تو ٹائیگر کے ہاتھوں کا کام دیکھ کر بے قابو ہو چکا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ ختم کر انہیں بلانا شروع کر دیے۔ دم تودے ہوئے ناموس کی طرف دیکھا تنگ نہیں۔

تم نے کہا تھا کہ اسٹورم کے بعد میں بعض مسائل پر گفتگو کریں گے۔ ٹائیگر نے اپنے ہاتھ چھوڑ دیے تو نے کہا۔ ہاں۔ ساوا کا کی انہیں اب بھی چپک رہی تھیں۔ تب پھر تاد کو دیکھ کر کہا کہ نہ ہے۔

امریکے ہمارے دار نے اطلاع دی ہے کہ کلاہری ہمیں پریشان کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک چینی ہے اور ایک امریکی۔

ان کے نام؟

امریکی فوج کا نام شہزادہ ہے اور چینی کا نام اوشان۔ اور تم چاہتے ہو کہ میں۔۔۔۔۔

انہیں قتل کر دو۔ یہ کام پی کے کے لیے کچھوں کا کھیل ہی ثابت ہو گا۔ ساوا کا زور دار تہمتہ مار کر بولا۔

رات کے وقت ٹائیگر ساوا کا کی دی ہوئی نئی چھاتی ہوئی کار میں الجھ رہا تھا۔ اس کی باتوں کے علاوہ اس نے بیٹھیا تو اس نے نہ رات کم کر دی۔ وہ اپنی نئی حیثیت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ یہ ایسا ہی تھا کہ کوئی رات کو سوتے اور صبح بیدار ہوتے پر اسے علم ہوا کہ وہ انہنی خطرات کا قائل ہے۔ اس وقت وہ اپنے پہلے

دف سے فاصلے پر رہ گیا تو اس نے صرف کڑھو کی اور جاقو کے قریب سے گزر گیا وہ کندھے اچکا کر دو قدم آگے بڑھ گیا۔ شاید مارگٹ زیادہ دور تھا ناموس۔ کیا تمہیں تمہارے پیچھے نہ ہیں جیتا تھا کہ موت کے ہر کانے کو کس طرح شکست دی جاتی ہے۔

خبیث۔ ناموس نے دانت جیسے ہونٹے دھرا جاقو ہی سے مارا۔ اس بار ٹائیگر اپنی جگہ پر ساکت نہیں ہوا وہ تو ناموس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور اس بار بھی جاقو ہائیگر کے کندھے کے اوپر سے گزر گیا۔ ناموس کے چہرے پر ہوا میاں اڑنے لگیں۔ اس کے بائیں ہاتھ میں اب صرف ایک ہی جاقو باقی بچا تھا۔ اس نے وہ جاقو بھی سبب حاکم، ہاتھ سے بند کیا۔ اس دوران ٹائیگر اس کے اور قریب آچکا تھا۔ تب ہی ناموس نے اس یقین کے ساتھ جاقو پھینکا کہ اس بار نشانہ خطا نہیں ہو گا۔ جاقو ٹائیگر کی کی طرف تیز تازہ ہوا گیا۔ اور پھر ناموس کو خوف زدہ ہو جانا پڑ گیا۔ کیونکہ جاقو ہاتھ بڑھ کر ٹائیگر کے فضا سے ایک لیا تھا۔ ٹائیگر نے جاقو کو حقدار امیر بھیج دیا۔ اگر تم مرد ہونے تو میں یہ جاقو اس جگہ مارا جہاں جس تکلیف محسوس ہوتی ناموس کہتے ہوئے اس نے جاقو فرش پر پھینک دیا۔ وہ اور آگے بڑھا۔

میں تمہارا زور دیکھنا چاہتا ہوں ناموس۔ تم ہی نے مجھ پر گولی چلائی تھی نا؟ اب وہ ناموس صرف پانچ فٹ دور تھا۔ میں نے لڑکی پر گولی چلائی تھی لیکن یہ میری بد قسمتی ہے کہ تم دونوں ہی بچ گئے۔ ناموس زور دلا اور چھوٹی سی جینے کی مانند زندہ بھیر کر اس نے ٹائیگر کی کراپے دونوں بازوؤں میں پکڑ لی۔ لیکن اگلے ہی لمحے ٹائیگر اس کے حقدار سے نکل کر ایک گود دور کھڑا تھا۔ جبکہ ناموس ایک طرف گرا ہوا تھا۔ لیکن وہ بہت جیرتی سے اٹھا۔ وہ ایک خاص انداز میں ٹائیگر کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن جوں ہی وہ ٹائیگر کے قریب پہنچا اس کے بائیں پر کی پنڈلی پر ٹائیگر نے جتنے کی ایڑی سے ضرب لگائی اور ناموس بھیر کر گیا اس بار وہ پلٹا بھی تھا۔ سامراجی کہتے۔ ساتھی اس نے اٹھ کر پلٹیں سپیشل اور سیگنل کی طرف دوڑ لگا کر تھی لیکن اس کی رفتار ٹیگر کی رفتار سے بہت شست تھی۔ اس نے اپنے پیش کی دروازہ کھول کر اس میں ہاتھ بھی ڈال دیا تھا۔ تاہم امیر پیش ٹھکانے کی حسرت دل ہی میں رہ گئی کیونکہ ابھی اس کا ہاتھ اندر ہی تھا کہ ٹائیگر نے وہاں پہنچ کر دروازہ بند کر دی ہڈیاں

میں جھٹک لیا۔ بات دل کی ہے۔

وضاحت کرو ناموس۔ ساوا کا نے حکم دیا۔

میرا اشارہ بزدلی کی طرف ہے میرے آفتنا۔ ناموس ہلٹ لیجی میں جواب دیا۔ یہ بزدلی ہے جس نے میری گولی کو منع کرتے سے متعلق کشمکش میں ڈال رکھا ہے۔ میں نے جڑ میں بلیک پیپر ڈکوپتے شہانہ کو اپنے تمام لوگ بزدل کرنے میں جو صرف خون میں شامل ہو کر ہی جنگ لڑ سکتے تھے۔ ٹائیگر نے زور دار انداز میں تہمتہ لگایا۔ ساوا کا نے

اپنا بڑا سامنہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ ساوا کا پھر بولا۔ میں سو کہنی کی آزمائش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں ماسٹر۔

ناموس۔ تم یہ بھول رہے ہو کہ مسٹر کہنی ہمارے جہاں ہی نہیں بلکہ شریک بھی ہیں۔ تم اپنی اوقات بھول رہے ہو۔ اسے نہیں۔ ٹائیگر نے ہلکے پھلکے انداز میں بڑا ساوا کا سے کہا۔ اگر پیچھے رہنے اس کی تربیت کی ہے تو پھر مجھے فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم اجازت دے دو۔

تھیک ہے۔ اس نے ناموس کی طرف دیکھ کر سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ ہی گوریل نے دایاں ہاتھ سے سر سے بند کر لیا۔ جس میں جاقو تھا۔

ایک منٹ۔ کہنی کو تو اپنی پسند کا اسلحہ لینے دو۔ ساوا کا نے چلا کر کہا۔

میں میرے پاس ہتھیار موجود ہیں۔

کہاں؟ ساوا کا کا بڑا سامنہ کھلا رہ گیا۔

میرے ہاتھ میرے ہتھیار ہیں۔ ٹائیگر کو یوں لگا تھا جیسے وہ گھنٹوں سے یہی چو کہنا چاہتا تھا۔ جو بھی اس نے یہ جملہ ادا کیا اس کا دل داغ ہلکا پھلکا ہو گیا۔

ناموس نے ہاتھوں کے ذریعے دفاع کر دے؟ ساوا کا نے یقینی کیفیت میں پوچھنے لگا۔

تم ششوں کو درازات کی اولاد دیکھ چکے ہو۔ شہر میں ایک روکی سے بھی پلٹے۔ ٹائیگر ہنس کر استہزا آمیز انداز میں بولا۔

اسی انگریز میسوسے۔ ناموس کا لہجہ بھی زبردست تھا اب اس کا ہاتھ بلند ہو رہا تھا۔ یہ محض اتفاق ہی ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے۔ یہ کہتے ہی اس نے جاقو سے مارا۔ ٹائیگر نے اٹھا۔ زمانے کی خاص آواز سننے ہی اس کے قدم ساکت ہو گئے نگلیں جاقو پر بھی سڑکیاں اور پھر جوقی جاقو اس سے صرف ایک

اسی قسم کے تھے جس قسم کا شہزادہ پر ہونے سے کمرے میں ملا تھا۔ وہ ناموس کو تقریباً گڑھا ہوا باہر نکلا، ساوا کا کے قریب سے گزرا۔ اسے اندازہ تھا کہ ساوا کا ناموس سبیلہ نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے ناموس کا سر بھی پلٹے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس کو سے تدریس دور دیش طرف ایک گلیا رہا تھا جس میں مارگٹ صرف بیس فٹ کے فاصلے پر تھا۔ ٹائیگر جاپان جاقو بائیں ہاتھ میں سے کر رہا تھا۔ اس نے ایک جاقو دیش ہاتھ میں منتقل کیا۔ دایاں ہاتھ سے سر سے بند کر لیا اور پھر پٹے کی طرف جاقو پھینک دیا۔ جاقو کی نوک پٹے کی کوش پیوست ہوئی اور پھر زوردار جاقو اندر گھس گیا۔ لگے ہی دوسرا پھر تیزرا جاقو پٹے کے لگا چھ تھا اس کے بائیں ہاتھ میں اس طرح تھا کہ اس کی نوک فرش کی طرف تھی۔ باقی تینوں جاقو فٹلے پٹے کی کرپر شکست نام نشان بنا دیا تھا۔ ٹائیگر نے شخص ایک لمحہ توقف کے بعد پھر جاقو ہاتھ چپکے کر ہی پھینکا اور وہ چٹلٹ کے وسط میں تازہ ہو گیا۔

کیا کہنے کہنی۔ بہت ہی اعلیٰ۔ کمال ہے۔ کمال کر والا کہنی۔ ساوا کا اچھلے لگا۔

لیکن ٹائیگر کو اس بار بھی وہی احساس ہوا کہ جاقو بھی اس کے لیے مناسب ہتھیار نہیں۔

کمال ہے گن اور نصف دونوں میں یہ مثال ہو۔ ساوا کا اب بھی اچھل پھل کر کمر رہا تھا۔

ٹائیگر مارگٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے عقب میں ناموس فزنگ لین پر آگیا اس کی آنکھیں ساوا کا پر مرکوز تھیں جو ایک کوس پر دھیر ہو چکا تھا۔ معاً ہی ساوا کا نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

اس وقت ٹائیگر دی کی کمرے ایک جاقو کھلنے کے لیے ہاتھ بڑھا چکا تھا۔ اس نے سامنے ایک آواز سننے پر دانت کی آواز تھی، وہ ساکت ہو گیا اور ایک جاقو بین اس جگہ آکر تازہ ہوا جہاں سے ٹائیگر اپنا جاقو نکالنا چاہتا تھا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ناموس محض بیس فٹ کی دوری پر تھا۔ اس کے ہاتھ میں مزید تین جاقو تھے۔

ناموس کو بھی جاقو فنی میں ہمارے پر نادہے کہنی۔ ساوا کا نے مسکرا کر کہا۔ اب اس کا خیال ہے کہ اس فن میں اس کی ہمارے کو تم جیسے کر رہے ہو۔

بات ہتھیار کی نہیں ماسٹر۔ ناموس پہلی بار گفتگو

سنائی دی جیسے کسی نے دیسیور رکھا ہو۔ اس کے بعد بیگ کی سڑک
آواز آئی۔ "کون ہے؟"

"ہی ہے۔"

"اوہ جان۔" بیگ نے فوراً دروازہ کھول دیا اور اس
کی کھلی ہوئی باجوں میں لکھی۔ "تم بہت دیر بعد آئے ہو۔"

اس نے شکوہ کیا۔

"ہاں۔ لیکن نادر جیسے ہی آیا ہوں۔" وہ ہنس پڑا۔

"ٹھیک ٹھاک لگ رہے ہو۔" وہ دو قدم دور ہٹ
رہا تھا۔

"ہاں۔ کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔"

"دیکھو بی۔ میں ملگئی ہوں۔ تمہاری بیٹی۔ بھلا کی
جس مت رکھو۔"

بیگ اس سے بہت سے کچھ لگوانا چاہتی تھی۔

لیکن ٹائیگر نے اسے اس کا موقع ہی نہیں دیا اور بیگ کو تاربی
میں رکھنے کے لیے لاش گل کر دی۔

کئی گھنٹے بعد بیگ خودی ہو گئی اس کے سین پر
بلع سائیم تھا اور پوٹ اٹھنے۔ وہ بلیٹس اور ٹکی ہوئی تھی

پھر ٹائیگر کی بھی آنکھ لگ گئی۔ لیکن ٹھیک آٹھ بجے علی ذون
کی گھنٹی بجنے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

"میں اس نے دیسیور رکھا تھا۔"

"میں بلیٹس بول رہا ہوں سر۔ مجھے حکم ملے کہ پوٹ
میں قتل شدہ شخص کے پاس میں آپ کو تباؤں۔"

"کون کیا ہے؟"

"ایک بوڑھا چینی۔ اس کا نام اوشان ہے۔ کرومیر

پر اسرار اور خوفناک کہانیاں جنہیں
پڑھتے ہوئے آپ چونک انھیں گے

انوار صدیقی کے پر اسرار قلم سے

آسیب زدہ قیمت = 110/
دستک قیمت = 100/

مکتبہ القریش سرکلر روڈ اردو بازار لاہور

فون 7668958

کو بوڑھا رکھا ہے۔

"مکن ہے بہرہ ہو۔" ٹائیگر نے سوچا اور پھر آواز دی

"اوشان۔" یہ آواز سننے ہی بوڑھا بہت بے وقار انداز میں کھڑا

ہو کر بیٹھ اس کے چہرے پر انتہائی پر سکون مسکرا ہوا تھا۔

"شہزاد کہاں ہے؟" اوشان نے پوچھا۔ اس کے ہنسی

تکنت لڑی بے گینی سے گویا زہرہ کی۔

"وہ سامانازی بند کرو۔ تم تباؤ کو شہزاد کہاں ہے؟"

ٹائیگر نے جھلکار پوچھا۔ اسے پتا تھا کہ شہزادے اوشان سے

ایسے لہجے میں خطاب میں بھی بات نہیں کی ہے۔

"تم باشراف سناؤ مجھے کسی لہجے میں بات کر رہے ہو۔"

اوشان کی پیشانی پر ایک لگ بھگ کبے پھڑکی اور پھر

غائب ہو گئی۔

"یہ سنا بھولا بلاتے؟" ہانگ ہانگ کا کوئی قصیدہ؟

تب ہی اوشان نے اسے بغور دیکھا۔ اس چہرے کو دیکھا

جس کے پیچھے موت کے ہر کامے کا اصل چہرہ چھپا ہوا تھا۔

اس نے ٹائیگر کو لعنت ملاحت کرنے کا ارادہ فوراً ترک کر لیا

کہ خاموش رہنے کا فیصلہ کر لیا۔

ٹائیگر نے ایک دم قدم بڑھایا۔ اس کے چلنے کا انداز وہی

پرانا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ کر پر رکھ لیے۔ یہ جھلکا کا انداز

۲۵۶ میں مقیم ہے۔
۱۰۱۰۔ ٹائیگر جو تک پڑا۔ اس کے ساتھ کوئی اور

ہی ہے۔؟

"نہیں خباب۔"

"ہو جمل میں شہزادانی کوئی شخص مقیم ہے؟"

"نہیں۔" بیل بیٹھنے نے غالباً فہرست دیکھنے کے بعد

جواب دیا تھا۔

"تو وہ کمرہ نمبر ۲۵۶ میں ہے۔"

"میں سر۔"

"تفتیشی بیل کیٹھن۔" ٹائیگر نے دیسیور رکھتے ہوئے

بیگ کی طرف دیکھا جو اس کی طرف کر دھڑلے محو خواب تھی وہ

دھیرے سے اٹھا۔ اس نے تسلی کر اور سیاہ قمیض، قمیض شوز

اور سیاہ پتلون پہن کر کمرہ نمبر ۲۵۶ میں چلنے کے لیے باہر

نکل آیا۔ اسے یقین تھا کہ اوشان تمام شخص یقیناً کوئی سوچو

رہیل نکلے گا۔ لیکن نام کو شکست دینے کے بعد اسے سوچو پہلوی

کی بھی پرواہ نہ رہی تھی اسے ایک خوشگوار سا احساس ہوا تھا۔

کمرہ نمبر ۲۵۶ کے باہر وہ رک گیا اس نے دروازے سے

کان لگا لگا کر اسے عجیب سی آواز سنائی دی۔ ایسا لگا جیسے کوئی

لنگنا رہا ہو۔ تاہم کوئی قطعاً اس کے پتے نہیں پڑا۔ صرف یہ

احساس ہوا کہ اس نے یہ آواز اور یہ زبان پہلے ہی نہیں سنی ہے

اس نے دروازے کی تاب پر ہاتھ رکھ کر اسے ٹھکرا کر دیا اور

دروازہ کھٹکا چلا گیا۔ پھر وہ ناہماری میں کھڑا اندر دیکھنے لگا

اندر۔ قلابی پر ایک بوڑھا اور خنسی سا شخص دروازے

کی طرف پشت کیے بیٹھا تھا۔ اگرچہ وہ بوڑھے کا چہرہ نہ دیکھ

سکا لیکن اسے اندازہ لگانے میں کوئی دقت نہیں ہوئی کہ بوڑھا

بہت ہی لاعلم ہے۔ اس کا وزن بیشکل سو پونڈ ہو گا۔

وہ سوچنے لگا۔ اور مگر۔ ۸۰ سال سے تو زیادہ ہو گی۔

بوڑھا اب بھی سراٹھاتے، کہہ کے کسی کو بھی کو گھونٹا ہوا

لنگنا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گود میں تھے۔ ٹائیگر نے اندر

داخل ہو کر احتیاط سے دروازہ بند کر دیا لیکن پھر اسے اچھا

لگا کہ بوڑھے کے ہوشیار ہونے کے لیے اسے چھاپ لے لہذا اس

نے دروازہ کھولا اور اس بار دھڑلے بند کر دیا۔ لیکن بوڑھے

نے کوئی حرکت نہ کی۔ بلیٹ کر گئی نہیں دیکھا۔ تاہم یہی نہیں ملتا کہ

اس نے دروازہ بند ہونے کی زوردار آواز سننی ہے۔ اگر اب بھی

لنگنہ کی آواز ٹائیگر کو سنائی دے رہی ہو تو وہ یہی سمجھتا

ہو گا۔



جب تمہارے ساتھی شہزاد کو علم ہو گا کہ تم کہاں ہو تو وہ بھی وہیں پہنچ جائے گا اور پھر میں تم دونوں کا مسئلہ کر دوں گا۔ تم ہمیشہ ہی سے منطق کے پابن رہے ہو۔ اوشان نے مسکرا کر کہا۔ اسے وہ مقدس روایت یاد آگئی جسے باپ حکم ملا تھا کہ بیٹے کو قرآن کرے۔

وہ بڑا دل دیا باپ نے تھا اسے خوشی تھی کہ اب فی الحال ناٹیک سے مقابلے کا خطرہ ختم ہو گیا ہے۔

وہ خاموشی سے ناٹیک کے ساتھ کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ جہاں موجود لوگوں کے محافظ بھی کمرے کے آگے کی نظریں اسی دروازے پر جم کر رہ گئیں۔ غالباً گزشتہ شب لوگوں کو علم ہو گیا تھا کہ یہی ہے کسی بھی پرستش میں موجود ہے۔

اوشان ناٹیک کے پیچھے چلتا رہا ناٹیک کو خوشی تھی کہ اس بوڑھے نے مراحت نہیں کی۔ وہ اپنی ہی گاڑی میں ڈسٹر برگ سیٹ بٹھالے ہوئے بھی یہی سوچ رہا تھا کہ کاش بوڑھے پر ہاتھ اٹھانے کی فوج نہ دے۔

گاڑی جلد ہی سارو کا قلعے کی طرف دوڑنے لگی۔ اچانک اوشان اپنے مخصوص انداز میں ہنسنے لگا۔

”تم ہنس کیوں ہے ہو۔“ ناٹیک نے نرم لہجے میں پوچھا۔

”یہ سوچ کر ہنس رہا تھا کہ تم چوڑیا لکھ کر میرے لیے چیلن تو کتنا لطیف آئے گا۔“

ناٹیک کے ذہن میں جہاں کا سا ہوا دیں لگا جیسے اس نے کسی کو چوڑیا لکھ کر میرے کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔

”... یہ تعزیر کی دورہ نہیں اوشان۔“ ناٹیک نے جواب دیا۔

”جو بھی شہزاد وہاں پہنچے گا تو تم دونوں کو... یہ کہنے کے بعد اس نے جلد بھولنے کی بجائے اٹلی گزرنے پر اس طرح چھری جیسے پاؤ چلا رہا ہو۔

”ہم نے ایسا کیا تو یہ کہ جس کی میرا تھی لاسی سزا دی جلتے والی ہے۔“ اوشان نے پوچھا۔

”تم نے کوئی ذاتی پر غاش ہرگز نہیں۔ میرے پاس ہیں سارے کائنات کے کلمے دیا ہے اور میں۔“

”تم کون سے ہتھیار استعمال کرتے ہو؟ اوشان نے پوچھا۔

”اپنے ہاتھ۔“

”بہت عمدہ۔“ خالص آدمی خالص ہتھیار ہی استعمال کرتا ہے۔ اصل میں فن کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ مجھے شہزادہ

اور اسی پسند نہیں۔ کہو تو اس کی کمزوریوں کے بارے میں بتاؤ۔“ ناٹیک کو صرف یہ خوف تھا کہ کہیں اوشان اس کا ذکر پھر نہ لے بیٹھے۔

”تم اس کے منہ پر ضرب لگانا۔ وہ دھیر ہو جائے گا۔“

”ہاں۔ منہ پر ضرب لگانے سے؟“

”ہاں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس وقت اس کے منہ میں لوند نہ ابھری ہوئی ہو۔“

”اوشان نے اس کے استعمال میں کوئی نقصان نہیں دیکھا۔ اس کے علاوہ اور کیا کھا سکتا ہے؟“

”اپنے پوتے چاول۔ ابلی ہوئی پھلی۔“

”اوہ۔“ ناٹیک نے اوشان کو لہجہ دیکھا۔ کل رات میں نے بھی ذرا پیرا لیا ہے تو پتا چلا کہ اوشان بھی چلا کر کھا سکتا تھا۔ پتا نہیں میں نے چاول اور پھلی کا ہی انتخاب کیوں کیا؟“

”اس کا تمہیں جلد علم ہو جائے گا۔ میرے پتے۔“ اوشان نے بڑی محبت سے جواب دیا۔

”خدا ہے تو بتاؤ کہ قتال کی اپنی زندگی کیسی ہوتی ہے۔ کیا بہت انعام و اکرام ملتا ہے؟ تم کام کیوں کرتے ہو؟“

”دولت کے لیے۔ پس اسے لکری سمجھ لو۔“

”کیا معقول رقم مل جاتی ہے۔؟“ اوشان نے پوچھا۔

”معقول کی حد سے بھی زیادہ۔ میں بہت امیر آدمی ہوں۔“ ناٹیک نے جواب دیا مابقی وقت اسے یہ گفتگو کر رہی تھی۔

”تم یقیناً بہت امیر آدمی ہو گے۔ تم دنیاوی اعتبار سے نہیں بلکہ روح کی پاکیزگی کے معاملے میں بھی بہت امیر۔“

”تمہاری ماں کو تم پر خوش ناز ہو گا۔“

”ماں۔“ ناٹیک کے دل نے ایک درجہ دست تلاو کی کھائی اور پھر اس کا چہرہ مست گیا۔ ”اب تم فضول باتیں کرنے لگے ہو۔ لہذا منہ بند رکھو۔“

”میں معذرت خواہ ہوں میرے پتے لیکن یہ سوچ کر ہی میرے اہل جاہ دیتے جا رہے ہیں کہ دنیا میں واحد مکمل قاتل اور شریف انقض پی ہے کسی کے ہاتھوں تو

لکھی ہے۔ یہ کہ اوشان نے اس کی طرح ہنسنا شروع کر دیا لیکن اس کی اس عجیب سی بڑاٹھیک کو کوئی اچھا اندازہ

”پس ایک منٹ کے لیے منہ بند رکھو۔“ ناٹیک نے یہ بات محض مذاق کے لیے کہہ کر چھوڑ دی۔

”ساتھ ہی اس نے رفتار بدل دی اور گاڑی کا رخ مٹی کھدی دیر بعد اسے یقین ہو گیا کہ ایک سیاہ جگہ اور اس کے قاتل میں ہے۔“

”تھوڑے لمحوں میں بہت مہارت نہ تھا۔ گاڑی کبھی ناٹیک کی کار کے بائیں پیچھے نظر آتی تھی تو کسی دو تین کلاں کے بعد۔“

”جیسا کہ اسی سمت پر آئے مگر لیکن ساتھ ہی ڈرائیور نے خود کو چھپانے کے لیے کار پارکنگ کی طرف گھمائی لیکن اس میں اسے ناکامی ہوئی۔“

”جیسا کہ مٹی کے سوا اور کوئی نہیں چلا رہا تھا۔“

”یہ تعاقب کیوں کر رہی ہے۔“ ناٹیک نے اس میں ہی پوچھ لیا۔

”اسے یہ اطلاع مل گئی ہوگی کہ تم اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے چلے ہو۔“ اوشان بہت ہی انداز میں بولا۔

”ایسا لگتا ہے کہ میرا اور شہزاد کا حشر دیکھنے کے لیے پورا شہر آمد آئے گا۔“

”اور میں ان لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔“ ناٹیک نے دانت بٹھاتے ہوئے کہا۔

”تمہارے دل میں تو اس کے لیے کتنا احترام ہے میرے پتے۔“ اوشان اپنے مخصوص نرم و لطیف انداز میں بولنا

”رہا۔“ کاش میرے دل میں بھی لوگوں کا اتنا ہی احترام ہوتا۔

”میں جانتا ہوں کہ تم جیسی لوگ بہت باوقار ہوتے ہو۔“

”ناٹیک نے منہ نہ کر کہا۔“

”میں کو بڑا ہی ہوں۔“ اس بار اوشان کا لہجہ بہت سنجیدہ تھا۔

”ایک ہی بات ہے۔ کو بڑا ہی اور جتنی درست کون ہیں۔“

”اگر کوئی بیٹنی کسی کو بڑا ہی کا کون ثابت ہو جائے تو یہی

پتہ کر رہا ہو اس کی بھی تو بین دکرو۔ اگرچہ بائیں بھاری نہیں کھولا ہو تاہم لیکن جب طرفان آتے تو بھاری درخت کو جاتے ہیں اور بائیں ان کے شتر پر جھوم جھوم کر چھتے لگتا رہتا ہے۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ اس کے سامنے موجود درختوں کا طرفان میں چھتے لگنے والے بائیں کی طرح خطرناک ہے۔

اس کے پورے جسم میں سنسنی کی لہریں دوڑ گئی۔

اسی لمحے وہ آگے بڑھا لیکن عقب سے کتے والی آواز نے اس کے قدم روک لیے اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اسے یہ پروا

بھی نہ رہی کہ اوشان عقب سے حملہ کرے گا۔

چوتھوں پر لگی کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے ہلکا آسانی اور باریک لباس پہن رکھا تھا اور شبانے پر شولہ اور بیگ بھول رہا تھا۔

”میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی بھی چیز پر ہنا۔“ ناٹیک نے غصیلے انداز میں بولا۔

”ہاں۔ مگر نہ کھلی تو تم نہ تھے۔ میں جھبک کر نکل آئی۔“

”یہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں تھی۔“ ناٹیک بھلا ہوا۔

”چلو۔“ اپنے کمرے میں چلو۔“ ناٹیک نے تھوڑے لمحوں میں بیگ کی دان سے روک گیا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ یہ بھی کوئی تھا کہ وہ موجود ہے۔

”تم نہیں انتظار کرنا سوتے۔ اس نے پلٹ کر اوشان سے کہا اور بیگ کو تھپتھپاتا ہوا اپنے کمرے میں لے گیا۔ اب

تم کمرے سے نہیں نکلو گے۔ اس کا لہجہ گڑا ہوا تھا۔ بیگ ہم سی گئی۔ ناٹیک نے دروازہ دھڑکے بند کیا اور اوپر کمرے پر ۱۵۲ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اوشان اس وقت سے

ناٹھ اٹھا کر نکل گیا ہو لیکن اس کی پچھلی حس اس میں صحت کی تردید کر رہی تھی۔

اوشان اپنے کمرے میں جہاں کھانا تھا وہیں کھڑا ہوا اور تب ہی ناٹیک کو اس پر دم مارتے لگا۔

”ٹھیک ہے بوڑھے۔“ اس نے ایک طویل سانس لی۔

”اب تم بے چارے میرے ساتھ چلو گے۔“

”مگر کہاں؟“

”اس سے نہیں کوئی دل چاہی نہیں ہوتی چلیے۔“

”ناٹیک نے ترش انداز میں جواب دیا۔“ وہیے حکمران کرو

انوار صدیقی کے پرستار متوجہ ہوں!

”انکا“

انوار صدیقی کا لازوال شاہکار۔

ہر دور کی لازوال کہانی

آپ کی محبوب

آپ کے دلوں کی دھڑکن

”انکا“

آپ کی جانی پہچانی

اب ”انکارانی“ کے روپ میں

نئی ج ج، نئے بائین، نئی نئی شوخیوں اور ہنگامہ خیز شرائط
کے ساتھ عنقریب جلوہ گر ہو رہی ہے

”انکارانی“

جو 28 سال سے آپ کے ذہنوں میں محفوظ ہے

جو 28 سال سے مصنف کے ذہن میں کلباتی رہی

جس کا نام اب لازوال ہے۔ نئی شہزادہ اور قدیم قدم پر چلنے والے
دلہ بچے آپ کو اپنے حسن کا حیران کن تجربہ کرانے کے

مکمل سیٹ دو جلدیں قیمت -/400 روپے

فون:

7668958

مکتبہ القریش سرکلر روڈ، اردو بازار لاہور

اسٹاکسٹ

نہیں آئے گا کہ وہ محل میں رہ چکی ہیں وہ صرف یہ سب کچھ
انداز میں ملے گی کہ وہ اسکو ملے سے صدی کی عبور رہی
ہیں لیکن جب وہ کسی سے اس کا ذکر کریں گی تو ان کا لہجہ
اٹھایا جائے گا۔ ساہوکار بھی ان عورتوں کو فراموش نہیں کر سکتا
تھا۔ اس کی اس وجود تھے۔

”اب ایمان صدر جا کر بس انتظار کرو۔“ ساہوکار نے
ہدایت کی۔ ”اگے ہم گھنٹوں میں تم صدر بن جاؤ گے۔ پھر دنیا
تمہارا نام بھی لے گی اور تمہاری قوت کو پہچان بھی لے گی۔“
ایسپر ایسپر کیا پھر وہی لڑائی کی سیٹ پر بڑھا
ہو گیا۔ اسکو سنا پہنچے ہیں اسے صرف دس منٹ لگتے تھے۔
*

بیل کا پٹر کو پرواز کرتے ہوئے تائیگر نے بھی دیکھا اس
وقت اس کی گاڑی قلعہ کی طرف چلنے والی تھی۔ سوک پر
دوڑ رہی تھی۔

سنتری پوسٹ کا گارڈ گاڑی دیکھتے ہی سنبھل گیا۔
”ہالٹ“ اس نے حکم دیا تو گاڑی اس سے محض ایک فٹ دور
رک گئی۔ باقی محافظوں نے اپنی گنز کا رخ گاڑی کی طرف
کر لیا۔ سنتری کو کسی میں موجود کتے تھلنے لگے وہ ڈیڑھ سو
گاڑی پر چڑھنا چاہتے تھے۔

”تم مجھے نہیں جانتے۔ اس کا کو نہیں پہچان سکتے۔“
تائیگر نے اپنی کھڑکی کا شیشہ آٹا کر فیصلے انداز میں کہا۔
”میں کار کو پہچانتا ہوں لیکن تم سے واقف نہیں۔“
گارڈ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

”میں جی بے کہتی ہوں۔“
”اور یہ پوچھا چڑھا ہا کون ہے۔“

”میرا قیدی۔“ تائیگر نے جواب دیا۔ اسے یہ بات ہوتی
بھی تھی کہ کوئی اس کے قیدی کو چڑھا ہائے۔ گارڈ سنتری کو
پس جا کر ایک ٹیلی فون کا رسپونڈر تھا کر ڈائل کرنے لگا۔ اس
دوران تائیگر کتوں کو گھورتا رہا۔ جواب حیرت انگیز طور پر جانک
ہو گئے تھے ان کی حق تعالیٰ اور پر کو اسٹی ہوئی تھیں اور وہ
پتھے تھیں۔ پھر چار ایک ہی وہ کا پتھ لگے اور پل بھر میں چپاقل
چپاقل کرتے ہوئے زمین پر لیٹ گئے۔

”کمال ہے ان کتوں کو کیا ہو گیا؟“
”انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کئی کا گھنٹہ قریب ہے۔“
”جی کا گھنٹہ؟“ اور کئی کون ہے؟ تائیگر نے پوچھا۔

کے پیٹ میں شدید ترین درد ہونے لگا ہے۔“
پھوڑو۔ یہ تمہارے نسلی مسئلے ہیں۔ میں تو چینی اور
کوریائی دونوں کی خوراک سے بڑی محبت کرتا ہوں۔“
”کیس نہیں۔“ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ وہ نشان نہ جانتا
اس دوران تائیگر اپنی گاڑی صاف کرنے کا راز راز کی منتظر گلیوں
سے نکال کر ایک بار پھر سوک پر آ گیا تھا اور اب مغرب میں چکر
کا نام وہ نشان تک نہیں تھا۔

میچ کے بائیس میں ساہوکار نے صرف یہ بتایا تھا کہ برٹش
ایجنٹ ہے لیکن اسے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا اور اب تک
میچ کے قتل کا حکم جاری نہیں ہوا اس وقت تک خود کو بیچے
کینی سمجھنے والا تائیگر میچ کو زندہ رکھنے میں لالچ کھاتا تھا
یہ دل چاہی قطعی ذاتی تھی جو عیبت کی تھی۔

اس نے ایک بار پھر عقب مٹا دیا۔ اس کے عقب
میں سوک اب بالکل صاف تھی اور اس کی گاڑی پہاڑی
علاقے کی سمت اڑی جا رہی تھی سانس نے اب قلعہ کی
طرف چلنے والی سوک پر گاڑی ڈال دی تھی۔ اسے علم تھا
کہ آج کا دن کتنا اہم ہے۔ تمام مجرموں کا اجتماع ہونے
والا تھا۔ جس کی صدارت ساہوکار کو کرنی تھی۔ یہ اعلان ہونا
تھا کہ یہی اسکو میلے اور کا گھانا ہو گا اور اسے اس
اعلان کے وقت وہاں موجود ہونا چاہیے۔

قلعہ میں ساہوکار ایک جہان کو خدا حافظ کھڑا تھا
وہ چھت پر پہلی کاپڑوں کے پردوں کے پیچھے نائب صدر ایسپر
کا ہاتھ پیپ کر رہا تھا۔ ”مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنے قیام کا
”خوب لطف اٹھایا ہو گا۔ نائب صدر نے ساہوکار کے چہرے
پر مسکراہٹ تھی۔

”بہت زیادہ۔“ ایسپر کا چہرہ کھل اٹھا۔ پسینے
کی بوندیں چہاں گرنے لگیں۔
”اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ تمہاری ساری ساری باتوں کو
میں لطف اٹھا ہوا ہوں۔“

”وہ مجھے بھی نہیں پھل پائیں گی۔“ ایسپر نے سینہ
پھلا کر جواب دیا۔ ساہوکار کو یقین تھا کہ وہ عورتیں ایسپر کو
بیشمار یاد رکھیں گی۔ جنہیں اب منشیات کا عادی بنا کر جسم
فروشی کے آفس پر ڈال دیا جائے گا۔ وہ یقیناً آٹام وہ کوئل
اور برقی زندگی کے بارے میں سوچیں گی۔ انہیں کبھی یقین

اس سوال پر اوشان نے بہت آہستہ آہستہ اپنا چہرہ گھما کر
کی طرف دیکھا۔ چہرہ مسکرا کر ہلکا ہوا۔ "جلد معلوم ہو جائے گا۔"
"اسی آئینا میں گارڈ بھی واپس آگیا۔" آل مارٹ کیسی
بیرون کو تھرا دیا۔ انتہا دیر سے تم جانتے ہو۔
"شکریہ۔" ٹائیکر خشک ہلچلے ہوئے۔
"اے۔۔۔ گارڈ کی نظر اسی وقت یہ حرکت اور خاموش
کتوں پر پڑی۔" انہیں کیا ہوا؟
"کچھ نہیں لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بلی کا گھڑ قریب
آچکا ہے۔"

اگر کوئی بلی اس پاس ہوتی تو یہ کتے اب تک اس کی کھانچ
ہوتی کرچے ہوتے۔ آگے دوڑنے کے سوا سنا کر کہا کرتا ٹائیکر نے
اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور گاڑی چلا دی جواب
بجری پر دوڑ رہی تھی۔
اس نے عقب میں دیکھا۔ کتے اب بھی بسے ہوئے
بیٹھے تھے۔

ٹائیکر نے گاڑی اس وسیع وسیع صحن کی طرف گھائی
جو قلعہ کی پارکنگ کے لیے مخصوص تھا۔ یہاں پہلے ہی پھر کاہن
موجود تھیں۔ سب کی سب سیاہ سرسبز لیموزین تھیں۔
ابھی ہی ایک کامیون ناموسے یہاں لایا تھا۔ ان گاڑوں کی
موجودگی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ ساہوکار کے ہماروں کی آمد مشرور
ہو چکی ہے۔

ٹائیکر نے گاڑی سسٹی زینے کے سامنے ہی چھوڑ دی۔
اس نے اوشان کو بھی اتارنے اور ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے
زینے پر قدم رکھا۔ پلٹ کر دیکھا اور مطمئن انداز میں سر ملاتا
ہوا آگے بڑھ گیا۔ اوشان اب بھی واقعی بے چارہ و جڑا اس
کی تقلید کر رہا تھا۔ اس کی بلی قبائلیاں ہلکے سے ہری تھی
ساہوکار نے جو بلی بے چہت والی راہداری کی لکڑ سے
ٹائیکر کو دیکھا اس نے ہاتھ ہرا کر اسے اوپر آنے کی دعوت
دی۔ ٹائیکر اوشان کے ساتھ اوپر چڑھا جہاں ساہوکار تنہا
ناشنہ کر رہا تھا۔

"کھاؤ گے؟" ساہوکار نے منہ چلاتے ہوئے پوچھا
"نہیں شکریہ۔"
"یہ بڑھا کون ہے؟" ساہوکار نے اوشان کی طرف
دیکھ کر سوال کیا۔
"ان دو میں سے ایک جن کی تمہیں تلاش ہے۔"

"تم نے اسے قتل کیوں نہیں کیا۔؟" ساہوکار نے ایک
ایک منٹ میں ڈال کر پوچھا۔
"یہ تو وہ چلتی پھرتی لاش ہے ساہوکار۔" ٹائیکر نے نہیں
کہا۔ جب چاہو گے مر جائے گا لیکن میں نے دستی الحال
چارہ بھگ کر زندہ رکھا ہے تاکہ شہزاد بھی اس کے قاتل نہیں
اور اسے بچانے کیلئے نگاہ اور ہم اسے بھی پکڑے۔ میں کامیاب
ہو گیا۔ وہ یقیناً کہیں رو پڑا ہے تاحال اس کا پتہ نہیں
چل سکا۔"

"ساہوکار ایک ننگے ہوئے کچھ سوچنا بھی رہا مگر اس سے
قبل کہ وہ پھر کہتا ہی خون کی کھنٹی بیچ اٹھی۔" میں۔۔۔ اس نے
رسیور اٹھا کر کہا اور پھر کچھ دیر سننے کے بعد سکھانے لگا۔
"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔" وہ رسیور رکھ کر ٹائیکر کی طرف بڑھا
"تمہارا منصوبہ خیر خیر ثابت ہو رہا ہے کیسی اگلا ڈرنے ایک
ایجنٹ کو پکڑ لیا ہے۔"

"گدا۔۔۔ لیکن ہے کوئی شہزادہ جو ٹائیکر بولا اور پھر شہزادہ
انداز میں اوشان کی طرف دیکھ کر اس نے پوچھا۔ "کی تم اب بھی
اپنے اس تجربے پر قائم ہو کر بلی کا گھنٹہ منہ دو آتے گام۔"
"ہاں۔" اوشان نے باقاعدہ انداز میں جواب دیا۔ لیکن
بلی نے ابھی اپنے بچوں کا استعمال شروع نہیں کیا ہے۔
ساہوکار نے شاہانہ انداز میں تالی بجاتی تو سفید سوٹ
پہنے ہوئے ایک شخص راہداری میں آگیا۔ "سرور کیسی اس جہاں
کو بھانوں کے خاص کیسے تنگ لے جائیں گے تم ان کے ساتھ
جاؤ گے۔"

"یہ سر۔۔۔ وہ شخص منی میجر انداز میں مسکراتے لگا۔
"اس کے بعد تمہیں دوسرے ہماروں کا بھی خیال رکھنا ہے۔"
"ساہوکار نے علم دیا۔۔۔ سفید سوٹ والا گارڈ پلٹ گیا اور
ٹائیکر نے اوشان کا بازو پکڑ لیا۔ دونوں سفید سوٹ والے کے
پیچھے پیچھے اسٹوڈی سے گزر کر ہال میں پہنچے، وہ ٹھیک لفٹ
کے قریب سے گزرے اور پھر ایک زینے کے ذریعہ قلعہ کے عقبی
حصے میں پہنچ گئے۔ ہال کی سیڑھیں پر پہنچی تھی۔ سنی دیواروں
اس طرح کیلی تھیں۔ جیسے انہیں پلید آ رہا ہو۔ زینہ اوڑھو
بھل بھلیوں کے کون تھا۔ اس کے چاروں طرف تھے اور چھتروں
تہ خانے میں ختم ہوتا تھا۔ یہ تہ خانہ ساہوکار کے کمر خانے کے بول
پر تھا۔ زینہ انہیں ایک تنگ دھڑا گڑا تنگ لے گیا۔ جس کے دونوں
طرف گاڑی کے دروازے تھے۔ ہر دروازہ کھلا ہوا تھا اور

ہر طرفی خالی تھی۔ کوٹھریوں میں کھڑکیاں دھنسن اور روشنی
کے لیے صرف ننگے جیسے تھے جن کی برقان زندہ روشنی بہت
گہنی گف رہی تھی۔

"کیا میرا قیام نہیں ہوگا؟" اوشان نے پوچھا۔
"ہاں۔" ٹائیکر نے جواب دیا۔
"یہاں کوئی عرصہ تک چلے گی۔ میں اگر کوئی چاروں گام
اوشان کا بچہ سپاٹ تھا۔

"اس کا کوئی علاج نہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہیں
رستے قبل پھینکوں گے۔ بدداشت کرنا نہیں پڑیں گے۔
تمہاری جان آسانی سے نکل جائے گی۔"

"جس میں میری آسانی کا نکتہ خیال ہے۔" اوشان نے
مسکرا کر ٹھیکر کو مزید پوچھا۔ "گارڈ اب انہیں لے کر ایک
اندھیری کوٹھری کے دروازے پر کھڑا تھا جس کے اندر محض
دھڑکنے والے ایک روشنی جاری تھی۔ اس کے اشارے سے اوشان
کو اندر آنے کی ہدایت کی۔ ساتھ ہی اوشان کو ہلکا سا دھکا
بھی دیا لیکن اوشان اپنی جگہ سے ہلکا نہیں۔ گارڈ نے دھکی
باردور سے دھکا دیا لیکن اوشان جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔ گارڈ
کریں لگا جیسے اس نے دیوار کو ٹھیکے کی کوشش کی ہو۔ اس
نے تیسری مرتبہ ہاتھ بڑھایا تو اوشان غور کر لولا۔ "میں بہت
ہو گیا۔ اپنے ہاتھوں کو تالیاں میں رکھا کہ میں ہر ایسے فیروزے کے
خبر سے برداشت نہیں کر سکتا۔ سرور کیسی کو ہر طرح کی آزادی
ہے لیکن تمہیں اپنی حدود میں رہنا ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ کوٹھری
میں داخل ہو گیا۔ جہاں ایک چھبلا ڈھالا پلنگ ایک سنگ
اور کوڑھو موجود تھا۔

"یہاں تو گھر جیسا آسائش موجود ہے اوشان۔"
ٹائیکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھیک ہے۔" میں تمہاری ان ہر باتوں کو یاد رکھوں گا۔
"اب تم یہ سناؤ کہ شہزاد کہاں ہے؟" ٹائیکر نے پوچھا
"وہ بہت قریب ہے بہت ہی قریب۔" اوشان نے
دربار مسکرا کر جواب دیا اس کی آنکھوں میں قاتلانہ چمک
تھی۔ "اسی لمحے انہیں رہنے پر آمادہ ہوئے اور پھر قدموں کی آواز
سنائی دی۔ یہ آواز تندہ رنج قریب آنے لگی اور پھر ساہوکار
میگ کوٹھریا دھکیلتا ہوا نمودار ہوا۔ اس نے ٹائیکر کی منگی
گڑیا اور ساہوکار کی کہانی کا دلورنگ رہا تھا۔ اس نے منگی
کو ایک اور دھکا دیا تو وہ ٹائیکر کے گھر آگئی۔

"تم حیرت زدہ لگتے ہو کیسی؟" ساہوکار نے ہنسنے ہوئے
کہا۔ "یہ وہی ایجنٹ ہے جس کی گرفتاری کی اطلاع گارڈ
لے آیا ہے۔"

"اوہ۔ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ میرے قاتل ہیں تاکہ میں
گئی ہے۔" ٹائیکر بولا اور پھر منگی کے کہنے لگا۔ "میرا خیال
تھا کہ تم صرف میری وجہ سے مجھ پر مہمان ہوتی ہو منگی۔"
وہ خاموش رہی اور پھر اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی۔ ساہوکار نے اسے پھر دھکا دیا اور اس بار گارڈ تنگ
پہنچا دیا۔ "بڑے کوٹھری میں بند کر دو۔۔۔ اور ہاں اس کے
آرام کا بہت خیال رکھنا۔"

گارڈ نے منگی کو دھکا دیا تو وہ ڈھنگی قی پڑتی ہلکے سے
والی کوٹھری کی چوکھٹ پر جا کر گئی لیکن پھر بہت ہی باوقار
انداز میں اٹھی اور اس نے اپنا سر ہٹ کر لیا۔

"کیا منہ چھوڑا ہوا ہے میری منگی کا۔" ٹائیکر نے پوچھا
"لیتے ہوئے کہا۔" منگی ذرا براہی متاثر نہ ہوئی بلکہ اس کی آنکھوں
میں لبے کیسی کے لیے دنیا جہاں کی نفرت سمٹ آئی۔ اس
دوران گارڈ نے دیوار کے ایک کپڑے لٹکی ہوئی دیکھ کر
اندھیں جن کی آواز سے پوری راہداری کو گونجنے لگی۔ اس نے
ایک زنجیر سے منگی کی کلاشیاں اور دوسری سے پنڈلیاں باندھ
دیں۔ ساتھ ہی وہ کچھ اس بھی کر رہا تھا۔ "یہ بڑی ہی عورت
اس کھیل کو بہت پسند کرے گی۔" ٹائیکر زنجیریں تو اپنی خاموش
کی دلدادہ ہوتی ہیں۔ اب اس خوب صورت عورت کو خاموش
کا پورا منہ قلعے کا لیکن پتا نہیں کہیں اس پیاری سی
عورت سے بدتر کسی تو نہیں کر رہا ہے۔"

گارڈ نے منگی کو پھینکتے ہوئے ایک ایسی زنجیر لاری
جس کے ایک سرے پر قفل لگا ہوا تھا۔ بس ذرا سا صبر۔
گارڈ نے زیر لب کہا۔ "میں اپنا کام مکمل کر لوں تو پھر اس
انگلش حبیبہ کو میرے منصوبہ کا علم ہوگا۔" یہ کہہ کر اس نے منگی
کی تھک دی منگی کی طرف گھبھی اور اسے کسی کو بڑی کی طرح کھینچا
ہوا دیوار کے قریب اس ملے گیا۔ جہاں ایک آنہی چھلکا
گڑا ہوا تھا۔ گارڈ نے منگی کا بالائی جسم نیچے کھینچا
ہوئے اس کی کلاشیاں اس جھلکے کے قریب کیں اور پھر زنجیر
چھلنے میں لپٹ دی۔ ساتھ ہی پنڈلیوں والی زنجیر بھی اٹھا کر
چھلنے میں لپٹ دی۔ اب منگی ناقابل برداشت تنگ امیر
صورت حال میں تھی۔

اور گارڈ کی کمراس جاری تھی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پیادہ سی عورت اپنے دوستوں کی خواہشات کا بہت احترام کرتی ہوگی۔

گارڈ آف دست دمازی پراتر کیا تھا۔

"تم نے اس عورت کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا ہے کینی۔" سابلو کائنہ قہقہہ لگا کر ٹائیگر سے کہا۔ لیکن اس کی موت سے قبل اس پر میرے دوسرے آدمیوں کا حق بھی تو ہے۔ کیوں؟

"خود کو پی بی کینی سمجھنے والا مسکرانے لگا۔

اور اب تمہارے چینی دوست کی باری ہے۔ سابلو نے ذہریلے انداز میں اوشان کو دیکھا۔ اسے تم خود یا نہ ہو؟

ٹائیگر آگے بڑھا اور اوشان خودی دیوار میں گھسے ہوئے پھلے کے قریب چلا آیا۔ جب ٹائیگر نے دیوار کے زنجیر کھینچی تو تہ بھی اوشان کے چہرے پر کسی قسم کے اثرات نہیں دکھائے۔ میں ٹائیگر کو اس کی سرگوشیاں ضرور سناتی ہوں اس نے سوچا کہ شاید لوڑھا آفری دیا میں مانگے رہے۔

وہ مسکرا کر زنجیر باندھنے لگا لیکن اچانک ہی ہوش کے الفاظ اسے واضح طور پر سنائی دینے لگے۔ سنا جو کہ آواز وہ جنہوں نے اس سرزمین پر گزرتی کی امیری طوفان دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ ان جادوؤں اور قصوں کے سامنے میرے صبر پر مشعل مست ہو جا رہا ہے۔ میرے جگر خال ہونے کی پروا مت کرو۔ بس یہ سمجھ لو میں یہ ذلتیں صرف اس جہر سے برداشت

کر رہا ہوں کہ میرے بعد آئے ملے ماسٹر کی زندگی بھی رہے لیکن اب یہ میرا دھرم ہے کہ میرے بعد آئے ملے۔ جی کا گھنڈہ بہت قریب آچکا ہے لہذا امیری ہمتی کر دو۔ بالکل اسی طرح جس طرح میرا جگر میرے ہاتھ کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہی دھم میرے لیے بھی کرو۔ ٹائیگر نے ہنس کر تڑی زنجیر باندھنے کے بعد کہا۔ پھر وہ کوٹھری کے باہر آگیا جہاں سابلو کا گارڈ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"دو دنوں پر کوئی نظر نہ کھنا۔" سابلو کائنہ گارڈ کو گم دیا اور پھر ٹائیگر سے کہا۔ اب جب بھی چاہو تم یہاں آکر

ان دونوں کو ختم کر سکتے ہو لیکن فی الحال میرے ساتھ آؤ۔

"تمہارے ہاتھوں کی آند شروع ہو چکی ہے۔ ٹائیگر نے اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" سابلو کا بولا۔ "ہماری میٹنگ بہت جلد

شروع ہو جائے گی۔ لیکن فی الوقت ایک خاص تھان یا تھا ہے۔ اس کا تعلق نیو یارک سے ہے وہ شہر ناؤ کو پکھانے کے ممکن ہے کہ اس سے گفتگو کے بعد تمہیں شہر ناؤ کو پکھانے میں آسانی ہو۔

"ممکن ہے۔ مگر وہ کون ہے؟"

"اور برائن نام ہے اس کا۔ وہ نیو یارک کے دفانی جیل خانے میں اب بھی گاڑا ہے۔ جہاں سے لیے بہت سے اہم کام کر چکے ہیں۔"

"گڈ۔ تب پھر اس سے ملنا یقیناً سودمند ہو گا۔"

ٹائیگر سر ہلانے لگا۔

*

وہ دونوں ترخانے سے پہلی منزل پر پہنچے تو چند لمبے ٹنگ بڑے ہال کے دروازے پر کے تھے لیکن پھر سابلو کا خودی آگے بڑھ گیا۔ "مشر میک! کیا حال ہیں؟ اس نے گرم ہو جی سے کہا۔ تمہیں دیکھ کر واقعی بڑی مسترت ہوئی۔"

ایک شخص پہلی منزل کی کھلی چھت سے اسی لمبے ہال میں داخل ہوا تھا۔ اس نے ماہیاداروں کے مخصوص انداز میں سابلو کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر سابلو کا لیے احترام نظر آنے لگا۔ اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ "یونگ بے؟ اس نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

سابلو کا ہنس پڑا۔ "میں یہی چاہتا تھا کہ تم دونوں کی ملاقات ہو جائے۔ وہ میک کا ہاتھ ختم کر کے ٹائیگر کے قریب لے آیا۔ باہر چھت پر میک کا باڈی گارڈ کرسی ڈالے بیٹھا تھا۔ اس کا انداز لانا عقائد تھا لیکن صاف ظاہر تھا کہ اندر ہال میں ہونے والی سرگرمیوں پر کوئی نگاہ رکھے ہوئے ہے؟

پھر ٹائیگر کو بھی ہاتھ ملا نا ہی پڑا۔

"یہ مشر میک ہیں۔ میں یہی چاہتا تھا کہ تم دونوں کی ملاقات ہو جائے۔ وہ میک کا ہاتھ ختم کر کے

ٹائیگر کے قریب لے آیا۔

"یہ مشر میک ہیں۔ سابلو کا تعارف کرانے لگا۔ امریکا میں بہت دیر دست اہمیت کے مالک۔ ٹائیگر نے

میک کو بفر دیکھ۔ جبکہ چہرے پر گوشت زیادہ تھا زخم کا ایک نشان بائیں آنکھ سے بائیں کان تک نظر آ رہا تھا

اس کی جلد غیر معمولی حد تک سفید تھی۔

"اور یہ میرا ساتھی ہے پی بی کینی۔" سابلو کائنہ تعارف میں کیڈا ٹیگر کے ہاتھ پر میک کی گرفت اسی بل سخت ہوئی اور اس نے سی لے کہا۔ یہ پی بی کینی نہیں ہو سکتا۔

"آہ۔" سابلو کا قہقہہ لگا کر بولا۔ یہی انداز ٹائیگر نے بھی اختیار کر لیا اور سابلو نے کہا۔ "گڈ! اس کا مطلب

یہ ہے کہ بلا شک سرگرمی بہت کامیاب رہی ہے کینی۔"

میک کی چھٹی چھوٹی آنکھیں ٹائیگر پر جمی ہیں ان آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی تھی۔ "کیا یہ تم ہی ہو پی بی کینی؟"

"ہاں۔" سابلو نے اسے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہائپر نے انبات میں سر کو پیش دی۔ میک اسے گھورتا رہا اور پھر اس نے پرجوش انداز میں اپنا ہاتھ میک کے کند پر رکھ دیا۔ کمال ہے۔ ہم تو یہی سوچتے رہے تھے کہ تم

دوسرے کہیں گم ہو گئے۔"

میں چاقو کی رگ سے بننا چہرہ نور ہاتھ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ ساتھ ہی وہ بیرون رہا تھا کہ گریپ پی بی سے

بہت اچھی طرح واقف ہے تو پھر وہ اس کا طریقہ بھی بخوبی جانتا ہو گا۔ پھر وہ برون کے بعد اسے آرام کر رہا تھا کہ برون نے طلب کر لیا۔

"کمال ہے۔ بالکل کمال ہے۔ میک نے سر ہلایا۔

"شاید سرجن نے تمہارے دماغ کا بھی آپریشن کر ڈالا ہو پی بی۔۔۔۔۔ کیونکہ تمہاری گفتگو کا پھونکا انداز ختم ہو گیا۔"

"عذر ہے۔ ٹائیگر نے فوراً سمجھ لیا۔ یہ سب کچھ میرے

کے تھانوں کے مطابق ہے میک۔"

"اور یہ سب کچھ تمہارے پرانے چہرے اور پہلے کردار سے قطعی مختلف ہے پی بی۔ تم دنیا کے بد صورت ترین

انسان اور انتہائی بدگوشت۔ میک نے ایک طویل سانس لی۔ اس کا مطلب یہ ہے اب تم برون سابلو کا ساتھ دو۔

"میں برون کا دست راست ہوں۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کینی اس معاہدے کے تحت ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے کہ معاہدے پر ایمان داری سے عمل کیا جائے گا۔ سابلو کا

نے اس گفتگو میں غلط بیٹے ہوئے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ پی بی کے نام کا روبرو میں ایمان داری کی ضمانت ہے۔"

"درست۔۔۔ رہی ہے۔ یہ توجہ کہ تمہیں میرا بھائی

میںی یاد ہے۔"

"ہاں۔ بڑا دل چسپ کام تھا وہ ٹائیگر نے مبہم انداز میں جواب دیا۔

"دو چسپ کام۔" میک ہنس پڑا۔ "وہ لوگ مختل ٹکس کی بوٹیاں جھگرتے رہتے تھے۔"

"ہاں۔" میں نے میںی پر اپنے اس خصوصی چاقو کا استعمال کیا تھا جو بوٹیاں بنا ڈالتا ہے۔ یہ کہہ کر ٹائیگر نے ایک

دور دراز قہقہہ لگایا۔

میک بھی ہنسنے لگا۔ اسے میںی کے جسم کے ۲۰ مکٹھ یاد آ گئے تھے۔ میںی کا جرم یہ تھا کہ اس نے ایک ٹیگ لڈر

کے بیٹے کی توہین کی تھی۔

سابلو کا بھی انہی ہیشتے دیکھ کر قہقہے لگانے لگا۔

پھر میک کی طرف ہٹ کر بولا۔ "آؤ چلو۔ ہمیں میٹنگ روم میں بعض ایسے دوستوں سے ملنے ہے جو ہمارے منتظر ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ دیوار پر جمی ہوئی تصویر کی طرف بڑھ گیا

فریم کے نیچے اس نے ہاتھ ڈال کر ایک بیٹی دبا کر دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سابلو کا ایک طرف ہٹ گیا تھا کہ میک اور

ٹائیگر اس سے پہلے اندر جا سکیں اور پھر خود بھی ٹائیگر کے پیچھے دروازے سے گزرتا ہوا بولا۔ "اور برائن! مشدق ہیں؟

محکم ہے کہ وہ تمہیں شہر ناؤ کے بارے میں زیادہ معلومات فراہم کر سکے۔ تم اس سے خودی مل لو۔"

سابلو کا اور میک کے جانے کے بعد ٹائیگر ایک بڑے اور خوب صورت دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا

گدا ہاتھ لیکن وہ محض ہاتھ کے عام سے دباؤ سے کھلتا چلا گیا کہ اس میں ختم تار کی تھی اور اس تار میں ایک بیوی نظر

آ رہا تھا جو پہلی منزل کی کھڑی سے عمارت کی طرف دیکھ رہا تھا کھڑی سے ایک سرخ بلی کا بڑی نظر آ رہا تھا اور یہ صاف ظاہر

تھا کہ وہ شخص بلی کا پٹری اٹھان دیکھ رہا ہے۔ دونوں کو یہ علم

ز تھا کہ اسکو میا کا نائب صد ایسپر اسی بلی کا پٹری سے چند

میل دور صدارتی محل جا رہا ہے۔ جہاں ۸۸ گھنٹے کے اندر

انداز سے صدر بننے کی توقع تھی۔

"اور برائن۔ ٹائیگر نے اس کی پشت پر جا کر کہا۔

تب ہی وہ شخص پٹا اور ٹائیگر کو دیکھتے ہی اس کے چہرے

پر حیرت کے آثار بڑی شدت سے نمایاں ہو گئے۔ تم۔۔۔۔۔

انتی خاموشی سے اندر آگے دیکھتے ہی پتہ چلا۔ اور برائن بولا

"میرے نہیں شنو؟ کمال ہے۔" ہم نیگرنے وضاحت کی۔ "میرن نے یہ بتا دیا کہ شہزادہ کے پاس ہے یہ کچھ بتانا چاہتے تھے۔" ہاں۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں۔ میں نے اسے صرف ایک بار دیکھا ہے۔" ابراہان یہ کہتا ہوا آٹا نیگر کے قریب سے گزرا اور وہ نیگر کے قریب لڑی پر بیٹھ گیا۔

"تہذیبی طرح..... کالے....." ابراہان اس کا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پہن تک گیا لیکن وہ پستول نہیں نکال سکا کیونکہ لگے لگے وہ ایک بار پھر کرسی پر خیر تھا اس کے دائیں ہاتھ میں مشورہ تکلیف برہی تھی اور وہ مختصر جو خود کو پی کے کسی ہتھیار تھا کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

”اس کا چہرہ کیسا ہے؟“

”میں نے جب اسے دیکھا تو وہ پادری کے لباس میں تھا“ او برائن نے جواب دیا۔

لیکن یہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ اس سے مجھے کوئی مدد نہیں ملے گی۔" ٹائیگر روکھے ہلچے میں بولا۔

”سنو۔ مجھے یاد ہے کہ اس کی آنکھیں کافی تھیں مگر
کالی۔ بڑی بڑی۔“ اوباسن ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بتاتے

لگا۔ اس کا چہرہ بہت سخت تھا۔ پادری
چہرے پر زنجیریں لگا کر رہا تھا۔ اس کے

وہ گفتگو کرتے ہوئے مقابل کی آنکھوں میں یکساں ہتھکنڈا
اور اڑنے والے اسنے سانس کھڑے ہوئے۔

اور چونکہ اسے اپنے سارے ہرے ہونے کے شخص کا چہرہ دیکھنے کیلئے کسی پر پہلو بند لایکین روشنی کے زاویے کی وجہ سے صرف سر اور جھومر دیکھ سکا۔

"محبوب ہے۔ فدو قامت بتاؤ۔"
 "فداؤ تو تھا ایک بڑا معجزہ اور اس نے

زادہ کے فیض سے گنگا میں بھی نہر بننا

یادہ چھٹ ہو گا۔ مونا جی ہیں تھا۔ ہاں کا

وہرا کٹر کا آنکھ سے

• تمہاری طرح..... کالے..... اور اڑبھرا

اجیل کر کھڑا ہو گیا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے پہلو تک گیا لیکن وہ پستول نہیں نکال سکا کیونکہ اس کے ہاتھ

ایک بار پھر کسی پر ڈھیر تھا اس کے دائیں ہاتھ میں شدید تکلیف ہو رہی تھی اور وہ شخص جو خود کو بیٹے کہتا سمجھتا

تھکا کہہ رہا تھا۔ تم نے مجھ پر پستول نکالنے کی جرأت کیسے کی اور اسے۔؟

تم... تم... یہاں تک کیسے پہنچ گئے مسافر
کی سانس پھولنے لگی تھی۔

”یہ کیسی بکواس کر رہے ہو میں سارے کالہ خاص آدمی ہوں۔“

”یقیناً“ اور ان کے چہرے پر بڑا مردہ مسکراہٹ
 نظر آئے گی۔“ اور سابلو کا نے اپنے دست راست کے

”شہزادہ؟ تم کیسی باتیں کر رہے ہو یہاں شہزادہ منصب پر شہزادہ کو رکھ لیا ہے۔“

”تم بیرن کو بے وقوف بنا سکتے ہو۔ مگر مجھے نہیں۔“

تم باگل ہو۔" نائیگر نے تحفہ امتیاز انداز میں کہا۔

”تب پھر تم اپنی کلائیوں کی رگیں کاٹ ڈالو، مرنے پر
مجھے تو شہزاد کو قتل کرنے کا مشن سونپا گیا ہے۔“

جبلے گا اور شہزاد مر جائے گا۔
 "تم خواب دیکھ رہے ہو اور باتیں۔"

منہر۔ اب اس موضوع کو چھوڑو۔ معاملے کی بات

معاملے کی بات۔ ہاں ٹیگ سو البینہ نظروں سے اے

۱۱۔ اور ہائیکو کو معاہدہ ہی اس شخص سے شدید نفرت ہے۔

اس کی پرسکون زندگی میں بل جیل مچلنے کے لئے آگودا
لہذا اس نے ہاتھ سر سے بلند کیا اور اپنا مکہ اور ابراہن

میں نے کوئی آئس کیوب توڑ کر گلاس میں ڈال رہا ہوں۔

ہر سنا ہو گیا۔

بھراس کا جسم آہستہ آہستہ کرسی سے فرش پر منتقل
گیا۔

”بس بی جے کہنی ہوں۔“ ٹائیگر زیر لب بڑبڑاتے ہوئے

میں نے مجھے شہزاد کی حیثیت سے پہچان لیا تھا۔ یہ مجھے پورے دروازے پر نظر آتا تھا۔ اس نے اس وقت کچھ کیرل

کے بعد میننگس میں شرکت کر سکتے ہو۔ ہم باپنجریں منزل کے
کاٹھنہ فرم دوں میں ہیں۔“

”بیس سو۔“ ٹائیگر نے چپک کر جواب دیا۔ ”بس
 اچھا رہا۔“ ریسورڈر کھڑکھڑاس نے ایک طویل سانس لی۔ نہ جانے

کیوں پڑھے کے سامنے جاتے ہوئے اسے وحشت سی ہو
رہی تھی۔

اور اندروشان کے پاس اس قسم کے تھوڑے کی موجودگی کے بارے میں سوچنا بھی نرمی و مہمانداری تھا۔
 مائیکل جو بہت کھڑکی میں داخل ہوا۔ او شان کو نظر پڑ گیا
 اس نے مخصوص انداز میں مسکراتے ہوئے اسے تعظیم دی۔
 اسی لمحے حذو کو پیچھے کیسی سمجھنے والے کے ذہن میں
 جھماکا سا ہوا۔

”لوڑھے آدمی۔ وہ سب کچھ بھول گیا۔“ مجھے نہاری
مدد کی ضرورت ہے۔ اس کی آواز پھینسی پھینسی سی تھی اور
پیشانی پر پسینے کی گوندیں لرز رہی تھیں۔

ادیشان نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔

یہیں سمجھ چکا ہوں کہ میں کون ہوں لیکن مجھے اس پر یقین نہیں۔" نامیگر اس طرح بولا۔ جیسے وہ بہت الجھا ہوا ہو۔ میری مدد کرو۔

اوشان نے اس کی کنپٹی کو اغور دیکھا جہاں اب ہلکا سا
بھیلا لگا ہوا تھا۔ کیا تہارے سر پر چوٹ کی مٹی؟ اوشان
نے ہمدانہ لہجے میں پوچھا۔

ہاں۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”اور اسی چوٹ کے بعد تم اپنی یادداشت کھو بیٹھے تھے؟“
”بالکل۔ مجھے ماضی یاد نہ رہا۔“

تب پھر اسی قسم کی ایک اور چوٹ لگنی چلی ہے۔
اوشان نے سرسری انداز میں کہا: سقا (پوچھو)۔

سوچتا یا کوتاہاوشان کا دایاں ہاتھ بیکلی کی طرح حرکت میں

ایا اور باہر کا انوکھا کسی چھوٹے پتھر کی طرح اس چوٹ سے محض نصف ابرخ دور زور سے لگا۔ مہائیکر کو واقعہ

نائبیگر کے گال پر چمک گیا۔

۱۷۰۰ء..... رے..... یہ کیا ہے۔ ٹل فادر۔
ٹائیگر نوکھلا کر مجھے مسدود کیا۔

یہ سوز و گداز تھا کہ ایک جگہ کی۔ کہنے سنا جو کو
ہانگ کانگ کا مضامین، علاقہ کا انتہائی مجموعہ

کرمیری توین کی مٹی تم نے ایک بزرگ کی بے عزتی کی مٹی پر

سزا ہے اس جرم کی جو کہ ہے اپنی خود اک کے بارے میں پابندی
توڑ کر کیا تھا۔ یہ سزا ہے عورتوں سے گھٹنے ملنے کی اور ڈاکو

ہرام کو تیلی فون نہ کرنے کی۔
 ”تو کیا آپ بھی میری وجہ سے رشتہ از سب گزشتہ

ایک نگر بدستور اپنا گال سہلانا رہا تھا۔

...تم تو ایک حقیرے آدمی ہو جو میرے بغیر ایک ہی مہضے

موت کہے لگا سکتا ہے مجھے پریشان ہونے کی
باجورورت تھی۔"

چند لمے قبل یہ سوچنے والا رہی ہے کہ کبھی کہہ دوں

دونوں اب راہداری نڈا گلیا سے میں آپ کے تھے۔

لوگوں کو بیسی کی سسکیاں بھانٹ سمانی کے رہی ہیں
 مگر کی کو بھڑکی کے دروازے پر قفل نہ تھا لہذا اسے

وہ زنجیروں میں قید تھی۔ گارڈ اس کے ساتھ ہی کھڑا

ہوا۔ اس کی پشت ٹائیگر کی طرف تھئی۔ دائیں ہاتھ میں
تتلا اٹھا اور وہ اُسے تنگ کر رہا تھا۔

ٹائیگر اسے منوجہ کر لے کے لے کھنکھارا۔ گارڈ نے

میں نے اسے دیکھ کر ہنس دیا۔ یہ تو وہی لڑکا ہے جس نے مجھے کبھی اچھا نہیں کیا۔

بہت پسند کرتی ہے پی جے۔ اس نے مہذبہ لگا کر کہا
لیکن اب مجھے پسند کرنے لگی ہے۔ کیوں چڑیا۔ اب

”پچھاؤ۔“

میں نہیں سرفی دیا ہوں کروٹے۔ مایہ کے سادہ
نڈاز میں کہا۔

بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اسے ایسا لگا جیسے حالات قابو نہ ہو رہے ہوں، جسے اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

اس نے دونوں کو اپنی زنجیروں پر جھکتے ہوئے دیکھا

پھر ان دونوں کے ہاتھ اٹھتے ہوئے دیکھے۔ یہ ہاتھ خیروں پر پڑے۔ پہلے اوشان کا ہاتھ پڑا اور پھر اوشان نے جس

جنگِ ضرب لگائی تھی اسی جگہ اگلے ہی سیکنڈ میں انگریز کا ہاتھ پڑا زخمیر ملا اٹھی اور لٹ گئی۔ میگی کو یوں لگا جیسے اس کی زخمیر

طوریہ سے دس لاکھ ڈالر کے منافع کا یقین ہو گیا۔
”میں جانتا ہوں کہ اگر لوگوں کے ذہن میں ادبی دوسرے

سوالات جنم لے رہے ہوں گے۔ ”سایو کا کہنا تھا۔ یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ ان کے دکن ملک کسی ایسے شخص کو اسکو مایہج
دیں جس کی موت اس دکن ملک کے گروپ کو مقصد ہو۔
ایسی صورت میں وہ شخص اسکو مایہ کی کسی بھی سرگ پر ٹرک
یا کار کے پیچھے آکر ہلاک ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر پیر پڑوسی
کو ایک شخص کے قتل کا سبب کیٹ ملتا ہے اور پیر واپس
ملائے میں قتل نہیں چاہتا تب پھر صرف اتنا کہنا ہو گا کہ
کسی طرح اس شخص کو اسکو مایہج دیا جائے۔ باقی کام بہت
اسکو مایہ کا ہو گا۔ کیٹی اس سلسلے میں پیر پڑوسی مدد کرے گا۔“
امریکی مافیہ کے لیڈروں نے ایک دوسرے کو ضمنی طرز
نظروں سے دیکھا۔ وہ سب کچھ سمجھ گئے تھے اس طرح ڈونگ ہی
سے بھی ہر بات سمجھنی اور میر پر موجود تمام افراد کے سر
اثبات میں پہنچ گئے۔

”حضرت! ”سایو کا کہنا دونوں ہاتھ زیر رکھ کر آگے
کو بھٹکے ہوئے کہا۔ ”... میں فوری طور پر جواب کے لیے کسی
پر کوئی یادداشت نہیں چاہتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ
ہماری منصوبہ پر آگے ہم گھٹنوں پر مل رہے ہوں والا ہے لہذا
مجھے جواب ابھی دو کر رہے۔“

”اگر جبارا جواب ابھی میں ہوا تو وہ ڈونگ ہی نے پوچھا
”تب پھر میں صرف یہی کہوں گا کہ اس انکار سے منصوبے
پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اگر کوئی اس میں حصہ لینا نہیں چاہتا
تو یہ اس کی مرضی ہے۔ پھر میں اس ملک میں دوسرے گروپ
سے سودا کرنے کے لیے آزاد ہوں گا۔“

”اعمال پر طرح بہت آ رہا ہے۔“ بیک نے کہا۔ دھل
برجست کے غصے پر وہ یہ جملہ کہنے کا عادی تھا۔ یہ بات حتمی
کہ وہیں تجویز پر زیادہ اعتراضات آئے گا اعتراض کرتا تھا
اس کی حمایت ضرور کرتا تھا۔ لوگوں نے فوراً ہی آپس میں شے
شروع کر دیے اور ساو کا کو کلم تھا کہ اس نے ڈونگ ہی کو دوسرے
گروپ سے سودے بازی کی چوہلی دی ہے اس کا سب پر
اثر ہوا ہے اور اب کوئی بھی منصوبہ میں شامل نہ ہونے کی غلطی
نہیں کرے گا۔ ”چند منٹ بعد ڈونگ ہلا ہوا۔ ”میر ساو کا
اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ ”اس منصوبہ میں شامل
ہونا پڑے اعتراض کی بات ہوئی۔ اس نے اپنا اور دوسرے کا منصفہ

فیصلہ سنا دیا۔

تب ہی ساو کا کو لغت دکن کی مخصوص آواز سنانا
دی۔ ”تجربہ کار پوسٹری۔“ اس نے سسکا کر کہا۔ ”میر خیال
ہے کہ کوئی آ رہا ہے ممکن ہے کہ بعض افراد ہمارے ریڈیو پر منظر
سے ملنے کے خواہشمند ہیں۔“ یہ کہہ کر وہ خود لغت کا منظر
کی طرف بڑھ گیا۔

ہلکی سی کیٹی کی حیثیت میں متعارف ہونے والا میر
لغت کا دروازہ کھلتے ہی باہر نکلا۔ کیٹی! ساو کا نے دھیرے
سے کہا۔ ”بعض لوگ تم سے ملنا چاہتے ہیں۔“
”اور میں بھی بعض لوگوں کو ملانے کے لیے لیا ہوں۔“
میر نے جواب دیا۔ اس کی نظریں میر پر تھیں اور میر والوں
کی نظریں لغت کی طرف۔ تب ہی اوشان اور میری لغت سے
نمودار ہوئے۔

”میر خیال تھا کہ تم نے ان کا قصہ تمام کر دیا ہو گا ساو کا
نے بڑی حیرت کا مظاہرہ کیا۔
”تمہارا خیال غلط تھا۔“ میر نے سر دھیرے میں جواب
دیا۔ ساتھ ہی وہ ساو کا کے قریب کھڑا ہو گیا۔ اسی جگہ وہ
اسکریں تھا جس پر ایسرا اور حسینہ کی خاموش فلم ابھی تک
چل رہی تھی۔

”کیا بات ہے کیٹی! تم کچھ پریشان ہو حالانکہ منصوبے
پر عمل کا وقت سر پہ پہنچ گیا ہے۔“ ساو کا نے میجر کے کندھے
پر ہاتھ رکھ کر بہت نرم لہجے میں پوچھا۔
”تم دو غلطیاں کر رہے ہو میرن۔“ ”میرنگ کا بوجھ اس با
بالکل سپاٹ تھا۔ پہلی یہ کہ تم مجھے بی بی کیٹی سمجھتے ہو جو کہ
میں کیٹی نہیں ہوں اور دوسرے یہ کہ منصوبے پر عمل کے سلسلے میں
تم بہت پر امید ہو حالانکہ تمہارے کسی منصوبے پر عمل نہیں
ہو گا۔“ یہ کہہ کر اس نے ایک اور قدم اٹھایا اوشان بھی اس کے
پیچھے بڑھا اس کی آنکھیں ڈونگ ہی پر جمی ہوئی تھیں جو لغت
کے سامنے کھڑے ہوئے ان باتوں کو ہی دیکھ رہا تھا لیکن چوٹی
اس کی نظر اوشان پر پڑی اس کے اعصاب کشیدہ ہو گئے۔
”یہ کون ہے؟“ اس نے اسے اختیار ساو کا سے پوچھا۔
ساو کا نے اوشان کی طرف دیکھ کر کچھ کہنا چاہا مگر اسی
لے اوشان کی آواز کا غرض دم میں گونجنے لگی۔ ”میں سنا سوچو
کا میر ہوں۔“

ڈونگ ہی بہت کر سہ انداز میں چیخا اس نے بھاگے

تاریخ کے نامور مصنف اسلراھی

ایم اے



تاریخ کے نامور مصنف
اسلراھی
کے ایمان افروز قلم سے ایک
نحو بصورت تحفہ

جسمیں حضرت آدم علیہ السلام
سے لے کر خاتم الانبیا حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک دنیا کی مکمل تاریخ پیش کی
گئی ہے۔

آپ کی ذاتی لائبریری کیلئے ایک انمول اور مستند اضافہ
جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
نحو بصورت سرورق، بہترین کتابت و طباعت
پانچ ہزار صفحات پر مشتمل،

مکمل سیٹ سات جلدوں میں دستیاب ہے اپنے آرڈر سے مطلع فرمائیں!

ناشر

مکتبہ القلش، سرکر روڈ، اردو بازار، لاہور ۲

فون: ۷۶۸۹۵۸

کی کوشش کی تا فرائی سیرج لکھی۔ تربیت یافتہ قابل ہاتھ
خفیہ پولیسوں کی طرف ریٹنگ گئے۔ مگر اسی نشان اور نشان
میں ملحق ہوا۔ ایسا لگتا جیسے سبھی قبائلی تہذیبی ہوا اور الگ ہی
لئے وہ کافر تھے۔ یہیل کے دوسرے سرے پر تھا اس کی لگا
گوئی رہی تھی۔ انسانوں کو گراہ کرنے والا، انسانی گوشت خورد
تہا، رافتر رہی ہے۔ بنی نے بچے کھول دیے ہیں۔
ڈونگ ہی نے کریموں کے درمیان سے نکلنے اور اس
شخص سے بچنے کی کوشش کی جس کی داستانیں وہ بچہ ہی
سے سنتا تھا۔ اس نے میر کے بچے بچنے کی کوشش کی
لیکن اس سے قبل کہ وہ سر میر کے بچے جانا دنیا کے عظیم
تربیت جلا کی کھڑی جھیلی اس کی گردن پر پڑی اور مٹکا
چٹا کی تراز کے ساتھ قوت گیا۔

تب ہی کئی گولیاں ایک ساتھ چلیں لیکن ماسٹر ان
گولوں سے اس طرح بچا کہ گولوں کو ابھی پر اعتبار نہ
تھا۔ ٹیکر کے کھڑے کسی نے پہنچ کرے گیا اس نے
ایک دوا لے کر آئے لی اور میر سے کہا۔ "اب تم اوشان کو گھو
تہنے ایسا فرم پلے بھی نہیں دیکھا ہو گا۔"
اوشان اب پہلی کی طرح حرکت کر رہا تھا۔ اس کی
رفتار گولیوں کی رفتار کو بھی مات دے رہی تھی۔ اس کے ہاتھ
اتنی تیزی سے چل رہے تھے کہ انسانی آنکھ انہیں دیکھنے سے
ناہیں گزرتی۔

جوزندہ تھے وہ اوشان کو پکڑنے کی کوشش میں ایک
دوسرے سے ٹکرائے۔

جا قوت لگتا ہی لوگوں کے پیٹ میں گھس گئے جنہوں
نے جا قوت لکھتے تھے۔ چٹل اور ظلم اوشان کے ہاتھوں میں
خطرناک میز آئوں سے بھی زیادہ خطرناک حیثیت اختیار کر چکے تھے
بہن ایک بار نشانہ عطا ہوا۔ اوشان کی جھپٹی ہوئی
پنسل کی جسم میں گھسے کی بجائے میر میں گھس گئی تھی۔
"لش فادر۔ خیال سے۔ نشانہ خطا ہو رہا ہے۔"

ٹائیگر نے لکھا اور پھر بھی بولا۔ "ابھی اوشان وڈش
کر رہا ہے۔" جب پوری طرح تیار ہو جائے گا تو پھر
دیکھت۔
اور سب کی آنکھیں مٹی ہوئی تھیں۔ وہ قوت کا حقیقی
رخصہ بھر رہی تھی۔

پورے ہی اس نے کہا۔ "لیکن ظلم صرف بالوں کے دیکھنے کی
جہت دیکھ سکتی۔"

لیکھنے نے فوراً منہ پھیر لیا۔

یہ ساو کا کہاں نکل گیا۔ "ٹائیگر نے بیٹے ہوئے کہا

اس نے تیزی سے اونڈھی پڑی ہوئی لاشیں سیدھی کرنی

شروع کر دیں مگر ان میں ساو کا لاش نہیں تھی۔

مگر تم محض مبصر بنے رہتے تو وہ کہیں نہیں جا

سکتا تھا۔ اوشان نے تلخ ہلچے میں کہا۔

"اسے کوئی ناہت ضروری ہے۔ قہر میں کا پتہ

اسی ملے گا۔ ٹائیگر اضطرابی کیفیت میں بولا لیکن

جوں ہی اس کی نظر اوشان سے ٹکرائی اسے ایک لمبی سانس

لے کر اس اضطرابی کیفیت پر قابو پا پا چڑا۔ ماسٹر اسے ٹھیکر

نظروں سے گھور رہا تھا۔

"یہ صرف نیس کی تڑپے قتل فادر۔" وہ مسکرا کر بولا

"میں نے سوچا کہ انہیں آپ کے لیے چھوڑ دوں۔" ایسا نکل

یہ ہے کہ وہ غیبت کہاں نکل گیا۔

اسی لمبے قلم میں گورگلاہٹ کی آواز گونجنے لگی۔

"اوہ۔" اوپر بھٹت پڑے۔ ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر

دیکھا مگر اس کوئی تیز نظر نہیں آیا۔ مگر کیسے گیا۔

اوشان نے اس کا جواب دیا۔

پہلے وہ قرعہ پڑھا۔ پھر اس نے زقند بھری اور میر

پہنچ گیا اور پھر فضا میں اچھل کر اس نے گنبد پر ضرب لگائی

ساتھ ہی اس نے قلاباڑی کھائی ایک شہیر کڑا اور شیشے

کے گنبد کو توڑتا ہوا نکل گیا۔

اسی لمبے ٹائیگر کا جسم عودی انداز میں بلند ہوا اور

وہ بھی شہیر پر چھوٹا ہوا گنبد سے نکل گیا۔ پھر پڑا۔

اس نے صرف اتنا کہا تھا اس نے اوشان کو ملدی جا لیا۔

لیکن غالباً انہیں دیر ہو چکی تھی۔ ایک سرخ بیل کا پڑھنا

میں بلند ہو رہا تھا۔

دوسرا پہلی کا پڑھنا جو بی بلند ہوا اوشان اور ٹائیگر

ایک ساتھ اس کی طرف پکے اودا انہوں نے لمبی زقندیں بھر

کر دوائیں بیل کی راڈ کو پکڑ لیا۔ انہیں زور سے گرہا۔ پہلی

کا پڑھنے نے مزید بلند ہونے کی کوشش کی لیکن ایسا محسوس

ہوا جیسے بچے کوئی مقناطیس اسے کھینچ رہا ہو۔ بیل کا چرخ

وقت چھت سے صرف چار فٹ کی بلندی پر تھا۔

تب ہی مساوی ہوا اڑنے پھرنے کی پہلی اور آخری

فعلی کی۔ اس نے کھڑکی کھول کر اوشان کے بچے مارنا چاہا

لیکن اس کا ہاتھ اوشان کے بائیں ہاتھ میں جا گیا اور پھر کھڑکی

سے باہر نکلتا ہوا قلعہ کے میدان میں جا گرا۔ ادھر ٹائیگر نے

راڈ کو دہانا شروع کیا ساتھ ہی وہ کھڑکی کے درمیان دروازہ

گیا۔ اگلے ہی لمحے دوسرا ہوا ابھی اسی کھڑکی کے راستے

بچے گر رہا تھا۔ چند سینکڑے بعد پہلی کا پڑھت پڑ پڑ گیا۔

اور ٹائیگر نے جوں ہی انہیں بند کرنے کے بجائے بھی بند ہونے لگے

"کیا تعاقب کریں؟" ٹائیگر نے پوچھا۔

"یقیناً۔" اوشان نے جواب دیا۔ اسی لمحے انہیں

مشین کی گنگناہٹ جیسی آواز سنانی دی اچھلنے لپٹ

کر دیکھا چھت کا ایک حصہ اٹھ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے

میگی اس سے نمودار ہوئی۔ "یہ اس کا خفیہ راستہ تھا۔"

میگی نے اپنی دیانت کا انکشاف کیا۔ "کہاں گیا وہ؟"

ٹائیگر نے اس سرخ بیل کا پڑھنے کی طرف اشارہ کیا جو

اب آہستہ آہستہ دور ہوتا جا رہا تھا۔

تب پھر اس کا تعاقب کیوں نہیں کرتے۔؟ وہ دھڑک

بیل کا پڑھنے کی طرف اٹھ اٹھا کر بولی۔

"میں آج پہلی کا پڑھنا چاہتا تھا۔"

"اور میں شام کی موجودگی میں کسی شین کو نہیں ملتا"

اوشان نے فوراً جواب دیا۔

"چلو۔ میں چلاؤ گی۔" میگی کسی سمجھ میں نہ آئی

پا چلی تھی۔ بول ان دونوں کو سمجھ کا موند دل مسکا میگی

ہوا بازی کی سیر پر بیٹھ گئی اور ٹائیگر اس کے برابر بیٹھ

اوشان نے ٹائیگر کے برابر جگہ عودی بنائی۔ اگلے ہی لمحے پہلی کا پڑھ

فضائیں بلند ہو رہا تھا۔ اوپر جا کر میگی نے رفتار بڑھا دی اور

بیل کا پڑھنا تیز کر دیا پہلے پہلی کا پڑھنے سے قریب ہونے لگا۔

"گورگلاہٹ۔" ٹائیگر نے اس کی تعریف کی۔ "ہوئی

واپس چلنے پر میں تمہیں اس کا انعام ضرور دلاؤ گا۔"

"سودی۔" وہ منہ بنا کر بولی۔ "آج کل میں پی پی ہے

کہیں سے گونگ میں چلے۔"

ٹائیگر ہنس پڑا۔ اسے خود معلوم تھا کہ اب ہر مل

کے کمرے میں مات اور دن اس طرح نہیں گزر سکیں گے

کیونکہ اس کی یادداشت واپس آ چکی تھی اور وہ جانتا تھا

کرتا میٹر کے لیے عورت شجر منور ہے۔
دونوں پہلی کا پڑوں میں فاصلہ کم ہوتا رہا دونوں کا رخ
اسکو مہا کی طرف تھا جبکہ ساہو کا کے پہلی کا پڑ سے اب اسکو مہا
کی سسر بن صاف دکھائی دے رہی تھی۔

تاہم گرنے ساہو کا پہلی کا پڑ کی بندی کی پوسٹ ہونے
دیگی اس سے قبل کہ وہ مٹی کو دبا بہت کرنا بڑھانوی انجینٹ
نے بھی اپنے پہلی کا پڑ کی بندی میں کی شروع کر دی۔ اب ان
کا پہلی کا پڑ بھی جزیرہ نما اسکو مہا کی فضاؤں میں اعلیٰ چکا تھا
انہیں اس جھوٹے سے ملک کی اعلیٰ بلند عمارت دو
سے نظر نہ تھی۔ پہلی عمارت باغات اور جھیلوں میں گھری ہوئی تھی
ساہو کا کے پہلی کا پڑ کا رخ اسی عمارت کی طرف تھا۔ چند ہی
لے بعد پہلی کا پڑ عمارت کی چھت پر اتر چکا تھا اور اس سے
تین افراد کو درگاہ تک لے آئے۔ انہوں نے نکلنے ہی دوڑنا شروع کر دیا
میں کے پہلی کا پڑ کی رنسا اور بڑھ گئی ساتھ ہی بلندی
کم ہوتی گئی اور محض ۴۵ سیکنڈ بعد پہلی کا پڑ بھی چھت پر
لینڈ کر چکا تھا۔

شاندار۔ تاہم گرنے میں کو شاپاش دسی ساتھ ہی
ساتھ ساہو کا کے پہلی کا پڑ کی طرف دیکھا جس میں اب کوئی تھا
نہ۔ فادر! صدر کی حفاظت آپ کریں گے نا۔ پامیٹر
نے درخواست کرنے والے بھی نہیں کہا۔ نائب صدر اسے
قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں اور میںی ساہو کا کو دبوچنے
کیلے جا رہے ہیں۔

اس کا جواب ختم بھی نہ ہوا تھا اور اوشان اپنے منہ پر
دوانہ ہو چکا تھا۔ وہ کسی بندر کی طرح اچھلا اور بلند درختوں
کی تمہیلوں پر چھوٹا ہوا نیچے تک چلا گیا۔ اب اس کا رخ
محل کے سامنے والے حصے کی طرف تھا۔

دو محافظوں نے گھاس کے لہلہ لانے کھیت سے اچانک
ہی ایک ہونے کو نوادار ہونے دیکھا تو وہ قدرے چونکا ہوئے
انہیں حکم ملا تھا کہ وہ کسی کو بھی اندر نہ گھسنے دیں۔ یہ حکم نائب صدر
نے خود دیا تھا۔

پل بھر میں اوشان ان کے بالکل قریب پہنچ گیا وہ نگلیں
سیدھی کر کے اس کا راستہ روکنے لگے لیکن وہ چوٹی پہنچنے سے
راستہ سے ہٹ مارنے کے لیے اٹھ کھڑے اوشان نے قند بھر کر
غائب ہو گیا۔

کہاں گیا؟ ایک گاڑی پلٹ کر دوسرے پہنچا

نے کہا۔

”اگرچہ صدر کو اپنی جان کی پروا نہیں لیکن میں ان کی
جان بچانے کے لیے یہیں بیٹھوں گا۔“ اوشان نے ایک
دہرا کر دیکھ کر کہا۔ تو صدر کا ہاتھ لادم بین کے اوپر پہنچ گیا

✱

بیچے بال میں ایسپرا اپنے دفتر میں کھڑا دوا فراہم
مخوف تھا۔ بہرن ساہو کا کا چکا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے
کہ ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہیے۔ وہ دونوں پورپی
لگ رہے تھے۔

”میں نے صدر کے دفتر سے محافظ بٹا دیے ہیں تاکہ
اندر جانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ بس صرف گولی چلائی ہے
گولیوں کی آواز کے بعد ہی اس طرف آؤں گا اور تمہا
اس بیان کی تائید کروں گا کہ بعض ایسے افراد نے صدر کو گولی
ماری ہے جو اندر آگئے تھے اور تم نے انہیں روکنے کی ہر
کوشش کی تھی۔“

وہ دونوں پرفیشل بیٹے لہذا ان کی مسکراہٹ بھی
پیشہ ور فنڈوں کی مسکراہٹ تھی۔

”بس۔ اب جلدی کرو۔ لیکن بے گارڈ ڈاؤں پہنچ
جائیں۔ ایسپرا نے حکم دیا جس پر وہ دونوں تیزی سے چلے
ہوئے کمرے سے نکلے اور صدارتی قیصر کی طرف لپک گئے
جبکہ ایسپرا اپنے دفتر کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ہو
گیا۔ اس نے اپنے دونوں آدمیوں کو صدر کے کمرے کا بھاری
ڈبل ڈور دھکیلتے اور پھر اندر چلے ہوئے دیکھا اب اسے
شدت سے گولیوں کی آواز کا انتظار تھا وہ ان دونوں کو
برحفاظت صدارتی محل سے نکالنا بھی جانتا تھا لیکن اس
طرح کہ ان کی لاشیں ہی برحفاظت جائیں۔ اس طرح وہ خود کو
صدر دوشی کا وفادار بھی ثابت کر سکتا تھا۔ جو بھی ڈبل ڈور
بھرنہ ہوا اس نے اپنے ہسپتال کا سیٹھی کیج پٹالیا۔

✱

ساہو کا نے ابدان صد کی عمارت میں گھسنے کے بجائے
مشرقی حصے کا رخ کیا جہاں سید رنج لاش ڈالنے والے
کام کر رہے تھے۔ کارکنوں کا فوڈ میں ساہو کا کا اس طرح چلنے
گھسنے آنا دیکھ کر چونکا ہو گیا۔

”چلو۔ جلدی کرو۔ ہمیں جلدی کرنی ہے۔“ ساہو کا نے
پھولی ہوئی سانس کا تاویں کستے ہوئے حکم دیا اس حکم کے

ہی فوڈ میں سید رنج کے لیے کھوئے تھے خندق کا رخ میں چھٹا
لگا دی۔ خندق دراصل مشرقی دیوار کے ساتھ چالیس فٹ
تک متوازی تھی مٹی ساہو کا کو نے بھی اس کی تقلید کی۔
اس دوران کارکن بھی منتشر ہونے لگے فوڈ میں نے ساہو کا کو
وہ سرنگ دکھائی جو سیدھی محل کے اندر جا رہی تھی یہ سرنگ
انسانی قد سے الگ تھی۔ فوڈ میں نے دہرا پر نارنج سے کھٹی
ڈالی۔ یہاں کارندوں نے داخلی عمدہ کام کیا تھا اور محل کی
دیوار کی لائیں اس طرح ملسے الگ کوی تھیں کردہ
پلکے دھکے سے لگ سکتی تھیں۔

”بس۔ تھوڑے سے ضرب لگائی ہوگی اور پھر ہی
دیوار گر جائے گی۔“ فوڈ میں نے کہا۔

”تب پھر ضرب لگاؤ۔“ ساہو کا نے صبر سے
بولایا۔ اب ایک ایک کوشش ہے۔ ساتھ ہی اس نے ایک
شخص کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ اپنا ٹوک خندق کے کنارے
سمکھ لے۔ اسے یقین تھا کہ چند منٹوں کے بعد ایسپرا
صدر بن جائے گا اسے ملک میں کا خزاہ غالی ہو گا پھر اس
کا ملک میں صرف وہی کھیل ہو گا جس کے کھیلنے کی اجازت
ساہو کا نے گا۔

فوڈ میں نے تھوڑا اٹھایا اور تارک سرنگ کے اندر
چلا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد اندر سے ساہو کا کو عجیب سی آواز
سنائی دی اس کے بعد ایسا لگا جیسے فرش پر پتھر گرے ہوں
ایک لمحہ بعد یہ آوازیں آتا ہند ہو گئیں اور پھر فوڈ میں
واپس آگیا۔ ”کام ہو گیا۔“

”ساہو کا پسکتا ہوا اندر گیا اسے علم تھا کہ خندق کی
دیوار ٹوٹ گئی ہے۔ اندر اس نے ہاتھ مارا۔ دیوار کے پتھر
پوٹ کر الگ ہو چکے تھے اس نے ایک پتھر کھینچ لیا۔
پتھر کھانی سے گر گیا پھر ساہو کا تیزی سے دوسرے پتھر چلنے
لگا حتیٰ کہ دیوار میں ایک بڑا سا سوراخ بن گیا۔ اس نے
مسکراتے ہوئے سوراخ میں چھانکا پھر اندر قدم رکھا
اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھا جو پیشکل میں فٹ
کا ہو گا اندر بہت اندھیرا تھا۔ اور ساہو کا کی آنکھیں
ابھی اتنے اندھیرے کی عادی نہیں ہوئی تھیں لیکن آہستہ آہستہ
اس کی آنکھیں تاریکی میں دیکھنے کے قابل ہوئی تھیں۔ اب اس
بالکل سامنے ایک آہستہ لاری نظر آنے لگی تھی اسے علم تھا کہ
لاری میں برقی رو دور رہی ہے اور اس کے دوسری طرف

محافظ موجود ہیں۔

گھر سے میں دیواروں پر سے پھٹے فائلوں میں اسے سونا نظر کرنے لگا۔ سونے کی سلاخیں ایک دوسرے کے اوپر رکھی ہوئی تھیں۔ سونا کم از کم دس لاکھ پٹین ڈالر کا تھا۔ اور یہی اسکو مہیا کے عوام کا کل اثاثہ تھا۔

سلاخ کا پس پڑا۔ اسے ابھی طرح احساس تھا کہ غریب غالی یا کراہی سپر اکو جیت ہوگی وہ اس غزانے کے بغیر سلاخ کے ہاتھ میں کسی چیز سے کی طرح بے بس ہو جائے گا۔ وہ قوم کو کھدے جلتے ہی غرا دھالی ہونے کی نوید دے گا لیکن سلاخ کا جانتا تھا کہ مغربی دنیا اس دھالیہ بین کو قبول کرنے کی ہر فوجی آمریت کے بعد آنے والا دنیا حکمران خزانہ غالی ہونے کا ہی منکھ کرتا ہے۔ اور یہی تیسری دنیا کا مقصد ہے۔

وہ خواب دیکھنے لگا۔ ساجی برتری کے خواب اور اس نے وہیں کھڑے کھڑے فیصلہ کر لیا کہ اگر کراہی دوسری میں سے جس نے بھی زیادہ معاوضہ کی پیش کش کی وہ اسی ملک کو سلاخ میں اپنی میرا بل نصب کرنے کی اجازت دے گا۔

”چلو۔“ لاق لگا کر کھڑے ہو جاتا۔ اس نے اپنے آپ کو ”کوکلم دیا۔“ سونے کی سلاخیں ترک میں منتقل کرتے رہو۔“ فورین جس کے ہاتھ میں اب بھی ہتھوڑا تھا اندھکچ اندھیر سے بھلا آیا۔ لیکن اسی لمحے ہر طرف روشنی ہو گئی سونا چمکنے لگا۔ آنکھیں جبرہ ہو گئیں، سلاخ کی جبرت سے ان روشتیوں کو دیکھا تو اس نے ایک لمحہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں اور پھر جب آنکھیں کھولیں تو سونے کی سلاخوں پر اسے جی بے کینی اور بے کینی بیٹھے ہوئے نظر آئے۔

وہ دونوں صدارتی جیمیں میں داخل ہوئے تو صدر کی گھونٹ والی کرسی کا رخ کھڑکی طرف تھا اور صدر کی سر پر پھول رہے تھے۔ دونوں نے پستول نکال لیے اور ایک نے بلند بھی کر لیا مگر دوسرے شخص نے اشارے سے احتیاط کیا کہ آئی دوسرے فائر کرنا مناسب نہیں وہ دے دے قدروں صدر کی ڈیسک کی طرف بڑھنے لگے تب ہی اچانک کرسی گھومی اور وہ اچھل پڑے۔ صدارتی کرسی پر صدر روشنی کے بجھنے کوئی بوڑھا چینی بیٹھا ہوا تھا۔

آدھرا بھاری میں منتظر ایسرا نے وہ گولیاں چلنے کی آواز سنی تو اس نے اپنا پستول سیدھا کر کے صدر کے کمرے کی طرف

دوڑ لگا دی۔

اندھکچ کو اسے بھی اچھلے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس کے دونوں آدمی صدر کی کرسی کے دائیں بائیں ضرور تھے۔ لیکن شاید ان میں جان دشمنی اور وہ دونوں کرسی پر بھٹکے ہوئے تھے۔

... اور کرسی پر ایک بوڑھا چینی بیٹھا ہوا تھا۔ اس بوڑھے نے دونوں کی گردنیں جھوڑ دیں تو وہ چھپکھپکیوں کی طرح پٹ سے گر پڑے۔

بوڑھا کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھیں ایسرا کو اپنے جسم میں جھپکنے لگیں۔ اس کا ہاتھ پھراٹھنے لگا۔

”انہوں نے بھی کوکشی کی قبی گردنوں تکام رہے۔“ بوڑھے نے شستہ انگریزی میں ایسرا کو تنبیہ کیا اس کے رتے ہی وہ کسی پرکاش کی طرح بند ہوا۔ ایسرا پر آباؤ پھر ایسرا نے جو آخری جملہ سنا وہ یہ تھا۔ ”ماہر آف سٹانچو کا وار کبھی غالی نہیں جاتا۔“ ایسرا کو بلیسی دہلنے کا موقع بھی نہ مل سکا۔ اس کا جسم شدت کے ساتھ ترپا اور دھڑکنے لگا۔

یوں لگا جیسے دبیز قالین پر کسی گدھے کے گرنے کی آواز آئی ہو تب ہی الماری کا دروازہ کھلا اور صدر روشنی نمودار ہوئے انہوں نے پہلے تینوں لاشوں اور پھر اوشان کی طرف دیکھا۔

”میں اس احسان کا بدلہ کس طرح ادا کر سکتا ہوں گا۔“ صدر روشنی کی آواز کا نچ رہی تھی۔

”مجھے گھرواؤ اسی کا طریقہ بتا کر اور گھرواؤ اسی کے لیے ایک بلی کا پٹرن کر۔“ سٹانچو کے مارٹر نے زیر لب مسکرا کر کہا۔

اسی لمحے دور سے شاخوں جیسی آوازیں سنائی دیں تو اوشان فوراً صدر کے کمرے سے نکل گیا۔

”اسے پرکھو۔“ سلاخ کا لے چلا کر اپنے آدمیوں سے کہا یہ کہنے کے بعد وہ ایک طرف ہٹ گیا اور اس کے آدمی رنگ سے کہے میں داخل ہونے لگے۔

”ٹائیگر سونے کی سلاخوں پر بیٹھا کوئی جگت لگاتا رہا۔ اس جھوٹے سکرپٹس جلد ہی پانچ افراد گھس آئے وہ ساکت کھڑے ہو گئے ان کا ذہن بھی ہتھوڑا دایے اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اس نے داخل نظام رکھی ہو پھر وہ ٹائیگر اور بیگی کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پچھلے سر پر

سکاٹھ تھی۔

ٹائیگر اس کا منتظر رہا پھر جوں ہی فوڈین جینڈم قدم اٹھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ کا سپرچ آف کر دیا۔ کمرے میں ایک باہر کھچا اندھیرا چھا گیا۔

اس کے بعد سلاخ کا صرف ہتھوڑے کی آواز سناتا رہا آواز آئی اور پھر رنگ گئی۔ آواز پھر آئی اس کے ساتھ ہی ایک کرب ناک چیخ بھی بیرن سلاخ کا کہ اسان خطا کر گئی۔

”یہ تم نے اسے غم کر دیا۔“ اس نے خوف زدہ ہلچے میں پوچھا۔

”نہیں بیرن۔ اس کا دارغالی گیا۔ اس میری باری ہے۔“ یہ جی بے کینی کی آواز تھی۔

کمرے میں فائرنگ بھی ہونے لگی۔ نئے نئے شعلے روشنی پیدا کرنے لگے اور اسی جبر اسرار روشنی میں سلاخ کا نے موت کا کھیل دیکھا۔

وہ جس کو جی بے کینی سمجھتا تھا اس نے ہتھوڑا بھل میں رہا رکھا تھا۔ سلاخ کے آدمی اس پر گولیاں چلا رہے تھے لیکن گولیاں بھل پر تھتی تھیں وہ وہاں سے ہٹ چکا ہوتا تھا۔

آہستہ آہستہ گولیاں چلنے کی رفتار کم ہونے لگی اور لوگ گرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ان کی چیخوں سے اب کمرہ لرز رہا تھا۔ وہ ہتھوڑوں سے اس طرح ہلکے جارہے تھے جیسے کوئی

کا کرچوں کو جوتے سے مسلاتا ہے۔

سلاخ کا بھاگ کھڑا ہوا۔

وہ سڑک کے راستے روشنی کی طرف دوڑا، وہ غریب سے اچھل کر باہر نکلا، اور گزرتا پڑتا، سبزہ زار کی طرف بھاگ لگا۔ اب وہ ترقیت پر چھٹ تنگ بیٹھنا چاہتا تھا اسے

بغین تھا کہ گولیاں کی آواز سن کر اس کے ہوا باز نے آجین اشارت کر لیا ہوگا۔

اندھکچ نے ہتھوڑا پھینک دیا۔

اب اسے اس کی ضرورت نہ تھی۔ اندھیرے کے باوجود اس کی آنکھیں بیگی کو دیکھ رہی تھیں جواب بھی سونے کے ڈھیر پر کسی مجسمے کی طرح ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ ”کیا حال ہے بیگی؟“ اس نے پوچھا۔

”میں بالکل ٹھیک ہوں۔“ بیگی نے پھریری سے کہ جواب دیا۔ اس نے کئی افراد کا سر ہتھوڑے کی ضرب سے تڑپنے کی طرح چیتے ہوئے دیکھا۔

”میں اسے کپڑے جارہا ہوں۔“ یہ کمرہ ٹائیگر سڑک میں کود گیا۔ بیگی بھی اس کے پیچھے دوڑی اس کے ہاتھ میں ۵۵۰ کا آؤٹ رینج تھا لیکن اس سے ابھی تک ایک بھی گولی چلانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

”ٹائیگر نے جیت برعائے میں زیادہ وقت نہیں لیا لیکن اس وقت تک سلاخ کا بلی کا پٹرن گھس چکا تھا اور بلی کا پٹرن اٹھنے لگا تھا تب ہی ٹائیگر نے عقب میں بیگی کی کراہ سنی وہ بلیا، اس نے جھوٹی سی پھلاں لگائی اور گرتی ہوئی بیگی کو سنبھال لیا۔ اسی اثنا میں بلی کا پٹرن چھٹ چھوڑ دی۔

”جی بے کینی! جی بے کینی! جی بے کینی! سلاخ کا پھر سچ کر نکل رہا تھا۔ اس نے بیگی کو چھوڑ دیا اسی لمحے ہی جسے سون کا قارہ بند ہو گیا۔ بلی کا پٹرن سے چلائی جانے والی گولی ٹائیگر کے سچائے بیگی کے گئی تھی۔

بلی کا پٹرن سے گولیاں برسنے لگیں مگر وہ بیگی کو دیکھتا رہا جو مسکرا رہی تھی۔

تب ہی اس نے غرا کر بیگی کے ہاتھ سے آؤٹ رینج لے لیا۔

”... نکل چلو۔“ سلاخ کا دباؤ۔ اسے یاد تھا کہ یہ جی بے کینی کا نشانہ گنتا چھاپا ہے۔

ٹائیگر نے آؤٹ رینجے دونوں ہاتھوں میں تمام لیا۔ بازو آگے کی طرف بڑھا۔ لیکن گولی چلانے کی کوشش نہ کی۔

بلی کا پٹرن ٹائیگر سے نکل چکا تھا۔

اوشان جواب اور پراچکا تھا۔ ”مستی خیز انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

پھر جوں ہی ٹائیگر کو اوشان کی موجودگی کا احساس ہوا وہ پستول پھینک کر فوراً لڑکی پر چھٹ گیا۔

”یہ سچی ہے لشل فار۔“ اس نے بھاری ہلچے میں کہا۔

”ہاں۔“ میرے پیچھے۔ ہر کسی کو مرنا ہے۔“

”بہت اچھی تھی۔“

”مجھے علم ہے۔ مسکراتی ہوئی مری ہے میرے پیچھے۔“ اوشان نے جواب دیا۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دونوں کی نظریں سلاخ کے بلی کا پٹرن پر جمی رہیں۔ جو آہستہ آہستہ دور ہوتا جا رہا تھا۔

”تو سزا تیار مقرر ہوئی،“ اوشان نے غوکلائی کے انداز میں سرگوشی کی لیکن کوڑا اتنی بلند ضرورت تھی کہ غوکلائی کو جو برسر کی سیدھ پر بیٹھا ایک سنگریزی میگزین کا مطالعہ کر رہا تھا سرگوشی کسی کم ہلکا دھماکا محسوس ہوئی ہوگی۔

شہزاد نے اوشان کی بات کا جواب دینے کے بجائے بایاں لایا تھا کہ ان کے سامنے یوں لہریا جیسے کسی بھینٹانے والے کو بھگا کر پاؤ۔ وہ خوب سمجھ رہا تھا کہ اوشان کا اشارہ اس طرف ہے لیکن ایسا بن رہا تھا جیسے اُس نے کچھ سنا ہی نہیں۔ دو دنوں اس وقت بین امریکن کے جھوٹے میں سوار تھے جو ایلزبرہ سے ایک گھنٹہ پیش روانہ ہوا تھا۔ وہ پیرس اور ہینوس کے راستے لاس انجلس تک کی فلاسٹ تھی۔ ٹائیگر نے اوشان سے دریافت بھی کیا تھا کہ وہ لوگ نیویارک کے بجائے لاس انجلس کیوں جا رہے ہیں لیکن اوشان نے کوئی خاطر خواہ جواب نہیں دیا تھا۔

اوشان نے ٹائیگر پر پابندی عاید کر رکھی تھی کہ وہ اب زندگی میں کبھی آتشیں اسلحہ استعمال نہیں کرے گا لیکن ایلزبرہ میں ساہوکار کے خلاف ہم میں ٹائیگر نے آتشیں اسلحے کا استعمال کر کے ماسٹر آف سانچو کے احکامات سے سربازی کی تھی۔ ٹائیگر اسلحے کا استعمال کے وقت اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا اور اُس نے یہ حرکت کرتے ہی کبھی کی حقیقت سے کی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اوشان خود کو زنجیروں سے باندھے جانے کی کارروائی کو تو فراموش کر سکتا ہے لیکن یادداشت کھو جانے کے باوجود اسلحے کے استعمال سے درگزر نہیں کرے گا۔

ٹائیگر نے اپنی اس حرکت کو اوشان سے پوشیدہ رکھنے کے لیے بڑے باپڑ بیٹے تھے لیکن باوجود کوشش کے وہ اوشان کی ساس ناک کا کوئی علاج دریافت نہ کر سکا تھا جس نے اُس کے ہاتھوں سے بارودی پودے گھڑ دی تھی۔ مشن کی تکمیل تک تو اُس نے خاموشی اختیار کی تھی لیکن اب جب کہ وہ واپس امریکہ جا رہے تھے اوشان نے اسے یاد دلایا تھا کہ وہ ٹائیگر کی جانب سے اسلحے کے استعمال کو بھولا نہیں ہے۔

اسکو مہلت سے مدد دہشتی نے انہیں اپنے خصوصی سبیل کا پڑ کے ذریعے ایلزبرہ بھجوا دیا تھا جہاں سے اوشان نے اپنے بھاری جہاز کو ہندوئی لینے اور پہلی دستیاب پرواز سے دونوں واپس روانہ ہو گئے۔

”جرم ہر حال میں جرم ہوتا ہے، خواہ عالم ہوش میں کیا

نیویارک روانہ ہوں گے۔“

•••

جب ایک ماہ پورا ہوا تو شہزاد کو اپنا ہوش نہیں تھا کیا یہ کردہ اوشان سے منجھپے ہیں کی بابت دریافت کرتا۔ ایک ماہ کی ٹریننگ نے اُس کے سامنے سب مل نکال دیے تھے، اوشان نے ٹائیگر کا چوڑا ہلا دیا تھا۔

ٹریننگ کئی مرحلوں پر مشتمل تھی۔

سب سے پہلا مرحلہ کوہ پیمائی کا تھا۔ ٹائیگر کو بارہ ہزار فٹ سے زیادہ بلند کوہ راکی کو پانچ بار سر کرنا تھا۔ اوشان نے اُسے اس کام کے لیے محض پانچ دن دیے تھے۔ پورا امریکہ اُس وقت شدید برفانی ہواؤں کی زد میں تھا اور کوہ راکی کی برف پوش چوٹی پر سر کر کے کی سردی پتھر ہی تھی۔ ٹائیگر روزانہ صبح سردی سے بچنے کے مناسب کپڑوں کے بغیر اپنا سفر شروع کرتا۔ دوپہر تک وہ چڑھ چکا ہوتا اور پھر وہاں کے لیے روانہ ہوتا تھا۔ اوشان کا حکم تھا کہ وہ چوٹی پر پہنچ کر دس منٹ سے زیادہ نہیں سناٹے کھوگا اوشان اُس کے ساتھ نہیں ہوتا تھا لیکن ایک فوٹو گرافر شاگرد کی طرح وہ اس حکم کی یونہی تعمیل کرتا جس طرح اوشان خود سامنے موجود ہو۔

چوتھے روز شہزاد کو واپسی کے سفر کے دوران مرنے کی دیکھوں کی ایک فوٹی مل گئی۔ اُس نے گیارہویں سے پچھترھویں کو مارگرٹا جب کہ باقی پانچ بھاگ گئے اس واقعہ کی وجہ سے وہ ڈیڑھ منٹ کی تاخیر سے کیپ میں واپس پہنچا تو اوشان نے اُس کے خوب لطفے لیے۔

”اس میں میرا کوئی قصور نہیں؟“ ٹائیگر نے اپنی صفائی پیش کی ”وہ تعدد میں گیارہ تھے۔“

”پھر بھی ڈیڑھ منٹ کی تاخیر؟“ اوشان انتہائی غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔

”جیسے تین بج کر تیرہ منٹ کا صحیح استعمال نہیں کیا ہوگا۔“

”کیا تھا ٹیل فائر؟“

”تو پچھترہ منٹ کیوں؟“

”میں باقی پانچ کو تلاش کر رہا تھا۔“

”اوہ! اوشان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ یعنی تیرہ گیارہ کو ہلاک کر دیا جب کہ باقی پانچ بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے۔“

”نہیں ٹیل فائر؟“ ٹائیگر نے سر جھکایا۔ ”میں گیارہ میں سے صرف چھ کو گرا سکا، باقی بھاگ۔“

”تجسس کا مستقبل خطرے میں نظر آ رہا ہے۔“ اوشان نے

ٹائیگر کی بات کا ٹکڑا کر فیصلہ نہ کیا۔

”مگر تجھ کو اس سانچو کے مستقبل سے کیا تعلق ہے؟“ ٹائیگر نے احتجاج کیا۔

”تجسس محض گیارہ دیکھوں کا مقابلہ نہ کر کے وہ سانچو اور اُس کی شمشیر کا محاذ کس طرح چوم سکتا ہے؟“

”کچھ محسوس ہے۔“

”لیکن وہ پانچ دیکھ جو بھاگ گئے۔۔۔ تجھے تم نے بہت

بایوس کیا ہے۔“

”میں شرمندہ ہوں، ٹیل فائر۔“

”تم ان کی کھالیں کیوں نہیں لائے؟“ اوشان نے سیر ابدلہ

”کن کی؟“

”ریچھوں کی۔“

”اوہ! ٹائیگر نے طویل سانس لی۔ ”میرے باؤا جادو نے

چار نسلوں پہلے قصائیوں کو مشہور کر دیا تھا اس لیے میں ان کی

کھالیں نہ اٹھا سکا۔“

”مجھے سانچو دینا کھائی دے رہا ہے۔“ اوشان نے زور

زور سے نفی میں سر ہلایا۔

”کیا وہاں سیلاب آگیا ہے؟“

”نہیں، وہ اس لیے دوبارہ ہے کہ اس کے وارث کا کھال

اُٹارنی نہیں آتی۔“

”آپ نے آج سے پہلے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ اس سانچو کا

پیشے کے لیے اس فنی میں بھی طاق ہونا ضروری ہے۔“ ٹائیگر نے

کہا۔ ”ورژن میں کوشش ضرور کرتا۔“

”تو آج سن لو،“ اوشان نے ہاتھ اُٹھایا۔ ”سات سوال قبل ہیج

میں اسنا جو کہ ایک ماسٹر کو محض اس وجہ سے دستبردار ہونا پڑا تھا

کہ وہ ایک لال بیگ کی کھال اُٹارنے میں ناکام ہو گیا تھا۔“

”لال بیگ کی کھال؟“ ٹائیگر نے حیرت سے کہا۔

”ہاں لال بیگ کی کھال۔“ اوشان اپنی بات پر اُٹار رہا۔ ”ایک

ماسٹر تو ایسا بھی گزرا ہے جو چوٹی کی کھال اُٹارنے کا تجربہ نہیں تھا۔

اُس نے دیکھ کر چٹخ کر دیکھا کہ کوئی اور شخص اُس کے سامنے

آکر چوٹی کی کھال کھینچنے کا مظاہرہ کرے لیکن کسی کو چوٹی پر

گمے کی ہمت نہ ہوئی۔ ساتویں صدی میں۔۔۔“

اور اُس کے بعد ڈیڑھ گھنٹے ٹائیگر کو اس سانچو کے غلط

ماشروں کے مافوق الفطرت کارناموں کی تفصیل سننی پڑی تھی۔

اس صحنے میں ٹائیگر جاسوس پر جاسیاں لٹاتا رہا لیکن اوشان بغیر

فل شاپ کاتے کے پوتا جا رہا تھا۔

وہ اس وقت ایک ایسے ماسٹر کا کارنامہ بیان کر رہا تھا جس نے محض ڈیڑھ منٹ میں اپنی کھال اتار لی تھی۔ چانگ سے یاد آگیا کہ بیان بھی ڈیڑھ منٹ کا ہی وقت تھا۔

”اسے باں وہ ڈیڑھ منٹ“ اوشان نے کہا تو ٹائیکر کو تک کر سہا ہوا گیا۔

”لا حول ولا قوہ“ وہ زرب لب بولا۔

”تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایک ماسٹر نے ڈیڑھ منٹ میں ایک سالم ہاتھی کی کھال اتار لی تھی اور ایک نم ہو کر محض چھ پچھوں کی وجہ سے ڈیڑھ منٹ لیٹ ہو گئے“

”بارہ ہزار منٹ چڑھ کر واپس نیچے اترنے میں ڈیڑھ منٹ کی تاخیر کوئی زیادہ تو نہیں، ٹائیکر نے فتنہ مچھوڑا۔ آپس میں ہلکے ہونے کو آپ کو پتا چلتا کہ وہ پتائی کس قدر مشکل چیز ہے“

”اوہ“ اوشان بھٹکا گیا، کل ہم دونوں چلیں گے اور اگلے روز دونوں کو لڑکی کو سر کرنے کیلئے عجیب سے وہ ایکٹے روانہ ہونے لیکن واپسی الگ الگ ہوئی۔ ٹائیکر اس وقت چوٹی پر پہنچا اس وقت اوشان واپس آکر اپنے کمپ میں بیٹری کی مدد سے اپنی دی وی آن کر رہا تھا۔ جب ٹائیکر کو پتائی سے فارغ ہو کر آتا تب تک اوشان اپنی پسند کے چار پروگرام دیکھ چکا تھا۔

”تم خود ہی سوچو“ اوشان نے شرمندہ شرمندہ سے ٹائیکر کو مخاطب کیا میں سنا چکی تھی کسی ایسے شخص کو کوئی کوئی بول جیسے کہ وہ پتائی بھی نہ پاتی ہو۔

”میں بیکھر رہا ہوں، شل فادر“ اوشان زرب لب مسکرا کر ان سے دم تک مسکھارتا رہا۔ میرے پیچھے جب وہ خود کو مکمل سمجھ لے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ سیکھو، اتنا سیکھو کہ کوئی حسرت نہ رہ جائے لیکن یاد رکھو، کبھی ڈیڑھ منٹ کی تاخیر نہ ہونے پائے۔

”میں کوکشن کر دوں گا، شل فادر“ اگلے روز سے ٹائیکر نے واقعی کوکشن شروع کر دیں۔ لیکن اس بار یہ کوکشن اڑتالیس ہزار فٹ کی بلندی سے فری فال کے مظاہرے کی صورت میں۔

اوشان نے بہرام کو کہہ کر حکومت، امریکہ سے خصوصی طور پر ایک ٹیٹ ہیلر حاصل کیا تھا جو قریبی اڑتالیس سے ہزار گز بلندی پر اڑتالیس ہزار فٹ کی بلندی سے اڑتالیس مرتبہ اس جہاز سے کودتا تھا۔

گہریات حرف گوہنے کی ہوتی تو اتنی خطرناک نہ تھی کوئی کوئی والا فوراً ہی پیراشوٹ کھول لیتا ہے اور ٹرسے آرام سے زمین کی طرف اترنا شروع کر دیتا ہے لیکن فری فال میں، گوہنے والا زمین سے پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک بغیر پیراشوٹ کھولے سیکڑوں کی شکل رہ کر اسے نیچے گرتے پھر وہ جھٹکتے سے پیراشوٹ کھولتے ہیں اور آخری چند ہزار فٹ کا سفر پیراشوٹ کی مدد سے طے کرتا ہے۔

ٹائیکر کو بھی فری فال کا مظاہرہ کرنا تھا۔ پہلی جھلک بھگت پر تو اسے دانتوں پیسنے آئے۔ جب اس نے سیکڑوں کی رفتار سے زمین کی طرف گرتا شروع کیا تو موت

سامنے نظر نہ آئی، اس کے باوجود کہ ہر ذی روح کو ایک نایک دن موت کا ڈانڈہ دیکھنا ہے، ہر شخص اس سے خوفزدہ رہتا ہے۔ بہادر سے بہادر آدمی بھی موت کو سامنے دیکھ کر ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال ٹائیکر کے سامنے بھی درپیش تھی گو اوشان نے اس کی تربیت میں کوئی کٹر سرب چوٹی تھی اور اس کا دل مضبوط کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن آخر کار وہ انسان تھا۔

سو موت کو سامنے دیکھ کر ٹائیکر بھی ایک لمحے کے لیے لرزا لیکن اگلے ہی لمحے وہ پچھتے ٹائیکر بن گیا، ساتھ ہی پانچ ہزار فٹ کی بلندی تک وہ زمین کی طرف سے اترتا ہے زمین کی طرف آیا لیکن پھر اس نے کھٹکا، مگر پیراشوٹ کھول لیا اور اطمینان کے ساتھ زمین پر اترنے لگا۔

نیچے اوشان زمین پر دائرہ بنا کر بیٹھا تھا، ٹائیکر کو اسی دائرے میں اترنا تھا۔ وہ دیکھتا تھا کہ ٹائیکر اس کا ایک ہر دائرے سے باہر نہ گیا۔ پہلے تو اوشان بھٹکا لیکن پھر اس نے بروج کر کر کر ٹائیکر کی پہلی جھلک سے اسے معاف کر دیا۔

یہ بھی شکر تھا کہ ٹائیکر زیادہ مست جھٹکتے سے زمین پر اترنے کے باوجود گرنا نہ لڑکھڑا رہا تھا۔ وہ اوشان اس کی ضرورت نہ تھی۔ ٹائیکر نے قدم زمین پر پڑتے ہی پیراشوٹ کی کڑیاں کھولیں پیراشوٹ لیٹا اور اس تیز رفتار گزائی میں چاہتا ہوا سے دوبارہ اترنے سے جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔

نصف گھنٹے بعد وہ اتریں پیراشوٹ اڑ رہا تھا اور چالیس منٹ بعد وہ ایک بار پھر جہاز سے کود چکا تھا۔

اس دن شہزادہ سات مرتبہ فری فال کا مظاہرہ کیا بنام کو جب وہ بستر پر لیٹا تو اسے شدید زبرد آ رہی تھی، تھکنے کے

مارے بڑا حال تھا لیکن ابھی اسے اوشان کا دو گھنٹے طویل لیکچر ملنا تھا جس میں اس نے ان کو تباہیوں اور خاموشیوں کی نشاندہی کرتی تھی جو اس دوران شہزادہ سے سرزد ہوئی تھیں۔

ٹائیکر نے سوتے جاتے اوشان کی نصیحتیں، ہدایتیں اور ڈانٹ ٹیٹ سنی اور وعدہ کیا کہ اگلے روز وہ انہیں دہرائے گا۔ اوشان کا لیکچر کوئی ڈھائی گھنٹے جاری رہا لیکن اس کے باوجود ٹائیکر نے خدا کا شکر ادا کیا کہ سنا جو کچھ قدیم ماسٹروں کے دور میں جہاز اڑنا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اس وقت پیراشوٹ کا کوئی تصور موجود تھا وہ نہ اسے کم از کم ڈھائی سو ماسٹروں کی فری فال کے قصے تو ضرور یاد تھے۔

ٹائیکر سات روز تک مسلسل فری فال کا مظاہرہ کرتا رہا۔ بالآخر اوشان نے پہلی سے اپنے اطمینان کا اظہار کیا تو تربیت کا اگلا مرحلہ شروع ہو گیا۔

یہ مرحلہ بلند بالا چٹانوں سے سمندر میں کودنے کا تھا۔ ٹائیکر دس روز تک اس مجلس کے کرب و انج پانچ ہزار فٹ بلند چٹانوں سے شمالی بحرالکاہل میں جھلک رہا تھا۔

ٹائیکر ایک بار جھلا گیا تو فوراً ہی دوسری جھلا جگ کے لیے چٹانوں پر چڑھنا شروع کر دیتا، ایک ایک دن میں وہ ہندہ ہندہ بار سمندر میں کودتا رہا۔ ہر دن کے اختتام پر حسب معمول اسے اوشان کی نصیحتیں اور طویل لیکچر ملتا رہتا جس میں ٹائیکر کی غلط جھلا گوں پر اس کی گوشلی ہوتی۔ اب تک تربیت کے بائیس روز مکمل ہو گئے تھے۔ اگلے پانچ دن ٹائیکر کو لوپے کے ایک ٹرسے سے گونے پر زمین میں کا سخرے کرنا پڑا۔

ایک وسیع و عریض میدان میں ٹائیکر کو لوپے کا ایک گول دے دیا جاتا اور اوشان اسے ہدایت کرتا کہ اس گولے پر میدان کے گرد چکر پکڑے کہ جسے چکر پکڑوں کے بعد ٹائیکر دس منٹ سستا اور پھر اگلے مرحلے کے لیے تیار ہو جاتا۔

پانچ دن میں اس نے میدان کے کوئی کچھ سو چکر لگائے لیکن اختتام پر اوشان پھر بھی مطمئن نہ تھا۔ ٹائیکر کو خیال تھا کہ شاید اوشان اسے مزید چکر لگانے کی ہدایت کرے گا لیکن اس نے اپنے بھائی بھرم کو صندوق لکھوائے اور وہ واپس چارہ گر روانہ ہو گئے۔

ٹائیکر کو جیت تھی کہ اس دن کے بجائے وہ محض ستائیس دن کے بعد ہی واپس کیوں جا رہے ہیں۔

”کیا ٹریننگ کی مدت کم کر دی ہے، شل فادر؟“ ٹائیکر نے اسے دیکھا تھا۔

”ابھی تک دن باقی ہیں، اوشان نے جواب دیا، ”ہرگز روز تم چارہ گر میں گزارو گے“

”اب مجھے کیا کرنا ہو گا؟“ ”یہ پتہ کچھ بتاؤں گا، اوشان نے کہا اور انہیں بند کر کے شام کا کھانا پھیلے ہوئے منظر میں داخل ہو گیا۔ ٹائیکر کے پاس سوائے خاموشی کے کوئی چارہ نہ تھا۔

چارہ گر پیچھے کے بعد ٹائیکر کی تربیت کا آخری مرحلہ شروع ہوا جو تین دن پر محیط تھا۔ ہر صبح سے شام تک اسے جب تک دن بھر کے ہونے کو ٹائیکر کے غصے کی کرب سے مشکل اور محض مرحلہ ہی تھا۔ وہ سات دن تک سیڑیوں پر چڑھتا، سمندر میں کودتا، جہاز سے جھلا گیا، لگنے اور اپنی گولے پر چلنے سے نہیں گھبرا تھا لیکن ان تین دنوں نے اسے نیم رات بھر بیدار کیا تھا۔ اگر اوشان اس مدت میں ایک دن کی توسیع بھی کرتا تو شاید ٹائیکر کو قصا پاگلی ہو کر کسی پاگل خانے میں داخل ہونے پر مجبور ہو جاتا۔

یہ تین دن اس نے رونی کے ساتھ گزارے تھے۔ چارہ گر پیچھے کے بعد اوشان نے جب ٹائیکر کو اس بارے میں آگاہ کیا تو وہ جو تک اٹھا تھا۔

”کیا یہ بھی تربیت کا ایک حصہ ہے؟“ ٹائیکر نے دریافت کیا۔ ”نہیں“ اوشان نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔

”تو پھر مجھے اس پٹرل کے ساتھ رہنے پر کیوں مجبور کیا جا رہا ہے؟“

”تم میری بچی اور سنا جو کے مستقبل کی فکر کے بارے میں بات کرتے ہوئے ادب و آداب ملحوظ خاطر رکھا کرو“ اوشان نے اسے سزائش کی۔

”میں نے کہہ دیا ہے کہ میں اس پٹرل کے ساتھ تین دن تو کیا تین گھنٹے بھی نہیں رہ سکتا“

”وہ چوری چڑیل“ اوشان نے فوراً اسے ٹوکا، ”بھئی کبھی اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کی بچی ہوئی یا نہیں جو کبھی کبھی اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ وہ واقعی پٹرل میں جائے۔ ایسا نہ ہو کہ سنا جو کی فکر کے بطن سے اسالوں کے بجائے جھوٹ پرست جہنم میں وہ سرزمین اس کی منتقل نہیں ہو سکتی“

”جھاڑ میں وہی حکم اور اس کی اولاد ٹائیکر کے تین بدن

آگ لگ گئی۔ میں ان تین دنوں کے بدلے میں مزید تیس دن کوہ پیما، فری فال اور سدر میں کودنے کی تربیت حاصل کرنے کو تیار ہوں۔

”تربیت ختم ہو چکی۔“

”تو پھر یہ کیا ہے؟“ ٹائیگر نے چڑ کر پوچھا۔

”سزا۔“

”کس بات کی؟“

”آنٹنیں اسلو استعمال کرنے کی؟ اوشان نے کہا اور ٹی وی آن کرنے کے لیے آگے بڑھ گیا۔

ٹائیگر چند ثانیے اوشان کی پشت کو ٹھوس تار مارا اور پھر باہر نکل گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے ہر حال میں روٹی کے ساتھ تین دی گز مارنے ہیں۔ انکار کی صورت میں سزا کی مدت میں اضافے کا احتمال تھا۔ اس میں کسی یا تہذیبی کا کوئی امکان نہ تھا۔

اوشان نے شاید روٹی کے کان میں بھی کچھ چھوٹا دیا تھا اسی لیے اس نے ان تین دنوں میں ٹائیگر کا ناک میں دم گردیا تھا۔ ٹائیگر کو احساس ہوا کہ انگڑوں پر لوٹنا شاید اسی کو کہتے ہیں۔ یہ محاورہ قطعی طور پر ٹائیگر کے لیے ہی بنایا گیا تھا کیونکہ یہ تین دن حقیقتاً اس نے انگڑوں پر لوٹتے ہی گزارے تھے۔

روٹی نہ ملنے پر فیلوں سے اسے کھرباشاں کرتی اور وہ طوعاً و کرہاً اسے برداشت کرتا۔ کبھی بار اس نے روٹی پر ہاتھ اٹھانے کا ارادہ بھی کیا لیکن فوراً اپنے خیال کو مسترد کر دیا کیونکہ اس صورت میں بھی سزا بڑھ سکتی تھی اور وہ اس موڈ میں قطعی نہیں تھا۔

خدا خدا کر کے تین دن پورے ہوئے اور ٹائیگر جیتا چلتا جا رہا تھا۔ گرسے نکل بھاگا۔ دنیا کے خطرناک سے خطرناک ترین لوگوں سے ٹھکانے اور مشکل سے مشکل ترین بہات سر کرنے والا۔ آج ہی انسان ایک معمولی سی لڑکی سے ڈر کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔

اس نے اوشان کو صرف یہی بتایا کہ وہ سات دن کے لیے فلورڈا جا رہا ہے تاکہ وہاں تعطیلات گزار کر ان تین دنوں کی کوٹ ڈور کر سکے۔ اس بار اوشان نے بھی اسے نہیں روکا کیونکہ وہ خود بھی محسوس کرتا تھا کہ ٹائیگر کو آرام کی ضرورت ہے۔ تیس دن کی کڑی تربیت کے بعد سات دن کا آرام کچھ زیادہ تھا۔

ٹائیگر کی رخصت ختم ہوئے آج پانچواں دن تھا اور وہ اس وقت نیو اور لینز میں موجود تھا۔

ان دنوں نیو اور لینز میں مروی گلاس نامی کاروبار ہو رہا

ٹائیگر نے ایک نظر لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اس کے اندر گئے کا غلط نکال لیے۔

اندھے سے میں ڈاکٹر ایک نوٹ اور نوٹیشن ہیں سے نکھا ہوا ایک خط پر آمد ہو تو تین صفحات پر مشتمل تھا۔

محترم صدر امریکا!

میں یہ خط اس امید پر لکھ رہا ہوں کہ آپ میری مدد کریں گے۔

خط کے ساتھ منسلک میں ڈاکٹر کا نوٹ درحقیقت ایک جعلی نوٹ ہے۔ مجھے اور دوسرے

بائی گیروں کو یہ نوٹ گف لینڈ فزیشنز کا پوریشن کی جانب سے ادائیگی کی مد میں دیے گئے ہیں۔

جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ ان نوٹوں میں کسی قسم کی کوئی غلطی موجود ہے تو باہر کا پوریشن کے سربراہ مادلش پوٹش نے ان کی واپسی کا مطالبہ

کر دیا۔ میرے پاس اب بھی بیس اور پچاس ڈاکٹر کے بعض نوٹ موجود ہیں لیکن میں نے پوٹش کو

بھی بتا دیا کہ میں دم تفریح کر چکا ہوں۔ میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ وہ لوگ بعض غلط قسم

کی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہیں لیکن یہ سرگرمیاں بہت ہی نئی نوعیت کی ہیں اور میں انہیں سمجھ

نہیں پا رہا۔

اس وجہ سے میرا اندازہ ہے کہ وہ لوگ میری نگہانی کر رہے ہیں، میں مفاتی پولیس یا ایف

بی آئی ٹی تک بھی نہیں جاسکتا۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ پوٹش اور اس کے گھر کے اس

جعلی کرسی کے ذریعے مجھے ایک ٹک کیڑوں کو کھوا کھا کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ

میرے لیے سب سے بہتر صورت یہی تھی کہ میں آپ کو مطلع کروں۔

مجھے اور میری بیٹی کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے، چوسکنا کہ کسی بھی وقت ہم دونوں کو قتل

کر دیا جائے۔ آپ میری آخری امید ہیں۔ اگر آپ کو یہ خط مل جائے تو آپ کسی باحکام شخص کو مجھ

۲۲ فروری شام سات بجے نیو اور لینز میں ۲۳ کینال اسٹریٹ بھیج دیں۔ یہ پتا فریج کوڈرٹز کے

قریب ہے، میں وہاں شیوٹ کے ہمراہ موجود رہوں گا۔

اس ملک اور آب کا خیر خواہ۔

پیری رولی ڈاکس۔

”کیا یہ نوٹ واقعی جعلی ہے؟“ ٹائیگر نے خط کو نہ کر کے

واپس لفافے میں رکھتے ہوئے بہرام سے پوچھا۔

”پیری رولی ڈاکس کے کہنے کے مطابق، بہرام نے ٹائیگر کے ہاتھ سے نوٹ لے کر ایک بار پھر روشنی میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا مطلب؟“

”اس نوٹ کے کوئی ٹیڈیل ہے گئے ہیں اور ٹیڈیل میں یہ اصل ہی ثابت ہو رہی ہے، بہرام نے جواب دیا اس کی دشمنی کا غدار اور انٹر لوگ بظاہر ہر قسم سے پاک ہے۔“

”تو پھر کیا مسئلہ ہے؟“

”یہ کہ نوٹ جعلی ہے اور اس قسم کی جعلی کرسی تیرہ ہزار

میں امریکا میں پھیلائی جا رہی ہے۔“

”تم بھی کہاں کہتے ہو، سوٹ باٹل!“ ٹائیگر کسی سے اٹھتا ہوا بولا۔ ”کبھی کہتے ہو کہ نوٹ جعلی ہے اور کبھی کہتے ہو کہ یہ جعلی ثابت نہیں ہوا، اصل بات یہ تو کہ کیا مسئلہ ہے؟“

”نوٹ بے شک تمام ٹیڈیلوں میں اصل ثابت ہوا ہے لیکن ہمارے سپر کمپیوٹر نے اسے مشکوک قرار دے دیا ہے، لہذا یہ مشکوک ہے۔“

”تو اب کرنا کیا ہے؟“

”تمہیں نیو اور لینز جانا ہے۔“

”صرف مجھے؟“

”ہاں، صرف تمہیں۔“ بہرام نے جواب دیا۔ ”ماستر کا کہنا ہے کہ وہ اس ہم پر تمہارے ساتھ نہیں جائے گا، وہ چاہتا ہے کہ تربیت کے بعد یہ مشن تم تنہا انجام دو تاکہ تربیت کے موثر اثر

غیر متاثر نہ ہونے کا اندازہ ہو سکے۔“

”تھک ہے!“ ٹائیگر نے زیر لب کہا اور دفتر سے باہر نکل آیا۔

ٹھیک چار گھنٹے بعد وہ نیو اور لینز کے لیے پرواز کر چکا تھا۔



بالآخر وہ ایڈریس نظر آئی گیا۔ ایک جاز بار اور دو دو سبلائی شاپ کے درمیان واقع ایک پیرانی عمارت تھی۔ سیڑھیاں بھی تنگ اور قد سے بڑی دکھائی دے رہی تھیں۔

ٹائیگر نے باہر سے عمارت کا جائزہ لیا۔ تمام کھڑکیاں بند تھیں اور ان کی بیرونی سمت آہنی جالیوں نصب تھیں۔ پہلی نظر میں عمارت غیر آباد اور سنسان دکھائی دیتی تھی لیکن ٹائیگر نے تو بہر حال میں داخل ہونا تھا۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اور پہنچا اور پھر اُس نے ایک چوٹی پر دروازے کے باہر لگی ہیں بھادی سی خاموش فضا میں گھنٹی کی آواز سنسی دھماکے کی طرح گونجی لیکن کافی دیر تک دروازے کی دوسری طرف کوئی آہٹ نہ ابھری جس سے اندازہ ہوا کہ کوئی دروازہ کھولے آ رہا ہے۔

ٹائیگر نے ابھی بیٹھ لیا یہ بات کھڑکائی پر تھا کہ اسے تدبیر کی دھمک سنائی دی۔ کوئی آ رہا تھا اور پھر دروازہ کھل گیا۔

اُس کے سامنے ایک دوہلی پتل اور درمیانے قد کی تو بھورت سی لڑکی کھڑی تھی۔ اُس کے بال سیاہ اور آنکھیں بھوری تھیں جو خوف کے مارے اپنے حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں۔ وہ شاید دروازے سے بھاگنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن جب اُس نے ایک بھادی بھر تک شخص کو دروازے کے نیچوں پنج کپڑے دکھائے تو خود کو پہلے بس محسوس کر کے بے اختیار دسک اٹھی۔

لڑکی نے ذرا سا پیچھے ہٹ کر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر پٹ تھا لیا اور لڑکی باوجود کوشش کے دروازے کو پنج بھر بھی نہ ہلا سکی۔

ادھر سے ناکام ہو کر اُس نے ٹائیگر کے پہلو سے نکل بھاگنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے اسے بھی ناکام کر دیا۔ اُس وقت اُس کی نگاہیں لڑکی کے عقب میں اٹھیں۔ دو قومی ایجنٹ افراد و خوناک چہرے لڑکی کی طرف بڑھتے دکھائی دیے۔

ایک شخص نے ٹائیگر اور لڑکی کی طرف ہاتھ اٹھا کر کچے کہا جب کہ دوسرے نے سائنلر لگے ریلو اور سے فائر تھوک دیا۔ گولی دروازے کے پٹ میں لگی۔

ٹائیگر نے خوف سے کانپتی ہوئی لڑکی کو کمرے پر کڑا نکھایا اور دیوار کی آڑ میں کھڑ کر دیا۔ اب وہ پھر تلو آدوں کی طرف متوجہ تھا۔ دونوں اب مزید آگے بڑھ آئے تھے۔ ریلو اور دروازے کے دوسرے فائر کے لیے ریلو اور سیدھا کیا لیکن اب ٹائیگر نے فضا میں لپٹ کا استعمال کیا اور ریلو اور پر وار پھل کر منٹ وڈ ہال کی عقبی دیوار سے جھانکا۔ وہ بڑی طرح ڈگرا بدبو سے ٹھکانے کے سبب اُس کی زرخیز کی پٹی ٹوٹ گئی تھی۔ اُس کی چیخ آخری ہی ثابت ہوئی تھی کیونکہ جیتنے ہی

اُس نے گردن ڈال دی اور ساکت ہو گیا۔

اُس کا ساتھی حیرت سے انکھیں پھاڑتے دروازے پر پہنچا۔ دوا کو کو کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کر سکا ٹائیگر نے حیرت اُس کی آنکھوں میں سمجھ کر دی۔ کہنی اس مرتبہ بھی اس نے بائیں ہی استعمال کی اور پل بھر میں مخالف کی پسلیاں آہستہ سے گڑبڑ ہو کر رہ گئیں۔

ٹائیگر لڑکی کی طرف مٹا جواب بھی دیوار کے ساتھ ٹکی مٹ مٹ کانپ رہی تھی۔ اُسے پلٹ کر یہ دیکھنے کی ضرورت نہ تھی کہ دونوں مر گئے ہیں یا نہیں۔

اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور اُسے تقریباً گھسیٹ کر باہر بھیدل اُترنے لگا۔

وہ پیری روٹی ڈاکس کے گھر میں دو اجنبیوں کی موجودگی پر غور کرنے لگا۔ اُس کے دہن میں یہ بات پہلے ہی آئی تھی کہ کہیں یہ اُس کے لیے کوئی جال ہی ثابت نہ ہو۔ وہ بہت سی جراثیم پیشہ تنظیموں کو مطلوب تھا ممکن تھا کہ فانیہ نے باکسی اور تنظیم نے ٹائیگر کو ہلاک کرنے کے لیے یہ سازا منصوبہ تیار کیا ہو۔

یہ بات سارے چرموں کے ظلم میں تھی کہ ٹرم جہاں بھی دوا ہو تاجے ٹائیگر وہاں جا چکے تھے اس لیے انہوں نے جھلی کر سکی کا گھڑا پھیل کر اسے نرو اور لینڈ بلایا ہوا تھا کہ اسے گھبرا جائے۔

بہر حال اب وہ گیا تھا، جو ہو گا دکھائے گا اُس نے دل ہی دل میں کہا اور لڑکی کو ساتھ لے کر سیڑھیاں اُتر کر کینال اسٹریٹ پر آ گیا جہاں اب بھی ٹرک کا ہی عالم تھا تو ذرا دیر پہلے تھا۔

اب ٹائیگر نے نور لڑکی کا جائزہ لیا۔ وہ ہنوز خوفزدہ تھی۔ اُس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ خود کو دو شیعہ طائفوں کے درمیان گھرا محسوس کر رہی ہے۔ ایک شیطانی کو ٹائیگر نے ٹھکانے لگا دیا تھا جب کہ دوسرا وہ خود تھا اور لڑکی اُس کے ساتھ آئے پر مجبور تھی۔

ٹائیگر کو اُس کے نقوش بھی جانے پہچانے کے سہے تھے۔ پہلے وہ راستہ یاد رکھتا لیکن جب اس نے دوبارہ اُس کے چہرے کو بڑھا تو اُسے یہی محسوس ہوا کہ اُس کے ساتھ روٹی چل رہی ہے۔

لڑکی حیرت انگیز طور پر روٹی سے متاثر تھی۔

ایک لمحے کے لیے ٹائیگر کے منہ کا فائدہ کڑوا سا ہو گیا لیکن چند ہی ثانیوں میں اُس نے خود کو سنہال دیا۔ روٹی بے شک اُسے تنگ کر چکی تھی لیکن اُس سے بیاد تو کر لی تھی جب کہ وہ خود بھی توجہ ہونے کے باوجود اسے چاہتا تھا۔ لڑکی روٹی سے متاثر تھی تو کیا ہوا۔ کم از کم روٹی کی طرح اُسے پریشان تو نہیں کرے گی۔

کینال اسٹریٹ سے وہ دونوں ایک گلی میں مڑ گئے یہاں پر تو دکاندار کوئی ایک شخص بھی موجود نہ تھا۔ لڑکی چند قدم چلنے کے بعد ایک بگ کھڑی ہو گئی۔ ٹائیگر کو بھی رک جانا پڑا۔

”مم... میں... ت... تم نے میری زندگی بچائی ہے اتنی دیر میں لڑکی پہلی مرتبہ بولی تھی۔ اُس کی آواز بھی اُس کی طرح خوبصورت تھی۔ میری بگھ میں نہیں آ رہا کہ اُس طرح کہا را شکریہ ادا کروں“

”کہا را تم کیا ہے؟“ ٹائیگر نے بھی پہلی مرتبہ ہی اُسے مخاطب کیا۔

”انجلیک روٹی وڈا س“

”تب تمہیں میرے کچے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے“ ٹائیگر نے اُسے بتایا۔ ”میں اُس گھر میں پیری روٹی ڈاکس نامی ایک شخص سے ملے گیا تھا“

”مم... مگر تو کون ہو؟“ لڑکی کی آنکھوں میں ایک بار پھر خوف جاگ اٹھا۔

”ڈرومٹ، میں دشمن نہیں دوست ہوں“ ٹائیگر نے اُس کا کندھا پھٹ پھٹایا۔ ”میرا نام شہزاد ہے“

”کیا تم ایف بی آئی سے ہو؟“

”نہیں“ ٹائیگر نے جواب دیا۔ ”لیکن اور کچھ مت پوچھنا، میں جواب نہ دے پاؤں گا“

”تم نے کہا ہے کہ مجھ سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہو؟“ لڑکی نے اُسے یاد دلایا۔

”ہاں، لیکن اس جگہ کھڑے نہیں“

انجلیک نے بے لگنی سے اُس کا ہاتھ تھام لیا اور آگے بڑھنے لگی۔ ”میرے ساتھ آؤ“

دونوں ایک بار پھر کینال اسٹریٹ پر پہنچ گئے۔ اب اُن کا رخ فریج کو روٹنے کی طرف تھا۔ جب وہ بورین اسٹریٹ پر پہنچے تو روک گئے۔

”اس جگہ ہمارے میں کیا خیال ہے؟“ ٹائیگر نے پوریں اور سینٹ پیٹر ز اسٹریٹ کے سنگم پر واقع ایمرز ریسٹورنٹ کی طرف اشارہ کیا۔ ”ہم یہاں چھکر نہ صرف آئیں کر سکیں گے بلکہ خود کو ظاہر کر کے بغیر روٹی کی گلیوں پر گنگہ بھی دکھ سکیں گے“

چند منٹ بعد ہی دونوں ریسٹورنٹ کی بالکونی پر موجود تھے۔ ٹائیگر نے اپنے اور لڑکی کے لیے لائٹ جوس کا آرڈر دیا تھا۔

”تم نے... تم نے اُن آدمیوں کے ساتھ کیا کیا تھا؟“ جوس کے چند گھنٹے پہلے کے بعد انجلیک نے ٹائیگر کو مخاطب کیا۔ اُس کی بڑی بڑی آنکھیں ٹائیگر کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

”میں نے انہیں باہر بھیج دیا“ ٹائیگر نے عام سے انداز میں کہا لیکن جب انجلیک کی استقامت پر نگاہیں کر محسوس کیا تو اپنے بھلی مزید وضاحت کر دی۔ ”وہ ہم دونوں کو ہلاک کر دینا چاہتے تھے سو میں نے انہیں قتل کر ڈالا“

”تن... قتل... کر ڈالا؟“ لڑکی نے بھوک لگا۔

”ہاں“ ٹائیگر نے جوس کا گھنٹ بھرتے ہوئے جواب دیا۔

”بہر حال، اسے چھوڑ دو۔ مجھے اس وقت تباہی یا پیری روٹی ڈاکس کی صفائی کی ضرورت ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم لوگوں نے میرے لیے کوئی جال بچھایا تھا؟“

”یہ تو اُن لڑکی کا ہاتھ تھا“ جوس نے ہلکی سی ہنسی سے پوچھا۔

پیری روٹی ڈاکس میرے والد تھے اور وہ سر پہلے ہیں، اب لوگوں نے ہان کے دوسرے ساتھیوں نے انہیں آج صبح قتل کر دیا ہے“

انجلیک کی آنکھیں تنگ ہو گئیں لیکن اُس نے ہاتھ کی پشت سے خود اپنے آنکھیں مل کر آنکھوں کو پھٹنے سے روک دیا۔ ”گلف لینڈ کے بعض افراد کا کہنا ہے کہ انہوں نے میرے والد کو پھیلے کی آلاش سے جھلس کر ایک بلے اور تیرہ دھار کیل برگر سے دیکھا تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو لیکن جب میں نے انہیں دیکھا ان میں جو بھڑکی سی زندگی باقی تھی انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں گلف لینڈ کے آدمیوں نے چہرے سے گھاؤ لگا دیا ہے۔ پولیس کے آنے سے پہلے یہ وہ انتقال کر گئے۔ میں نے اپنے طور پر انہیں تنگ کی کوشش کی لیکن کسی نے میری بات پر یقین نہیں کیا“

اب انجلیک کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے کہ رضا داروں کو ہنگو رہے تھے۔ اُس نے انہیں روکنے یا تنگ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تھی۔

”یہ سب کیوں ہوا؟“

”اس لیے کہ اب تمام لوگوں نے گواہی دی تھی کہ انہوں نے خود میرے والد کو قتل کر گئے دیکھا تھا“ انجلیک نے جواب دیا۔ لیکن پولیس خود بھی جانتی ہے کہ میرے والد مارشل بوتنے سے کس قدر نفرت کرتے تھے اور یہ کہ گلف لینڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ نرو اور لینڈ کا پولیس ایجنٹ بھی باہمی جاننا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اسے ایک حادثہ ہی قرار دیتا ہے“

انجلیک خاموش ہو گئی۔ ٹائیگر نے بھی بوتنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

”یہ سب کیوں ہوا؟“

”اس لیے کہ اب تمام لوگوں نے گواہی دی تھی کہ انہوں نے خود میرے والد کو قتل کر گئے دیکھا تھا“ انجلیک نے جواب دیا۔ لیکن پولیس خود بھی جانتی ہے کہ میرے والد مارشل بوتنے سے کس قدر نفرت کرتے تھے اور یہ کہ گلف لینڈ کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ نرو اور لینڈ کا پولیس ایجنٹ بھی باہمی جاننا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اسے ایک حادثہ ہی قرار دیتا ہے“

گلف لینڈ کے مشرقی حداثہ اور پرنٹنٹول حاصل ہے اور اگر وہ چاہے تو خود کو تاحیات صدر منتخب کروا سکتا ہے۔ کارپوریشن کے تحت حرف وادہ کا ہونا ہے جس کی اجازت ہوتے وقت سے بصورت دیگر اس کام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

گاسٹن ٹیوی دیکھنے کے لیے خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنی بیوی کو دیکھ کر کہنے لگے کہ کیا جو انجیل کو اپنی ہاتھوں میں لیے تھیں اسے دیکھ رہی تھی۔ روز ریوی انجیل کو اس کی طرف بڑھ گئی۔ جب وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں بیکر کے کئی کین تھے۔ گاسٹن نے ایک کین لیے۔ لیگولا جب کہ دوسرا بیکر کی طرف بڑھا تو ایک بیکر نے جیب سے جیب سے تیار کردہ شراب بائیر نہیں پینا تو گاسٹن نے حیرت زدہ نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن کین سے کچھ نہیں ہوا۔ انجیل نے بھی اس انکشاف پر شہزاد کو ستائش انداز میں دیکھا۔

گاسٹن نے بیکر کے دین لینے سے محسوس کیا اور پھر بولنا شروع کیا کہ اگر کوئی ان بیکر کارپوریشن میں شامل نہ ہو تو یہ غنیمت اسے نقصان پہنچانے سے بھی باز نہیں آئے اور یہ نقصان کسی بھی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کوئی حادثہ، آگ وغیرہ یا بھی ہوتا ہے کہ اس بے یارے کی کشتی ہی تباہ ہو جائے۔ کبھی کوئی ماہی گیر کسی مگلی کی گھیر دیا جاتا ہے اور اس کی ناک یا دانت وغیرہ ٹوڑ دیے جاتے ہیں۔ تین چار ماہ پہلے تک تو صورت حال یہ تھی کہ غلیج کے ساحلوں پر صرف وہی شخص پھینکا پکڑ سکتا تھا جو کارپوریشن کا کارکن ہو۔

”کیا میری روٹی ڈاکس کارپوریشن کا کارکن تھا؟“ ٹائلیگینے ربوی کے خاموش ہونے پر پوچھا۔

”وہ؟“ ہاں، میں بھی اس کا کارکن ہوں، تم خود ہی بتاؤ ایسی صورت میں ہم بھلا ہونے کی دشمنی کیسے اور کیونکر کر سکتے تھے۔ کارپوریشن میں شمولیت ہماری مجبوری تھی لیکن اس کے باوجود ہم لوگ ہونے سے بے پناہ نفرت کرتے تھے۔“

”غیر قانونی پراکسی ٹیڈ اور یہ معاشرتی تو بیکر جب کہ کوئی ان چیزوں کو ثابت کرنا مشکل ہے۔“ ٹائلیگینے کہا۔ ”کیا تم کوئی ایسی بات جانتے ہو جس سے ہونے کا جعلی کرسی کے کاروبار میں شامل ہونے کا ثبوت مل سکے؟ کیا تمہارے پاس بھی ایسا کوئی نوٹ ہے جو میری خط کے ساتھ ہی بھجوا تھا؟“

گاسٹن نے جواب دینے کی بجائے پیڈر کے رسنگ یا اور اس کا گڑھا احوال اگل کر ایک لینڈ ہنگ قبضہ گزارا۔ رقم کیا ہے، میں کچھ نہیں جانتا کیونکہ تیرہ بھائی کی موجودگی میں وہ ملنے سے

روٹی تو کس کا رہیوں گا۔

وہ کچھ دیر گاسٹن ربوی اور گلز فلارٹر سے ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا اور پھر اپنے مقصد پر آگیا۔

پہلے تو میں آپس میں بتا ہوں کہ کس کس بات کا علم ہے اس کے بعد تم مجھے گلف لینڈ اور جعلی کرسی کے بارے میں جانتے ہو، تانا؟ دونوں نے اس بات میں سر ہلایا لیکن ٹائلیگینے کچھ نہیں بولے۔ ”مجھے میری روٹی ڈاکس کا ایک خط اور تیس ڈاکر نوٹ ملا ہے۔ میری نے خط میں لکھا ہے کہ یہ نوٹ جعلی ہے لیکن لیڈر ٹیڈ نے اور بیکر چیک میں وہ نوٹ اصل ثابت ہوا ہے جب کہ میری نے یہ بھی لکھا ہے کہ نوٹ کے جعلی ہونے کے سلسلے میں اس کے پاس ثبوت بھی ہے۔“ اس کے بعد شہزاد نے انیس پانچ بیان سنے اور انجیل پر حملے سمیت تمام تفصیلات بتائیں۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ اس بارے میں کیا کچھ جانتے ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ میری مدد کرو۔“

گاسٹن ربوی ٹائلیگینے خاموش ہو جانے پر بھی چہ بیٹھا رہا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ میز کی ٹاپ پر رکھ لیے اور کہا۔ ”جی جی، تم نے لگا۔ وہ بار بار ہونٹوں کو بھی دانتوں کے دباؤ تھا صاف ظاہر تھا کہ کچھ تانے سے جھجک رہا ہے۔“ ٹائلیگینے جھپٹنے کی بجائے چپ بیٹھا اس کی حالت سے گلف انداز میں بتا رہا۔

کئی منٹ کی خاموشی کے بعد گاسٹن خود ہی گوہاؤ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں کہاں سے شروع کروں۔ ”وہ جھپٹتے ہوئے بولا۔“ یہ کوئی دو سال پہلے کی بات ہے جب مارشل ہونے لگے گلف لینڈ کارپوریشن کا صدر بنا۔ اس وقت تک یہ ایک جھوٹا ادارہ تھا جو رفتہ رفتہ ترقی کر رہا تھا لیکن اس نے سب کچھ بدل ڈالا۔ اس نے تمام ماہی گیروں کو کارپوریشن کا کارکن بنانے کی ہم چلائی پھر اس نے کارپوریشن کی رقم سے یعنی ایسی نامی و سہ نامی زمین خریدی اور اسے جدید تیرین ماہی گیر چارز میں تبدیل کر ڈالا۔ جلد ہی اس نے بد معاشرانے شروع کر دیے۔ اس نے ایسے ماہی گیروں کو قمرے دیتے شروع کیے جنہیں بیکر سے قمرے نہیں مل سکتے تھے۔ قمرے دینے کے بعد وہ اپنے بد معاشرانے ان لوگوں کے پاس بھیج کر انہیں ڈراما، جھگڑا اور انہیں کارپوریشن میں شامل ہونے پر مجبور کرنا۔ اگر وہ لوگ ڈاکرنگ کرنا یا کارپوریشن میں شمولیت سے انکار کرتے تو ہونے ان کی کشتیوں پر قبضہ کر لیتا۔

”چرخ کارپوریشن میں شمولیت کے غیر زائف اسٹاک یعنی بڑا کسی کارپوریشن پر قبضہ کرنا ہے جس کی وجہ سے ہونے کو اس وقت

میرے والد کے بہترین دوستوں میں سے تھا۔ وہ کرسی ٹائی لینڈ کا کارپوریشن ہے۔ ڈیڈی کی طرح وہ بھی شروع سے ہونے کا مختلف رہا ہے اس نے پچھلیوں کے فلٹ پر گلف لینڈ کے قبضے کی مخالفت بھی کی تھی۔“

”اگر وہ تمہارے ڈیڈی کا دوست تھا تو کیا ہونے سے نہیں سمجھ جاتے گا کہ تم اس کے گھر رہ رہی ہو؟“

انجیل نے لفظ بھگے لیے سوچا پھر بولی کہ گاسٹن گراڈل ہنڈل میں رہتا ہے جب کہ گلف لینڈ کے دفاتر، ان کا پلانٹ اور ڈاکس، یہی چیزیں یہاں رہو اور لینڈ میں ہے۔ گراڈل ہنڈل یہاں سے پچاس میل دور ہے اور اگر میں یہاں سے غائب ہو کر وہاں چل جاتی ہوں تو کسی کے ذہن میں یہ بات نہیں آئے گی کہ میں ایک ایسے دیہ میں چل گئی ہوں جہاں ہر کوئی مجھے جانتا ہے۔“

”بہر۔“ چلتے ہیں۔“ ٹائلیگینے جس کے بل کی رقم تیرہ روکھے ہوئے کہا۔ ممکن ہے تمہارا کپڑا ربوی جعلی کرسی کے منصوبے کے بارے میں کچھ بتا سکے، وہاں راستہ کون سا جاتا ہے؟“

”شہرے بار جانے کے لیے بولیں ٹائیڈ اور اس کے بعد مغرب کی جانب اسٹیٹ ہائی وے دن۔“

✽

”... یہ میری بیوی رہتی ہے اور یہ میرے بچے ہیں۔“ ربوی اور پوزو ماہی گیر کپڑا گاسٹن ربوی نے اپنے خاندان کو شہزاد سے متعارف کرایا۔ ”بیکر، نینسی، لوئیز، نینا، کارل۔“ اس نے اپنے تیرہ بچوں کے نام بتائے۔ اختتام بولی کے نام پر ہوا جو باہر سے بھی ابھی گھر میں داخل ہوا تھا۔

شہزاد اس تمام مرحلے میں بڑبڑا رہا۔

”اور یہ میرا جیٹا بھائی گلز فلارٹر ہے۔“ اس نے اپنے بیٹوں میں سے ایک جھپٹے کے موٹے شخص کی طرف اشارہ کیا۔ ”میرا نام شہزاد ہے۔“ ٹائلیگینے کہا اس انداز میں پناہ نام بتایا کہ انجیل قبضہ کر گئے تیرہ نہ ملے۔

تیرہ بچوں اور تین بھائیوں کے تعارف کے بعد ظاہر ہے ”ٹائلیگینے کا انداز قیامت دہی ہو سکتا تھا۔ انجیل کے قبضے پر ٹائلیگینے جو تک کو آئے دیکھا۔ اس کے ہنسنے کا انداز بھی کوئی حد روٹی جیسا ہی تھا۔

لعنت ہو، شہزاد نے دل میں دل میں خود کو تیرا بھلا کہا۔ یہاں کام کسے آیا ہوں، اگر اس لڑکی اور روٹی کی مشابہت میں

نہیں کی، چند ثانیوں بعد خود انجیل نے ہی بات شروع کی۔ اس کے بعد وہ لوگ... جنہیں تم نے کھل کیا ہے میرے بچے پڑ گئے تھے۔ کیا تمہارا ڈیڈی نے آج شام کسی کو بلوایا ہے چنانچہ میں قہر کر وقت کا انتظار کرنے لگی۔ پھر میں چھپتے چھپاتے یہاں آگئی لیکن لیڈر انہوں نے میرا بچہ لیا تھا۔ کوئی گھنٹی بجنے سے ذرا دیر پہلے ہی میں نے عقبی دروازہ پر کچھ شور مچا تھا۔ اسی وقت گھنٹی بج اٹھی۔ ابھی میں دروازہ کھولنے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ عقبی دروازہ ٹوٹ گیا اور میں بھاگ کھڑی ہوئی جب میں نے دروازہ کھولا وہ میرے مین کچھے پہنچے پچھے تھے۔ میں خوفزدہ تھی اس لیے تمہارے بارے میں بھی کوئی فیصلہ نہ کیا تھا۔ پہلے میں ہی سمجھی کہ تم بھی انہی کے ساتھ تھے لیکن جب تم نے مجھے ان سے بچا کر دیوار کے عقب میں لکھ کر دیانت میں سمجھی کہ تم ان کے دوست نہیں بلکہ۔“

”تمہارے والد نے جعلی کرسی کے بارے میں خط میں جو کچھ تحریر کیا تھا تم اس کے بارے میں کیا جانتی ہو؟“

”بہت زیادہ نہیں۔“ انجیل نے جواب دیا۔ ”انہوں نے خط لکھنے سے پہلے رہتا ہی تھے۔ تم نے کہا تھا ایڈل ان کا کہنا تھا کہ مارشل ہونے لگے گلف لینڈ کو بعض اپنے بچاؤ کا راستہ بنایا ہے۔ درحقیقت وہ یعنی ہونے جعلی کرسی کے کسی گینگ سے وابستہ ہے اور وہ اسے پھیلانے کے لیے کارپوریشن کو استعمال کر رہا ہے۔“ ان کا بھی کہنا تھا کہ یہ کام اتنے بڑے پیمانے پر چور رہا ہے جس سے پورے ملک کی معیشت تباہ ہونے کا اندیشہ ہے۔“

”مگر وہ ثبوت کہاں ہے؟“

”میں نہیں جانتی۔“ انہوں نے گل ہی اسے کہیں چھپایا تھا۔ وہ کل تباہی بخشی سے کھڑے تھے اور وہی پر کچھ بتایا تھا کہ صد کی طرف سے کسی فرد کے آئے تک وہ ثبوت کہیں چھپا آئے ہیں۔ انہوں نے مجھے جگہ کے بارے میں بالکل نہیں بتایا۔ جی کہ مرنے وقت بھی نہیں۔“

ٹائلیگینے خاموش بیٹھا لامحسوس کی چکیاں لیڈر اور انجیل اس کے کپڑے پر نظر پڑا جس سے یہ سوچتی رہی کہ کیا یہی وہ شخص ہے جو کچھ دیر قبل دو افراد کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے۔

”تمہارا گھر محفوظ نہیں رہا۔“ ٹائلیگینے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ ”کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تم آگے چند دنوں تک رہ سکو؟“

”گاسٹن ربوی کا گھر ہے۔“ انجیل بلا جھجک بولی۔ ”وہ

بلائی کلاں کی کوچوں میں یونے والا تھانے سہج
کلاں کی کوچوں میں یونے والا تھانے سہج
کلاں کی کوچوں میں یونے والا تھانے سہج

سرکش

محمود احمد مودی

کے ایڈیٹر جس قلم سے

12 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت مکمل سیٹ - 720/- روپے

مکتبہ القریش، سرکلر روڈ، اردو بازار

لاہور، فون: ۷۶۸۹۵۸

بر رکھ دیے جہاں سے نکالے تھے اس کے بعد اس نے اپنے
ناخن کی مدد سے کوہرٹ کا لمبی فون کھول ڈالا۔ چند ہی ثانیوں
بعد وہ ایک شارٹ ریج ڈیوائس اس میں فٹ کر چکا تھا۔
مزید دو منٹ بعد اس کے دفتر سے نکل کر لوٹنے کے دفتر میں
داخل ہو رہا تھا۔

لوٹنے کے دفتر کی سجاوٹ قابل دید تھی دیواروں کے
ساتھ شیشے کے خوب صورت ٹیکے بنے ہوئے تھے جن میں بحری
جہازوں کے چینی مٹی اور شیشے کے بنے ہوئے ماڈل رکھے ہوئے

کر دوا نہ بھڑ دیا۔ اب وہ مقفل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ سینٹرل
اک سمیت اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔

تھانے لینڈ کا مپکس کا اندر قی حصہ خاموش اور تکیک
غائب کا مپکس ایسٹ بینک پر متعدد ڈاکس اور ڈھیراؤ سڑک کے
درمیان واقع تھا۔ یہاں فریج کو آرٹ کے اس پاس دربان نے
بیسس پی پر مصنوعی نوڈی بھی بتائی تھی مگر گلف لینڈ کا مپکس
دریا کے مین چینل پر سسٹے انٹریٹ وارف اور اوریج انٹریٹ
کے درمیان تھا۔

اندر داخل ہونے کے بعد ٹائیگر چند سیکنڈ سے حرکت
کروا اس کی لینٹا ریلیکس کسی بات سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس
کی آمد کو محسوس کر لیا گیا ہے۔ سامنے ہی میڑھیاں نظر آرہی تھیں
ہائیکر انہی کی طرف بڑھ گیا۔ ڈراڈر بعد ہی وہ ٹاپ فلور پر چڑھا
اس نے فرسٹ فلور کے عام دفاتر آڈیٹوریم اور سینٹرل
فلور پر پہنچے ہوئے میڈنگ ہال کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اس کے
اپنے تجربے کے مطابق صرف ٹاپ فلور سے ہی کوئی مطلب کی
چیز مل سکتی تھی۔

تیسری منزل کی راہداری میں اسے گزرتے ہوئے وہ
دائیں بائیں بٹے ہوئے دفاتر کا جائزہ لینا رہا تھا۔ چیف آف
سیکورٹی انٹون کوہرٹ، مارشل بوٹس اور ہٹس ایکٹ دل
ڈوبلوس کے دفاتر ساتھ ساتھ واقع تھے۔ ٹائیگر نے چند ثانیے
سوچا اور ریکورڈی چیف کے دفتر سے اپنے کام کے آغاز کا
فیصلہ کیا۔

دروازہ کالک اس کے لیے کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔
لیکن اس بار اس نے یہ احتیاط ضرور ملحوظ رکھی تھی کہ دروازے
کا پورا مینڈل ہی اس کے ہاتھ میں نہ آجائے اس نے قفل
کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

اسے ڈوبلوس کی تلاش تھی تاکہ اپنے کام کے مام حلیم
کر کے یا پھر اسے داروں کے شیڈول دیکھ سکے تاکہ اپنے کام کی
تکمیل کے لیے وقت کا تعین کر سکے۔ اس نے متعدد دروازے اور
بازیں دیکھیں لیکن اپنے مطلب کی کوئی شے حاصل نہ کر سکا۔ البتہ
اسے یہ معلوم ہو گیا کہ عمارت کا ڈھیراؤ ہر ایک کھٹے بعد ہوتا تھا
آغاز گراؤنڈ فلور سے ہوتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ چونکہ گراؤنڈ
منزل پر آئے والا تھا۔

تلاش کے باوجود وہ ڈوبلوس کی رومر مائل ڈکر یا اپنا پتھر
اس نے سادے کافلات احتیاط کے ساتھ واپس آجی جگہوں

”سردی گراس کے دوران فٹنگ بہت کم ہوگی اس لیے آئندہ
چھ دن تک میں بھی باہر نہیں جاؤں گا۔ تم فکر کرو وہ پہلے محفوظ
رہے گی اور اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے گی تاؤ میں ہائیگر
نے اپنے دہرے پیشانی سے ویسے بخدیک ایک خوبصورت ٹولی پتا
نہیں؟ تم اسے پسند کرتے ہو یا؟“
”شاید!“ ٹائیگر نے فوراً اعتراض کر لیا، شاید اس طرح وہ
اس سے جان چھڑانا چاہتا تھا، میں انٹرپورٹ کے قریب جنٹیل
بولیوار ڈیرو ٹیٹراپ موٹل کے کمرہ نمبر اٹھاون میں مقیم ہوں
ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا، اگر کوئی بھی بات، چھو یا میری مدد کی ضرورت
ہو تو مجھے کال کر لینا۔ خون پر صرف کمرہ نمبر بتا دینا، مجھے پیغام مل
جائے گا۔“

ٹائیگر کیپٹن سے فارغ ہو کر انجیلک نے اس پنچا چورڈ
بروی کے ساتھ دوسرے کمرے میں جا چکی تھی، اس نے روٹی کی
ہم شکل اس خوبصورت لڑکی کو خدا حافظ کیا تو اس کی نگاہوں میں
پیشے پر بندگی کی جھلک صاف طور پر دیکھنے میں آ کر رہ گیا
تھا۔ خود ٹائیگر کو بھی وہ اچھی لگی تھی۔

حالانکہ وہ روٹی کی ہم شکل تھی لیکن شاید اسے اس لیے پزند
آئی تھی کہ وہ روٹی کی طرح نرم نہیں بناتی تھی۔
نواور لینڈ واپس آئے ہوئے ٹائیگر کا ذہن مسلسل صحت حال
کا تجربہ کرتا رہا ہے۔ اسے جانک ہی احساس ہوا کہ اس کے پاس وقت
بے حد کم ہے اور یہ کہ ابھی اسے بہت سا کام بٹا ہے۔

اس نے فوری طور پر فیصلہ کیا کہ آج ہی رات اسے گلف
لینڈ فٹ مینز کا رپورٹس کا اندرونی جائزہ لینا ہے۔ اس نے
گھڑی دیکھی، شب کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ اسے علم تھا کہ کارپوریشن کا
دفتر کسی جگہ واقع ہے۔ اس نے شہر کے پہلے چوراہے سے اپنی
گرایہ کی کار کو ڈرائیو میں جانب موڑ لیا۔

اس کا رتھ اب ساحل کی طرف تھا جہاں گلف لینڈ
کارپوریشن کے دفاتر واقع تھے۔

مینڈل پر ہاتھ رکھنے کی دہمچی کہ وہ کفل سمیت ٹوٹ کر
ٹائیگر کے ہاتھ میں آگیا اس وقت شب کے دو بج کر دس منٹ
آٹھ سیکنڈ ہوئے تھے۔

ٹائیگر اس وقت اندھیرے کا حصہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے
اندرونی ہونے کی رفتار ہی اس قدر تیز کر لی تھی کہ پہلے دروازے
کے محافظ اور بار کے ساتھ گفت کرنے والے پہرے دار کو وہ
محسوس ہوا کہ ایک جھونکا ہی محسوس ہوا تھا۔ اس نے اندرونی ہونے

پہلے ہی خرچ ہو جاتی ہے۔ اگر مجھے ایسا کوئی نوٹ ملا بھی تھا تو
وہ ضرور دیکھنے سے پہلے ہی ختم ہو چکا ہوگا، وہ جانک خاموش ہو گیا
جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ کچھ توقف کے بعد اس نے دوبارہ اپنی
بات شروع کی، ویسے، مئی چھ سات ماہ قبل بوٹس کے کچھ غشتے
ہم لوگوں کے پاس آئے تھے۔ یہاں کا تھا، اپنی گفتیں فلاں جگہ
سے چلو اور، ایک کشی سے ملو جو لوگ وہاں گئے تھے انہیں اس
کشی سے بعض سیٹ ساحل تک لے جانے کے لیے دیے گئے تھے
انہیں اس کا کام خاصا اچھا معادہ دیا گیا تھا۔ یہ سارے گلف ہے
لیکن ذرا چھوٹے۔ اپنے پر پیری کے نزدیک یہ بہت بڑی بات
ہے، ممکن ہے اس کے لیے جعلی کرکٹ کا کوئی شاخسانہ ہو گیا ہے
اس کا علم نہیں؟“
”اپنے ٹوٹ کے بارے میں میری نہیں کچھ بتایا تھا؟“
ٹائیگر نے پوچھا۔

”میری نے مجھے اپنے ٹوٹ دے دیے تھے اور پوچھا تھا کہ کیا
مجھے بھی بے منٹ، نہیں ٹوٹوں میں کی گئی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ اس
ٹوٹوں میں کوئی گڑبڑ ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ گڑبڑ کیا ہے، بقول
اس کے یہ ٹوٹ اسے گلف لینڈ کی طرف سے آدھے گئے تھے چند
ہی دن بعد اسے آج چلیوں کے بدلے دوبارہ واپس لگی گئی
تو داخل بوٹس خود چل کر اس تک پنچا اور رطاب کی کاپی بٹے دیے
جانے والے ٹوٹ واپس کر دے۔ اس قدر بتانا ہوں ہوئے۔“
وہ آگے کو چھکا آیا آج صبح پیری کسی بات کے بارے میں بڑا
پُرجوش تھا۔ وہ فٹنگ سے بھی جلدی واپس آگیا تھا۔ یہ اس کی
موت سے کوئی دو گھنٹے پہلے کی بات ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا
کہ اپنے رپورٹ پر اس نے ایک خفیہ پیغام سنا ہے کہ کسی شب ہوی
گراس ختم ہو گا اس کی رات مارشل بوٹس کو کوئی شخص جس نے یہ پیغام
ہوگا۔ مجھے انہیں سے کہیں اس شخص کی کوئی قیمت نہیں بتا سکتا
البتہ یہ علم ضرور ہے کہ چھ منٹ آج سے چار روز بعد ہوی دوپہر
نواور لینڈ پنچگی؟“

ٹائیگر نے مزید کچھ سوالات کیے لیکن کوئی قابل ذکر بات معلوم
نہ کر سکا۔ اس کے بعد اس نے گاسٹن کو بتایا کہ انجیلک کچھ دن
اس کے ہاں ٹھہرے گی کیونکہ وہ خود کو اپنے گھر کی نسبت یہاں زیادہ
محفوظ تصور کرتی ہے۔ گاسٹن نے جواب دینے سے قبل اپنی فوجی ظفر
موج کو دیکھا اور پھر اشارات میں سر ملادیا، شاید وہ اس نتیجے پر پہنچا
تھا کہ اتنے بہت ساروں کی موجودگی میں ایک کے اصراف سے
کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔

تھے۔ بہاول پر جہاز کی ضروری تفصیلات بھی درج تھی۔

ایک الگ شیف میں اسے لکڑی اور تانبے کا پتہا ہوا ایک ماڈل جہاز بھی نظر آیا۔ اس پر چینی ایویٹوں کے الفاظ لکھتے تھے وہ جہاز تھا جس کا تذکرہ گامشٹی رپورٹ میں کیا تھا۔ ٹائیگر نے پوری احتیاط کے ساتھ دفتر کی تلاشی لی، لیکن یہاں بھی اسے کوئی قابل ذکر شے حاصل نہ ہوئی، حتیٰ کہ وہ کسی خفیہ سیف تک کا پتہ نہ چلا سکا۔

ٹائیگر اس وقت بوٹے کی میز کے اوپر رکھے کاغذات کھانگنے کی تیاری کر رہا تھا کہ میز پر کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ قدموں کی آواز ہال میں آئی پھر رابدری میں آئی اور بالآخر بوٹے کے دفتر کے باہر تک گئی۔

دراودہ پر بعد باہر کھڑے ہوئے شخص نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔ دروازہ مفلقل تھا چنانچہ وہ اطمینان سے آگے بڑھ گیا۔ رفتہ رفتہ چاب ممدوم ہو گئی۔



بوٹے کی میز پر جمع شدہ کاغذات بھی بے کار ثابت ہوئے تھے۔

میز کے عین نیچے ٹائیگر کو ایک چھوٹا سا سیف نظر آیا تھا۔ ٹائیگر نے سیف کا قفل کھول ڈالا لیکن وہاں سے جو کچھ نکلا تقریباً بے کار ہی تھا۔

کلہ رات گھنٹہ گزرا کہ ادھت کی ایک چمک وہاں موجود تھی جس کے تحت بڑے معمولی رقبے پر کرائی اور نکلائی گئی تھیں یہ اعداد و شمار کسی کراری ادارے کے لیے تو مفید ثابت ہو سکتے تھے لیکن خود ٹائیگر کے لیے ان کی کوئی اہمیت نہ تھی اور نہ ہی موجودہ مشن میں ان کی کوئی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

تین سو ڈالر کی نقد رقم بھی سیف میں ایک جانب رکھی تھی لیکن ظاہر ہے کہ ٹائیگر کو اس میں بھی کوئی دل چسپی نہ تھی۔ اس نے سیف کو بند کیا بوٹے کے خون میں ڈیوانس نصب کر کے باہر نکل آیا۔

اس کی اگلی منزل نل ڈوبوٹس کا دفتر تھا۔

ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ میز پر ایک ہاتھ پر چاب بھری اور اگلے ہی لمحے دروازہ رابدری میں آگئے۔ دونوں نے ایک ایسی کوڈ بوٹس کے دفتر کے سامنے کھڑے دیکھا تو اسے لگتا ہے کہ بوٹے ورنے ان کا خیال تھا کہ وہ دونوں اطراف سے اپنی کو چھاپ لیں گے لیکن یہی ان کی

کی آواز سنائی دی۔ تب اسے علم ہوا کہ وہاں دو آدمی موجود تھے۔ ٹائیگر نے گردن موڑ دیکھا، پندرہ فٹ کے فاصلے پر ایک درمیلے قدر کا شخص گھٹکٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بڑی مصیبت اس کے حلق میں پڑے۔

اور ظاہر ہے، ٹائیگر کسی مصیبت سے کم نہ تھا۔

اس نے میراٹے دلے ٹکر کی شاٹ گئی اٹھائی اور پلٹ واپس

کے انداز میں جھانگنے والے کی طرف چمک دی۔ شاٹ گن اس کی کمر میں لگی تھی۔ وہ جیسے کسی نہ مسلم مرغ سے بچ رہا تھا۔ دیا ہوا اس کے حلق سے ایک جھپٹک جھپٹک آواز ہوئی اور وہ

مروٹیل زمین پر گر پڑا۔

ٹائیگر نے چند قدم آگے بڑھ کر مرنے والے کا ہاتھ لیا تو وہ اسے نہیں کہیں سال کا لڑکا لگا لگا۔ ٹائیگر کو بے حد افسوس ہوا کیونکہ وہ اپنے کمر ٹوکوں پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اس نے اس میں اس کا کوئی قصور نہ تھا بلکہ اصل ڈسے وار تو وہ مجرم تھے جنہوں نے اس عمر کے نوجوان کو کبھی اپنی راہ پر گایا تھا۔ وہ مرنے والے کا ہاتھ لے کر بچانے والی کار میں آ بیٹھ۔ اس کی دونوں کھوپڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے تھے لیکن یہ کوئی خاص بات نہ تھی اس نے ہینڈل گھما کر پیچے کچے حصے اندر کیے اور کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

اس کا ذہن اس قاتلانہ حملے کے عکسوں کے بارے میں سوچ رہا تھا اس وقت صرف ماڈل بوٹے ہی ایک ایسا شخص تھا جسے اس کی موت سے کوئی دل چسپی ہو سکتی تھی لیکن اصل بات یہ تھی کہ اسے یہ علم تھا کہ اسے اور کیوں کہ ہوا کہ ہزاروں میں سے مل گیا ہوا ہے وہ کہیں نہ کہیں کوئی نیچے تھی جس کی وجہ سے مارشل بوٹے کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ ہزاروں میں سے وہی اس کے کہیں کے سلسلے میں نوڈ لینڈ آیا ہے۔

وہ کچھ دیر گاڑی اور دھڑا دھڑا کر مارا۔ سڑکیں سنسان بڑی تھیں۔ ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا۔ ایک ٹرک بے گارنے ہوئے اس کو فٹ پاتھ پر لکڑی کے دوڑے ہوئے کہیں بڑے نظر آئے۔ وہ کوئی نہ شور مچاتا تھا اور اس وقت بند تھا۔ یہ ٹرک بے گارنے سے بچنے لگے ہوں۔

ٹائیگر کو اچانک ہی ایک نئی ترکیب ہو گئی۔ اس نے فوراً کار موٹیل کی طرف موڑ دی۔

بچس منڈ میں مدد ہوا وہ دوبارہ لکڑی کے ان بکسوں کے پاس پہنچا تو اس کی کار کی ٹکی ان دو افراد کو لاشیں موجود

کی نینٹلی گاڑیاں سامنے کا سمت سے آئی نظر آئیں۔ ان کی جنوں پر شرع روشنیاں مل رہی تھیں اور سائرن بج رہے تھے۔ لادوں کا رخ اسی سمت تھا جہاں گھوٹ لینڈ کے دفاتر واقع تھے۔

ہینڈل

ٹائیگر نے اپنی کار کو مل کا پکس کے عقبی پارکنگ لائٹ میں لکڑی کی اور انجن اور ہینڈل اس آف کر دی۔

نیچے اترنے سے پہلے وہ ہینڈل پر اندھری کار میں بیٹھا کچھ سوچ رہا۔ انجلیک ایک بار پھر اس کی سوچوں میں مددگار بنی۔ ٹائیگر اس نے ٹائیگرنگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکلنے کے لیے لپٹا ہوا فٹ پاتھ پر نکلا۔

ٹھیک اسی وقت میں فٹ دورا کی ہوئی جھانپوں کے عقب سے ایک شاٹ گن نے نکلا گلا۔

گولی کی آواز سے ماحول کی خاموشی اچانک ہی منتشر ہو گئی تھی لہذا ظاہر ہے کہ ٹائیگر ہی تھا۔

ہینڈل

گولی سے ٹائیگر کو تو کیا لڑکے کو بھی خرابی نہیں آئی کیونکہ وہ کار کی چھت سے بھی کوئی دو وزٹ اچھے سے گزری تھی شاید شاٹ گن کی ناچرے کار اور زور سے شیشے کے ہاتھوں میں تھی۔

دوسری گولی چلی اس مرتبہ ڈرائیونگ سائیڈ کی ونڈو کا شیشہ پکڑ پکڑ ہو گیا۔ گولی دوسری سمت کا شیشہ تو توئی ہار نکلی تھی مگر اب ٹائیگر بھی وہاں موجود نہیں تھا وہ پہلے ہی باہر نکل کر خود کو محفوظ کر چکا تھا۔

فاترنگ کرنے والا شاید تجربے کار ہی نہیں بلکہ اندھا بھی تھا۔ اس نے کار میں ٹائیگر کی عدم موجودگی کو محسوس نہیں کیا اور تیزی سے باہر فرار ہو گیا۔

گولی اس کار کی چھت پر سے پھسلتی ہوئی دوسری جانب نکل گئی۔

گرنے والی بارڈرائیڈر دانا یا لیکن اس وقت تک ٹائیگر اس کے سر پر پہنچ چکا تھا اس کا دایاں انگوٹھا پکے سٹیل کی ہاش کٹی سے اس ہاتھ اور وہ سب مگر وہیں دیر ہو گیا۔ اس کی چپٹی میں نہ صرف ڈرائیونگ گھبراہٹ ہو گئی بلکہ جہز سے کئی چمکوں نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی تھی اسے ٹائیگر کا انگوٹھا کسی تیز رفتار لانگ کی طرح لگا تھا اس نے صرف ایک بار انگوٹھیں کھول کر جھرت سے ٹائیگر کو دیکھا اور ڈال دیا۔

اسی لمحے ٹائیگر کو جھانپوں کے عقب میں کسی کے بھاگنے کی

زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

اجنبی انہیں دیکھتے ہی سیدھا ہو گیا۔ وہ دوڑتے ہوئے ہتھکن کے قریب پہنچے اس نے اپنے دونوں بازو دائیں بائیں پھیلا دیے۔ دوڑتے ہوئے چلی اور چلی ان بازوؤں سے ٹکرانے۔۔۔ بازوؤں سے انہیں لگے شاید لوہے کے ستونوں سے ٹکرانے۔ لوہے کے ستون ایک وقت ان کے سینوں پر لگے۔ ان کے حلق سے پھلکی آواز ہو گئی کیونکہ ان کے سینے کے بلڈیاں ٹوٹ گئی تھیں دونوں میں گر گئے۔ گرنے سے پہلے ہی ان کی رو میں عالم بالا کو پرواز ہو گئی تھی۔ ٹائیگر نے ایک لگاتار خط اندازہ دونوں گرنے سے پہلے ہی ہینڈل اور پلٹ واپس دوبارہ دروازے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

ڈوبوٹس کی میز کے ایک دروازے سے بڑے پیمانے پر سی فائرنگ کے نقصانات کے بارے میں ایک رپورٹ ملی تھی۔ مگر اس وقت پہل نامی کی گروپ نے ترتیب دی تھی اس کے ساتھ ایک خط کی کار میں کالی منسلک تھی جس پر ڈوبوٹس کے خط موجود تھے۔ خط کاروساٹینی نامی کسی شخص کے نام تھا جو ظاہر ہے کہ ٹائیگر کے لیے اچھی تھا۔ اس میں سائینی سے درخواست کی تھی کہ مگر مرنے والے پہل کے مظاہرے کے پیش نظر ہینڈل کے روز سیکورٹی کے انتظامات مزید سخت رکھے جائیں۔ خط میں ہینڈل کی تیار شدہ ہتھیاری گئی تھی جیکہ جو وہ مظاہرہ رہی اسی تاریخ کو ہونا تھا۔

ٹائیگر نے اپنی جیب سے ایک خطا سا گھر نکالا اور خط اوپر دھکے دو دو ڈوڑے کر انہیں واپس رکھ دیا۔ اس نے کہہ کر ایک طائرانہ نظر ڈالی اور باہر نکل آیا۔

اسے علم تھا کہ بلڈنگ میں ہر ایک گھسنے کے راؤ پکھٹنے گلاک اسٹیشن کو پانی دینا تھا جس گھسنے ان اسٹیشنوں کو پانی مڑی جاتی خطرے کے الارم بج اٹھتے۔ ٹائیگر نے دونوں ہتھکن کو ہلاک کر دیا تھا اس لیے گلاک اسٹیشن کو پانی دینے والا کوئی نہ تھا چنانچہ بے خطر تھا کہ تھوڑی ہی دیر بعد چاروں طرف خطرے کے الارم بج اٹھتے۔

ٹائیگر عداوت سے نکل کر غرض ایک ہلاک کے فاصلے پر تھا پہنچا تھا کہ اندیشوں کی تصدیق ہو گئی۔

پہلا الارم بج اٹھا تھا۔ جب ٹائیگر کار میں بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کر رہا تھا اس وقت دوسرا الارم بھنا شروع ہو گیا۔

جس وقت وہ وہ ہلاک کے فاصلے پر پہنچا اسے بار بار بوٹس

تھیں جنہیں اس نے عمل کے عقبی پارکنگ لائٹ میں موت کے گھاٹ اتار رکھا۔

اس نے اوجھڑا دھڑکا جڑا لیا۔ دور دراز تک کوئی نہیں تھا۔ نہایت اطمینان کے ساتھ اس نے دونوں لائٹیں بجھوں میں متشکل نہیں پھر اس نے کار کی قطعی سیٹ تھکے اپنے پر لپک کس سے ایک ٹولہ مار کر لگا لگا اور دونوں بجھوں پر ایک تحریر لکھ دی۔

مناسخ شدہ مال، گھٹ لینڈ کو واپس بھیجوا دیا۔
پیغام لکھ کر وہ واپس کار میں آ بیٹھا اس کا رخ اسی منزل کی طرف تھا جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا۔



چار گھنٹے کی خیریت کے بعد جب ٹائیگر بیدار ہوا اس وقت بھی اس کے ذہن میں یہی بات تھی کہ مارشل پونٹے کو اس کی رہائش گاہ کا حکم پھر کر رہا ہے؟

ٹائیگر گل سپرہر کے وقت جیوا اور نیز پنچا تھا اس کی طرح ہزاروں افراد ہمدردی گراس میں شرکت کے لیے آئے تھے ایسی صورت میں مارشل پونٹے کی طرف سے اس پر شک کا اظہار عجیب سی بات تھی۔ اس پر اسے کسی دیکھی پر پتلا چٹا تھا کہ جیوا اس کے معاملات میں ناگوار لانے کے لیے یہاں آیا ہے۔ میری ردیوں کو اس نے صبراً دیکھ کر جو غلط تحریر کیا تھا اس کی کوئی کاپی اگر مارشل پونٹے کے پاس موجود تھی تب بھی ٹائیگر کی پیشانی پر یہ درج نہیں تھا کہ صدمہ نے اسی آدمی کو یہ معاملہ نہانے کے لیے بھیجا یا ہے۔ شہزادے کا ریلوے وقت اور موکل میں رجسٹریشن کروانے وقت قرضی نام استعمال کیا تھا۔ تب وہ کیا صورت ہے جس سے اس کی جیوا اور نیز پنچا موجودگی کا راز فاش ہو گیا ہے صرف دیوئی خاندان، بگڑے فلائٹ اور انجیلک ویلڈنگ کو یہ علم تھا کہ وہ کہاں ٹھہرا ہوا ہے۔ لیکن ہے انہی میں سے کوئی کالی بھڑا ہو۔

اس نے فون پر کسٹن روی کو آگاہ کیا کہ وہ دو گھنٹے بعد اس سے ملنے آ رہا ہے اس کے بعد ٹائیگر نے ناشتا کیا اور پھر منزل کو تھیلے دیکھ دیے۔

اب وہ ہائی ٹی میں تھا۔ ہمدردی گراس کے رش کی وجہ سے کمرے کا کرایہ نسبتاً زیادہ دینا پڑا تھا لیکن یہ کوئی خاص بات نہ تھی۔

اس نے اپنا مختصر سامان کمرے میں رکھا اور گراٹھ لائزل

رہا تو پھر گیا۔

روی ہاؤس میں ایک نئی صورت حال اس کی منتظر تھی۔ گاسٹن کا تیرہ سالہ بیٹا بولی اس حال میں گھرا یا تھا کہ کسی نے اسے بری طرح مارا تھا۔

انجیلک نے ٹائیگر کو بتایا کہ کار پوریشن کے پردوں میں سے لپک کے بیٹے نے بولی کی یہ دھڑکتی باتی ہے اس کے ساتھ لڑکوں کا ایک پورا گروہ تھا۔ انہوں نے بے مددی سے بولی کو مارا۔ بولی کی خوش قسمتی تھی کہ یہ واقعہ داس کے لاکس قریب پڑا۔ یا پھر اس وقت کرسی پر موجود تھا شادی کر رہا تھا۔ لیکن ایک بہت سی تو اس نے بولی کو بہت سے لڑکوں کے ہاتھوں پٹنے دیکھا جو اسے دیکھتے ہی جاگ گئے۔

ٹائیگر اندر پہنچا تو بولی اسے ایک چارپائی پر لیٹا ملا اس کی دل بھینکے کیڑے سے اس کے زخم اور غصے جو ہانے والا خون صاف کر رہی تھی۔ لڑکے کے حالات بے حد بری تھے۔ دونوں آنکھیں سو جاتی تھیں۔ تھوڑی، رخساروں اور ہڈیوں پر زخم آئے تھے۔

والا ایک دانت بھی نصف سے زیادہ ٹوٹ گیا تھا۔ لیکن وہ ٹائیگر کو دیکھتے ہی نہ صرف آنکھ پٹیٹا بلکہ اس سے ہلکا ہلکا مذاق بھی کرتے لگا تب ٹائیگر نے اندازہ لگا لیا کہ وہ ایک بہادر لڑکا ہے۔ نظار اس پٹائی کی کوئی وجہ نظر نہ آتی تھی۔

روز روی ٹھنڈا ماتی لینے کے لیے آنکھ کھینچ میں گئی تو گاسٹن نے ٹائیگر کو مخاطب کیا۔ "بزدلوں کے بچے تھے وہ؟ اس کے انداز میں کوٹ کوٹ کر نفرت بکری پڑی تھی۔ انہیں تو میرے پیچھے آنا چاہیے تھا۔۔۔ نہیں بلکہ وہی کوئی خوفزدہ کرنے کے لیے انہوں نے بچے کی پٹائی شروع کر دی؟

ہمیں اتنا بھی بچہ نہیں باپ، بولی بولی اٹھا۔ میں نے بڑی گراٹھ کے پیٹ میں اس زور کی لگائی کہ وہ تڑپ اٹھا تھا۔ میرے خیال میں تو بہت لا فائزگی کا بازو بھی ٹوٹ گیا ہوگا، وہ بچہ جیتا ہو گیا تھا؟

کیا تم ان لڑکوں کو جانتے ہو؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

کیوں نہیں؟ بولی کے بچے گاسٹن نے جواب دیا۔ ان میں سے کوئی ایک اس کے ساتھ آسکوں جاتے ہیں دیکھا تم نے کار پوریشن کے گروں کے کام کا انداز کیا ہے؟ دیکھی ایک بات سمجھ میں نہیں آتی، انہیں بپتائیسے ہلاک انجیلک جہاں سے پاس موجود ہے؟

دیکھنا مطلب؟ ٹائیگر بولا۔

میں جانتا چاہتا ہوں کہ انہیں انجیلک کی یہاں موجودگی کیسے ہو گیا؟

انجیلک نے ہمدردی سے کہ انہوں نے بولی کو انجیلک کی وجہ سے مارا جو؟

اس لیے کہ جب وہ مجھے مار رہے تھے تو کہہ رہے تھے کہ ہم نے انجیلک روٹی کو اس کو اپنے ہاں پناہ دیوں دی ہے۔ بولی نے بتایا کہ اس کی سزا ہے۔ لڑکوں کے لیڈر نام گڑا کہنا تھا کہ وہ اس طرح میرے باپ کو سبق سکھانا چاہتے ہیں، اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ہم نے انجیلک کو نکال باہر دیکھا تو اس ہار کوئی نہ کوئی قتل ہو جائے گا؟

گڑا نے گاسٹن، ٹائیگر کی طرف متوجہ ہوا وہ کار پوریشن ایک برادری ہے۔ لایبل نامی لایچ کا کپتان ہے۔ اس کا بیٹا تھا اس پیشہ ہی غلط تھا کہ اس میں ملوث رہتا ہے لیکن مارشل پونٹے سے گڑا کی دوستی اسے ہر بار بچا لیتی ہے۔ اس نے موضوع بدل دیا تو اس کا مطلب ہے کہ پونٹے اس واسے میں جانتا ہے مگر کیسے؟

ٹائیگر نے فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ وہ معاملے کا تجزیہ کر رہا تھا۔ انجیلک کے باپ کو بولنے نے قتل کروایا تھا اس لیے یہ ممکن تھا کہ وہ اپنی موجودگی کے واسے میں خود ہی اپنے سب سے بڑے دشمن کو آگاہ کرے۔ روز روی اس ناٹک کی محنت تھی ہی نہیں۔ پھر تیو بچوں کی دیکھ بھال کے بعد وہ کسی اور کے لیے اور غامض طور پر اپنے نو بزرگ کے خلاف ماسوسی کر سکتی تھی۔ کسی بچے کا اس معاملے میں ملوث ہونا قطعی خارج از امکان تھا۔ پھر ایسی ہی صورت گاسٹن کے ساتھ بھی درپیش تھی بھلا وہ اپنے تیر دلہنہ گھبراہٹ کیوں کر مارتے لگا۔

اب بے دوسے کے مجاز رہ جاتا تھا لیکن اس نے جس طرح بولی کی مدد کی تھی اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس خاندان کا خیر خواہ ہے۔ دشمن نہیں۔

لیکن بے کوئی پڑوسی ہو؟ ٹائیگر نے اس امکان پر بھی غور کیا لیکن یہ بات بھی اس کے دل کو نہ لگی۔

انجیلک ہی اسے ایک اور خیال آیا۔ وہ فوراً گاسٹن سے مخاطب ہوا۔ "تو جیوا تھا وہ تو ہو گیا؟ اس نے عام سے انداز میں کہا۔ میں تمہارے لیے ایک بچہ لایا ہوں۔ آؤ ذرا میری کانٹک چلو۔ جہان جہان سا گاسٹن خاموشی سے اس کے ساتھ بولیا۔ ہلکی ڈک سے ٹائیگر نے ایک چھوٹا سا ساکس بکس نکال کر

اس کے سامنے کر دیا۔ "میرے خیال میں تمہارے گھوس قتلے تھے ڈائری فون ہیں، اس بکس مدد سے میں ان کا سراغ نکالوں گا؟ گاسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جب ہم اندر جا رہے تھے تو غمگینی اور موضوع پر بات شروع کر دینا، خاموشی نہیں رہتا۔ ٹائیگر نے اسے ہدایت کی کہ اگر ٹائیگر فون ہوئے تو جیوا کی خاموشی انہیں چوکنا کر دے گی؟ ٹائیگر اپنے الیکٹرانک ڈیکٹر کی مدد سے پونٹے کی تلاش کرنے لگا۔

میں اب تمہاری بات پر غور کر رہا ہوں گاسٹن، ٹائیگر نے تلاش کے دوران بات شروع کی۔ "بھلا پونٹے کو انجیلک کی موجودگی کی خبر کب ہوئی؟ لیکن ہے کسی پڑوسی نے خبری کر دی ہو؟ گاسٹن نے طویل سانس لی تو ایسا نہیں ہے، میں اپنے بڑوں میں کوئی صدمہ دروازے جانتا ہوں لیکن انسان کا کیا بھر دیا؟ میری طرح دیکھی کار پوریشن کے میرے ہیں لیکن ہے وہی اس میں ملوث ہوں ڈیکٹر کی کوئی سوتی نے پہلی ترجمہ لوگ روم میں حرکت کی تھا کہ فون کی طرف بڑھا تو فون کی حرکت تیز ہو گئی۔

میں مشکوک افراد کی ایک فہرست جانتا چاہتا ہوں، ٹائیگر نے فون پر رنگا رنگ دیکھتے ہوئے گاسٹن کو مخاطب کیا۔ "یہ فہرست پولیس کو دی جائے اور اس سے اس معاملے کا جائزہ لینے کی درخواست کی جائے؟

اسی اثنا میں اس نے فیک اور ڈیوائس ڈیویڈ نکالی جو بیرونی دیوار پر نصب تھی گاسٹن اپنے گھر سے خطی ڈائریکٹریکٹ کر کچھ خاموش سا ہو گیا لیکن ٹائیگر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے کو کہا۔

دونوں آپس میں باتیں کرتے رہے اور ٹائیگر ڈیکٹر کی مدد سے ڈیوائس تلاش کرتا رہا لیکن اور روی کے بیڈ روم سے بھی ایک ایک ڈیوائس کی نشاندہی ہوئی۔

وہ انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر لوگ روم میں واپس آ گیا۔ گاسٹن اس کے ساتھ تھا۔

اس سلسلے میں ٹیگر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ٹائیگر نے یہ سوال جان بوجھ کر کیا تھا کہ اگر ڈیوائس کی مدد سے کوئی شخص ان کی گفتگو سن رہا ہے تو وہ یہ سمجھے کہ وہ خود اپنے ہی ایک آدمی پر شک کر رہا ہے۔

نعت چلا جگن جو لوگ روم میں موجود تھا اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ انجیلک راغیال

جو اسے کوہ کھتا رہا۔ یہ کہ کسی فوجان کا ہی ہو سکتا ہے اس نے اپنے
 قتل فیصلہ کیا یہ شخص تو چالیس سے بھی زیادہ عتر کا کھانی دیتا ہے۔
 اس نے فوراً ہی ٹائیکر کو شہادت سے بلا کر قتل کر دیا۔
 سارا حصار و افواہ پھیلنا لگا ہے۔ بلا تیرہ ملین افغان میں گویا
 ہوا وہ لوگ کہتے ہیں کہ سمندر سے خود اک حاملہ کی جانے اس
 میں آلودگی پیدا ہو جائے گی اور سمندری حیاتیات کو نقصان پہنچے
 گا۔ حالانکہ ان کے باپ کا سمندر نہیں اور اگر سمندر سے خود اک
 حاملہ کی بھی جانے تو اس میں حرج کوئی نہیں؟
 اب تک کوئی تعداد ایم و ڈی کی دھمکی یا کوئی اور ہنگامہ؟
 ہمارے علم میں تو نہیں۔ لیول بھی ان میں قومی ذہنیت
 کا کوئی آدمی نہیں۔ جاری ایشیائی جس کے مطابق وہ لاچل لکے بعض
 طلبہ کا گروپ ہے لیکن ان میں کچھ فوجان پر وزیر اور چند ایک
 بڑے طوطے بھی شامل ہیں؟
 ہمیں سنا ہے کہ انہوں نے ایک پروگرام پھیلنا
 بھی شروع کیا ہے؟
 "اور تم نے کہاں دیکھا؟" سائنٹی چونکا۔
 "اس کی ایک آدھ کا پیالہ گوریشن ہے جی نہیں؟" ٹائیکر نے
 جواب دیا۔
 سائنٹی نے اثبات میں سر ہلایا مگر وہ اپنے اطمینان کا اظہار
 کیا لیکن ٹائیکر کے اگلے جملے سے ہی اس کا سارا اطمینان ہوا ہو گیا۔
 "ہم نے آج صبح کے اخبار میں دیکھا ہے کہ کوئی ہماری دہلی
 ڈاکس ایک حادثہ میں ہلاک ہو گیا ہے۔ خبریں لگا گیا ہے کہ وہ
 ماہی گیروں کو آواز گنا کر کرنے کی گھنٹ لہند کار پوریشن کو خوشوں
 کے سر اس خلاف تھا کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو؟
 "ہیں جانتا ہوں لیکن اس سے پہلے میں ایک ایہ کام نشانا
 چاہتا ہوں، کیا تم مجھے ذرا دیر کے لیے اجازت دو گے؟
 "بول نہیں، میں فارغ ہوں؟
 "کافی کے بارے میں کیا خیال ہے؟
 "پچھلے؟
 "ہیں اچھی ٹوک کے ہاتھ بھیجتا ہوں؟
 کافی ٹوکی اور سائنٹی ساتھ ساتھ ہی وہیں آئے کافی
 لانے والی پولیس و دہلی جی ٹائیکر نے شکر یہی کے ساتھ کپ
 اٹھا کر پکڑ لی۔
 "ہاں تو میری دہلی ڈاکس کو ویسے تو مارڈ پیش آیا تھا؟
 سائنٹی نے بتایا شروع کیا۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر گراڈ ہیزل ہی

ایک قصیدہ جہاں زیادہ تر ماہی گیری ہوتے ہیں وہاں کے کہ
 لوگوں کا خیال ہے کہ میری کی موت کوئی اتفاقی حادثہ دہلی حرج نے
 والا چونکہ گھنٹہ کار پوریشن کا رکن تھا اس لیے قدرتی طور پر
 مردہ ہونے کو خوش ہوئی چنانچہ مل ڈوبو بس نے مجھے اس کا پانی
 لینے کے لیے کہا؟
 "اور؟
 "مگر حادثہ ہی تھا تم سے گفتش کہہ سکتے ہو لیکن یہ حقیقت
 ہے کہ وہ ایک تیز رفتار سوا چار اول لاکھ میں گھنے کے لیے ہار یا
 تھا۔ حرج نے پوچھ لیوں کی چکانا کی پھلی ہوئی تھی چنانچہ وہ پھل کر
 گیا۔ اس حادثہ کے دو مہینے گزر چکے ہیں۔ ان دونوں نے اسے
 اپنی ہفتی کا کام کرتے اور پھر پھل کر گئے دیکھا جب وہ پھر ایک
 نہیں اٹھا دو دونوں اس تک پہنچے۔ میری نیچے گرا ہوا تھا اور
 تیز رفتار سوا چار اول لاکھ میں گھنے تھا اس کی موت ڈھم سے
 خون زیادہ مقدار میں بہانے کے باعث واقع ہوئی؟
 یہ تمام باتیں وہ اچانک کی ذرا تھی پہلے ہی میں چکا تھا اب
 اسے یقین ہو گیا تھا کہ پولیس جان بوجھ کر اس قتل کو حادثہ قرار دے
 رہی ہے۔
 "ایک اور سوال ایف بی ڈی؟" ٹائیکر اٹھ کھڑا ہوا وہ میں نے
 اب تک ہی سنا ہے اور دیکھا ہے کہ گرنے والا کسی سہارے کی
 تلاش میں اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ حرج نے کہ میری نے ہلاک پانے
 کے بجائے نہیں سیر کیا کیا تم نے اپنے تحقیقاتی آفیسر کو اس بیچ پر
 تحقیقات کرنے کی ہدایت کی تھی؟
 "ٹائیکر کو جس روز عمل کی توقع تھی وہ اسے سائنٹی کے چہرے
 پر نظر آ گیا تھا، لیکن اس سے پہلے کہ پولیس ایف بی ڈی اس کا اظہار کرتا
 ٹائیکر کو کسے کس کس چیز میں تک پہنچ چکا تھا۔
 جب وہ اپنی کار میں بیٹھ کر ڈرائنگ سے نکلا تو گاڑیوں کا پورا
 قافلہ اس کے تعاقب میں تھا۔
 سب سے آگے جا رہا دو زون والی ایک گہری نیلی سیڈان
 تھی جس میں تین آدمی بیٹھے تھے اس کے بعد تھکے گئے رنگ کار
 تھی جس میں چینی اپنے بٹ مین کے ساتھ بیٹھا تھا۔
 ٹائیکر کا رخ بیٹے اسٹریٹ وارف کی طرف تھا وہ اپنے
 آئندہ منصوبوں کے لیے دن کی روشنی میں اس جگہ کا جائزہ لینا
 چاہتا تھا اس کے علاوہ اپنے ریسرونگ ایکوینٹ بھی نصب
 کرنا چاہتا تھا۔
 ٹائیکر ابھی ایک چھلہ میں داخل ہی ہوا چاہتا تھا کہ ایک
 سے دو ٹوک ہو گئے تھے۔
 بلی گلی سے تیز رفتار ٹرک نمودار ہوا۔ ٹائیکر نے بائیں ہاتھ کو ٹرک
 کا ٹائیکن ٹرک اس کی مسابک کی پیچر سائڈ سے بھرا بی گیا۔ کار
 اچھل کر دوڑا کر گئی۔
 ٹائیکر سائڈ ڈور سے بھرا گیا۔ ایک ویلور ٹرک اس کی کئی
 کر چیاں اس کے رستار میں گھس گئیں اور وہاں سے خون بہنے
 لگا۔ بلی شکر تھا کہ کار اچھی نہیں تھی ورنہ ممکن تھا ٹرک "ٹائیکر پر
 ہی چڑھ دوڑتا۔
 بریکوں کے چرچانے کی آوازیں سنائی دیں۔ ٹرک اور
 عقب میں آنے والی گہری سیڈان کے ڈرائیوروں نے بیک وقت
 بریک پڈل دبا دی تھے۔
 ٹائیکر نے ٹھیکس لگا ہوں سے ٹرک کی طرف دیکھا۔ وہ
 گھٹ لہند کار پوریشن کی ریزر پکچر میں تھی اسے ٹرک کا ڈرائیور
 اور سبہرا تھوں میں لے کر لیے رینج لیے اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیے
 164
 ٹائیکر دو زون کھول کر اسے بائیں ٹکڑا آیا اس پر انکشاف
 بھی ہوا کہ جین پیچھے رکے والی کار سے بھی تین آدمی اس کی طرف
 پیش قدمی کر رہے ہیں ان میں سے دو کے ہاتھوں میں پستول اور
 ایک کے ہاتھ میں شکاری چاقو تھا۔
 دونوں پستول مردہ ٹائیکر سے پیچھے فٹ دور تھے دونوں
 نے بیک وقت پستول سیدھے کیے لیکن وہ بھی ڈائنگر دبانے میں
 کامیاب نہ ہو سکے۔
 ٹائیکر اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کسی اہم رنگ کی طرح اچھلا ایک
 جھپکنے میں وہ دونوں پستول برداروں کے سلسلے تھا اس نے
 دونوں کے سر اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیے اور انہیں زور سے تھپ
 میں گرا دیا ان کے سر کی چٹان کے نیچے آ جانے والے تاریل کی طرف
 پھٹ گئے تھے۔
 اس سے پہلے کہ دونوں زمین پر گرتے، ٹائیکر تیز سے پر
 ہا پڑا۔ وہ چاقو ہاتھ میں لے کر اتار دیا۔ ٹائیکر نے اسے اٹھا کر
 اسی کار کی چھت پر چھٹک دیا جس سے وہ نکل کر آیا تھا چاقو پر
 چھت توڑتا ہوا اٹھ کھڑا لیکن گرنے سے پہلے وہ لاش میں تبدیل
 ہو چکا تھا اس کی ریڑھ کی ہڈی کی آنتی کر چیاں ہوئی تھیں کہ اسٹان
 کے تاروں کی مانند انہیں جی گھٹا نہیں جا سکتا تھا۔
 ٹائیکر ایک ٹرک سے اتر کر آنے والوں کی طرف پلٹا لیکن وہ
 وہ اتنے بہادری سے کہ اپنے دو ساتھیوں کا حشر دیکھ کر پیچھے ہی وہاں
 سے دو ٹوک ہو گئے تھے۔
 ٹائیکر نے اپنی مسابک سے ضروری کا خدات نکال کر لڑکی
 میں بند کیے۔ جنہوں کی لاشیں اٹھا کر ٹرک کے پیچھے ریلوے پٹریں
 ڈالیں اور خود ٹرک کی ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھا تیسری چوڑی
 اس نے انہیں اشارت کیا اور آگے بڑھ گیا۔
 جو بھی ٹرک نظروں سے اوجھل ہوا قریبی ٹرک سے ایک کل
 نکل کر پہلے حادثہ تک پہنچی۔ یہ وہی کار تھی جو صبح سے ٹائیکر کے
 تعاقب میں تھی۔
 "اس ویلور کے بارے میں کیا خیال ہے؟" کلار میں بیٹھے ہوئے
 چینی نے تباہ شدہ کار کو دیکھتے ہوئے اپنے ساتھی سے پوچھا۔
 "میں نے اپنی زندگی میں کسی کو اتنا تیز اور طاقتور نہیں دیکھا
 دوسرے نے اعتراف کیا کہ اب کیا کرنا ہے؟
 عافیا کی کوسل ان کا پورہ کو یہ شخص زندہ مطلوب ہے۔ یہی
 نے اسے بتایا لیکن اگر یہ زندہ نہ رہی وہ کے کوئی خاص فرق
 نہیں پڑتا جہاں تک کیا کرنے کا سوال ہے تو منطق طر پر نظر ہے
 کرنا ٹیکر یہاں وہیں آئے گا اس لیے میں نہیں رک کر اس کا
 انتظار کرنا ہوگا؟
 165
 ٹائیکر نے گھٹ لہند کار ٹرک کا پوریشن کا مین گیٹ مجبور
 کرنے کے بعد اس بلڈنگ کے برابر میں رکھا۔
 حیران تھا اس کی طرف بڑھا تو ٹائیکر کو لانا قوری طور
 سر ہونے کو کال کر دیا عقب میں ایک سبب ہی اہم شے موجود
 ہے جو انہیں خود دیکھنی چاہیے؟
 محتاطانہ احتجاج کے لیے تھکے لہند لیکن ٹائیکر نے ٹرک
 کی چابیوں کا گچھا اس کی طرف اچھلا اور پروسپیکٹ پلانٹ
 کی بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا۔
 نزدیکی کا پھر دم میں جا کر اس نے اپنے ہاتھوں پر گھرے
 پاؤں جھٹا۔ ناگ اور بھڑوں کے نیچے دھکے دھکے دے کر کے
 نکال کر ڈسٹ بن میں اچھلے اور باہر نکل آیا۔ اب وہ ٹھیک
 جوان شخص تھا۔
 پروسپیکٹ پلانٹ کے اوپر سے چکر کاٹ کر وہ ٹرک پر
 آکھلا۔ سامنے ہی ایک بہت بڑا جہاز لنگر افراز تھا۔ ٹائیکر نے فوراً
 اسے پہچان لیا وہ مارشل ہونے کے دفتر میں جینی الیوئی کا ماڈل
 دیکھ چکا تھا۔
 بہت سے مرد اور عورتیں وہاں کام کر رہے تھے۔ ٹائیکر ان
 کے درمیان سے گزرتا چلا گیا چند ایک نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

لیکن کوئی خاص وجہ نہیں دی۔

جہاز کی پڑھنیوں کے قریب رک کر اس نے ابھی اُدھر دیکھا اب بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا جہاز کے اوپر بھی اسے کوئی خاص سرگرمی نظر نہ آتی تھی۔ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ پڑھنیوں دیکھتا رہا۔

میں ٹوک سے وہ ٹوک دوم میں آیا اور پھر پڑھنیوں پر گرا۔ آخری رنگ کی پڑھنی کی طرف بڑھ گیا۔ اب تک اسے کوئی شخص دکھائی نہ دیا تھا۔

جہاز خاصا بڑا تھا اور اس پر پڑھنیوں کے سہ سے لکڑی کے محفوظ کونڈے کی تمام پڑھنیوں پر موجود تھیں۔ اسے ٹیبلٹ کے فریزر روم بھی نظر آئے تھے جن میں یقینی طور پر صاف شدہ پھلیاں اسٹور کی جاتی تھیں۔ ٹیبلٹ ہاؤس سے ہوتا ہوا وہ کروڑوں ٹرک کی طرف نکل گیا۔ وہاں شپ کے اخیر زاور پروسیٹنگ فوڈ میٹین کے لیے چھرنے چھوٹے ٹرکوں پر بٹھائے تھے۔ جہاز کے اندر اسے وہ چیز مل گئی جسے وہ تلاش کر رہا تھا۔

یہ جہاز کے مالک کا اسٹینڈم دوم تھا۔ دروازے پر پتیلی کے حروف سے مڑا ہوا پتہ تحریر تھا۔ ٹیبلٹ کا خیال تھا کہ جہاز کی کئی کئی بار سے میں گھوٹی دیکھا کہ پتہ کے ساحل علاقے میں نہیں تھا تو جہاز کے دفتر میں موجود ہو گا۔ یہی سوچ کر اس نے دروازے کا قفل توڑ لیا اور دیکھا کہ اسٹینڈم اندر داخل ہو گیا۔

اس وقت راہداری میں قدموں کی آوازیں ابھریں اور ٹیبلٹ پڑا۔ گلف لیڈنگ کے دو خندے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹیبلٹ وقت ضائع کرنے کے موڈ میں تھی نہیں تھا لیکن وہ ان کے قریب آنے تک نہایت سکون سے کھڑا رہا۔ دونوں جو بھی قریب آئے ٹیبلٹ کی دائیں لگ دھلی خندے کے پیٹ پر ہوی اور وہ اچھل کر چندہ فٹ دور جا کر اس کے ملنے سے ایک کہیں پیچ لپڑ ہوئی۔ پیچ در پیچ زیادہ وہ اندر چل کر دیکھ کر آواز ہوئی تھی۔ اس کے پیٹ سے بھلی تھیں۔ وہ چند تائیں تڑپتا ہوا چھسر سے من و حرکت ہو گیا۔

دوسرا خندہ دونوں ہاتھ پھیلائے آگے بڑھا۔ ٹیبلٹ نے اس کے ہاتھوں کو دیکھا۔ جیسے اسے سہانا دینا چاہا۔ وہ ہر خندہ آگے ہی لے کر زمین چھوڑ چکا تھا۔ وہ کسی پرنے کی طرح تڑپتا ہوا ٹیبلٹ کے سر کے اوپر سے گزرا۔ دوسری طرف جا کر وہ دوبارہ اٹھ نہیں سکا کیونکہ آج تک کوئی آدمی مردہ خود اٹھ کر کھڑا نہیں ہوا۔

ٹیبلٹ نے ابھی اُدھر اُدھر نگاہ دوڑائی۔ سلسلے کی دیوار میں

اسے ایک انسپکشن بیچ کا دروازہ نظر آیا اس نے بائیں ہاتھ لائیں اٹھائیں اور انہیں بیچ میں ٹھونس کر دروازہ بند کر دیا۔ چند ثانیوں بعد وہ ایک بار پھر لوٹنے کے دفتر میں موجود تھا۔ سب سے پہلے اس نے پوٹے کے کئی ٹون اور اس کی کڑی کے نیچے دو ڈیڑھ ٹون فیس میں پھر دروازوں کی تلاش کی۔ نگاہ سے دیوار میں ایک سیف دکھائی دیا۔ ٹیبلٹ کی اسٹیج کے ایک شاہیہ سے سیف کا دروازہ کھل گیا۔ آگے ہی لے ٹیبلٹ سیف میں دیکھ کاغذات کا مطالعہ کر رہا تھا۔

مواد خاصا دلچسپ تھا۔ پوٹے کے ان خطوط کی کاپیاں موجود تھیں جن سے کیو بی کے وزیر خزانہ رومن ڈی اسٹوش کو سہاگے پتے پر تحریر کی تھی۔ زیادہ تر خطوط چھوٹے ڈیڑھ کی تاریخوں اور دیگر تفصیلات سے متعلق تھے لیکن ان میں ایسی کوئی بات واقعی جسے ٹوش ثبوت کہہ سکتا۔

سنٹوش کا ایک تازہ ترین خط بھی وہاں موجود تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ اگلی پینٹ ۷۷ پر ضروری اور ۷۷ پر ضروری کی درجیوں خفیہ گیارہ سے ڈیڑھ بجے کے درمیان اسٹیشن پر پہنچ جائے گی خط کا ابتدائی پیرا گراف بھی ٹیبلٹ کے لیے خاصا دلچسپ تھا۔ یہاں سے کامیاب ہوئے۔ ٹیبلٹ نہایت مسرت سے تبس مطالعہ کر رہا ہوں کہ پرنٹنگ پریس میں کاغذ تلاش کر کے درست کروا گیا ہے آئندہ تمام پینٹس کی بھی قسم کی قفل سے پاک اور دست ہوں گی۔

ٹیبلٹ کو وہاں میں اور پیاس والے کے ٹوٹوں کے کئی نئے بیڈل بھی نظر آئے جو بیگ بیگ میں تھے۔ ہر بیگ پر "خط" کے الفاظ تحریر تھے۔ ٹیبلٹ نے پیاس والے کا ایک ایک ٹوٹ لگا دی میں سے نکال کر جب میں ڈال لیا اس کے بعد وہ راتنگ ٹیبلٹ کی طرف بڑھا اور ایک پین کی مدد سے مختصر سا پتہ تحریر کر کے دفتر سے باہر نکل آیا۔

اس کے موٹوں پر سکرپٹ لکھی۔ یہ سکرپٹ پوٹے کی اس حالت کے لیے تھی جو پیغام پڑھ کر اس کی ہوتی۔

مارشل پوٹے جھنپا ہوا اپنے دفتر سے برآمد ہوا وہ اس وقت دوسرے دروازے کے ساتھ تھیں جہاں معروف صحافی سیف سے اسے ٹرک کے بارے میں اطلاع دی۔ وہ اپنی بات پتہ کا سلسلہ

منقطع ہو جانے پر خاصا چارخا ہوا اس کی سرورشی آنکھیں ملانے کو اپنی ہاتھوں کی حرکتیں ہوتی تھیں۔

جھلا پھلیوں کے ٹوٹوں میں ایسی کون سی خاص بات ہے، جسے میرا ذاتی طور پر چیک کرنا ضروری ہے؟ وہ اب بھی محتاط پر ہنس رہا تھا۔

م۔۔۔ میں نہیں جانتا سر! محافظ گھگھایا لاڈلائو نے کہا یہاں مجھے تھا کہ اس میں فوری طور پر آپ کو ملنا چاہیے اس کے بعد وہ بیگنگ ڈپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا تھا۔

اٹون کو لیڈ بھی اپنے ہاں سے آگیا تھا۔ اس نے محافظ سے ٹرک کی چابیاں لے کر دیکھیں اور اس کی طرف بڑھا۔

ا۔۔۔ اسے تو یہ ٹرک ہے جسے ہم نے شہزادہ نامی جوان کے تعاقب میں بھیجا تھا جو روٹی ڈاس کی لٹری کی مدد کر رہا ہے؟ اُس نے اپنے ہاں کا اسٹیمپا مین جوائنٹائی دیا۔

میرے خیال میں وہی ہے؟

محافظ اس وقت تک ٹرک کا عقبی دروازہ کھول چکا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اندر کا جائزہ لیا لیکن پھر اُٹے قدموں واپس خزا اور دوپہر کو جو کچھ کھایا تھا نے کی صورت میں زمین پر اگل دیا۔

اٹون کو لیڈ آگے بڑھا لیکن وہ بھی گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اندر تین منٹ شدہ لائیں موجود تھیں۔

یہ جو نہ شہزادہ کا بی کا نام ہے؟" پوٹے نے تھیلیاں بھینچ کر خزا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔

حلال کرو۔ اُس گدھے کے پتے کو روکو، پی کے، ورنہ میں نہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا؟

پوٹے کا یہ پتہ اور انداز سب کے لیے نیا تھا۔ وہ حیرت سے مڑ بھاڑتے اپنے ہاں کو دیکھ رہے تھے۔ پوٹے نے کھا جانے والی نگاہوں سے انہیں گھورا اور پیر پختہ کر کے باہر نکل گیا۔

پوٹے کے جانے کے بعد وہ لوگ ٹرک لے کر آنے والے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگے لیکن ٹیبلٹ کے محافظ نے جواہر بتایا وہ شخص سرے سے کسی نے دیکھا ہی نہ تھا ان لوگوں نے ایک ایک دور سے پوچھنے کی لیکن کسی نے اعتراف نہ کیا کہ اُس نے اس خلیے کی کسی آدمی کو دیکھا ہے۔

ایک دور کرنے البتہ ضرور بتایا کہ اُس نے دو آدمیوں کا کہیں دیر پہلے جہاز الیوٹی پر جاتے دیکھا تھا لیکن ان میں سے کوئی واپس نہیں آیا۔ گریہ کوئی غیر معمولی اور خاص بات نہ تھی۔

وہ سب لوگ جہاز پر پہنچے لیکن ان دو آدمیوں کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ پی کے جب اسٹاف کو ان میں پہنچا تو اُس نے راہداری کے فرش کو خون لکھوا دیوں لکھ رہا تھا جیسے کسی نے یہاں جانور لٹا کر ذبح کیے ہوں۔

خون لکھوا دیکھ کر اُس نے بعد انہوں نے وہ ماحول کو نئے سرے سے تلاش کرنا شروع کیا لیکن انہیں ملنا تھا وہ ملے البتہ یہ فرض کر لیا گیا کہ یہ بھی شہزادہ کی کارروائی ہے۔

"جہاز سے اُنکر پوری عمارت میں پھیل جاؤ پی کے نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا وہ ابھی دور نہیں گیا ہو گا؟

لیکن وہ غلطی پر تھا۔ تلاش بے سود رہی۔ پی کے خود سکورٹی گریڈ پر پہنچا اور روایت کیا کہ ایک بالوں والا کوئی شخص یہاں سے باہر گیا ہے۔ محافظ نے بتایا کہ ایک نوجوان، قوی، الجیزہ شخص یہاں سے باہر خریدا گیا ہے لیکن اُس کے بال گرے نہیں گئے اور نہ ہی وہ ادھیڑ عمر تھا۔ محافظ کے مطابق باہر جانے والے کی کلاں غیر معمولی طور پر سوجھی تھیں۔

پی کے کو یقین ہو گیا کہ جانے والا شہزادہ ہی تھا۔ وہ یہاں سے نکلا تھا پی کے اپنے آدمیوں کو لے کر شہزادہ کے تعاقب میں نکلا لیکن ناکام واپس آگیا۔

جس وقت پوٹے، پی کے پر گریج برس کر اپنے دفتر میں واپس آیا ٹیبلٹ دفتر کی عقبی کھڑکی کے نیچے موجود تھا۔ کھڑکی ذرا

سی کھلی ہوئی تھی اور اُس میں سے پوٹے کاغذ سے تمنا ہمارا
چہرہ اُسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔
اُس نے اگر ایک فیئر ڈائل کیا اور پھر کسی سے باتیں کرنے
لگا۔ شہزاد صرف دبی سن سکتا تھا جو پوٹے کپڑا دوسری جانب
سے کیا گیا ہے اُسے علم نہ ہو سکا۔ اس موقع پر اُسے اوشان
بہت یاد آیا۔ اگر وہ یہاں ہوتا تو دوسری جانب سے بولنے والے
کی باتیں بھی سن لیتا۔

پوٹے کپڑا تھا اسٹیشن؟ اُسے والا وہی تھا... نہیں ہم
اُسے پڑ نہیں سکے، میرے تین بہترین آدمی مارے گئے ہیں۔ اُس
نے اُن کا قبر بنا دیا ہے۔ کوہرٹ کا کہنا ہے کہ اُسے ٹائیگر کے نام سے
بھی پکارا جاتا ہے... یہی تو میں نے کہا تھا... انہیں بھی پیٹے دو کی
طرح انہوں سے ہی ہلاک کیا گیا ہے... بہر حال اگر یہ درست ہے
تو مجھے مزید تحفظ کی ضرورت ہے۔

پوٹے اسی اسٹیشن سے تھے جہاں اُس نے ریسیور کرڈیل پر
باتا تھا۔
ٹائیگر نے ملکر ان بات میں سر ہلایا اور بیرونی گیٹ کی
طرف بڑھ گیا۔

تیرت، عجیب طور پر ٹائیگر کی کار اُس جگہ موجود تھی جہاں وہ
اُسے چھوڑ کر گیا تھا۔

ابھی وہ کار کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ دو تیز رفتار کار میں
وہاں اتر گئیں اور اُن میں سے ہندہ افراد نے اُن کو ٹائیگر کے گرد
گھیر ڈالا۔ اُن کے ہاتھوں میں خود کار رائفلیں موجود تھیں۔
ٹائیگر فوراً سمجھ گیا کہ اُسے والے کو لیں اور اُن کے ارادے

کیا ہیں؟

دیکھتے ہی دیکھتے ہندہ افراد نے ٹائیگر پر فائر کھول دیا۔ وہ
دائیں کی شکل میں ٹائیگر کے گرد گھومتے تھے اور ہر رائفل کا نشانہ
ٹائیگر تھا لیکن اگر کسی بھی گولی اُسے چھو جاتی تو اُسے اوشان کا
شاگردوں کا نشانہ؟

ٹائیگر کا نقص شروع ہو گیا۔

میں منٹ کے اندر اندر تیرہ لاشیں گر چکی تھیں اور وہ سب
اپنے ہی ساتھیوں کی گولیوں سے مرے تھے۔ ہر شخص قسم کھا کر
کہہ سکتا تھا کہ اُس نے نشانہ ٹائیگر کا لیا تھا لیکن عین وقت پر وہ
سانے سے بہت گیا اور گولی اُس کے عقب میں موجود اپنے ساتھی
کو جا لگی۔

چودھویں اور پندرہویں شخص نے بھاگنے کی کوشش کی
لیکن ٹائیگر انہیں پھنسنے کے موڑ میں نہ تھا اور اسی دیر میں وہ
بھی لاشوں میں شامل ہو چکے تھے۔ دونوں ایک ہی طرح مارے گئے
تھے۔ ٹائیگر کی پھسلنے کے واسطے اُن کی گردنیں توڑ ڈالی گئیں۔
"مائی گاڈ!" ایک ہلاک کے فاصلے پر موجود کار میں ٹائیگر
کا منہ مارے حیرت کے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ "تم کیا دیکھ رہے ہو؟"
اُس نے اپنے ساتھی کو ٹھوکا دیا۔ "وہ اس وقت اُدھر مصروف ہے
تم نشانہ لے کر گولی کیوں نہیں چلاتے؟"

"اس وقت نہیں، بہت میں بھی مرنا اور انہیں بھاگنے دینا
کے بہتر ہے دیکھ رہا تھا۔"

"یاد رکھو مشر سوور،" چینی نے اپنے ساتھی کو مخاطب کیا۔
"اس شخص پر اس کی لاش میں حملہ کر کے ہی کامیاب ہو جا سکتا
ہے اور نہ ہی پوری فوج کو اپنے ساتھ لے کر آئے گا۔"

"ایسا ہی ہوگا، گھبرائو مت، سوور نے یوں نشانہ لگ کر ہر بات
پھیرا ہے وہ بندہ تو ہے کبھی جینڈا کا چکنا اور ملازم رخصا۔ جو۔"

ٹائیگر نے ضروری سامان اُسے والی دو میں سے ایک میں منتقل
کیا۔ یہ گھرے پتھر رنگ کی بیوک تھی وہ ڈرائیو ٹیگ سیٹ پر بیٹھا اور
انجین اسٹارٹ کر کے کار آگے بڑھاتا چلا گیا۔ اُس نے دیش بوم
کا جائزہ لیا کار میں ریڈ پوٹ تھا۔

اُسے اب کسی حالی عمارت کی تلاش تھی تاکہ وہ اُن ڈیو ارسز
کی بات چیت سن سکے جو وہ گلف لینڈ کی عمارت کے مختلف
مقامات پر نصب کر آیا تھا۔

مارکیٹ کے عقب میں اُسے ایک خالی اور تاریک عمارت
آگئی۔ اُس نے کار روکی۔ عین بیٹھ سے وہ آلات اُٹھائے جن کی مدد
سے وہ گلف لینڈ میں پہنچنے والی بات چیت سننا اور باہر نکل آیا۔
ابھی وہ عمارت کی طرف چند قدم ہی بڑھتا تھا کہ اُس کی پیچھے
نے کسی خطرے کی نشاندہی کی۔ وہ چپے کی کس پھرتی کے ساتھ پیش آیا
وہ دیر کر چکا تھا۔

عقب سے یکے بعد دیگرے تین گولیاں چلیں۔ دو گولیاں اُس
کے بائیں ہانڈا پر نشانے کو اچھرتی نکل گئیں جب کہ تیسری گولی اُس
کے سر کے اوپر سے گزرتی ہوئی عمارت کے دروازے میں بیوست
ہو گئی۔

ایک ہلاک کے فاصلے پر کسی کار کے ٹائر چرچرائے۔ اُس نے
یوٹرن لیا اور ایک بغلی گلی میں مڑ کر غائب ہو گئی۔ ٹائیگر نے اُس

فرض کیجئے میرے جیشید عالم کی جگہ آپ ہوتے!

"امبربیل"

• حالات کے بھنور میں پھنسنے ایک شور یدہ بخت کی الم انجیز آپ بیٹی۔
وقت کی گردش نے اسے سرے کھن باندھنے پر مجبور کر دیا تھا وہ انسان تھا جنونی بن گیا۔
میرے جیشید عالم پر جو گذری... اگر آپ پر گزرتی...؟

"امبربیل"

• کیچو، ایک پراسرار طاقت۔ ایک سایہ۔ ایک ہیولہ۔

• وہ کون تھی؟ میرے جیشید عالم سے کیا جاسکتی تھی؟؟
• ریاستی محلوں میں خون چکاں جوڑ توڑ۔ سیاست کی ریشہ و انبان
• راج گدی کے حصول کے لئے خون رشتوں کی خون ریز کشمکش
• جہاں دن سوتے راتیں جاگتی تھیں۔

• نوجوان خدمت گاروں پر راجکار یوں کی نواز تھیں
• محبت اور جنگ میں سب جا تھے؟

"امبربیل"

• سب رنگ ڈائجسٹ کا سب سے مقبول سلسلہ

• کرشن چندر جیسا بڑا افسانہ نگار بھی امبربیل کے سحر کا اسیر تھا۔
• معروف مصنف انوار صدیقی کا ایک اور ناقابل فراموش شاہکار
• ۲۵ سال کے بعد پہلی بار کتابی شکل میں۔ آپ کے اصرار پر۔

• خوبصورت سرورق، سفید کاغذ پر چار جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔
قیمت مکمل سیٹ: ۱۰۰/- روپے

اسٹاکٹ: مکتبہ القریش، اردو بازار، لاہور

کے تعاقب کے بارے میں سوچا لیکن پھر اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

اُس کے بازو اوڑھنا سے پرے سے شریٹ بھٹ گئی تھی اور گوشت اُدھر گیا تھا۔ خون بہہ رہا کہ اُس کی شریٹ اور پینٹ کو سُر کر رہا تھا۔ اُس نے زخموں کا جائزہ لے کر سر ہچکچا اور تالا توڑ کر اندر گھس گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ عمارت کی چھت پر موجود تھا۔

بازو کے زخموں سے ہلکی ہلکی ٹیسیں اُٹھنے لگیں لیکن وہ پسینے کی چوٹ کھانے کو تیار کرنے میں لگا رہا۔ یہ دو کس تھے، ایک میں چارواش ٹیپ ریکارڈرز تھے اُس نے اس کس میں سے نکلنے والے تار دوسرے کس کے ساتھ شنگ کر دیے جو بیٹری سے چلنے والا ملٹی ٹیکنیکل جینٹل ایف ایم ریسیور تھا۔ اُس نے ریسیور کا ڈیٹا باہر نکالا اور ایک طرف پڑے اینٹوں کے ٹوہیر میں چھپا کر بیٹھے اُتر آیا۔

اُس کی کار جو دھجی ٹیکن اُس کا رکے ڈور ڈورنگ کوئی آئینہ نہیں تھے جس پر سے گولیاں چلائی گئی تھیں اُس نے وہیل پر بیٹھ کر کار شیشی اور بلیک فون بوکھ کی تلاش میں چل دیا۔ فون اُسے دو ملاک کے فاصلے پر ملا۔ کار کھڑی کر کے وہ بوکھ کے اندر گیا اور مطلوبہ سیکے ڈال کر فیر ڈائل کرنے لگا۔ جو بی سلسلہ ملا وہ بول اُٹھا۔

”ہوئے؟“ صرف سنو! میں تمہاری کوئی بات نہیں سننا چاہتا میرا نام ٹائیگر ہے۔ اس وقت یہ اطلاع دیے کے لیے فون کیا ہے کہ اپنی عمارت سے پانچ بلاک کے فاصلے پر تیار ہے پندرہ جیالے لاشوں کی صورت موجود ہیں! انہیں اٹھو لے جاؤ اور ایک بات یاد رکھو، مزید آدمی بھیجنے کی طاقت ڈرنا ان کا مشرقی ایسا ہی ہوگا جس تمہارے جعلی کرنسی کے کاروبار کی بھی ریشہ سے اینٹ بچانے والا ہوں اس لیے بہتر ہے کہ جیسے جیسے کے اندر اندر سبک کر دو اور شہر چھوڑ دو۔ فوراً ہی مارشل ہوئے کی خبر تھی میں دوئی وار ٹائیگر کے ہیڈ فون میں سنائی دی۔ ”کیلئے آدمی نے پندرہ افراد مار ڈالے؟“ اُس کا جواب ملتا تھا کہ اکیس اس سے کوئی اچھا مذاق نہیں کر سکتے تھے؟

”جی تو تیار ہے وہ دو ملاک یاغٹلے بھی غائب ہیں جو جینس البوٹی پر گئے لیکن واپس نہیں آئے؟“ ٹائیگر نے اُسے یاد دلایا مگر نہیں ان کی ضرورت ہے تو جا رہا ہے پناہ وال سیف دیکھنا مت بھولنا۔ اس سے پہلے کہ مارشل ہوئے کچھ کہتا ٹائیگر ریسیور کریدل پر ڈالی کر بوکھ سے باہر نکل گیا۔

اُس کا جسم اب باقاعدہ تپتے لگا تھا اور اُس میں سے آگ کے جیسے بھیکے اُٹھ رہے تھے۔ سامنے کی دی واپس رہا تھا اُسے صرف یہ یاد تھا کہ تھوڑا سا تھرا نہ خیرس تیار ہی تھی۔ پندرہ افراد کی ہلاکت کی خبر تھی۔ بقول تھوڑا سا تھرا نہ خیرس تیار ہی تھی۔ پندرہ افراد کی ہلاکت سے بڑی اور دہشت انگ وارادت تھی۔ اُس نے تالا ٹائیگر نامی

ایک شخص نے اس قتل و غارتگری کی ذمہ داری قبول کر لی ہے لیکن پولیس کا خیال ہے کہ کوئی فرد واحد پندرہ افراد کو ایک وقت موت کے گھاٹ نہیں اتار سکتا۔ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ تمام قتل اپنے ہی ساتھیوں کی گولیوں سے ہلاک ہوئے ہیں چنانچہ پولیس اس لیے بھی پریشان ہے کہ قاتل نے اس کون سا طریقہ استعمال کیا جس سے اُسے قتل کرنے کے لیے اُن کے دل خود اپنے ہی دشمن چمکے تھے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔

ٹائیگر کا سر بھاری ہوتا جا رہا تھا اور اُسے کمرے سے نکلنا بھی عمل معلوم ہو رہا تھا۔ اُس نے روم سروس کو فون کر کے دُور بھی کر دیا۔ وہیں ہی طلب کر لیا۔ جب تک کھانا آتا یا تب تک اُس کی حالت مزید خراب ہو گئی۔ اُس نے غصہ چند لمحوں کے لئے اُڑا دیا لیکن ایک جانب کر دیا اُس کے ذہن میں فوری طور پر یہی بات ابھی گزرا تھا کہ کوئی ایسی دوا کھا لیتے جس کی مدت ختم ہو چکی تھی۔

وہ ذہن بٹانے کے لیے دی وی کی طرف متوجہ ہو گیا جس پر سڑوٹے ناش اپیش میں، اگر ٹوٹ انڈیا، نائی لڈو کھائی جا رہی تھی۔ شروع سے چند منٹ تو اُسے سب کچھ نظر آ رہا لیکن پھر چہرے اور لوگ ایک دوسرے میں لگدھڑ ہونے لگے۔

دی وی کی ایک بڑی اداکارہ نے فلم میں ملکر انڈیا کا کردار ادا کیا تھا۔ ٹائیگر اپنے ذہن کے پردوں پر اُسے اہل تار بچ رہا تھا۔ اُس کا چہرہ بھی غائب آ جاتا اور کبھی دوبارہ نمودار ہو جاتا۔ پھر وہ چہرہ روئی کے چہرے میں مدغم ہو گیا۔ نہیں انجلیک دہلی داکس کے چہرے میں...

مگر وہی بیان کہاں؟ ٹائیگر کے خمار تو ذہن نے سوچا... ہاں فون کا۔ اُس نے فون کر کے اُسے بلوایا تھا اور وہ تھوڑی دیر میں پہنچی تھی۔ ٹائیگر نے روئی کو نزدیک کرنے کے لیے اُس کے جسم کے گرد انہی ہاتھوں کا احاطہ قائم کر لیا۔ نہیں یہ درست نہیں تھا... روئی سیکڑوں میل دُور ہو چکا لیکن تھی یہ وہی دی وی شکار تھی جو اُس کے زخم چہرے، ہونٹوں اور بدن کو کھجوروں کی طرح لگ رہی تھی... مگر کیا... انجلیک خود کو کھڑکے کی جلد جھڑک رہی تھی اور اُسے ہمارے سر پر دھکیل رہی تھی... میرے قریب اور دُور... تم جلی جاؤ، انجلیک! تم کہاں سے آئیں... روئی آگئی تھی۔ اُس نے بڑے پیار سے ٹائیگر کو بستر پر ڈال دیا۔ وہ اُسے پیاد کر رہی تھی پوچھ رہی تھی... روئی... میری پیدل روئی ٹائیگر کے دل کی دھڑکن دھڑکن سے صدمہ منے رہی تھی... پھر روئی نے اُس کے زخموں کی مرہم پٹی کی اور وہ تمام وقت اُس کے شانوں تک کٹے ہوئے ہوں

ٹائیگر کے دل و دماغ میں، جسم و جان میں اور لڈو دھکیاں سی چلنے لگیں۔ اُس نے قدم چانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ اس طوفان میں روئی بھی اُس کے ساتھ تھی اُس کی حالت بھی مختلف نہیں تھی۔ وہ بھی ادھر ادھر بول رہی تھی، لہجہ بھی تھی اور ٹائیگر بار بار بڑبڑ کر اُسے قہار رہا تھا... جانے یہ سلسلہ کب تک چلتا رہا... پھر طوفان کی رفتار ہلکی ہو گئی... ہواؤں کا زور ٹوٹ گیا... وہ طوفان میں بڑوں سے کھڑکڑی رہی پر گر جانے والے درخت بن گئے۔ دونوں کو ہی تھکن کا ایک انجمان سا لگتا تھا۔ ٹائیگر سوسو رہا تھا... اور پھر ٹائیگر کی آنکھیں بند ہونے لگیں... وہ بار بار آنکھیں کھولتا لیکن روئی کے کپوٹ انہیں پھر بند کر دیتے... روئی... مجھے مانگے دو جان... میں تمہیں پیاد کرنا چاہتا ہوں روئی... مجھے جاگ... ن... ہے... وہ سو گیا تھا۔

۵۵

انگلی صبح ٹائیگر دن چڑھے حیران حیران سا بیدار ہوا اُسے آج تک کسی زخم نے اتنا پریشان نہ کیا تھا۔ اُسے وہ دواؤں یا دوائشیں جو اُس نے کھائی تھیں یقینی طور پر وہ آؤٹ آف ڈیٹ تھیں۔ ٹائیگر کی جگہ کوئی اور ہو نا تو اتنے شدید اثرات سے مرگ جاتا۔

اجانک ہی اُس کی سوجوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اُسے گرم کھانے اور نازہ کا فی ایک ٹکس ہوئی۔ اُس نے نہ صرف آنکھیں کھولیں بلکہ فوراً اُٹھ بیٹھا۔

”میں نے جان بوجھ کر تھیں بیدار نہیں کیا؟“ بستر کے برابر رکھی گزری پریشانی انجلیک روئی داکس نے اُسے غصہ کیا کہ گزشتہ شب تمہیں بیدار کیا تھا اس لیے تمہیں آرام کرنے دینا چاہی تھی۔ ”کیا تم گزشتہ رات یہاں تھیں؟“ ٹائیگر واقعی حیران ہوا تھا۔ ”تمام رات؟“ انجلیک نے جواب دیا۔ یوں تو تباہی سے شانے

کاظم خاصا شرب تھا لیکن ایک بات اس سے بھی زیادہ خراب ہوئی۔
"مگر تم یہاں کیسے پہنچیں؟ کیوں؟"

"تم نے خود تو روپی کے گھروں کا کیا تھا اور مجھ سے بات کی تھی،
مگر تم مجھے صرف روپی کو برکھار دیا رہے تھے۔ تم نے کہا تھا کہ تم زخمی
ہو گئے ہو اور میری ضرورت ہے۔"

ٹائیگر نے سر ہٹا کر کہا "اوہ، مائی گاڈ! تو وہ سب کچھ
حقیقی تھا؟ ہم... ہم... میں..."

"ہاں، ہم... انجیلک نے بھی جان بوجھ کر جملہ ادھر اچھوڑ
دیا۔ تم نے مجھے پتہ لایا تھا کہ میں زندگی میں پہلے اس قسم کی کسی شے
سے آشنا نہیں تھا اس لیے میں نے چھڑکنے کی بہت کوشش کی
لیکن نہ... مگر خیر، اس کے بعد تمہارا بخار ٹوٹ گیا، میں نے
انلازہ لگایا کہ تم سو رہے تھے نہیں اس کا ہوش نہیں تھا، ٹائیگر
نے ایک جھرجھری سی ملی لیکن انجیلک ابھی رو میں ہوئے جا رہی تھی۔

"اس کے بعد مجھے یہ سب کچھ بہت خوبصورت لگا، تم اپنے آپ میں
لوٹ آئے... نہیں... میں اس میں پھنسانے کی کوئی بات نہیں کہنے
مجھ سے پتہ لایا اس لیے کہ تم خواہش مند تھے لیکن میں نے اس کا
بڑا نہیں منانا، تم بھر مجھے روپی کے نام سے مخاطب کرتے رہے
لیکن مجھے اس کی بھی کوئی پروا نہیں، وہ روپی نہیں، میں تھی۔"

انجیلک نے مسکراتے ہوئے کہا "اور دیکھا اور ترسے میں سے ٹوٹ
نکلنے لگی۔"

"کھاؤ؟ اس نے ٹوٹ کر ٹائیگر کی طرف بڑھایا، تمہیں
تو مائی دوبارہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے؟ اس نے معنی خیز
انلازہ میں بہتر لگایا۔"

"گائی تو دہنا، انجیل ائی الحال تو میں اس کی ضرورت محسوس
کر رہا ہوں۔"

"میں ڈارلنگ؟"

ناشے کے تھوڑی دیر بعد انجیلک چلی گئی۔
ٹائیگر خود کو اب مکمل طور پر چاٹا دھو بند محسوس کر رہا تھا۔

اس نے شاد رہا اور پھر اچانک کا مطالعہ کرنے پڑے گی اس کے بڈیشن
کا پہلا صفحہ مکمل طور پر اس کی خبر سے سمجھ بڑھ تھا۔

مائل پوٹھنے نے فلڈ روپس کے ذریعے ایک بیان جاری
کیا تھا جس میں اس نے کسی ایسی بات سے لاعلمی ظاہر کی تھی
جسے زیادہ ٹائیگر نے گھٹ لائنڈ کے دفاتر پر حملہ کیا تھا۔ اس
نے ٹائیگر کو راجہ پر دھوکا دیا لیکن بعض مخالف قوتوں میں نہانا جوڑنے

نے والی دوسری بات حجت تھی تو اس کی تمام حیات ایک دم
بے بسی ہو گئی۔ یہ سیکورٹی ہیڈ اور اس کے چیف انفورسمنٹ کو کے
ہوئی تھی۔

میں جا رہا تھا کہ اس بار کوئی غلطی نہ ہو، پکے، ہلکا پھلکا
نے اسے ہدایت کی یہ مشورے نے علم دیا ہے کہ روپی ڈاکس
میں چلا آئے۔ اب اس کا لٹھ اس غارت کی طرف تھا جہاں اس نے
اپنے آلات نصب کیے تھے۔ حجت پر پہنچ کر اس نے روپوں کے
میں سے پڑنے ٹیپ نکال کر دے ڈالے اور پرانے ٹیپ سے

واپس ہو مل گیا۔
تھوڑی ہی دیر بعد وہ ریکارڈ شدہ ٹیپ سن رہا تھا۔

"... بہر حال میں مشکل کی شب کیوں چارے سے مل رہی ہے
سے پوٹنے کی آواز اچھی... بات چیت تھی یا روپی پر پوٹنے کے
میں ہو رہی تھی جہاں ٹائیگر نے گزشتہ شب ڈاکس نصب کی تھی
"ہم چھٹی کو مکمل سمندر میں کیوں لے جا رہے ہیں؟ فلڈ روپ
نے پوچھا کیا اس سے بہت سے لوگ ہماری طرف متوجہ نہیں
جائیں گے؟"

"سر، استعمال کرو فلڈ؟ پوٹنے کی ڈاکٹ مائی دی یہ وہ
ہے کہ لوگ اس طرف متوجہ ہو جائیں گے لیکن جب ہم واپس آئیں
تو پھیل کا ٹوٹنے کر آئیں گے جینی کو بے جا نشانی یاد رہے۔
کہ ہم رگم جلد لوڈ کر لیں گے۔ اسی طین ڈاکس کی رقم معمولی نہیں ہو
ہم بین الاقوامی سمندر سے روانہ ہونے سے قبل اسے نیچے پڑے
ڈیک میں چھپا سکتے ہیں۔ وہاں ایسی جگہ ہے کہ اگر کسٹم اور کوسٹ گارڈ
والے بھی چھاپہ ماریں گے تو نہیں پہنچ پائیں گے۔ وہ جہاز پھیل
کا سوپ تلاش کرنے کے لیے برکین کو کھولنے سے رہے۔"

"اب جو کچھ آ رہا ہے اس میں غلطی کا کوئی امکان تو نہیں
انٹون کو لیبرٹ نے دریافت کیا۔"

"میرے خیال میں اب وہ غلطی کر رہے ہیں۔ پہلے وہ لوگ
جو کاغذ استعمال کر رہے تھے وہ دس سے مٹوا لیا گیا تھا۔ جس طرح
نے اسے پتہ لایا تھا کوئی اور بھی انلازہ لگا سکتا تھا لیکن اب انہوں
نے غلطی نہیں دلا یا ہے کہ کوئی خبر دینا بھی غلطی تلاش نہیں کر
سکے گی۔"

دوسرے ٹیپ نے بھی ٹائیگر کو برسی دلچسپ معلومات
ہوئی تھیں۔ اس ٹیپ کی ڈاکس کو لیبرٹ کے بعد میں نصب تھی
ٹائیگر کو بات چیت سے پتا چلا کہ آج صبح کیا وڈ میں سیکورٹی فورسز
کی تعداد گنی کر دی گئی ہے جب کہ باقی تمام شاف کو مردی
میں شرکت کے لیے ساحل پر بھیج دیا گیا ہے۔

یہاں تک تو بات صحیح تھی لیکن جب ٹائیگر نے کو لیبرٹ کے
نے والی دوسری بات حجت تھی تو اس کی تمام حیات ایک دم
بے بسی ہو گئی۔ یہ سیکورٹی ہیڈ اور اس کے چیف انفورسمنٹ کو کے
ہوئی تھی۔

میں جا رہا تھا کہ اس بار کوئی غلطی نہ ہو، پکے، ہلکا پھلکا
نے اسے ہدایت کی یہ مشورے نے علم دیا ہے کہ روپی ڈاکس
میں چلا آئے۔ اب اس کا لٹھ اس غارت کی طرف تھا جہاں اس نے
اپنے آلات نصب کیے تھے۔ حجت پر پہنچ کر اس نے روپوں کے
میں سے پڑنے ٹیپ نکال کر دے ڈالے اور پرانے ٹیپ سے

واپس ہو مل گیا۔
تھوڑی ہی دیر بعد وہ ریکارڈ شدہ ٹیپ سن رہا تھا۔

"... بہر حال میں مشکل کی شب کیوں چارے سے مل رہی ہے
سے پوٹنے کی آواز اچھی... بات چیت تھی یا روپی پر پوٹنے کے
میں ہو رہی تھی جہاں ٹائیگر نے گزشتہ شب ڈاکس نصب کی تھی
"ہم چھٹی کو مکمل سمندر میں کیوں لے جا رہے ہیں؟ فلڈ روپ
نے پوچھا کیا اس سے بہت سے لوگ ہماری طرف متوجہ نہیں
جائیں گے؟"

"سر، استعمال کرو فلڈ؟ پوٹنے کی ڈاکٹ مائی دی یہ وہ
ہے کہ لوگ اس طرف متوجہ ہو جائیں گے لیکن جب ہم واپس آئیں
تو پھیل کا ٹوٹنے کر آئیں گے جینی کو بے جا نشانی یاد رہے۔
کہ ہم رگم جلد لوڈ کر لیں گے۔ اسی طین ڈاکس کی رقم معمولی نہیں ہو
ہم بین الاقوامی سمندر سے روانہ ہونے سے قبل اسے نیچے پڑے
ڈیک میں چھپا سکتے ہیں۔ وہاں ایسی جگہ ہے کہ اگر کسٹم اور کوسٹ گارڈ
والے بھی چھاپہ ماریں گے تو نہیں پہنچ پائیں گے۔ وہ جہاز پھیل
کا سوپ تلاش کرنے کے لیے برکین کو کھولنے سے رہے۔"

"اب جو کچھ آ رہا ہے اس میں غلطی کا کوئی امکان تو نہیں
انٹون کو لیبرٹ نے دریافت کیا۔"

"میرے خیال میں اب وہ غلطی کر رہے ہیں۔ پہلے وہ لوگ
جو کاغذ استعمال کر رہے تھے وہ دس سے مٹوا لیا گیا تھا۔ جس طرح
نے اسے پتہ لایا تھا کوئی اور بھی انلازہ لگا سکتا تھا لیکن اب انہوں
نے غلطی نہیں دلا یا ہے کہ کوئی خبر دینا بھی غلطی تلاش نہیں کر
سکے گی۔"

"دوسرے ذرا پہلے کی بات ہے، پہلی پر پڑ کر بچے اور
دوسری شام ساگر تھے بچے ہونے والی تھی، مگر یہ اتنی اہم کیسے
ہو گئیں؟"

دونوں اس وقت ٹائیگر کی کار کے نزدیک کھڑے تھے ٹائیگر
نے سر سے سرکان کی طرف اشارہ کیا۔ "پوٹھنے نے پتہ لگایا اور
قاتلوں کے ایک دستے کو انجیلک کے تعاقب میں بھیجا ہے، چونکہ
تہا بہت گھٹیا خفیہ ٹرانسمیٹر ہے اس لیے انہیں پروگرام کا پتا
چل گیا تھا۔ اسی لیے وہ اسے خود اور لینز میں تلاش کر رہے ہوں گے
انہیں انجیلک اور اس کے رائے میں آنے والے ہر شخص قتل کرنے
کے احکامات دیے گئے ہیں۔"

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

ٹائیگر نے یو اور لینز کا سفر گرانڈ ایزل کے سفر سے کہیں
زیادہ تیز رفتاری سے طے کیا۔ ایک بار گنگ لاث پر کاغذ کی کو
کے وہ لوگ آئے اور سینٹ چارلس کے سنگرم پہنچا جہاں سے اس
نے اپنے لیے ایک ماسک خرید اور اس جوم میں شامل ہو گیا جو
پر پڑ کر بچنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اس کی عقلی نگاہیں چلا دیں
طرف انجیلک کو تلاش کر رہی تھیں۔

جلد ہی اُسے اپنی مطلوبہ شے مل گئی۔ یہ ڈیوٹیڈز کے کس تھے جن کے ساتھ اُن کے ریوٹ کنٹرول بھی موجود تھے۔ ٹائیگر نے ڈیوٹیڈز کے کس کو کھول کر دیکھا۔ ڈیوٹیڈز کے فوڈز نکلے ہوئے تھے۔ ذرا سی کوشش سے اسے یوز بھی مل گئے۔ ٹائیگر نے فوڈز، ڈیوٹیڈز میں نصب کیے اور انہیں وہیں چھوڑ کر باہر نکل آیا۔ ڈیوٹیڈز کے ریوٹ کنٹرول اُس کے ہاتھ میں تھے۔

اپنی ہوک میں بیٹھنے کے بعد ٹائیگر نے ایک نئی سی جاہز کی مدد سے ریوٹ کنٹرول کا سیلفی سرکٹ ختم کیا اور وقت دیکھ کر باری باری اُن کے بین وانا چلا گیا۔

بے بعد چیسے کی کان بھاڑ دینے والے، صحاکوں کی آدیں سنائی دیں۔ ٹائیگر نے پلٹ کر اُس طرف دیکھا جہاں جہاز لنگر انداز تھا۔ اُسے راستے میں حائل رکاوٹوں کے باعث جہاز کو دکھائی نہیں دے رہا تھا البتہ وہ شعلے ضرور دکھائی دیتے جو آسمان سے باہیں کر رہے تھے دھواں کا ایک بہت بڑا مرغور بھی بلندی کی طرف اٹھتا نظر آ رہا تھا۔

ٹائیگر کو یقین تھا کہ طاقتور بموں کے دھماکوں نے جہاز بلکہ اُس کے ارد گرد موجود افراد اور دیگر چیزوں کے بھی پتھرے اڑا دیے ہوں گے۔ اُس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پوئل کی طرف چل دیا۔

”جہاز اسٹوڈیو میں رک بیڑی موجود ہیں جو آپ کو گف لینڈ کا رپورٹیشن واپس پر تیار ہونے والے جہاز کی رپورٹ بتائے گا۔۔۔“

”کی وی ریزو کاسٹر کا چہرہ غائب ہوتے ہی وہ مسکریں پر نمودار ہوا۔“

”تھیکس، چیف،“ اُس نے مسکراتے ہوئے کہا، گف لینڈ کے لاکھوں ڈالر مالیت کے عظیم ایئر جہاز جیسی ایویٹن سے اب بھی شعلے اٹھ رہے ہیں۔ فائر چیف ڈیوڈا گولس کا کہنا ہے کہ جہاز کی مکمل تباہی کا امکان ہے، ابتدائی رپورٹوں کے مطابق آگ لگنے سے پہلے بموں کے زبردست دھماکے ہوئے تھے جن کے بارے میں نصب خیال ہے کہ نام بموں کے تھے۔۔۔ جو کسی نامعلوم حملہ آور نے نصب کیے تھے۔۔۔ ہیکمہ، وہ سری سے ہٹ کر اُن فائر میٹروں پر سناٹا ہو گیا جو فوگ کے ذریعے جہاز کی آگ بجھانے میں مصروف تھے۔۔۔ گف لینڈ نے جہاز کی تباہی پر کوئی بھی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بیڑی

کھتہ نہیں بلکہ اصل خونی ڈرامہ ہے۔ وہ چیخ چیخ کر پولیس کو طلب کر رہے تھے اور فلوٹ روکنے کے لیے کہہ رہے تھے جیسے جیسے پولیس برسرِ آگے بڑھ رہا تھا۔

نی کے کے باقی آدمی نہیں بچے رہ گئے تھے۔ پنے چھ آدمیوں کا مشہور کر باقی شاید بھاگ گئے تھے۔ ٹائیگر نے جب یہ دیکھا کہ خطرہ مل گیا ہے تو اُس نے باری باری سب کو فلوٹ سے نیچے اہل روبا اور چھ خود بھی گود آیا۔ بخوری دیر بعد ہی وہ لوگ دوبارہ جوہمیں غائب ہو چکے تھے۔

✱

اسی شب ٹائیگر نے ایک بار پھر پوئلے کے جہاز میں ایویٹن میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔

اُسے پتا چلا تھا کہ جہاز کے آس پاس خاصی برہنہات سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ وہ چاہتا تو ہی فلوٹوں کو موت کے گھاٹ اُتار کر جہاز پر پہنچ جاتا لیکن وہ کچھ دیر کے لیے جہاز پر اپنی آمد کو خطرہ رکھنا چاہتا تھا۔

اسی لیے اُس نے دبا کے ذریعے تیر کو جہاز پر پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ جہاز سے دوسل کے فاصلے پر اُس نے اپنے پتھرے اندر کر ایک طرف رکھے اور پانی میں کود گیا۔

محض پندرہ منٹ بعد ہی وہ لنگر کے ذریعے جہاز کے عرض کی طرف جا رہا تھا۔ گردشہ باریب وہ جہاز پر آیا تھا تو اُس نے ایک راہداری کے آخری دروازے پر منورہ علاقہ کے الفاظ لکھ دیے تھے۔ وہ اس بات کی کھوج لگانا چاہتا تھا کہ اس دروازے کے عقب میں کیا ہے۔

حسب سابق اس جہاز بھی جہاز پر اُسے کسی قسم کی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا کوئی شخص بھی وہاں موجود نہ تھا۔ پوئلے نے سارے انتظامات حرف ساحل تک ہی محدود رکھے تھے۔

وہ نہایت اطمینان سے اُس دروازے تک پہنچا اور پھر قفل توڑ کر اندر داخل ہو گیا۔

وہ مگر کیا، ایک جدید ترین اسلحہ خانہ تھا جس میں میزائل سے لے کر گولیاں تک موجود تھیں۔ ٹائیگر نے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھیل گئی۔ اُسے یہاں اسلحہ خانہ کی امید قطعی نہیں تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ پوئلے نے یہاں کسی قسم کی نشیات جمع کر رکھی ہوں گی یا ممکن ہے کچھ دشمنوں کو قیدی بنا کر رکھا ہو۔

اسلحہ دیکھ کر ٹائیگر کے ذہن میں ایک جگہ ہی ایک ہی تصویر ابھری اور اس نے اسلحے کی الماریوں کی تلاشی میں شروع کر دی۔

ایک وطن پرست اور کفن بدوش
نوجوان کی داستانِ لہو رنگ
جو محبت وطن ہونے کے باوجود
دہشت گرد کہلاتا تھا

معاشرے کے اُبلے لوگوں کی کہانی
جن کے من کا لے ہیں

دہشت گرد

سلیم فاروقی کے ایڈوینچر س قلم سے

4 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت مکمل سیٹ
240/- روپے

ناشر
مکتبہ القریش۔ سرکلر روڈ
اردو بازار لاہور۔ 2

تو بجلیک بری طرح اچھلی لیکن پھر اُس نے ٹائیگر کو پہچان لیا۔
”بجلیک، میں فوری طور پر یہاں سے چلنا ہے پوئلے نے
تہارے اور پوئلے کے تعاقب میں اپنے قاتل بھیجوائے ہیں۔۔۔
جلدی چلو۔“

اسی وقت سڑک کی دوسری جانب سے ایک چنگھاڑ مٹا
چین شائی دی۔ پی کے کے اور اُس کے گرنے دوسری جانب موجود
تھے اور انہوں نے بجلیک کو پہچان لیا تھا۔ وہ اپنے آدمیوں
کو جمع کرنے کے لیے ہاتھ لہراتا سڑک پار کرنے لگا۔ ٹائیگر نے
بھی اُسے دیکھ لیا۔ اُس نے فوراً سب سے چھوٹے بچے کو گود میں
اُٹھایا اور ایک طرف چل دیا۔ بجلیک، بولی اور دوسرے بچوں
نے اُس کی تقلید کی تھی۔

ٹائیگر کو اب دائیں بائیں اور آگے پیچھے بہت سے ایسے
چہرے دکھائی دے رہے تھے جو پوئلے کے جیسے ہوئے آدمی
ہو سکتے تھے۔ پی کے کے چہرے پر غصہ تھا۔ ٹھٹھیں ہار رہا تھا اور
اُس کا پس نہیں مل رہا تھا کہ وہ کسی طرح اُڑ کر بجلیک تک
جائیے۔

ٹائیگر پوئلے کے ہمراہ اب اُن فلوٹس تک پہنچ چکا تھا
جو بکے بعد دیکھے لوگوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ اُس
نے سب سے پہلے گود میں اُٹھائی ہوئی چھوٹی بچی کو گرتے ہوئے
فلوٹ پر بٹھا دیا اور اُس کے بعد بچی کی سی تیزی سے بونی کے
سوا تمام بچوں کو فلوٹ پر منتقل کر دیا۔

لوگوں کی ناراضی آوازیں اب بھی شروع ہوئیں کچھ لوگ
پی کے کے اور اُس کے آدمیوں کی دھم پل پر احتجاج کر رہے تھے
اور بعض فلوٹس پر ہونے والی کارروائی سے پریشان تھے لیکن
ٹائیگر اُن لوگوں کی طرف سے بے پروا اپنے کام میں مصروف
رہا۔ بولی اور بجلیک کے بعد وہ خود بھی فلوٹ پر سوار ہو گیا۔
بجلیک اُسی وقت پی کے کے کے دو گرنے آگے پیچھے دوڑتے
ہوئے فلوٹ تک پہنچے۔ ٹائیگر کی دائیں ٹانگ حرکت میں آئی آگے
آنے والے گرنے کے چہرے کا سامنے والا حصہ کئی کچھوں میں
تقسیم ہو کر ادھر ادھر بکھر گیا۔ وہ چیخا اور اُچھل کر اپنے عقب
میں آئے۔ بے پروا۔ دونوں زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ اُن میں کوئی
بھی دوبارہ اُٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔

نفعت ہلاک کا فاصلہ طے کرنے کا ٹائیگر چھوٹا دل کو گرا
چکا تھا۔ وہ لوگ جو پہلے اس لڑائی کو بھی پڑھا کہ حق سمجھے تھے
اب چیخ و پکار کر رہے تھے کیونکہ انہیں پتا چل گیا تھا کہ یہ پڑ

کی آواز بدستور سنانے دے رہی تھی، فائزہ رنگ کی بارہ کاریاں اور دو کشتیاں صبح میں سمجھے آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جو ہنسی کوئی تازہ ترین پورٹریٹ وصول ہوئی کسی تاخیر کے بغیر آپ تک پہنچا دی جائے گی۔

ٹائیگر نے بی بی آفریدی کو اب اس سے وہ ٹیپ دیکھا اور نہ لگا لیتے ہیں پر مارشل ہوئے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے دفتر میں ہونے والی بات چیت دیکھ رہی تھی۔

جینی ایوی کی تباہی کے بعد ان پر جس قسم کی بائیں دیکھا ہوئی تھیں ان سے گولیوں پر مشتمل ایک نئی ڈاکٹری بائیں ترتیب دی جا سکتی تھی۔

مارشل ہونے کے دفتر میں نصب ڈاکو اس سے ٹائیگر کو علم ہوا کہ جہاز کی تباہی کے باوجود جعلی کرسی کے بارے میں ان کا پروگرام چند ایک معمولی تبدیلیوں کے ساتھ جاری رہے گا۔ وہ اب جینی ایوی کے بجائے کارپوریٹس کے قابل اعتماد رکن بال گڈ کی سون ڈنل فٹن لاپلا استعمال کریں گے۔ ٹائیگر کو بال گڈ کا نام یاد تھا کیونکہ اسی کے بیٹے نے لڑکوں کے دوسرے گروپ سے مل کر بونی ریوی کی پٹائی کی تھی۔

ہوئے کو ایک فون کال بھی موصول ہوئی تھی۔ فون کرنے والا انہوں کو لیٹ تھا جس نے اپنے پاس کو آگاہ کیا تھا کہ ان کے انجیل کو نقصان پہنچانے میں ناکام رہا ہے اس کے لیے سبھی ماسٹرس گئے ہیں جب کہ بائی جیل میں ہیں اور ان کی ضمانت کا بندوبست کیا جانا ہے۔ انہیں پولیس نے کینال مشین پر غل غپاڑہ چانہ اور پریڈ میں خلل ڈالنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔

تمام اعلیٰ ٹائیگر کے لیے حد مفید تھیں۔ بیٹے اس نے سوچا کہ وہ ہونے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر ڈالے لیکن پھر یہ بات سامنے آئی کہ جینی ایوی کی تباہی کی طرح یہ بھی ایک فاضی انتظامی ہوجوہ اصل مسئلہ جس کی روشنی تھی اور ٹائیگر کو اس کی تادیب کنٹرول کرنا تھا۔ یہ بات بیٹے ہی ٹائیگر کے علم میں پہنچی تھی کہ جینی ایوی اتنی زیادہ مقدار میں اسمگل ہو رہی تھی جس سے پورے ملک کی معیشت تباہ ہو جانے کا خطرہ تھا۔

اگر ٹائیگر ہونے اور اس کے ساتھیوں کو تھک کر دینا تو کوئی بادل جعل کر سکتے تھے کوئی اور شخص چھوڑ دینے اور کرسی کا خطرہ اپنی جگہ بدستور رہتا۔ ٹائیگر اس خطرہ کی بنیاد پر ختم کرنا چاہتا تھا۔

وہ یہ فیصلہ کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ علاقے کا ایک اور چکر لگانا ضروری ہو گیا تھا۔

گلف لینڈ ہاؤس کے ارد گرد پرل ہاربر عجیب منظر دکھائی دے رہا تھا۔

دو پیمبر اور ایک فائزہ لوٹ کے سوا تمام چیزیں موقع سے ہٹائی جا چکی تھیں لیکن تباہی کے شواہد اب بھی موجود تھے۔ بلیک پلائٹ کا کوئی شیشہ سلامت نہیں رہا تھا۔ پر ورسنگ پلائٹ کے عقب سے جہاں تباہ ہونے والا جہاز لنگر انداز تھا دھوئیں کے مرغولے اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔

ٹائیگر نے ایک مختصر مقام پر پوشیدہ چکر صورت حال کا جائزہ لیا۔ اس نے ناقصوں کی تعداد میں اضافہ بڑی شدت سے محسوس کیا تھا۔ اب مخصوص کتوں کو بھی پروٹنگ میں ساتھ کر دیا گیا تھا۔ ٹائیگر انہیں بند گاہ پر مرکوز تھیں جب کہ ذہنی صورت حال کا تجزیہ کر رہا تھا۔ ہونے لگے، اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا کہ ہر حال میں پری ریوی ڈاکس کی پیٹی انجیل کو تھک کر دیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہونے سے سمجھا جائے کہ انجیل کوئی ایسی بات جانتی ہے جس سے ہونے اور گلف لینڈ کے دوسرے اراکین کے لیے سب سے تعلق پر روشنی پڑتی ہو۔

مگر دوسری طرف ٹائیگر یہ جانتا تھا کہ انجیل اس قسم کی کسی بھی بات سے لاعلم ہے۔ اس صورت حال کی روشنی میں ایک معجزہ تھا کہ آخر ہونے جیسا کہ انہیں آدمی اندازہ کیوں نہیں لگا پایا۔ دوسرا معجزہ عجوت تھا اور اس سلسلے میں سب سے اہم سوال یہ تھا کہ شوشا خربے کہاں؟ پھر یہ بات بھی سمجھی گئی تھی کہ جن چیزوں کو اصل ثابت کر دیا تھا انہیں آخر ایک عام سے علاج نے کس طرح جعلی کر دیا تھا؟ یہ ڈاکو لوٹ پوہری نے بھیجا تھا۔ ایک اور لیڈر ٹری نے اسے بتایا تھا صوف چارہ گرو کے پیر کیونٹ نے اس پر شک کا اظہار کیا لیکن پری ریوی ڈاکس نے پورے یقین سے کہا تھا کہ لوٹ جعلی ہے اور اس کے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہے۔

پری ریوی کا تھا اور ثبوت غائب تھا۔ انجیل سمیت کوئی شخص یہ بات نہیں جانتا تھا کہ اس ثبوت کی کویت کیا ہے اور وہ کہاں پوشیدہ ہے۔ ٹائیگر کو کرسی کی نقل و عمل روکنے کے ساتھ ساتھ ثبوت کا پتہ بھی چلنا تھا۔

والیسی کے سر کے دوران بھی ٹائیگر کڈ بن ایسی ہی باتوں میں اٹھ رہا۔ کوئی دو ہلاک کا فائدہ ملنے کے بعد اس نے فٹ پاتھ پر چند ایسے لوگوں کو کھڑے دیکھا جو ایک مخصوص فاصلے پر موجود

ٹائیگر کی غرائز کو رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں ڈاکس کی تھی اور وہ ٹائیگر کی کار کو دیکھتے ہوئے ان کی کڑے سے پنی گلی پوزیشن کو اس کے بارے میں آگاہ کر دیتے تھے۔

ٹائیگر کو ان کی حرکتیں مشکوک سی لگیں، اس نے کار روک لی اور آخر کار ان کی طرف بڑھا لیکن ٹائیگر کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ان افراد نے ٹائیگر کے سامنے بیٹھنے کے بجائے ایک جگہ اٹھنا ہونا شروع کر دیا۔ ان کے پیچھے کسی طور جارحانہ دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

*

ٹائیگر جب ان کے کرب پہنچا تو ان لوگوں نے نہایت معویت کے ساتھ بیٹھ کر سڑکوں سے بلند کر لیے۔ ٹائیگر کو سڑک سے اٹھنے سے بڑھا اور ہارڈ باری ان کی تلاش کیلئے لگا دیں ان میں سے کسی کے پاس اسلحہ کے نام پر کوئی ناخن تراش بھی برآمد نہیں ہوا۔

”کیا تمہارا تعلق پورہ ریئر پولیس سے ہے؟“ اٹھ بلند کرنے والوں میں سے ایک شخص نے دریافت کیا۔

”نہیں، ٹائیگر بولا۔

”کیا تم گلف لینڈ کے گروہ ہو؟“

”نہیں، ٹائیگر نے شکر اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے غیر مسلح ہونے

سے وہ یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہ ہونے لگے گروہ نہیں ہو سکتے۔

اب اسے یہ محسوس تھا کہ ان خزان کا تعلق یہ کہاں ہے؟

”تب پھر تمہیں جاننے دو،“ بال نامی شخص بولا۔ ہماری

بہل موجودگی کو فیصلہ دیتا ہے۔ ہمارے پاس پریڈ کا جائز نامہ

موجود ہے اور ہم ایک استعماری مظاہرہ کرنے جا رہے ہیں۔ اگر

ہمارے ساتھ کوئی نافرمانی کروئے تو ہم پولیس سے رہا ہوا کریم کریں گے۔“

”مگر تو گروہ ہو تو؟“ ٹائیگر نے غصہ سے دریافت کیا۔

”گروہ میں سے دو افراد اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میرا نام بال نلسن اور اس کا بیوی لولڈن ہے۔“ ان میں سے

ایک نے اپنا ہونے کا تعلق کر دیا۔ یہاں ہمارا تعلق گرین ار تھ

بیل سے ہے، ہم گرین ار تھ کے ایک مظاہرہ کے لیے یہاں

جمع ہوئے ہیں۔“

”یہ درست ہے؟“ اس کے بائیں نے فوراً ٹائیگر کی۔

”ہیلے ہمارا پروگرام مردی کر اس ختم ہونے کے بعد دھوکے

لڑ کر لے گا لیکن جہاز کی قربانی کے بعد اس کے اوقات تبدیل

کر دیے گئے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس وقت ہمیں نسبتاً زیادہ کوریج ملے

گی، تم ہمارے پیغام کے بارے میں تو جانتے ہی ہو گے؟“

”وہ کیا ہے؟“

”یہ گلف لینڈ یا کوئی اور شخص سی فائرنگ کے بارے میں اگر کوئی بات کرتا ہے یا جو انہیں کرتا ہے تو وہ غلط کہتا ہے۔“ بال نے اپنی تنظیم کے پروگرام کی وضاحت کی۔ ”یہ لوگ جھیلان پور کر اور سمندری پانی میں مختص کیا دی مادل کی انٹریٹس کے ذریعے سمندری زندگی کو تباہ کر رہے ہیں اور ایک دن ایسا آئے گا جب سمندر ذخیرہ کار کے سلسلے میں بھی وہی ہو چکا ہوگا۔“

”اس کے علاوہ؟“ بال کے ساتھی نے فوراً اپنا شروع کر دیا۔

”اگر کسی پروڈکٹ پر گلف لینڈ کی طرح کسی ایک ہی ادارے کی

اجارہ داری ہوگی تو قیامتیں خود بخود بڑھیں گی اور وہ شے غریب

کی دھڑ سے دور ہو جائے گی۔ یہ سرمایہ داری کا ایک اور نظام

ہے جو ہم پر چھوٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔“

”مظاہرہ کب شروع ہونے والا ہے؟“ ٹائیگر نے پال سے

دریافت کیا۔

”پال نے گھڑی دیکھی تو اب سے کوئی گھنٹہ پھر بعد لیکن کوئی؟“

ٹائیگر کے ذہن میں ایک اور منصوبہ پرورش پارا تھا جس کے

ذریعے ہونے پر ایک اور ضرب لگائی جا سکتی تھی۔ میں بھی تمہارے

ساتھ شامل ہونے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔“

33

ٹائیگر کے اندازے کے مطابق مظاہرہ بن کی تعداد دو سو

سے زائد تھی۔ تمام لوگوں نے مختلف رنگوں کے کپڑے اور ماسک

پہن رکھے تھے تاکہ انہیں شناخت نہ کیا جاسکے۔ ٹائیگر نے اپنے

لیے نیولین دور کے جلاد کا لباس اور خوفناک چہرے کا ماسک

پسند کیا تھا۔

ٹائیگر کا خیال تھا کہ مظاہرہ بنے ماسک پولیس سے

شناخت کے ذریعے ہونے تھے کیونکہ اسے نیوا اور ریئر پولیس ڈپارٹمنٹ

کے کئی پولیس میں وہاں گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اپنے

طور سے مظاہرہ بن پر نگاہ رکھے ہوئے تھے لیکن اب تک انہوں

نے کسی کام پر معترض ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔

گوکہ ار تھ کے اراکین نے مختلف بیٹے کارڈز اور بیٹرز اٹھا

رکھے تھے مگر گلف لینڈ کے خلاف نعرے درج تھے۔ ایک منظر

نے ٹائیگر کو بھی ایک استعماری پریم پریٹس کے کہا لیکن اس نے ان

پمفلٹس کی تقسیم کو اپنے لیے بہتر لیا جو اس موقع کی مناسبت سے

شائع کیے گئے تھے۔

پانچ راستوں والے چوک کو پارکر کے مظاہرہ بن ریجس

کر پڑ جوش نوجوان نے بل مارا ایک اور گروپ لیڈر کو تھا دیا۔
"یاد رکھو، دوستو! یہ ایک پرامن مظاہرہ ہے ہم یہاں اپنے
سمندر کو محفوظ رکھنے کے لیے آئے ہیں۔"

"سمندر کے دشمنوں کو مار ڈالو، مجمع نے جواب دیا۔

"ستو، دوستو! اس کی آواز لوگوں کے غمزدگی میں
دبی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ بعض تو تین ہارسے دیان
موجود تھیں اور وہ ہمیں ہارسے نصب اسی سے ہٹانے کی کوششیں
کر رہی تھیں لیکن صوبہ ضبط کا دامن ہاتھ نہ چھوڑا، مظاہرے کو
پرامن رکھیں اور اپنے سمندروں کو بچائیں۔"

ایسے میں ٹائیگر ادھر ادھر لوگوں سے سرگوشیاں کرتا پھر رہا
تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے مجمع میں اب اس کا پیرا ہو چکا ہو۔ وہ اپنے
گروپ لیڈر کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھا۔ گروپ لیڈر کو علم
تھا کہ اگر یہ نگاہ مشروح ہو گیا تو عورتیں اور بچے کھلے جائیں گے
اور یہ لوگ خود کو ہی نقصان پہنچائیں گے۔

گروپ لیڈر کی بے چین نظریں ادھر ادھر گھومتی گئیں۔
وہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں تھا جو صورت حال کو قابو میں کر
سکتا۔ وہ تیزی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا اور بالآخر اس
کی نگاہیں طویل قامت اور کوسمی لجنہ نوجوان پر جا لیں جس کی
گالیاں غیر معمولی طور پر چوڑی تھیں۔

اُس نے فوراً آگے بڑھ کر بل مارا ٹائیگر کو تھا دیا اور
سرگوشی کے انداز میں اسے کچھ کہنے لگا۔

"گرمین! اچھا! دوستو! اسٹو! ٹائیگر! ہماری بھاری بھکم آواز
ابھری تو مجمع پر ایک کھٹکے کے لیے سکوت چھا گیا۔ تجھے آپ کے
جذبات کا اندازہ ہے، آپ جو بھی کرنا چاہتے ہیں میں اس میں
رکاوٹ نہیں ڈالوں گا لیکن میں درخواست کروں گا کہ اس سے پہلے
عورتوں اور بچوں کو عقبی صف میں بھیج دیا جائے گا ورنہ کسی نقصان
سے محفوظ رہیں۔"

لوگوں نے حیرت انگیز طور پر ٹائیگر کی ہدایت کی پابندی کی
"گوشہ رات۔" ٹائیگر چند شاہینوں کے توقف سے پھر کہہ

رہا تھا۔ "صرف آغاز تھا جس نے ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ دکھایا
ہے۔ ہم اپنی قوت و طاقت رکھتے ہیں کہ اپنے سمندروں کو تباہ کرے
والوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں چلو دوستو! بائیں طرف بڑھو۔
گیش کی جانب۔"

ٹائیگر کے الفاظ ابھی سننے میں ہی تھے کہ جوم کا ہلکا ہلکا
مرکزی دروازے سے ٹکرایا۔ دوسری جانب کھڑے ہوئے محافظوں

اسٹریٹ پر داخل ہوئے وہ ڈرم پیٹنے اور نعرے بجاتے سیشے
اسٹریٹ کی طرف جا رہے تھے جہاں سے وہ واپس کی طرف
پلٹ جاتے۔ بہت سے لوگ مظاہرین کو دیکھنے فٹ پاھلوں پر
جمع ہو گئے تھے شاید ان کے ذہن میں تھا کہ یہ بھی مدی گری اس
کی کوئی تقریب ہے۔

"ہمارے سمندروں کو بچاؤ۔۔۔ ہمارے سمندروں کو بچاؤ۔۔۔"
تھوڑی تھوڑی دیر بعد آواز ابھری اور تمام مظاہرین یک زبان
اس کا جواب دیتے۔ ان پر دفتر رفتہ جیسے جنون سا طاری ہوتا جا
رہا تھا۔

بالآخر جلوس گلف لینڈ فشر میں کا پوریشن کے کرنی دروازے
تک پہنچ گیا۔ راستے میں انہیں کسی خراجت وغیرہ کا سامنا نہیں کرنا
پڑا تھا۔ دھانے کے سائے انہوں نے نیم دائرہ بنالیا اور ایک
پر جوش نوجوان بل مارا نے گود کر ان کے سامنے آگیا۔

"تم لوگوں کے دل سننے چاہتے ہیں؟ وہ بل مارا میں بولا۔
ساتھ ہی اُس نے ہاتھ سے گلف لینڈ کے دفاتر کی طرف اشارہ کیا۔
"اپنے جرائم سے تائب ہو جاؤ ورنہ یاد رکھو کہ ہم تمہیں ہرگز شستہ
نہیں جو کہ ہوا وہ محض ایک سونہ تھا سمندروں کی آبروریزی بند
کر دو ورنہ تباہ کر دیے جاؤ گے۔"

ٹی وی کمرے آن تھے اور وہ اُس پر جوش نوجوان کے ایک
ایک لفظ اور ایک ایک حرکت کو ریکارڈ کر رہے تھے اور وہ بچل
بچل کر ایسے اٹھتوں کے ساتھ بچوں کے جذبات پھر کار تھا۔

گلف لینڈ کے دروازے پر متعین محافظوں کی مدد کیلئے
مزید میں مسلح افراد آگئے تھے۔ انہوں نے موٹر سائیکل سلیڈ میں
رکھے تھے۔ اسٹون کھول رہا تھا جب کہ ہاتھوں میں بڑے بڑے پائپ
تھے جن سے پانی اور مہاب پورے پریشر کے ساتھ پھینکی جا سکتی تھی۔

انہوں نے مظاہرین پر آواز سے کہنے شروع کر دیے اور سخت
پہچ میں انہیں دالیں جانے کے لیے کہنے لگے۔ مظاہرین میں سے
ان کی باتوں کا جواب دیا گیا اور بہت جلد نوبت تلخ کلامی اور
گالم گولچ تک پہنچ گئی۔

گرمین! اچھا! دوستو! اسٹو! ٹائیگر! ہماری بھاری بھکم آواز
ابھری تو مجمع پر ایک کھٹکے کے لیے سکوت چھا گیا۔ تجھے آپ کے
جذبات کا اندازہ ہے، آپ جو بھی کرنا چاہتے ہیں میں اس میں
رکاوٹ نہیں ڈالوں گا لیکن میں درخواست کروں گا کہ اس سے پہلے
عورتوں اور بچوں کو عقبی صف میں بھیج دیا جائے گا ورنہ کسی نقصان
سے محفوظ رہیں۔"

لوگوں نے حیرت انگیز طور پر ٹائیگر کی ہدایت کی پابندی کی
"گوشہ رات۔" ٹائیگر چند شاہینوں کے توقف سے پھر کہہ
رہا تھا۔ "صرف آغاز تھا جس نے ہمیں آگے بڑھنے کا راستہ دکھایا
ہے۔ ہم اپنی قوت و طاقت رکھتے ہیں کہ اپنے سمندروں کو تباہ کرے
والوں کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں چلو دوستو! بائیں طرف بڑھو۔
گیش کی جانب۔"

نگاہوں سے ایک ایک چہرے کا جائزہ لے رہا تھا لیکن وہاں کچھ
نہیں تھا۔

"میرے ساتھ آؤ، کو لیٹ ۱، دامن جانب سے ایک بھلی
بھر کم سرگوشی سنائی دی تو کو لیٹ ۱ لڑا جھلا جیسے پھوٹنے لگا
مل رہا تھا۔

وہی شخص اُس کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔
"مائی گاڈ!، کو لیٹ کے حلقے سے گراہ سی خارج ہو گئی۔
اُس نے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹائیگر نے کچھ اس انداز میں اسے گھور کر
دیکھا کہ وہ فوراً خاموش ہو گیا۔

"چلو!، ٹائیگر دوبارہ پھونکا اور کو لیٹ بیگنی مزاحمت
کے دباؤ کے لیے مڑ گیا۔ ٹائیگر اُس کے پیچھے پیچھے تھا۔ دونوں
کا رخ پریسڈنگ پلانٹ اور آفس بلڈنگ کے عقب میں واقع
ایک سینڈی ڈاک کی طرف تھا جو گزشتہ دس سال سے استعمال
میں نہیں تھا۔

کو لیٹ کے ذہن میں یہی تھا کہ اب ٹائیگر نامی شخص اُسے
بھی ہلاک کر دے گا۔

"کیاں جا رہے ہو، باس؟" اچانک عقب سے ایک
سکیورٹی میں کی آواز سنائی دی۔

"اپنے کام سے مطلب رکھو، کو لیٹ کے بھانے ٹائیگر نے
پلٹ کر جواب دیا "ہم وہاں کسی کی موجودگی کا شک ہو رہے۔"
سکیورٹی میں خاموش ہو گیا اور دو دن آگے بڑھ گئے۔
"ہاں، کو لیٹ ۱، غیر استعمال شدہ شیشے کے نیچے ٹائیگر
نے اپنے شکار کو مخاطب کیا "مجھے پریسڈنگ ڈاکس کے بارے
میں معلومات درکار۔"

"میں لعنت بھیجتا ہوں، کو لیٹ نے تیزی سے اُس کا ہل
کاٹا "ابھی سچ کر محافظوں کو بلا لوں گا اور وہ تمہاری تھکاوٹی
کر دیں گے۔"

ٹائیگر نے دامن ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کی شرنگ
پر بڑی "صاف آٹھ کے اشارے سے تہاں مسانول کی ڈور
کٹ سکتی ہے۔" وہ بھونکا "اپنے جہانوں کا انجام تم ہی کے ہاتھ
چلے ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ کچھ دن اور زندہ رہو تو مجھے میرے
سوالوں کا جواب دو۔"

کو لیٹ کا دم گھٹ رہا تھا۔ کہنے کو وہ دو انگلیاں تھیں
لیکن اُسے یوں لگ رہا تھا جیسے دنیا جہاں کا بوجھ اُس کی گردن
پر لا دیا گیا ہو۔

نے کوشش کی کہ کسی طرح دروازہ کھلے نہ دیا جائے لیکن جوم
ان سے کہیں زیادہ پتھر اچھا اور مشتعل تھا۔ فرار ہی دیر میں دروازے
کی زنجیریں ٹوٹ گئیں اور جوم اندر داخل ہو گیا۔

تھوڑی

"اُن دشتیوں کو بلاؤ جنہیں ہم نے محافظوں کے طور پر
بھرتی کیا تھا! انہوں کو لیٹ کا روٹ کر مار ڈالو! ہمارا جوم اس کے
باس نہ خبر لے کر آیا تھا کہ مظاہرین نے دروازے پر حملہ کر دیا ہے۔
گاڑا کمانڈر نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن انہوں کو لیٹ
نے ہاتھ اٹھا کر اُسے بولنے سے منع کر دیا "دفع ہو جاؤ! وہ حلق
کے بل مارا اور گاڑا کمانڈر نے عزم سے کرواتے کے بجائے
حکامات کی تعمیل کرنے چل دیا۔

کو لیٹ کا ذہن تیزی سے حالات کا جائزہ لے رہا تھا
پیلے ٹائیگر نامی جھلا سے اُن کے کئی آدمی ہلاک کر دیے تھے
پھر رات میں کچھ جہاز تباہ ہو گیا تھا۔ کہیں وہیں شخص کو اس مظاہرے
کو بھی آگاہ نہ نہیں کہ با کو لیٹ نے ایک لمحے کے لیے یہ بات
سوچی لیکن پھر خود ہی اسے مسترد بھی کر دیا کیونکہ اس کے خیال میں
کوئی شخص اتنی جلدی اتنے سارے لوگوں کو اکٹھا نہیں کر سکتا تھا۔
"ایک منٹ سٹو! کو لیٹ نے باہر جاتے ہوئے گاڑا کمانڈر
کو آواز دی "میں بھی تباہی کے ساتھ چل رہا ہوں۔"

وہ تیزی سے پیڑھیاں اُترتا ہوا کا پوریشن کے وسیع اور
عرض صحت کی طرف بڑھا جہاں اب ایک دوسرے پر فٹ ہوئی
ایشین، پتھر اور پولین برساتی جا رہی تھیں۔ دو افراد زخمی ہو کر
مر رہے تھے۔

اچھا ہوا میں آگ کو لیٹ نے سوچا اور جلدی جلدی اپنے
لوگوں کو دہائی دینے لگا۔ اُس کی تیز نگاہیں مظاہرین پر مرکوز
تھیں۔ اُس نے ایک طویل قامت شخص کو دیکھا جو ادھر ادھر جوم
کر شاید لوگوں کو ہدایات دے رہا تھا۔ جانے کیوں کو لیٹ کو
محسوس ہوا کہ یہی وہ شخص ہے جسے جی کے، ٹائیگر کے نام سے
مخاطب کرتا رہے۔

اُسی وقت ایک محافظ نے اُسے پکارا۔ وہ چونک کر مڑا۔
میراثہ اُس سے ہدایات لینے آیا تھا۔ کو لیٹ نے اسے ایک جملہ
کہا اور پھر ادھر مڑا اور دیر پہلے ٹائیگر سے خود تھا۔ لیکن یہ
کیا وہ شخص وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

کو لیٹ نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ شاید کوئی جھلا وہ
ہی تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اُسے زمین لگی ہو۔ وہ بے قرار

ہوتے بلکہ ان کا احترام کرنے والے بھی مذہبی شمار ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے ٹائیگر کے پاس اوشان کی اس دلیل کا کوئی جواب نہیں ہوتا تھا لیکن وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ اوشان کچھ کہتا ہے۔

اوشان یہ بھی کہا کرتا تھا کہ موت بہت ہی آسان ہے اور ہر شخص ہوس دنیا میں آیا ہے، واپس جاسے گا۔ اس جہان میں کسی کو ثبات نہیں۔ سب کچھ فنا ہے اس طرف ایک شے غیر فنا ہے اور وہ ہے... وہ قوت ہے جسے ہم اور تم خالق کائنات کے نام سے پکارتے ہیں۔

مسلمان ہونے کے ناتے خود ٹائیگر کو بھی اس امر سے انکار نہ تھا بلکہ یہ تو اس کا ایمان تھا کہ ہر ذی روح کو موت کا فاقہ چھنا ہے۔ آج پیری بونی فاکس کی تدفین پر اسے یاد آگیا تھا کہ ایک دلہا اسے بھی مٹی ہو جاتا ہے۔

جب وہ سیمپری سٹیپا کو بادی، عبادت خیر کرنے والا تھا۔ ٹائیگر کی موجودگی میں اس نے بس ایک آدھ جملہ ہی کہا اور پھر تدفین کی دوسری رسومات شروع ہو گئیں۔

ٹائیگر کی عقائد: ظاہر اور مذکورہ کا جائزہ لے رہی تھیں۔ لیکن اب ٹنگ گلف لینڈ کے کسی بدعاش کو وہ تلاش نہیں کر پایا تھا۔ البتہ ٹامسن ریوی نے اسے آگاہ کیا کہ جتنا دے کے جلوس کا اتفاق ہو تا رہا ہے۔

انجلیک بھی اسے دیکھ کر تیر کی طرح اس کے پاس آئی اور چند باتیں کر کے واپس چلی گئی۔ ٹائیگر نے اسے بطور غرض اپنی نگاہوں میں رکھا تھا کیونکہ اسے والوں کا اصل نشانہ وہی تھی۔ اب تابوت کو قبر کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔

ٹھیک اسی وقت ٹائیگر کی نگاہ ان پر پڑی۔ وہ تعداد میں جاسکتے اور ان کی غلوں کا ابھار بتا رہا تھا کہ ان کے پاس ریو اور بھی ہیں۔ پیر کیو لازمی طور پر وکیل مین کے فرائض انجام دے رہا تھا۔

ٹائیگر دھیرے سے مسکرایا اور نظر اٹھاتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ پہلو دستوں اس نے انہیں مخاطب کیا۔ کیا تم مرنے والے کے دوست ہو؟

”ہاں“ ایک بدعاش نے جواب دیا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ ٹائیگر کو ذرا فاصلے پر ایک کھلا مغرہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنی آواز کو حق المقدور دہرایا کرتے ہوئے دوبارہ انہیں مخاطب کیا۔ ”میرا نام ٹائیگر ہے۔ اگر تم چاروں اپنی زندگی چاہتے ہو تو

بہت کچھ جانتے ہو اس نے کوئی ایسا اشارہ ضرور دیا ہو گا جس سے ہمیں آگے بڑھنے میں مدد مل سکتی ہے... انجلیک... وہ ٹوکی کی طرف مڑا۔ اس بات میں اب کوئی شبہ نہیں رہ گیا کہ ٹوکی نے ہر حال میں قتل کروانے کا خواہش منہ پر نہ لکھی ہے کہ تم اس مقام کے بارے میں جانتی ہو وہاں پیری نے اس کے خلاف ثبوت چھپائے ہیں۔

”لیکن میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی“ اس نے احتجاج کیا۔

”میں پہلے ہی نہیں سب کچھ جانتی ہوں۔“

”میں جانتا ہوں“ ٹائیگر نے اشیات میں سر ہلایا لیکن شاید کوئی اور اس بات پر یقین نہ کرے، ہم ایک باہر مہم ساری ہو چکا تھا۔ اس وقت سے جب اس نے نہیں ہمدام کی کو خط کھنکھنے کے بارے میں آگاہ کیا تھا کوئی لفظ... اشارہ... یا کوئی ایسی بات جس سے پیری کی غیبی جگہ کا پتا چل سکے؟

انجلیک کا سر جھٹک گیا اور اس کو اس کے دو دو صاحبان پر ہنسنے لگا۔ وہ... اس... نے کبھی نہیں... جی کائنات لوگوں کے نام بھی نہیں بتائے جنہوں نے اسے مارا تھا... وہ... عرف گزرسے دونوں کے بارے میں بائیں کرتار یا تدفین کے دوران اس نے صبر و ضبط کا جو بند باندھا تھا وہ یہ نکلا اور وہ بری طرح سکھنے لگی۔ اس کا پلید اجمہ جھٹلے رہا تھا۔

ٹائیگر خورے انجلیک کو دیکھتا رہا۔ اس کے خیال میں اس کی یہ حالت محض چند منٹ کے لیے تھی لیکن جب انجلیک کا رونا دھونا کچھ زیادہ ہی طویل ہو گیا تو وہ جھجھکا۔ بند کرو یہ رونا دھونا، اس نے ٹوکی کو تیری طرح ڈانٹ دیا۔ فی الوقت جو میں نے پوچھا ہے وہ تمہارے آسٹوں سے زیادہ قیمتی ہے۔

یاد رکھو اگر کوئی اسے اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گا تو پورے ملک کی معیشت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ اس وقت ملک شدید بحران سے دوچار ہے اور اس بین سالانہ کی طرح آسٹو بہادی ہو جس کی مٹائی کھو گئی ہو۔ اپنے آپ کو سنبھالو اور ہائی مدد کو انجلیک کے جسم پر کچھ اور دیکھنے کے لیے لیکن پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔ اس نے ہاتھ کی پشت سے آسٹو صاف کیے اور پیری

بڑی آنکھیں اٹھا کر ٹائیگر کو دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں کوئی چمک سی اگر مدم ہو گئی۔ یہ وہ چمک تھی جو اس رات پیدا ہوئی تھی جب وہ ٹائیگر کے ساتھ اس کے بول میں ہی تھی۔

ٹائیگر نے بھی انجلیک کی بدلتی ہوئی حالت دیکھی لیکن اسے جیسا ایسی باتوں کی کیا پروا تھی۔ اس کا جی تو چاہا کہ کوئی

اور سخت بات کہے لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ کہیں یہ اہل سی لڑکی کچھ اور ہی نہ کر بیٹھے۔

انجلیک ایسی نگاہوں سے ٹائیگر کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے وہ بھی اسے اپنی باتوں میں بھرنے کا اور ان سخت غلط پر معذرت کر کے گاؤں سے لے بھی آگئی ہے لیکن جب ٹائیگر کی طرف سے کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو انجلیک نے ایک طویل سانس لی اور دھیرے دھیرے بولنا شروع کیا۔

”وہ میرے بچپن کی باتیں کرتا رہا“ انجلیک نے انہیں آگاہ کیا۔ اس نے بتایا کہ اسے گلف لینڈ کے آدمیوں نے مارا ہے لیکن اس نے ان میں سے کسی کا نام نہیں بتایا اس نے مجھے بھی محتاط رہنے کو کہا کہ کہیں اسے مارنے والے میرے بچے نہ پڑ جائیں۔ اس نے بتایا کہ ثبوت پوشیدہ ہے اور کوئی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ مجھے بہار کرتا رہا ہے۔ اس نے مجھے اپنے لیے دعا مانگتے رہنے کو کہا اور پھر مرنے لگا۔

ٹائیگر نے کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا لی۔ کوئی کچھ نہ بولا۔ حرف بولی نہ سنی کے انداز میں وہ گیت لگنا شروع کر دیا۔ سیمپری میں پیری کی تدفین کے وقت بجایا گیا تھا۔

”یہ گیت دی ہے نا جو پیری کی تدفین کے وقت بجایا گیا تھا“ ٹائیگر نے دریافت کیا۔ اس کے بول کیا ہیں؟

بولی ایک دہریوں خاموش ہو گیا جیسے اس سے کوئی بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہو۔

”ہاں اس کا پسندیدہ گانا تھا“ ٹامسن نے ٹائیگر کو بتایا۔

”بچپن میں مجھے یہ گیت سنا یا کرتا تھا“ انجلیک بولی۔ مرنے سے پہلے بھی وہ یہ گیت لگتا رہا تھا۔ اس نے مجھے تائید کی تھی کہ میں اس گیت کو ہمیشہ یاد رکھوں، کیونکہ... کیونکہ... میرے لیے بہت اہم ثابت ہو سکتا ہے۔

”لیکن اس کا نام کیا ہے؟“

”غلیج“ انجلیک۔ بولی کے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

کیا اس گانے کے بھلے کہاں ہاں ان کے چپ ہوجانے پر اس نے پوچھا: ویسے تو یہ عجیب سی بات ہے لیکن جانے کہوں مجھے یقین ہے کہ خلیج انجلیک نامی گیت میں میری کا کوئی اشارہ چھپا ہوا ہے۔

اس کے بول تو فریسی میں ہیں، میں نہیں انگریزی میں اس کا مرکزی خیال بنانا ہوں، گاسٹن نے کہا: یہ ایک نوجوان بچہ کے گیت ہے جو کسی خوبصورت لڑکی سے پیار کرتا ہے۔ وہ جتنے چاہتا اور اپنی روشن جست کا تذکرہ کرتا ہے۔ یہ لڑکی خلیج کے ساحل کے پاس ایک چھوٹی سی بھیل کے گناہ سے رہتی ہے۔ بھیل کا پانی لڑکی کے چہرے کی مانند شفاف، اس کے جسم کی طرح پیارا ہے، ایسے ہی پھر جب بھی فادر ہوتا ہے اسی لڑکی کو دیکھتا رہتا ہے لیکن پھر اس فوٹیوں بچہ گیت پر غلاب آجاتا ہے۔ لڑکی تیار ہوجاتی ہے جو وہ دور میں نرم سے طربا کہہ سکتے ہو لیکن وہ لڑکی اس سے مر جاتی ہے، وہ اسے بھیل کے پہلو میں دفن کر دیتا ہے لیکن پیشہ آسے یاد رکھتا ہے۔

کیا یہاں واقعی خلیج انجلیک جیسی کوئی جگہ موجود ہے؟ گاسٹن کے خاموش ہونے پر ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں، ہے تو“
”جب میں چھوٹی تھی تو ڈیڑی بجے وہاں لے جایا کرتے تھے۔“ انجلیک نے بتایا۔

”کیا تمہیں وہاں کی کوئی بات یاد ہے؟“
”بس صرف یہی کہ ان دنوں بھیل کا پانی گیت میں بتائے گئے پانی کی طرح صاف اور شفاف تھا لیکن آج کل ایسا نہیں ہے۔“ مامی کو یاد کر کے انجلیک اتنی پرجوش ہوئی تھی کہ وہ اپنی ذرا دیر پہلے کی حالت بھی بھول گئی تھی۔

”یہ جگہ کہاں واقع ہے؟“
”یہاں سے شمال کی جانب،“ گاسٹن نے جواب دیا۔

”جس سے آگے۔“
”ہمیں وہاں پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی؟“
”کشتی سے جانا پڑے گا۔“ انجلیک نے بتایا۔

”کشتی پر دو گھنٹے کا سفر ہے۔“ گاسٹن نے ٹائیگر کو آگاہ کیا۔

”میں کشتی کو تیار کرنے میں گزرتی مدت کرتا ہوں۔“ بلی نے جلد درمیان سے ہی آچک لیا۔ اس طرح ہم جلد روانہ ہو سکیں گے۔

”تم نہیں جا رہے، بیٹے، گاسٹن نے اسے آگاہ کیا۔
”لوٹنے کے آدمی یقیناً ہماری نگرانی کر رہے ہوں گے۔ اگر وہ وہی اور گرد و موجود ہیں تو خاصی خطرناک بات ہے۔“

بولی کے چہرے پر مایوسی کی تاریکی پھیل گئی۔ وہ فوراً لڑکی کی طرف متوجہ ہوا لیکن اس سے پہلے کہ اس سے کچھ پوچھتا ٹائیگر نے فنی میں سر ہلادیا۔

بولی نے مزہ کیا لیکن پھر اچانک ہی اس کی آنکھیں بند اٹھیں۔ میں تم لوگوں کی واپسی تک میری کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کسی کے جواب کا انتظار کیے بغیر وہ ایک سمت چل دیا۔

ٹائیگر اپنی جگہ سے اٹھ کر کشتی کا جائزہ لینے لگا۔ ایک کپڑے کو دیکھنے کے بعد وہ پٹا پٹا انجلیک اس کے سامنے موجود تھی۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر رہی تھیں اور بول لگ رہا تھا جیسے دوبارہ رو دے گی۔ ٹائیگر مسکرایا، ادا آگے بڑھ کر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دے۔ اس نے انجلیک کو قریب کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ تم... میں...

...سب... ہم... تم... مگر... کیوں؟“
انجلیک سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ ٹائیگر کو آنسوؤں سا ہوا کہ اس نے ایک نئی سی لڑکی کا دل توڑ دیا۔ اس نے آگے بڑھ کر انجلیک کو پکڑا اور اپنے قریب کر لیا۔

”اوہ، اچیل، آئی ایم سوری،“ ٹائیگر نے اپنے ہونٹ اس کے بالوں پر رکھ دیے۔ میں تم سے کچھ بچھلانا چاہتا تھا۔ دراصل وقت ہے حد تھا اور تم جانتی ہو کہ میں...

”مشن!“ انجلیک نے اسے ہلکا سا نہیں کرنے دیا۔ تم نے ہر شے کو مشن پر قربان کر دیا؟ تمہیں دنیا کی کسی شے کا خاص نہیں رہ گیا؟ کیا تم جذبات سے بھی بے بہرہ ہو؟ کیا اس رات ہوٹل کے کمرے میں تم کو کچھ ہوا وہ بھی مشن کا حصہ تھا؟

ٹائیگر چند ثانیے خاموش کھڑا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس باگل سی لڑکی کو کیا جواب دے؟

”انتقام کے بارے میں کیا خیال ہے؟“ انجلی نے ٹائیگر نے دھیرے سے کہا۔ کیا تم اپنے والد کے قاتلوں سے بدلہ نہیں لینا چاہتے؟ انہوں کو برٹ اور لی کے نامی دو افراد نے ہری کو ہلاک کیا تھا۔ میں جلد از جلد میری کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

اسی لیے تم سے سخت کلامی...“
انجلیک فوراً آگے بڑھ کر ٹائیگر سے لپٹ گئی۔ اوہ ہائی ڈرائنگ وہ سسکیاں لینے لگی۔ تم... میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں اب

”اوہ ہے“ وہ فوراً ایک تیسری آواز سنائی دی اور انجلیک سب کرنا ٹیگر کے باروؤں سے نکل گئی۔ آنے والا گاسٹن رادی تھا۔ اتنی بے قراری بھی کہاں سے کوئی جگہ تو دیکھ رہا کرو۔“

انجلیک تو جھینپ کر فوری طور پر دوسری طرف چل دی۔ اپنے ٹائیگر مسکراتا رہا۔ کہا پوزیشن ہے؟ اس نے گاسٹن کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہم روانہ ہو رہے ہیں،“ گاسٹن نے جواب دیا اور انجلیک کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹیگر انہیں اشارت کر چکا تھا اور دعا مگی کے لیے سگنل کا منتظر تھا۔

الگ الگ چلے گئے۔ وہ پوری رفتار سے خلیج انجلیک کی طرف رواں دواں تھے۔

”کوشش کرو کہ جالتے ہوئے،“ میں سے تصادم نہ ہو پائے۔ ٹائیگر نے گزرتی روایت کی۔ واپسی پر ان سے نہیں گئے۔

بچہ نے ٹائیگر کے انداز میں سر ہلایا اور انجن روم کی طرف چل دیا۔ ٹائیگر نے کام میں مصروف ہو گیا۔

اب اس کچھ فاصلہ سے مسلسل ان کے تعاقب میں تھی۔ ابھی تک اس جانب سے کسی نے اٹھنے یا کاٹ ڈالنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جگہ کیساں رفتار سے کشتی کو چلا رہا تھا۔

دو گھنٹے بعد جب بچہ نے اپنی منزل پہنچنے کا اعلان کیا تو اب اس دستور تعاقب میں تھی۔ بچہ لاچ کو ساحل پر لے گیا لیکن اس کے منہ میں ہی رنگ گئی تھی۔

ٹائیگر بھی اس اثنا میں اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ اس نے بہت سے پٹرول بم بنائے تھے اور بڑا اور لوہے کے داؤوں کی مدد سے تیر کمان تیار کیے تھے۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے اگر ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسے پٹرول بول سے جواب دیا جائے گا۔

ان کی مطلوبہ بھیل کے کنارے ایک جھونپڑی بنی ہوئی تھی۔ یہ ویسی ہی جھونپڑی تھی جیسی گیت میں کہی گئی تھی۔ ٹائیگر کچھ دیر تک جھونپڑی کے ارد گرد کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے سب کو مختلف جگہوں پر کھدائی کا اشارہ کیا اور خود بھی کام میں بخت گیا۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر انہوں نے جھونپڑی کے چاروں طرف وہ ہر ممکن جگہ کھود ڈالی تھی جہاں کچھ دفن ہو سکتا تھا۔ لیکن ناکامی کے سوا کچھ نظر نہ آیا تھا۔

”جیسے اب بھی یقین ہے کہ گناہ ہے،“ معنی دھنکا۔ ٹائیگر نے تھکن سے فخر اور پیسے میں غرور اور ساتھیوں کو آگاہ کیا۔

”تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے گاسٹن سے پوچھا۔

”میرے نزدیک تو گناہ صرف ٹھیل کے شکار، ان دونوں کی محبت اور جان دینی سے متعلق ہے۔“ گاسٹن نے جواب دیا اور بچہ نے فوراً سر ہلا کر اس کی تصدیق کی۔

”ہمیں ایک منٹ غور۔“ انجلیک بولی۔ گانے کے اگلے بول یہ ہیں کہ جب وہ اپنی محبوبہ کو مرے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے دفنانے لے جاتا ہے۔

”کہاں؟“ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ناریل کے ایک بہت بلند وخت کیے چپے۔“
”اوہ!“ ٹائیگر نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔ ہر درخت

نہیں کر رہی تھی۔

کے بچے کھائی کی جائے۔

اور میرے بڑے دوست کی ترسے انہیں اپنی مطلوبہ سے مل گئی۔ یہ دس لاکھ کی گہرائی پر دفن کیا ہوا ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا جسے سوفین میں ابھی طرح لپیٹ دیا گیا تھا۔ ٹائیگر نے پیکٹ کو لایا جبکہ باقی تمام لوگ شہد کی چھبوں کی مانند اس کے گرد جمع تھے۔ پیکٹ کے اندر دس اور پچاس ڈالر کے پندرہ نئے اور کراڑے نوٹوں کے علاوہ ان نوٹوں کے بعض حصوں کی اندر درجش اور پیری کی اپنی اینڈرائٹنگ میں ایک طویل تحریر موجود تھی۔ ٹائیگر نے تحریر کو پہلے خود پڑھا اور پھر بلند آواز سے دوسروں کو سنا دیا۔

پیری بولی ڈاکس نے کھا تھا کہ وہ چونکہ ایک زمانے میں سکے جمع کرنے کا شوقین رہا تھا اس لیے اس نے نوٹوں کے جعلی ہونے کا پتا چلا لیا تھا۔ پہلے باجے نوٹ سوفیہ جعلی تھے وہ بالکل نئے اور کراڑے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بینک سے براہ راست اس تک پہنچے ہوں۔ مگر یہ ۱۹۳۳ء کے تھے جو سترے پرانے نوٹ تھے جب سلور سٹیفٹ کیٹ چلا کرتے تھے۔ ان نوٹوں جو نئے نوٹ چل رہے تھے۔ وہ ۱۹۵۰ء کی سیریز کے تھے۔ اس لیے اسے قدرتی طور پر حیرت ہوئی کہ اتنے پرانے ہونے کے باوجود نوٹ کھلی مارکیٹ میں نہیں گئے تھے۔ یہ بظاہر ناممکن سی بات تھی۔ دوسری بات جس سے وہ ہونکا وہ روشناسی تھی جس سے نوٹوں پر ہر اور سیریل نمبر لگائے گئے تھے ان نوٹوں پر بہت ہی بلکے سبز رنگ سے ڈیزائن طبع کیا گیا تھا جبکہ ہر سیریز رنگ سے نمبر اور ہر لگائی گئی تھی جبکہ اس وقت مارکیٹ میں موجود نئے نوٹوں پر نمبر اور ہر پیلے رنگ کی تھیں۔ یہی وہ نوٹ تھے جن کی واپسی کا بوشے نے تقاضا کیا تھا۔

مزید ایک ہفتے بعد پیری کو پھیلی پکڑنے کا معاوضہ اپنی دس نوٹوں کی شکل میں ادا کیا گیا۔ وہ البتہ ہر لحاظ سے متلل تھے لیکن ان کی عبارت میں پیری کو کچھ گروپ مخصوص ہوئی تھی۔ یہی وہ نوٹ تھے جن میں سے ایک اس نے صدمہ بردار کو بھیجا تھا۔ پیری یہ نوٹ ایک فوٹو گرافر دوست کے پاس لے گیا جس نے ان کی تصویریں بنائی تھیں جب اس نے نوٹوں کو انلا راج کیا تو ان کی خامیاں ابھر کر سامنے آ گئیں۔ ہر تصویر کی پشت پر فوٹو گرافر کا ایناٹھ درج تھا۔ ٹائیگر نے ایک تصویر کو پلٹا اور بھیجی ہوئی عبارت بلند

سیکڑوں انسانوں کے خوفناک قاتل

مشہور زمانہ ٹھگ امیر علی کی سنسنی خیز داستان

انسان اور شیطان

محمد فراز

۲۰ حصوں میں شائع ہو گئی ہے

قیمت فی حصہ - 75/- روپے
مکمل سیٹ - 150/- روپے



مکتبہ القریش۔ سرکلر روڈ
اردو بازار لاہور۔ 2

آواز سے بڑھنے لگا۔

"یہ لوٹ سوفیہ جعلی ہیں۔ انہیں آف سیٹ مشین پر چھاپا گیا ہے جبکہ امریکی حکومت اس مقدمہ کے لیے آف سیٹ مشینیں استعمال نہیں کرتی۔"

اس کے بعد جہان نامی اس فوٹو گرافر نے تفصیل کے ساتھ کھا تھا کہ آف سیٹ سے نوٹ چھاپنے سے ان میں کیا کیا خامی رہ سکتی ہے اور وہ تمام خامیاں ان نوٹوں میں درج پائی گئی تھیں بلکہ فوٹو گرافر نے ان کا سرائ بھی لگایا تھا۔ عبارت کے نیچے ایک بڑی ریڈ اسٹمپ کے نشان بھی تھے جس پر ٹیڈ اور لینز میں اس فوٹو گرافر کی دکان کا پتا، نام اور فون نمبر درج تھا۔

"اب ہمارا مقصد مل ہوا۔ ٹائیگر نے اپنے ساتھیوں کو بتایا۔ وہ تم لوگوں میں سے دو افراد میں روج جائیں اور ان کی جزل اور سیکرٹ سروں سے ملیں۔"

"نہو اور لینز کے دفتر میں کہیں نہیں؟"

"اس میں اس بات کا امکان ہے کہ نوٹس کے آدمی تبیں دیکھ لیں گے اور انکو سے انفرادی گئے تم لوگ یہ کام کرو جبکہ میں گلف لینڈ سے مزید دو دو ہاتھ کروں۔"

ٹائیگر کو اطمینان تھا کہ جوہن وہ لوگ سیکرٹ سروں تک پہنچیں گے۔ ایس ایس اپنا کام شروع کر دے گی اس صورت میں نوٹس کی بے گناہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا بلکہ نوٹس کے خط سمیت ان کے پاس کافی ثبوت تھے کہ نوٹسے کیا کے ساتھ مل کر بعض ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہے۔

"اب یہاں سے چلا جائے، ہمیں ابھی بہت سے کام نکلانے ہیں۔ ٹائیگر نے انہیں ہدایت کی اور کرسٹی کی طرف بڑھا۔ باقی لوگوں نے اس کی تقلید کی تھی۔

چند میل تک پہنچے نہیں ہوا۔ ایس ایس البتہ بدستور کرسٹی کے تعاقب میں تھی۔ فاصلہ بھی پہلے جتنا ہی تھا لیکن پھر رفتہ رفتہ ایس نے کرسٹی کے قریب آنا شروع کر دیا۔

جگڑے بڑے عواس باخندہ انداز میں ٹائیگر کو اس سے اگلا کرنا لیں وہ بڑے اطمینان سے کھڑا رہا۔ اس نے جگڑو کو پوری توجہ نہ دی بلکہ کرسٹی کی ہدایت کی اور خود اس طرف چل دیا جہاں اس نے اپنے قریبان اور پٹرول بم لٹکے جھوٹے تھے۔ کرسٹی کے سوار متوجہ ہوئے۔ رفتہ رفتہ ایس سے ملے ہوں

کے ذریعے انہیں مخاطب کیا گیا۔ میری ہدایات پر عمل کیا جائے ورنہ تم لوگوں کو مرنا ہو گا۔"

"یہ فعل ڈوبوس کی آواز ہے۔ یہ کاسٹن جلا اٹھا۔" "لوٹ، ایس کے قریب لے چلو، ٹائیگر نے پیچ کر جگڑو کی ہدایت دی۔ اس نے فوراً عمل کیا۔

ایس نے کرسٹی کو قریب آنے سے دیکھا تو اس پر موجود گلف لینڈ کے فٹڈوں نے فائر کھول دیا۔ بہت سی گولیاں تو ہوائیں اور اُدھر منتشر ہو گئیں لیکن کچھ گولیاں کرسٹی کے اسٹرن بورڈز اور فینیل پر لگیں۔

جگڑو انہوں کے درمیان پٹھا ان کا آئل لیول چیک کر رہا تھا۔ ایس کی طرف اس کی پشت تھی۔ وہ جوہن کی اپنے کام سے فاصلہ ہو کر اٹھا۔ ایس پر سے چلانے والے ایک برسٹلے اس کے سر کے چیتھے سے اڑا دیے۔ گولیاں پر ٹکوانے چلائی تھیں۔ جگڑو کی طرح چھٹا اور پٹرول آواز کے ساتھ سرسے پر گرا۔ اگلے ہی لمحے وہ سے صحت ہو چکا تھا۔ اس کے سر کے نیچے سے چیتھے سے دونوں کے فوٹھرے دور دور تک پھیل گئے تھے۔

انجلیک، جگڑو کو گیسے دیکھ کر بری طرح چیخا اور پٹ پٹ کرنے پڑے کر دی۔ کاسٹن جو ابجن روم کے دوسری طرف موجود تھا۔ جھاگ کر جگڑو اور انجلیک کی مدد کو آیا لیکن ہیر کیو کے دوسرے برسٹلے اسے راستے میں ہی گرا لیا۔ مگر ہوا کے باقی برسٹلے تو ہوا میں منتشر ہو گیا۔ عرف ایک گولی کاسٹن کے ہائیں شاٹ کو اوجھڑتی گزرتی گئی۔

کاسٹن ہلکی سی چیخ کے ساتھ وہیں گر گیا۔ انجلیک بدستور چرچ رہی تھی۔ ٹائیگر جھاگ کر اس تک پہنچا۔ اچلی، اس نے انجلیک کو جھوٹو ڈھلا۔ وہ صورت حال کا اندازہ کر چکا تھا۔ جگڑو جھاگتا تھا۔ کاسٹن زخمی ہو کر ناکارہ ہو چکا تھا جبکہ انجلیک اس کے بازوؤں میں سسکیاں لے رہی تھی اور بولی آتا سارا نہیں تھا کہ کوئی خاص کارنامہ انجام دے سکتا۔

کرسٹی اب بے قابو ہو رہی تھی۔ ابھی تک وہ ناک کی سیڑھ میں جھاگ رہی تھی لیکن ٹائیگر جاتا تھا کہ جلد ہی اس سے بے جان نکلے کی مانند ادھر ادھر چھلانے لگیں گی۔

"اچلی، اس نے جھک کر انجلیک کے کان میں سرگوشی کی۔" خود کو سمجھا اوجہاں، انہیں تو ایس والے ہمیں بھون کر رکھ دیں گے۔

"میں کیا کروں؟ انجلیک سسکیوں کے درمیان بولی ہو جگڑو

پرتھال

قمر اجنلوی قیمت - 125/-

گوشت چھٹا تھا جبکہ پی پی محفوظ تھی۔

بجڑ کی لاش عارضی طور پر ایک مردہ گھر میں رکھوا دی گئی تھی۔ گاسٹن فوری تدفین پر بضد تھا لیکن ٹائیگر نے اسے مشن کے اختتام تک موخر کرنے پر رضامند کر لیا تھا۔

اس سے فارغ ہو کر ٹائیگر پھر گاسٹن کو ساتھ لے بیٹھا۔ اب مسئلہ کیا ہو گا اس جہاز کا تھا جو جعلی کرنسی لے کر آ رہا تھا اور جسے پوٹھے کھلے سمندر میں جا کر حاصل کرنے والا تھا۔

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ یہ تباہ دہشت گرد ہیں۔ ان کو اسی منہ میں ہو گا۔ ٹائیگر نے گاسٹن کو بتایا کہ جو جہاز وہ پرتھال کرنسی لے گا اس کا نام لایبلا ہے۔ یہ طے ہے کہ وہ گھٹ لینڈ کی گودی سے روانہ ہوں گے لیکن یہ پتا نہیں کہ کب اور کس راستے سے روانہ ہوں گے۔"

"مگر مغربی کنارے کے ساتھ سفر کرتے ہوئے لایبلا پر نگاہ رکھ سکتے ہیں، گاسٹن نے تجویز پیش کی۔

"ابھی تو جہاز ہے۔ ٹائیگر نے ثبات میں سر ہلایا تو پھر کرنسی کو ہم ابھی سے مطلوبہ مقام پر لے جاتے ہیں۔"

نصف گھنٹے بعد وہ دونوں کرنسی پر مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ دو گھنٹے بعد وہ لوگ گلف لینڈ ڈاکس سے پانچ میل دور ایک پراچھین جی پر موجود تھے۔

سمندر ج مریض ہوئے ہیں میں گھٹے باقی تھے جب لایبلا نے گودی چھوڑ کر اپنے سفر کا آغاز کیا۔ انہوں نے کھلے سمندر میں جانے کے لیے ہمارے کینال کا راستہ اختیار کیا جس کی وجہ سے وہ لازمی طور پر کرنسی کے سامنے سے گورے۔ اس طرح ٹائیگر اور گاسٹن کو آسانی کے ساتھ ان کا تعاقب کرنے کا موقع مل جاتا۔

لایبلا ان کے سامنے سے گزرا تو سمندر پر وہ دو رنگ تابانی اپنے نیچے کا جیسی تھی۔ گاسٹن نے کرنسی کے اچھے اشارات کیا اور مناسب فاصلہ رکھ کر لایبلا کا تعاقب شروع کر دیا۔

پلوئے تین گھنٹے کے سفر کے بعد وہ بین الاقوامی سمندر تک پہنچے۔ یہ نصف فاصلہ طے کر چکے تھے لیکن ٹھیک اسی وقت گاسٹن نے محسوس کیا کہ لایبلا نے ڈگ ڈیگ انداز میں آگے بڑھا

شروع کر دیا۔

"میرے خیال میں انہیں ہمارے تعاقب کا پتا چل گیا ہے۔" اس نے ٹائیگر کو اکا اکا کیا۔

"تمام روشنیوں فوری طور پر گل کر دیں ٹائیگر نے ہدایت کی۔ گاسٹن نے تمام روشنیوں گل کر کے کرنسی کو آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

لایبلا نیچے دیر تو ڈگ ڈیگ انداز میں آگے بڑھتا رہا لیکن پھر شاید انہیں یقین ہو گیا کہ تعاقب ختم ہو گیا ہے یا انہوں نے سوچا کہ تعاقب والے پیچھے رہ گئے ہیں چنانچہ جہاز پھر بڑھا چلا شروع ہو گیا۔

"کرنسی کو زیادہ سے زیادہ قریب لے چلو۔ ٹائیگر نے گاسٹن کو آگاہ کیا۔

"شہزادہ! اچانک گاسٹن نے ٹائیگر کو مخاطب کیا: "میرے پاس آنسو گیس کے کھیل موجود ہیں، اگر وہ کسی کام آئیں تو بولو۔" آنسو گیس کے ٹیل پہ ٹائیگر نے حیرت سے پوچھا: "کون سا کس کہاں سے آئے؟"

"در اصل وہ میری ملکیت تھے۔ حفاظتی نکتہ نگاہ سے اس نے انہیں میرے پاس رکھوا چھوڑا تھا۔"

ٹائیگر کے دماغ کی پیوٹری نے فوری فکری حکمت عملی ترتیب دے لی۔ ٹھیک ہے، میں وہیل بھجانا ہوں، ٹم گرینڈ اور گن لے آؤ۔"

گاسٹن فوراً گھسک دیا جبکہ ٹائیگر نہایت احتیاط کے ساتھ کرنسی کو لایبلا کے قریب لے جانے میں مصروف ہو گیا بالآخر وہ جہاز کے اتنی نزدیک پہنچ گئی کہ آنسو گیس کا ٹیل آسانی سے پھینکا جاسکتا۔

تب تک گاسٹن بھی لوٹ آیا۔ اس کے پاس ایک ایم ۷۷ رائل اور ٹری گیس شیلوں کا ایک خفیہ تھا۔

ٹائیگر نے سر کے اشارے سے اپنا کام کرنے کی ہدایت کی اور گاسٹن نے ایم ۷۷ میں پہلا شیل ڈوکر کیا۔ ٹائیگر نے کرنسی کا زاویہ درست کیا اور گاسٹن نے شیل فائر کر دیا۔ پہلا شیل پورٹ سائیڈ پر گر گیا۔ باقی تین پائلٹ ڈاکس اور دوسرے پھر گئے۔ ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور پھر دھوئیں نے لایبلا کے کھمبے کو گھیر لیا۔

ٹائیگر نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور گاسٹن کو دوبارہ وہیل بھجنانے کا اشارہ کیا۔

"میرے دماغ کا انتظار کرنا۔ ٹائیگر نے کہا اور کرنسی کی ریڈنگ

کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ گاسٹن اس سے کچھ دریافت کرتا وہ سمندر میں کود چکا تھا۔

آنسو گیس کا پہلا شیل جس وقت پورٹ سائیڈ پر پھٹا کارلوساٹینی لایبلا کے ایک تین کے دو وارے پر پھڑپھڑانا تھا کہ تارک یک سمندر کو گھور رہا تھا۔ ہلکے سے دھماکے پر اس نے چونک کر دھڑک دیا۔ اوسے اختیار چلا اٹھا۔ آنسو گیس پائلٹ کروہ کیسی کے اندر بھاگا اور اگلے ہی لمحے واش بیسن پر نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائرنگ ہے وہ آنکھوں پر رکھنے کے لیے جھگڑ رہا تھا۔ تو یہ جھگڑ کر اس نے اپنی آنکھوں اور ناک کو گولیلا کیا اور

کوریڈور سے پائلٹ ڈاکس کی طرف بھاگا۔ لیکن اس وقت تک آنسو گیس کے مزید شیل جہاز پر آ گئے تھے، ہر کوئی محاسن رہا تھا۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو برسے تھے اور انہیں نظر کچھ نہیں آ رہا تھا جس کی وجہ سے جہاز روک دیا گیا تھا۔

کارلوساٹینی نے سب لوگوں کو مرے پر جانے کا حکم دیا کہ کھلی ہوئی گیس کے اثرات کو بھیس۔

"یہ کیا ہے؟" سائینی کی اپنی حالت سنہلی تو اس نے جہاز کے کیپٹن گرڈ سے پوچھا۔

"میں صرف اتنا ہی پتا ہے کہ ایک بوٹ روشنیوں جلائے بغیر ہمارے تعاقب میں تھی، اگر وہ نہ پوچھ لائے ہوئے انداز میں تھاب دیا۔ اس کے بعد اچانک ہی آنسو گیس کے گولے گرنے لگے۔ ابھی ابھی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ فین شیل سے کوئی شخص جہاز پر سوار ہوا ہے۔"

"اوہ!" سائینی کے ہونٹ سٹی بجانے والے انداز میں سکڑ گئے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ٹائیگر کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

وہ ٹائیگر ہی تھا جو تارک کی تاریکی میں ایک سایہ کی مانند جہاز پر چھایا تھا۔

ابھی وہ اوپر پہنچا ہی تھا کہ اسے دو مسلح افراد نظر آئے جو کزنہوں پر سب مشین گنیں ہٹائے گشت کر رہے تھے۔ کچھ فاصلے پر جا کر وہ پلٹے۔ اب ان کا رخ ٹائیگر کی طرف تھا۔

ٹائیگر نے یہ محسوس کر کے بھی کہ انہوں نے اسے دیکھ لیا ہے، خود کو پوشیدہ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ ان دونوں نے بھی بیک وقت ٹائیگر کو دیکھا اور کندھے پر ٹکی ہوئی گنیں

گیا اور گاسٹن...

"کچھ نہیں ہوا، وہ ٹھیک ہے۔ ٹائیگر نے اس کا جملہ کاٹ دیا۔ تم صرف یہ کرو کہ وہیل سمجھال لو۔ کرنسی کو اس کے قریب لے چلو۔ باقی میں دیکھ لیتا ہوں۔" پھر وہ کچھ دور موجود ہوئی کی طرف دھاوا بھینچی جیسی آنکھوں سے اس سارے منظر کو دیکھ رہا تھا۔ "تم اگلی کی مدد کرو۔"

بولی فور آگے بڑھا آیا اور انجلیک کو لے کر وہیل پہنچ گیا۔ ٹائیگر اس جتنے میں آگیا جہاں اس نے اپنے خود ساختہ پتھار جمع کر رکھے تھے۔ اس نے لوہے کی راڈ سے بنے ہوئے تیرے ساتھ پٹرول بم باندھ لیا اور انجلیک کو ہدایات دینے لگا۔ انجلیک ہر منظر کی طور پر کوشش کر رہی تھی کہ کرنسی کو اس کے اتنا قریب لے جائے کہ ہزار ڈاکس پٹرول بم پھینک سکے۔

ٹائیگر بھی اس تک میں تھا کہ اس میں اس کی سرخ میں آ جائے اور بالآخر ایک مرحلے پر اسے یہ موقع مل ہی گیا۔ اس نے فوراً گمان سیدھی کی۔ تیرے ساتھ بندھی بوتل گولی کی رفتار سے زیادہ تیزی کے ساتھ اس کی طرف بڑھی۔

بم مرنے کے قریب گرا۔ دھماکہ ہوا اور وہاں آگ بھڑک اٹھی۔ اس میں سے فائرنگ کرنے والے پوچھلا کر مرنے کی طرف بھاگے۔ ٹائیگر نے ان کی پوچھلاٹ سے صبر پر فائدہ اٹھایا۔ ذرا ہی دیر میں سات پٹرول بم اس کے مختلف حصوں کو آگ کے لڑائی میں تبدیل کر چکے تھے۔

اس میں ہر موجودہ افراد آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف تھے لیکن سمندر کی تیز ہوا ان کی تمام تدبیروں کو اٹھنے میں موزع تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ، اس کے پٹرول ٹینکس تک جا پہنچی۔ کان چھڑا دینے والا دھماکہ ہوا اور اس کے جھپٹنے لڑنے لگے۔

مسل کی صبح ٹائیگر، فوٹو گرافر سے ملا جان نے انجلیک کے ساتھ تین دن چاکر سیرٹ مرس اور انار کی بزل کو جعلی کرنسی کے بارے میں آگاہ کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔

انجلیک نے فوٹو گرافر کے ساتھ جانے پر اجماع کرتے ہوئے کیسی ختم ہونے تک نیا اور لیٹرز میں لکھنے پر آمادہ کیا تھا لیکن ٹائیگر نے سختی سے اسے جانے کی دھمک دہایت کی بلکہ اپنے سامنے روانہ بھی کیا۔

گوشت شام گاسٹن کے منی ڈاکو نے اس کی مرہم پیش کر دی تھی اور اب اس کی حالت خطرے سے باہر تھی۔ کندھے کا صرف

اتارنے کی کوشش کی۔

لیکن ابھی اُن کے ہاتھ کندھوں تک بھی نہیں پہنچے تھے۔ کٹائیگر اُن کے سروں پر پہنچ گیا۔ اُس کے دونوں ہاتھوں نے خفیت سی حرکت کی اور دونوں کٹے ہوئے ہتھیروں کی مانند خاموشی سے چلی فرار ہوئے۔

ٹائیگر نے دونوں کی لاشیں گھسیٹ کر ایک جانب ڈالیں اور وہاں قدموں کے پچھا۔ اب کوئی شخص اُس کے قدموں کی آہٹ نہیں سنی سکتا تھا۔ اُسے دیکھنے والا پورے وقت کے ساتھ کہہ سکتا تھا کہ وہ چل نہیں رہا بلکہ ہوا میں تیر رہا ہے۔

چندی ٹائیگوں بعد وہ آفیسر زکواریٹز کے درمیان بنی راہداری سے گزر رہا تھا۔ اچانک تین رائفل بردار موڑ کر اُس کے سامنے آگئے۔ دونے رائفلس سیدھی کرنے کی کوشش کی جیکے تیسرے نے چیتنے کے لیے نہ بھولا۔ ٹائیگر پہلے چیتنے والے کی طرف لپکا۔

اُس کی انگلی کھلے گز کے اندر داخل ہو کر تالو سے ٹکرانی اور منہ کھولنے والا لٹو تھوکنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ لپکا اور فرخ پر گر پڑا۔ اُس کے دونوں سامنے رائفلس سیدھی کرنے کے بجائے حیرت سے سرے اور مارنے والے کو دیکھنے لگے۔ ٹائیگر کو اُن کا انداز اچھا نہیں لگا۔

اُس نے بیک وقت دونوں کٹس استعمال کیے اور گلف لینڈ کے دونوں حیران حیران فٹے اپنی پسلیاں تڑوا کر راہداری کی دیواروں سے جا ٹکرائے۔ دونوں دیواروں سے ٹکراتے تک زندہ تھے لیکن جب وہ پھسل کر گرے تو اُن کی رعبیں جھول کا ساتھ چھوڑ چکی تھیں۔

ٹائیگر نے انہیں بھی گھسیٹ کر ایک طرف ڈالا اور اُن سیرھیوں کی طرف بڑھا جو پیرڈیک اور پائلٹ ہاؤس کی طرف جاتی تھیں۔

کارلو سائینی تھیں محسن سب مشین گن ہاتھوں میں تھلے پائلٹ ہاؤس کے دروازے پر کھڑا تھا۔

اُس کی نگاہیں اُن سیرھیوں پر جمی ہوئی تھیں جیسے اُسے یقین ہو کہ ٹائیگر اسی راستے سے آئے گا۔

پھر اُس کے جذبات کی تصدیق ہو گئی۔ ایک سیرھیوں پر نظر کیا۔ سائینی نے تھامیں سہی

کر لی۔ اُس کی انگلی فائرنگ میں رہی۔ وہ محض یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آئے والا اپنا سامنے ہے یا نہیں۔

سرکچے اور اوپر اُگیا۔ سائینی فوراً پہچان گیا کہ اُنے والا گلف لینڈ کا کوئی رکن نہیں۔

اُس نے فائرنگ میں دبا دیا۔ پورا بریسٹ سیرھیوں کی طرف بڑھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئیوں کے سیرھیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ سر اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔

سائینی نے فائرنگ میں سے انگلی ہٹا کر ذرا فوسے سیرھیوں کی طرف دیکھا۔۔۔ اور یہی اُس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

وہ سرب آسے بالکل سامنے نظر آیا۔ گراب وہ صرف سرب تھا بلکہ جسم تھا اور یہ جسم ٹائیگر کا تھا۔

سائینی نے دوبارہ فائرنگ میں دبا نا چاہا لیکن وہ خود جیسے اڑ کر پائلٹ ہاؤس کی چھت سے جا ٹکرایا۔ اُس نے ٹائیگر نامی اُس دیو کی طرف دائیں ٹانگ حرکت میں آئے دیکھی پھر وہ ٹانگ اُس کے پیٹ پر پڑی اور اُس کے بعد وہ اپنا انجام دیکھنے کے لیے زندہ نہیں رہا تھا۔

سائینی کے مرنے کے بعد کام گویا آسان ہو گیا۔ جہاز کے کیپٹن گڑ اور بائی ملاوٹ نے جیڑ مشروط طور پر ٹائیگر کا ساتھ دینے کا اہم کیا۔ جب ٹائیگر نے لوٹنے کی اہلیت بتائی تو وہ اور زیادہ شہد و مدد کے ساتھ ٹائیگر کی حمایت کرنے لگے۔

انہوں نے ٹائیگر کو بتایا کہ قمر کے ریکوین جہاز سروس دت کہاں ہیں۔ ٹائیگر اُن بات میں سربلا کہ دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔

سب سے پہلے اُس نے ملاوٹوں کی مدد سے کرسٹی کو لایا سے باندھا اور پھر اسے کے ذریعے گاؤں کو اوپر کھینچ لیا جہاز کا جارح اُس نے گاؤں کو دے دیا اور خود رینگ کے قریب آکھڑا ہوا۔

لاہلا اب معمولی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا چند ہی منٹ کے سفر کے بعد ٹائیگر کو سمند میں ایک بہت بڑا مہولی نظر آنے لگا۔ رفتہ رفتہ مہولی کسی جہاز کی صورت اختیار کر گیا یہی کوئی جہاز تھا جس سے جہلی کرسٹی لایلا پر منتقل کی جاتی تھی۔

سیچے ہوئے لوگ نہیں ہیں۔ اُس نے اپنے ہوش سے بیدار ہو کر کہا "ٹائیگر کیوں فوجیوں نے اپنی سب مشین گنیں سیدھی میں دھڑ ٹائیگر پر فائر کھول دیا۔

مگر ٹائیگر وہاں کہاں تھا؟ فوجیوں کی انگلیاں ٹائیگر کیوں پر پہنچنے سے پہلے ہی وہ کیوں جہاز پر بھلانا چکا تھا۔

اور پھر ٹیگر کے اندر سویا ہوا شیر بیدار ہو گیا۔ کیوں فوجی اپنی زندگی کا حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعہ دیکھ رہے تھے۔

ٹائیگر کیوں حرکت کر رہا تھا جیسے آسمان پر جہلی چمک رہی ہو۔ وہ ایک ٹکے کے لیے ایک جگہ نظر آتا اور اگلے ہی ٹکے کی گز دور موقوف ہوتا۔ فوجی پوزیشن بدل کر فائرنگ کر رہے تھے۔ وہ ٹائیگر کو نشانہ بنانے کیوں گولیاں پلٹے تک وہ اپنی جگہ چھوڑ چکا ہوتا۔ فوجیوں نے اس کوشش میں اپنے ہی ساتھیوں کو بھون ڈالا جو سوچ رہے تھے وہ موت کے کمرے کی نذر ہو گئے۔

بالآخر کیوں جہاز پر خاموشی چھا گئی۔ کچھ دیر پہلے تک جو عرصہ زندگی سے بھر رہا تھا اب وہاں موت کی اداسی پھیل چکی تھی۔ دور دور تک لاشیں ہی لاشیں دکھائی دے رہی تھیں اور ان لاشوں کے درمیان صرف ایک بلند قامت شخص ایستہ۔۔۔ نہ بڑھ رہا تھا۔

وہ موت کا ہر کارہ تھا۔ موت کے ہر کارے نے پلٹ کر لایلا کی طرف دیکھا وہاں ہر شخص پتھر کے پتھر کی طرح اُس کی طرف نگراں تھا۔ موت کا ہر کارہ سکریا اور دھندلے انداز میں ان کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہرایا۔

"فوری طور پر کرسٹی پر منتقل ہو جاؤ۔ اُس نے لایلا پر موجود گاؤں اور دوسرے لوگوں کو ہدایت کی۔ میں ان ہاتھوں کو آگ لگانے جا رہا ہوں۔"

وہ سیرھیاں اتر کر ان ریم کی طرف چل دیا چند ہی لمحوں بعد وہ دیوین جیڑیوں کے درمیان کھڑا نظر آیا۔ اُس نے جیڑیوں کو ڈیزل فراہم کرنے والے پائپ کھینچنے والے ڈیزل فرش پر بہنے لگا۔ اُس نے اپنی جیب سے ماچس نکال کر ایک کپڑے کو آگ دکھائی اور اسے بہتے ہوئے ڈیزل پر پھینک دیا۔

عامشٹن نے پائلٹ تک کی مدد سے کیوں جہاز کو طے شدہ روشنی کے سگنل دیے جن کا فوری جواب دیا گیا۔ بل ہارن پر دوسری جانب سے مزید قریب آنے کے لیے کہا گیا۔

عامشٹن بڑی ہدایت کے ساتھ لایلا کو کیوں جہاز کے برابر لے گیا اور پھر دونوں جہازوں کو باندھ دیا گیا۔

"ہیلو کارمریڈ! کیوں جہاز سے کسی نے پکارا؟ تم لوگوں میں سے سینئر سائینی کو ان ہے جو اس تباہی کا اچارح ہے؟"

"میں ہوں۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ کارلو سائینی کیوں جہاز کے جہاز پر روشنی ہو گئی۔ ٹائیگر کو عرصے پر کیوں فوجی صاف دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے کندھوں پر خود کار اسلحہ لٹکا رکھا تھا اور کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے پوری طرح تیار نظر آتے تھے۔ کئی ایک جہاز کی ریلنگ کے ساتھ آکھڑے ہوئے تھے۔

"کیوں سا جہان ہے؟ کیوں جہان سے پوچھا گیا۔ لایلا۔ ٹائیگر نے بتایا۔ تم لوگوں کو تباہی کے بارے میں مطلع نہیں کیا گیا؟"

"ہیں، دوسری جانب سے جواب ملا۔ وہ کیوں فوج کا کیپٹن تھا۔ اُس نے ہاتھ ہٹا کر اپنے عقب میں اشارہ کیا تو ڈیک پر نصب ایک چھوٹی سی کربن حرکت میں آئی۔ اُس نے ایک ہنڈل اٹھا یا اور پھر اسے لایلا کے کھلے سرے پر رکھ دیا۔

اسی ہنڈل میں جہلی کرسٹی تھی۔ "اوہ! اچانک ٹائیگر کو کیوں فوجی افسر کی آواز سنائی دی۔ میں اور میرے آدمی اتنے ہتھکھلے ہوئے ہیں اور تم سے مخصوص کوڑ پوچھنا بھی بھول گئے؟"

ٹائیگر کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ "ہاں تو درست! کیوں افسر کہہ رہا تھا لایلا کا رومانی کی والدہ کا نام معلوم کر سکتا ہوں؟"

ٹائیگر کو اس جیسے سوال کی امید تھی۔ اُسے جہاز سے توجہ کشش تک ملی تھی اُس میں باجے متوقع کو ڈورڈوڑ دیا تھے لیکن یہ سوال اُن میں شامل نہ تھا۔ اب ٹائیگر سوچ رہا تھا کہ کیا اُنے والے واقعی سائینی کی والدہ کا نام جانتے ہیں؟

"مارا بھائی کا بالآخر ٹائیگر بول رہا تھا۔ "یہ فراڈ ہے! کیوں افسر فوراً پوچھا؟ یہ سینور لوٹنے کے

بھٹک کی آواز کے ساتھ ہی آگ نے پورے کمرے کو اپنی پیٹ میں لے لیا۔
ٹائیکر مٹھن ہو کر دوبارہ لایبل پر بیٹھا۔ عام لوگ اس وقت تک کرسی پر منتقل ہو چکے تھے۔ اس نے لایبل کے ساتھ بھی وہی کچھ کیا جو کہیں بین جہاز کے ساتھ کر رہا تھا۔
جب وہ کرسی پر پہنچا اس وقت تک آگ دونوں جہازوں کے مرنے تک پہنچ چکی تھی۔



مارشل بوٹھے شدید زخمی دیاؤ کا شکار تھا۔
اس کے ارد گرد جیسے جہم ابل رہا تھا اور وہ جو کچھی لو رہا تھا خطرات پر جانب سے اسے اپنی جانب پھرتے محسوس ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ پریشانی اس بات کی تھی کہ صرف ایک شخص نے اس کی برسوں کی سخت محنت کے بعد بنائی ہوئی مضبوط ترین بادشاہت کی دیواروں میں اس بڑی طرح دراڑیں ڈالی تھیں کہ اب اس بادشاہت کے ساتھ ساتھ خود بوٹھے کا بچنا محال تھا۔

ان پریشانیوں میں صرف ایک ڈھلس بھی ہو اسے ہمارا دے دی تھی اور وہ محلی جھلی کرسی جو اس کی توقع کے مطابق لایبل پر محفوظ تھی کرسی کسی بھی وقت اس تک پہنچنے والی تھی۔
اسے سائنشی کے پیغام کا انتظار تھا لیکن اب تک اس نے بوٹھے سے کسی قسم کا کوئی رابطہ قائم نہیں کیا تھا۔ پھر اسے یہ بھی خیال آیا کہ ممکن ہے سائنشی نے اسے بہتر محسوس نہ کیا ہو۔ یہی ایک موبوم سی امید تھی جسے وہ دل میں سمائے اس وقت کارپوریشن کے ممبروں کے اس اجلاس میں بیٹھا تھا جو نئے ہمدیداروں کی ناننگل کے لیے منعقد ہو رہا تھا۔

گلف لینڈ اس کے مین فلور پر واقع آؤٹوریم کی اس وقت تھکے ہوئے لیکن پریشاں پھر اس سے بھرا ہوا تھا۔ وہ بیٹھری کی طرف سے اجلاس کنڈکٹ کرنے کی کارروائیوں میں دلچسپی لینے کی بجائے ٹیس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے اور اپنے مددگاروں کے معمولات پر بحث کر رہے تھے۔ آؤٹوریم کی فضا گارڈ مارگرٹ کے دھوئیں سے نیلی سی ہو گئی تھی۔

پھر سکرٹری نے مائیک پر مارشل بوٹھے کی تقریر کا اعلان کیا۔ تمام پھیرے یوں خاموش ہو گئے جیسے انہیں سانپ سونگھ گیا ہو۔

جھاٹو اور دوستوں "بوٹھے کی آواز کا بھاری پن بخوبی

محسوس کیا جاسکتا تھا جس میں فتنے کی آمیزش بھی تھی۔ پھر بوٹھے کے پہلے نکتے کی طرف آئے جس کے تحت ہمیں نئے ہمدیداروں کا انتخاب کرنا ہے۔ یہ جہد سے بعض شریعوں کی طرف سے بھائی کو برٹ اور بھائی ڈروئس کی ہلاکت کے بعد فعلی ہو گیا۔
بوٹھے دونوں کی جگہ نئے لوگوں کی نامزدگی کے لیے اپنے قابل اعتماد افراد کے ناموں کا اعلان کرنے جا رہا تھا کہ اس کا ایک اس کی نگاہ آؤٹوریم کے دروازے کی طرف اٹھ گئی اور اس کا حلق خشک ہو گیا۔ آواز جیسے اس کے منہ میں دم توڑ گئی۔

دروازہ کھلا اور اس میں سے انجلیک روٹی ٹاکس اندر داخل ہوئی۔ آؤٹوریم میں بیٹھے ہوئے پھیروں کے سر کھوٹے اور انجلیک کو دیکھنے سے جو نہایت متناسب چال سے روٹھ م کی طرف بڑھ رہی تھی۔
بوٹھے کو انجلیک کے ہاتھوں میں کاغذات کا ایک پلندہ بھی دکھائی دے رہا تھا جو انجلیک نے نہایت حفاظت کے ساتھ اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔



جب ٹائیکر اور گاسٹن کیوں بین جہاز کی تباہی کے مشن سے واپس آئے تو انجلیک نے انہیں آگاہ کیا کہ سیکرٹروس کے ایجنٹ گلف لینڈ پر چھاپہ مارنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں مگر کا کینا تھا کہ گلف لینڈ کے دفاتر کی تلاشی کے لیے سرچ و وارنٹ اور قتل و جعلی کرسی کے الزامات میں بوٹھے کی گرفتاری کے لیے وارنٹس کے حصول میں کسی تکلفے تک جائیں گے جس سے بوٹھے خبردار ہو سکتا تھا۔

ٹائیکر اور گاسٹن بھی اس امر پر متفق تھے کہ بوٹھے حالات کی تبدیلی کے بارے میں فوراً اندازہ لگائے گا۔ اس لیے جو بھی کیا جائے فوری طور پر کیا جائے۔ ٹائیکر نے بوٹھے سے خود دشمنی کا فیصلہ کیا۔ گاسٹن اپنے زخموں کی وجہ سے اس کے ہمراہ آنے سے قاصر تھا لیکن ٹائیکر کو اس کی کوئی خاص ضرورت بھی نہ تھی۔

انجلیک کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا کہ وہ خود اپنی زبان سے تمام باتیں کارپوریشن کے اراکین کو بتائے چنانچہ وہ اسی منصوبے پر عمل درآمد کے مسئلے میں اس وقت یہاں موجود تھی۔



"مشریزینڈ انجلیک کی محنت آواز مائیک پر سنائی دی۔
"میں فورے درخواست کروں گی کہ وہ مجھے ایک اہم اعلان کرنے کی اجازت دے جو تمام اراکین کے لیے یکساں اہمیت کا حامل ہے"

"میں کرتا ہوں" انجلیک کے پہلو میں موجود پھیرے غور کیا۔
"تائید" بوٹھے بولا۔
یو آؤٹوریم ایک زبان ہو گیا۔ ہم تائید کرتے ہیں، ہم تائید کرتے ہیں۔
"محافظت؟"

"لغت ہو کر ہے" ایک نامعلوم پھیرا چلا اور بوٹھے کے ماتھے پر پسینہ لگا۔ اسے یہ امید نہیں تھی۔
"میں روٹی ٹاکس" بوٹھے نے مزید لغت ملامت سے بچنے کے لیے انجلیک کو مخاطب کیا۔ فلور تھاراپے جو کہنا ہے کہہ ڈالو۔

انجلیک نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کاغذات کو دھڑکھڑایا۔
گلف کے ہائی گرو" اس نے دیکھ لیے ہیں بات کا آغاز کیا۔ تمام لوگ میری بات کا یقین کر لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں سے بہت سے میری بات کا یقین کر لیکن یہ حقیقت ہے کہ میں جو کچھ کہنے جا رہی ہوں اس کا ایک ایک لفظ سچ ہے، اس نے کچھ کاغذات اٹھا کر لہرائے۔ میرے پاس ثبوت موجود ہے کہ مارشل بوٹھے تم لوگوں کو ہسپتال کر رہا ہے وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے کور کے طور پر کارپوریشن کا سہارا لے ہوئے ہے۔ وہ میرے باپ کا قاتل ہے۔ میکے اس کے آدمی مجھے قتل کرنے کی کوشش بھی کر چکے ہیں۔

مارشل بوٹھے ہراساں نظروں سے انجلیک کو دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب بھی نکل بھاگنے کا وقت ہے۔ اس نے فوری طور پر اپنی اس سوچ پر عمل بھی کر ڈالا اور فرسوس انداز میں جتنی دروازے کی طرف بڑھا۔ اسے اپنے پیچھے پھیر دیں کا شور اور غرور غصے میں ڈولیں آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسی لیے بوٹھے نے سوچا کہ پہلے اس بوٹی کو خاموش کیا جائے تاکہ وہ مزید کجواس نہ کر سکے۔

"وہ کیوں بکے کپوئٹوں سے ملا ہوا ہے اور امریکہ میں جعلی کرسی بھیلانے کا ذمہ دار ہے۔ اس کرسی کی مقدار اتنی زیادہ ہے جی سے پورے ملک کی معیشت تباہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ اپنے اس کام کے لیے کارپوریشن کو ہسپتال کر رہا ہے۔
آؤٹوریم میں مزید آوازیں سنائی دینے لگیں۔ متعدد لوگ اپنی سیٹوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بوٹھے مزید پیچھے ہٹ گیا۔ اب وہ ایسی فائر ورل ریز کے قریب تھا۔

"ہری اس کا سوچ نکال دو" اس نے آہستہ آہستہ کہا۔

مارشل بوٹھے کے اعتماد کی حمایت میں دو لگنے لگی۔
مالی گاڈیہ کاغذات دہی ہیں جو اس بوٹھے نے مرنے سے پہلے چھپائے تھے اور وہ بے وقوف کا بچہ ٹائیکر ہی ہے جس کی فکر پر یہاں تک آتی ہے لیکن ابھی بوٹھے نے اسے روکنے کا ہاتھ تھا۔
"اندر سوری" بوٹھے نے جواب دیا۔ "تمہاری درخواست اس وقت آؤٹ آف آرڈر ہے میں روٹی ٹاکس۔"
انجلیک نے صدر کی طرف سے سخت بھیر لیا۔ اب وہ بغیر دست اراکین سے مخاطب تھی۔ "میں اپنے والد کے نام پر تم لوگوں سے درخواست کرتی ہوں کہ یہ کاغذات مجھے اپنی اجازت دے دی جائے۔ یہ تم سب کے لیے انتہائی اہم ہیں۔"
"آؤٹ آف آرڈر آؤٹ آف آرڈر" بوٹھے جھلایا۔ "اس کی آواز غصے سے بھری ہوئی تھی۔" مائیک سے ہٹ جاؤ ریکی، ہمارے پاس بہت سے کام ہیں کرنا۔"

"اسے بات کرنے دو" ایک پھیرے کی آواز ابھرئی۔
"فلور پر کوئی قرارداد زیر بحث نہیں۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

ایک اور پھیرا جیسے انجلیک اپنے والد کے دوست کی حیثیت سے جانتی تھی اس کے برابر اٹھ اٹھا۔ "پوائنٹ آف... وہ کیا کہتے ہیں اس کو... دھت تیرے کی... ہاں یاد آیا... پوائنٹ آف پریسنل پروویج۔"

"نہیں یہ روٹی رکن نہیں" بوٹھے نے کہا۔
"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہت سی آوازیں ایک وقت سنائی دیں۔ اسے بات کرنے دو۔"

بوٹھے نے دوبارہ کچھ کہنے کی کوشش کی۔ "لیکن..."
"اسے بولنے دو" آوازیوں کے ایک شور نے بوٹھے کو کچھ زیادہ کہنے کی ہمت نہیں دی۔

"آل رائٹ اناموش ہو جاؤ" بوٹھے نے دونوں ہاتھ اٹھا کر پھینک کر تائیں کی۔ اسے اپنا عزت و وقار خطرے میں نظر آ رہا تھا۔
اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی لیکن ذہنی اب بھی جھاؤ کی کوئی تریب سوچ رہا تھا۔ "ایو کی کارپوریشن کی رکن نہیں اس لیے اسے بولنے کی اجازت دینا تو خود غرضو بطریق خلاف مذہبی ہو گی۔" بوٹھے بولا جو اب میں پھر بہت سی ناراض آوازیں سنائی دیں۔ ایک منٹ ٹھہرو۔ "وہ حلق کے بل دھاڑا۔ "آخر تم لوگ اس کی بات سنائی جا رہے ہو تو قواعد مدخل کرنے کے لیے قیام واد میں کرو، کیا کوئی پیش کر رہا ہے؟"

”سورسی“ جواب ملا۔

اس سے پہلے کہ انکار پر لوٹنے اُس کی گوسالی کرتا اُس کی نگاہ بدروں کے پیچھے سے ظاہر ہونے والی دو گالیوں پر پڑی جو بغیر معمولی طور پر چڑی اور بالوں سے بھری ہوئی تھیں اسے انکار کی وجہ سمجھ میں آگئی۔

”انجلیک ابھی تمہیں بے نقاب کر دے گی بوٹے، کلاٹیوں
والا شخص پردہ ہٹا کر باہر نکل آیا۔
وہ ٹائمر تھا۔“

بولنے متوش لگا ہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُس کی فرار کی راہ سدود ہو چکی تھی اور ہاں میں انجلیک جیسے سب کچھ بتانے پر تلی بیٹھی تھی۔ اب وہ اپنے والد کا لوٹ بڑھ رہی تھی۔ جس کے ساتھ فروغ و جان کا لینڈر کی انلار جنس منسک تھیں۔ ہاں سے کہنے والی آواز میں اب بولنے کے قتل کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ وہاں افراتفری مچ گئی تھی اور لوگ بولنے کو تلاش کرنے لگے تھے۔

”حم... میرے پاس بہت رقم موجود ہے۔“ ایسیج سچ پر دوس کی آڑ میں بولنے لگا، ٹائیکر کو بتا رہا تھا۔ ”اُس میں سے آدھی تمہاری بولنے لگے۔“

مائیکر خاموش کھڑا رہا۔

"مجھے جانے دو... میں نصف رقم تمہیں دے دوں گا۔"

ٹائیگر سے گھورتا رہا۔

”تمہیں چوتھاں“ بونٹے نے بولی بڑھائی۔

ٹائیگر اب بھی پرسکون کھڑا رہا۔

”ساری رقم لے لو اور مجھے ۴۰۰“

الفاظ بولنے کے حلق میں رہ گئے۔ باقی جملے کے بھائے اس

کے حلق سے خون کا فوارہ ابل پڑا۔ اور وہ خود دس فٹ دور ایسٹ

کی دلچسپی سے جا بھر آیا۔

ٹائیکر نے اُسے پھیر دے مارا تھا۔

بوتے خامے مضبوط جسم کا مالک تھا لیکن وہ یوں دیوار سے

جائے اور ایسا بھی ہے جو میں کوئی پتا نہ

یہ اے ۵۰۲ روانگی کے لیے تیار ہے۔ مسافروں سے تمنا ہے کہ وہ گیٹ نمبر ۳۶ سے جہاز پر تشریف لے جائیں۔

ٹائیٹر نے ایک آخری نظر مٹی وی پر ڈالی جہاں اب نیوز کا سٹرک رشل ہوئے کے دیگر جرائم کے بارے میں بتا رہی تھی اور ٹیٹ نمبر ۳۴ کی طرف بڑھ گیا۔

”تم نے سالوکل کے محل میں کسی ڈونگ ہی کا قتل بھی کیا تھا

کراچی ڈاکٹر بہرام نے کمپوسٹر کے برنسٹ آؤٹ دیکھتے ہوئے ہلایں کرتے

یوہنا جو دودن پہلے ہی نیواورلینز سے واپس آیا تھا۔ وہ دونوں اس

وقت چارہ گری سنی گورنمنٹ کی مرکزی عملدات میں موجود تھے۔ ابھی کچھ

ہی دیر قبل فردوس سے صدر کا فلان آیا تھا جنہوں نے ڈاکٹر بہرام کو بتلایا

تھا کہ وہ فردوسی انیا کے خاتمے پر بہت خوش ہیں خاص طور سے

ملک کی نئی وزیر اعظم نے اس غیر متوقع کامیابی پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

کامیاب

”کیا آپ نے وزیراعظم کو ہمارے بارے میں بتا دیا ہے صدر

مفسر: ڈاکٹر بہرام نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا تھا۔

”نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن اب ملک کا نظم و نسق بدتر ہو گیا۔“

کو چلانا ہے۔ ان کی حکومت چار سے آٹھ ماہ پرال ہونے دو تو چھ

ان کو بھی اعتماد میں لیا جاسکتا ہے۔ وہ بہت پر جوش نڈر اور

”فردوس کے خلاف سازش“ ٹائیگر چونک پڑا اسے یوں لگے جیسے اس کے جسم میں کسی نے چنگاریاں بھری ہوں؟ کیا ذہن لایا؟ اور سازش کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتا ہے؟ فردوس بہت سخت جان ہے ٹائیگر۔ بہرام نے بڑے فیض سے جواب دیا: ”اسے اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل قربانیاں دینی پڑ رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس بار فردوس کے خلاف نئی سازش کا مقابلہ ہمیں امریکہ میں کیا جائے گا اور ہم کر سکیں گے۔“

”سوئیٹ ہارٹ...“

”سنئے رہو۔ میری اطلاع کے مطابق ڈونگ ہی کا شاگرد ہیں اب اپنے اسٹریکچر سے چلے جائیں اور آپس میں بتا لے سو ہو گا ڈونگ ہی کا گروپ نوگان کے نام سے بدنام ہو رہا ہے۔ ڈونگ کو نوگان نے اور ڈونگ نے جن کی کورسٹ دی ہے؟“

”سانجہ“ ٹائیگر کی آنکھوں میں سترتا پانچنے کی گویا اس بار پھر نوگان کی نسل سے واسطہ پڑے گا؟

”ہاں۔“

”جنہی کے بارے میں کچھ بتا چلا...“

”صرف یہ کہ وہ تو پارک کے کسی شاگرد کی آتا جاتا ہے۔ یہ بھی یقینی نہیں کہ وہ جنہی ہو کیونکہ کھانا ٹائون میں درجنوں جنہی مل سکتے ہیں۔“

”سوئیٹ ہارٹ“ ٹائیگر نے چٹا روئے کر کہا: ”بہت دنوں سے جسم اور فن کی آزمائش نہیں ہوئی۔“

”شاگرد کے شاگرد کا شاگرد...“ اوشان نے چاؤ لولہ کا پیپر صاف کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے، سوئچ گئی اور ایک گھونٹ پانی پی کر پانی پانی سنگ میں ڈال دیا۔ ”میں حق نہیں ہوں شہزادے۔ میرے ساتھ یہ زیادتی نہیں چلے گی، اب مجھے شاگرد کے شاگرد کے شاگرد سے بچنا پڑے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اور ہاں ڈراما نیٹا بھٹ کا ڈو پو ابھی تک کیوں نہیں آیا؟“

”ٹل فادر“ ٹائیگر نے بہت محبت سے میرے پیچھے میں کہہ ”ابھی تو آپ نے دس منٹیاں مدرسے کی مین جی ٹیلی ویژن میں ہیں جب ڈراما مکمل ہو جائے گا تو میں بہرام سے کہہ کر تمام کیٹینیں منگواؤں گا۔“

”ڈراما قبل از وقت مکمل نہیں ہو سکتا۔“ اوشان نے اس انداز میں سرگوشی کی جیسے ٹائیگر سے کوئی راز کی بات پوچھ رہا ہو۔

”ڈونگ ہی کا گروپ نوگان گروپ کے نام سے بدنام ہے

ٹل فادر“

”کیا؟“ اوشان کے ہاتھ میں موجود چھوڑ دو حصوں میں سے ایک اس کے چہرے پر عجیب سے تاخیرات نے جم لیا اور انھیں سکڑ کر مزید چھوٹی ہو گئیں۔ بس ایسا لگا جیسے اوشان کو کسی نے

کوئی ناپسندیدہ منظر دکھا رہا ہو۔

”جی ہاں۔“ ٹائیگر کی آنکھیں منکھانے لگیں۔

”کیا یہ وہی ڈونگ ہی تھا جو چھوڑ کا کے عمل میں مر چکا؟“

”اوشان نے پوچھا۔“

”سالو کے محل میں؟“

”کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمام خبروں کے نام الگ کام ایک جیسے ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ ان کی پیدائش سے جاری ہے۔ برانی خلیفہ چہرے سے کارائی ہے شیطان کے بیٹوں کے چہرے کے

نئے نئے نام سے لوگ آتے ہیں... سلسلہ صرف یہ ہے کہ ڈونگ ہی نوگان کے سلسلہ سے تھا تو اس نے مقابلہ نہیں کیا۔“

”وہ آپ کو اجاگ سامنے پا کر کھلا گیا تھا اٹل فلور؟“

”یا پھر اس نے موت کے آہنی قدروں کی گواہی دی تھی۔“

”جوسنا جو میں آخری بار نوگان نے کسی تھی۔“

”مگر...“

”سنئے رہو شہزاد۔“ اوشان کا ابھی سما ہی بہت سنجیدہ ہوئی تھا۔ یہ ایسا ہی تھا کہ اب اوشان کی طرف سے اشارے بغیر ٹائیگر کو زبان لانے کی بہت محسوس نہیں ہوئی۔ ”سنئے رہو اور خور سے سونو معیم لانگ سے ایک بار کہا تھا کہ شاگرد کے

شاگرد کے شاگرد سے ہوشیار رہنا دشمن کا پورا زہر اس کے شاگرد میں نہیں، شاگرد کے شاگرد میں منتقل ہوتا ہے۔ اور سونو... تم جانتے ہو کہ میں نے نوگان کو خود اپنے ہاتھوں سے قتل کیوں نہیں کیا... جانتے ہو نامیرے بچے۔ تو پھر یہ میں جان رکھو کہ نوگان کے نام سے وابستہ کسی بھی قاتل کو قتل نہیں کر سکتا۔ میں روٹیوں اور اٹھولوں کے جبر کے تحت ہوں۔“

”میں جانتا ہوں ٹل فادر۔“

”تب پھر تیاری کرو؟“ اوشان کا ابھی ایسا تھا کہ ٹائیگر کی رپڑھ کی ہڈی میں خوف کی ایک سرد دھڑلہ دوڑ گئی۔ جس ثابت کردی

جنہی، اپنے استاد سے کہیں زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

جب اوشان کا علم ہو کہ سرکر کے لیے تیاری کی جائے تو وہ سرکر لقیہا بہت زیادہ خطرناک ہی ہو سکتا ہے اور یہ بات

ٹائیگر کو بہت بھی طرح معلوم تھی۔ پھر اوشان نے اسے جوتیل دیایا کرانی شروع کی تھیں تو ٹائیگر کے ہاتھ بارہ بج گئے تھے۔ صبح پانچ

بجے سے بارہ بجے تک محض دفعتی حکمت عملی کا پیشہ جاری رہا تھا۔ یہ وہ تمام مشقیں تھیں جن پر ٹائیگر کو عبور حاصل تھا لیکن اوشان

کا کہنا تھا کہ وہ ابھی نوکھر ہے۔

”بیک لک ڈونگ سے استعمال کرو۔“ ایک بار میدان کے میں کھڑے ہوئے اوشان نے چلا کر کہا تھا۔ ات صرف تھی

سی تھی کہ ٹائیگر میں درخت کے تنے پر بیک لک کی مشق کر رہا تھا وہ پوچھی کو کشش میں ٹوٹا تھا۔

اس کے بعد اگلے درخت پر ٹائیگر نے جب بیک لک استعمال کی تو درخت درمیان سے چٹنے لگا۔

اس روز شاہک بھی سلسلہ چلتا رہا اور اگلے روز کے اخبارات نے ایک برسرِ طرفان کی سرخیاں بنائیں جس کی تو گواہ

شانی دی اور ذہنی کھن گرج۔ جس سینٹرل پارک کے درمیان درخت

درمیان سے دو ہو گئے۔ مگر موسمیات نے ایسے کسی بھی طوفان سے لاعلمی کا اظہار کیا تاہم اخبارات نے دس تصویریں شائع کر دیں

جن میں سینٹرل پارک درختوں کے ٹپے کا میٹرنگ رہا تھا۔

”میں آج ہی جا کر اس کا میٹرنگ دیتا ہوں۔“ ان روز شول سے

پریشان ہو کر ایک روز ٹائیگر چلا اٹھا۔

”نہ۔“ اوشان نے اس کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا: ”تجاری سانس بے ترتیب ہے۔ اس وقت تم مجھے

سانس کے برائے مریض لگ رہے ہو لہذا وقت کا تقاضا ہے کہ تم اپنی سانس پر قابو پانے کی مشق شروع کرو۔“

ٹائیگر غرائی زبان میں سمجھوت ہو گیا۔

پھر سانس کی وہ مشق شروع ہوئی جس سے ٹائیگر کی جان جاتی تھی جیسے سے پانچ منٹ تک سانس روک کر بیٹھنا، اٹھنا چلنا، پھر ناہو چھلانگ لگانا ایک ایسا کام تھا جس سے ٹائیگر کو نفرت تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ اوشان کی سنجیدگی کو دیکھ کر خود بھی دل کا کڑا مشق میں حصہ لے رہا تھا۔

یہ مشقیں جاری رہیں اور جب بھی ٹائیگر جن کی کام لیتا تو

پاکستان کی انگریزی ادبیات کی تاریخ میں بڑے ناموں کی داستان

ککش

محمود احمد مودی

کے ایڈوکیٹس فلم سے

12 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت مکمل سیٹ - 720/- روپے

مکتبہ القریش، سرکلر روڈ، اردو بازار

لاہور، فون: ۷۶۶۸۹۵۸

اوشان بھی نہیں کہہ کر مشقوں کی گفت میں اضافہ کر دیتا۔
 تیسرے روز فرشتے ایک مشق کر کے پوچھے "تایگر نے ہی
 منی ہو گا یا پھر اس کا پیر پھل گیا۔ بس پھر تو قیامت ہو گی۔"
 "ساری زندگی کی محنت کا رت کردی، اوشان نے درشت
 لیے میں کی؟ یہ جرم میں تو لڑن ہے اور یہی روح میں پاکیزگی۔ جیل
 میں شاگرد کے شاگرد کے شاگرد کا مقابلہ کرنے کے لیے۔ بس
 اب کل ہم جسم کے توازن کی مشق کریں گے۔"

تایگر کو علی الصباح اٹھنا پڑا۔ اور پھر اس کو پہنچنا بھی پڑا
 جہاں بڑی عمدہ تھی جو کال کی فتح سے آنے والی ہوا میں انتہائی سہو
 تھیں جو کڑوؤں کی طرح سے لگ رہی تھیں۔ اس کے سامنے گولڈن
 ٹیٹ تھا جو میرین کا رنگ کی طرف سے جا رہا تھا۔ پشت پر سانپ نما رنگ
 تھا اور مشرق میں امریکہ کے بانی علاقے۔

وہ اسی گاؤں پر ڈیل کر رہا تھا جس سے کوورڈینٹ کا پانچ
 سو انچ دوری کر چکے تھے۔ اس موسم میں وہ بہت پختا اس نے
 عام پتھوں اور ٹیل برسی بہت کھی تھی۔ وہ اس علاقہ میں دس دن
 سے کھڑا تھا۔ اس کی سیاہ پتھوں اور اور چرس نیز ہوا کے باعث
 پھر پھر اری تھی بل کے نیچے سے ایک واکس گین گڑی تھی لیکن
 نیم تھیں اور اس کے سیاہ لباس کے باعث گاڑی چلانے والا
 اسے دیکھ نہیں پاتا تھا۔

جہاں تک سردی کا تعلق تھا تو اسے اس کی پروا نہ تھی۔
 اس نے جسم کے درجہ حرارت کو دیکھ کر اس سردی کا مقابلہ کرنے کے
 لیے تیار کر لیا تھا حالانکہ اس موسم میں لوگ آتش دانوں کے
 سامنے بیٹھے تھے۔ تیز ہواؤں کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی اس نے
 سناٹا کر لیا تھا۔ اب یہ تھا کہ اس کا جسم ہواؤں سے
 اور ہوا بلکہ دھبہ لگا رہا تھا جیسے اس کا جسم آتش فشاں ہواؤں کے
 مقابلے میں زیادہ مضبوط ہو۔

"کیا تم ایسا سننے کے انتظار میں ہو؟" عقوبت نے اوشان
 کی آواز سنائی دی جو خود بھی تایگر کے ساتھ اسی قسم کی مشق
 کر رہا تھا۔ یا پھر ایک عام سی ورزش کو بہت بڑھا چڑھا کر
 پیش کرنا چاہتے ہو؟

"میری توجہ پٹانے کا فکر ہے مثل فلور۔" تایگر نے ایک
 طویل سانس لے کر کہا ساتھ ہی جسم کا درجہ حرارت متاثر کیا کہ
 جانے والی سرد ہوا اندرونی اعضاء اور ریشوں پر اثر کر کے۔
 "میں اس وقت سمندر سے دو سو فٹ اوپر ایک اچھی جگہ پر کھڑا

بھی سوچ رہا تھا کہ کوئی تو اس اتھلا مشق سے پہلے کھائے ہو کہ
 گردہ اوشان کی طرف بڑھا جس کا سیاہ لہوہ کما لے میں پڑھنے
 کی طرح پھر پھٹا رہا تھا۔ اوشان کی نوکدار ٹیپوں میں بھی بڑی طرح
 لہار رہی تھیں۔ وہ دونوں ہاتھ لہوہ کے اندر بندھے ہوئے دو
 سو فٹ بلند گاڑی رنگ پر اس طرح کھڑا تھا جیسے کوئی پستندیدہ
 اوپر اڑ رہا ہو۔

"اگر تم لڑاؤ میں ہر کسی کو ناک کی آواز سن کر ہٹ جانا ہے
 تو پھر اس میں بھی غامی برقرار ہے۔ شاید یادداشت کو چھوٹنے
 کے بعد ذہن میں پیدا ہونے والے غلط خیالات کی غلطی اب
 بھی دماغ میں موجود ہے۔ اسے بھی صاف کرنا ہو گا پھر تو
 ضرور۔" میری کھوپڑی کھول کر لڑے دھونے والے
 پانی سے کھٹال دینے کا مشاغل ہو جانے کا۔

"میں اب پھر سکھانا ہو گا کہ ذہن انسان کا خدا کیسے جتنکے
 "شکر ہے مثل فلور کہ اس سبک ہو؟"

"اگر تبارے ذہن میں سفید مائل کی تعلیمات کے باعث
 کسی سترت نے جنم لیا ہے تو پھر تباری دماغی کیفیت واقعی
 درست نہیں اس کی کیفیت میں تباہیوں کھڑے رہنا مناسب نہیں
 شہزاد؟"

ڈائجسٹوں کے مقبول سلسلے

سرسبز	_____ (۱۲ حصے)	عزیز احمد دی	۴۲۰۰
تایگر	_____ (۱۳ حصے)	مشتاق احمد دیشی	۶۵۰۰
غیبت	_____ (۵ حصے)	انوار صدیقی	۲۲۵۰
درخشاں	_____ (۲ حصے)	انوار صدیقی	۱۰۰۰
روٹی	_____ (۵ حصے)	م احمد صدیقی	۲۴۰۰
دشمن گرد	_____ (۲ حصے)	سلیم نادرانی	۲۰۰۰
سرفروش	_____ (۲ حصے)	انظر کلیم	۱۲۰۰
شہناز	_____ (۲ حصے)	انظر کلیم	۱۲۰۰
انسان اور شیطان	_____ (۲ حصے)	محمد فراز	۱۵۰۰
ناشر	_____		

مکتبہ القلش سرکلر روڈ اور دو بازار
 لاہور فون: ۴۶۸۹۵۸

"میں غمزہ بردار سے بنی ہوئی غذا کے پہلے میں شکر کے
 پہچانے کا ارادہ نہیں رکھتا ایمانگیر نے اس کی دھنسی دگ
 پر ہاتھ رکھ دیا۔ اوشان سینٹ آف پک میں جانے کا ارادہ رکھتا
 تھا جہاں میڈیٹیشن سے سوجھ بوجھ والی تھی۔
 وہاں خیر بردار کی فائش نہیں ہو گی؟ اوشان نے غصیلے
 لیے میں کہا۔

"میرے ذہن کی تو فائش ہو گی ناں؟" تایگر نے ایک ہاتھ پھر
 منکر کر کہا۔ "میں ایسی ٹوڑیں سے بچے رہنا چاہیے مثل فلور
 "وہ بھی عورت ہے۔ بچے بال سکتی ہے۔ جہاد کی نااہلیت
 دیکھ کر اب تو مجھے احساس ہونے لگے کہ ایوان سا بچو کو ایک
 اور مرد کی ضرورت ہے؟

"وہ مرد نہیں بچہ پیدا کرے گی مثل فلور؟"
 "وہ بچہ جوں تو ہو گا؟"

"لیکن وہ کوریائی نہیں اس کا بچہ بھی کوریائی نہیں ہو گا؟"
 "حسن کے پیش نظر بعض استثنائے کی گئی ہیں۔" جہاد نے

کاخون پھینکیں گی تو میں دوڑے گا تو وہ گوری چڑی کے تمام
 نقصات اور گردوں کی تمام بیماریوں کو دور کر دے گا۔ جہاد نے

اس ایسا شاگرد ہو گا جس کو میں برائیوں سے دور رکھوں گا۔ وہ
 نرم مٹی کی طرح ہو گا جس کو جس کا بھی میں چاہوں وہ ڈھال سکوں
 گا۔ خشک اور سخت مٹی کو جسے میں ڈھال سکوں نہیں ہوتا؟

تایگر نے ہواؤں کی طرف رخ کر لیا۔ منہ منہ سے ہوا میں
 خوراک کی شیاں پھری تھیں لیکن تایگر نے اپنی سماعت کو مضبوط
 کر لیا تھا۔ اس کو پتا تھا کہ سردی بہت ہے بلکہ اسے سردی نہیں

لگ رہی تھی۔ اسے احساس تھا کہ اس کے کپڑوں کے نیچے دو سو فٹ
 سمندر جھپٹ لینے کے لیے تیار ہے لیکن اسے اس کی فکر نہ تھی بلکہ
 وہ تیار ہونے پہلے گاؤں پر چل پڑا تھا اور ساری توجہ جسم کے توازن
 پر تھی۔ اس کے نیچے پل کے کاربن گڑھ تھیں لیکن وہ وہوشوں

کی سی دنیا میں نہیں تھا۔ وہ تیزی سے دوڑا اور پھر آخری سرے
 پر پہنچ کر واپس پلٹ گیا۔ اب وہ اوشان کی طرف جا رہا تھا۔

"لگتا اب تم ورزش کا آغاز کر سکتے ہو؟" اوشان نے منکر
 کر کہا۔

"آغاز میں تو آخری مرحلہ میں مل کر چکا ہوں؟"
 "واقعی کہاں ہے۔ میں نے تو دیکھا ہی نہیں۔ میں تو

سمندر میں کے بارے میں سوچ رہا تھا میں سوچ
 رہا تھا کہ اس وقت گھر میں ہوتا تو ایک غمزہ میں غلط ہوتا۔ یہ غمزہ

کیا ہو نا۔ اس کا غمزہ تازہ نہیں لیکن آج ضرور ہے کہ وہ میڈیٹا کے
 حسی کی طرح حسیں اور اس کی حسیں کا آواز کی طرح کھٹک لڑ رہا تھا۔

"بھراپ کا حسن اور سرخ مٹی اور پھر بے رحمی آپ کی خدمت
 میں سفید گائے کی شکر رکھتا ہوں مثل فلور۔"

"گائے تو میرے سامنے کھڑی لڑی ہے اوشان نے بڑا سانس
 ہا کر کہا۔ اور ساتھ ہی اپنے جسم میں شکر لپٹنے کیوں

میں سفر کرنے والوں نے اس کے قبضے کی آواز سنی ہو گی۔ تو وہ
 پریشان نہیں ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ انہیں یقین ہو گا کہ اس کا پاس

بطیفی بول رہی ہیں۔ تایگر ایک بار پھر گولڈن ٹیٹ کی طرف دوڑ گیا
 اور جب وہاں پٹا لگا اوشان اسے دیکھ کر سکر رہا تھا۔

"گائے؟" اوشان نے سکر تے ہوئے کہا۔ "اس تربیت
 کے عوام پر غرا کا شہنشاہ مجھے اپنی تختی بھر کھڑی دے سکتا

تھا۔" وہم والے ارشاد نے نوٹیک، ایک ماسٹر کو ال غنیمت میں
 آن ہوئی مگر دینے کی پیش کش کی تھی۔ منظر دور میں کھلے ایک

ریاست کی حکمرانی مل سکتی تھی لیکن یہاں۔" فردوسوں نے جیسے
 کیا دیا۔ ایک ڈکڑے والی گائے؟

"کیا آج بھی کھانے میں چھل ہو گی؟" تایگر نے وہیہر
 کا کھانا ملا دے ہی پوچھا۔ وہ ویسے میں اس گائے کے بکھرے

نکلتا چاہتا تھا۔
 "ہاں۔ کیونکہ چھل پڑوں کو جواب نہیں دیتی؟"

"اس ٹک ایک پٹرول کار سائرن بجائی اور روشنیاں جلائی
 ان کے پیچھے سے گزر گئی۔"

اس درخت کے بعد جب وہ میرا بار ٹیٹس پہنچے تو تایگر
 کو تھکن کا احساس تک نہ تھا۔ ہارٹس انہوں نے تعلیمات گزارنے

کے لیے کرنے پر حاصل کیا تھا۔ تعلیمات یہاں کا نام تھیں
 کیونکہ یہاں آنے کے بعد سے اب تک تایگر کو مسلسل تیار کیا

جا رہا تھا۔
 لان میں داخل ہوتے ہی تایگر کو تازہ ہو گیا کہ ایک پورٹل

نے جرحیت کھیر لیا ہے اور جب وہ اوشان کے ساتھ ڈرائیو
 روم میں پہنچا تو پورا دباؤ کا ماحول پر موجود تھا۔ اس کے ارد گرد مٹی

پڑی ہوئی تھی۔ اس کی ٹیپوں میں پیش کی دھنسی ہوئی گیندیں
 چول رہی تھیں۔ ایک گائے بال منہ کھولے ہوئی تھی اور سب

کا کھڑا پورے کے کاشے سے جڑا ہوا تھا۔ اور پورے کے اپرہ و قوت
 ساز دلب لب رہا تھا۔

"یہ... ہانا میگرنے اوشان کی طرف دیکھا
"یہ تمہارے لیے ہے کہ تو کہیں گوروں کے رسم دروازہ بہت
پسند ہیں شہزادہ اوشان نے مسکرا کر بڑی شفقت سے کہا۔

"مگر یہ کیا ہے؟"
"میں نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔"
"میں ابھی تک نہیں دیکھا!"

"زیادہ محنت تو یہ کرسٹریٹا ہے۔ اس کو میں نے سجایا
سے اوشان نے جواب دیا وہ کالا پر بننے والے کرسٹریٹا
گھٹیا کراٹھ کے برتے ہیں۔ ان کی سجاوٹ بھی بہت مجھوڑی
ہوتی ہے لہذا میں نے خود بڑی محنت کر کے ایک درخت
نیا پروا حاصل کیا اور اسے تمہاری مثال سجایا ڈالا۔"

"اگر آپ امریکی برتے تو اسے کرسٹریٹا بھی نہیں کہتے۔
اسی لئے میں فن کی گفتنی بننے لگی۔ ہانا میگرنے رسوا اٹھالیا۔
فن ویٹرن یونٹ کی طرف سے تھا اور پیغام یہ تھا کہ آئنی شہنشاہ
نہیں بنے انہی کی۔ وہ روزانہ بھی جلی ہیں۔"

"پچھو ہی مصیبت ہانا میگرنے سے جو شک کر گیا۔"

"مصیبت نہیں... کہ کرسٹریٹا کیا ناز آگیا ہے میں نے
آئی محنت سے اس پورے کو سجایا اور یہ ناشکر اسے مصیبت
کہہ رہا ہے۔ ایسے شخص کو سکھانے سے کیا حاصل، اگر اسے کانوں
پر بیکے والے بد صورت درخت میں تو جا کر خود خدیلائے
نیکن یہ ایسا کچا جیسے تلخ کے ٹوٹے، یہ سب پھوڑ دیے جائیں تو وہ
کہتا رہا۔"

"بہرام نے میں پھر کھڑا کیا ہے اوشان ہانا میگرنے جان بوجھ
کر اس غلام نہیں کہا جس وقت وہ گرو اوشان کی بڑی اہمیت کم نہیں ہوتی
تعلیمات ختم ہوئے والی ہیں غالباً جنہوں کے بارے میں بات
کرنے آئے۔"

"میں کسی خفاقت کا جواب محافت میں دینے کا عادی نہیں
ہوں۔ اوشان کھول کے اس میں بیٹھ گیا۔"

"کرسٹریٹا کے لیے آپ کا بہت شکریہ ادا ہے۔ اوشان قادر
ہانا میگرنے شکرا کر کہا۔ یہ آپ کی محنت اور ہم باجوں کا مظہر ہے۔"

اس کی آنکھ کھلی تو دروازہ کھل رہا تھا۔ اور باہر ڈرائنگ
روم میں باؤلی آواز آرہی تھی۔ تب ہی وہ تازہ چہرہ لیے اپنے
خاک پرلے سے چھوڑے سوٹ میں میوے ڈاکٹر بہرام اس کے کمرے
میں داخل ہوا۔ پچھلا بلاترینہ کس اس کے ہاتھ میں تھا۔

مشہور سلسلہ سرکش

محمد احمد مدودی کے ایڈیٹر جس قلم
سے 12 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت فی حصہ -/ 60 روپے
مکمل سیٹ -/ 720 روپے

ناشر

مکتبہ القریش

سرکمر روڈ، اردو بازار لاہور فون ۶۶۸۹۵۸

"اوشان کا کتاب کرتے بدتمیزی کی ہے۔ بہرام نے اسے
میدار دیکھتے ہی کہا تھا۔"

"میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی اور جہاں تک ہم دونوں کے
درمیان تعلقات کا سوال ہے کہ یہ چارے سنے ہیں ان سے چارہ
گرا کا کوئی تعلق نہیں ہانا میگرنے انکوائی لی اور باقیہ رسم میں گھس
گیا جہاں بہرام کی فواد اس کا کتاب کرتی رہی۔ وہ جب باہر نکلا تو

بہرام نے اسے پھر گھر لیا بسنو ہانا میگرنے اس کا ابو بہت بخیر
تھا۔ تم اور ماسٹرل کر کام کرو گے تو اس میں ہم سب کا ہی جھلایا

"کمال ہے۔ آپ نے پہلے تو کبھی ایسی بات نہیں کہی ہانا میگرنے
نے جواب دیا۔ خیر کیا مسئلہ ہے لیکن اس سے قبل کوئی مسئلہ
نیا پیش کریں یہ کہ میں کوئی نہ کہی تھی پہلے والے مسئلے پر کوئی
پیش رفت نہیں کی ہے؟"

"اس وقت سب سے بڑا مسئلہ تمہارے اور ماسٹر کے تعلقات
ہیں۔ بہرام نے بھی غالباً اوشان کی شکایت کو بہت بخیر دیکھ کر
مٹا دیا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ماسٹر نے انہیں ایک انوی
دیا لیکن تم نے خود نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کے لیے تکریم کا

ظاہر بھی نہیں کیا؟"

"خود؟ ہانا میگرنے بڑی حسرت سے اس کی طرف دیکھا۔
ہاں آپ اس غلام دار پورے کو خود قرار دے رہے ہیں خود را ننگ درم
میں پڑا ہوا ہے؟"

"ہوا؟ اس بار بہرام کے حسرت زدہ ہونے کی باری تھی۔
"میں تم سے یہ پوچھنے والا تھا کہ کیا کہنے کی معافی نہیں ہوتی۔ خیر۔
اگر ماسٹر نے وہ پورا پیش کیا ہے تو اس میں یقیناً کوئی خاص بات ہوگی۔"

"اور اس خوف کے عواطف اوشان کی بجائے ہیں۔ آپ نے
یہ بھی سنا کیا؟"

"نہیں؟"
"سنا جو کہ ماسٹر کو میڈون کی خواہش ہے وہ ہانا میگرنے
ڈرامائی انداز میں جواب دیا۔"

"اوہ بہرام نے بے چارے سے پتو بدلا دیا یہ لیکن نہیں
کہ ماسٹر کی خدمت کے لیے اس میڈون نہ بھی کوئی ایسی ہی بلکہ
تھان حسین خاتون کو ملازم رکھ لیا جائے؟"

"ماسٹر کا کتاب کر وہ کوئی لڑکی کر لے کر حاصل نہیں
کریں گے؟ ہانا میگرنے زیر لب سکاٹے ہوئے جواب دیا۔"

"کیا شادی کرنا چاہتے ہیں؟"
"نہیں۔ ہانا میگرنے کہا۔"

"تب بھر کیا چاہتے ہیں؟"
"ابھی ہی حکایت میں شامل کرنا؟"

"بہرام نے فوراً اٹھ کر دیا۔
"گدڑ۔ اب آپ ان باتوں پر قائم رہیں گے۔ جو آپ سمجھ
چکے ہیں؟"

"کیا مطلب؟ بہرام اچھل پڑا۔ "کیا تم لوگ اسے انوکھے
لانا چاہتے ہو؟"

"نہیں۔ لیکن اب یہ مسئلہ ختم کریں۔ نیا مسئلہ کیا ہے؟ ہانا میگرنے
سمجھ کا تھا کہ بہرام کی اندکی خلیا از ملت نہیں۔"

بہرام اسے سمجھانے لگا۔ ہانا میگرنے کو وہ دن یاد آگیا جب ڈاکٹر
بہرام نے اسے پہلی بار مشن سونپا تھا۔ اس دن کے بعد سے آج
تک ہانا میگرنے کی اس اور کے لیے کام نہیں کیا تھا اور اس دن کے بعد
سے اوشان نے بھی کسی دوسرے سے شہنشاہ کے دربار سے
وابستگی کا نہیں سوچا تھا۔ اسے یہ پروا بھی نہ تھی کہ وہ کسی قسم کے
کام کرتا ہے۔ بس یہ اطمینان تھا کہ اس کے گھازوں کے خیریت پورے

ہو رہے ہیں اور یہ کہ وہ شہنشاہ کی جھلانی کے لیے کوئی کام کر رہا
ہے۔ ایک عجیب بات تھی کہ اس نے بھی یہ بتا چلا ہے کہ کوشش
بھی نہ کی تھی کہ چارہ گر کیا ہے اور بہرام کی اندکی کا ذریعہ کیا ہے
وہ اپنی دنیا میں مست تھا لیکن جب وقت آتا تھا تو وہ دنیا کا
سب سے خطرناک جلاوطن جانا تھا اس کا یہ روپ ہانا میگرنے
کی بار دیکھا تھا اور کئی بار وائی کا پٹا اٹھا تھا۔ بہرام خیر بھی اس
سے انہیں کے تحفظ کے لئے کسی کام کے لیے کہتا تھا۔ تو اوشان کا
خصوصی جواب یہ ہوتا تھا: مجھے انہیں سے نہیں آپ کی بادشاہت
کے تحفظ سے تعلق ہے شہنشاہ اعظم؟"

اس وقت وہ ہانا میگرنے اور بہرام کی گفتگو سن رہا تھا۔
"ٹھیک ہے چیف؟ ہانا میگرنے ایک ٹول سانس کر لیا
ایک وقت میں ایک کام۔ اب آپ خود بتا دیں کہ پہلے کس سے
نشاہت۔ جنہوں سے اس نے مسئلے سے؟"

"پہلے جنہوں نے نشاہت ہے اوشان نے فقر دیا اسے
علم نہ تھا کہ وہ ماسٹر کیا ہے لیکن وہ صرف اسے جانتا تھا کہ شاید
دوسرے مسئلے میں زیادہ مرزا آئے۔"

"وہ تمہارے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے گا؟ بہرام نے پوچھے
یقین کے ساتھ کہا۔ اور چاہتا ہوں کہ تم جنہوں سے نفرت کر رہے
فورا رپورٹ دو تاکہ میں نے کسی پر نہیں بریفنگ دے سکوں؟"

"آخری سوال؟ ہانا میگرنے مسکرا کر کہا۔
"دہلی کہاں ہے؟"

"مقبوضہ فلسطین میں۔ انتہا قدرانی تحریک کے معزوب
خامدوں کے لیے میڈیکل ایڈرس کر رہی ہے۔ بہرام نے خلائ
تو قی کوئی بات چپانے کی کوشش نہیں کی۔"

"کیا امریکی صدر نے چارہ گر کے اس مشن کی مخالفت
نہیں کی چیف؟"

"کی نہیں۔ مگر وہ اس کے سوا اور کیا کر سکتے تھے چارہ گر
بہرام ان کی تنظیم نہیں ہماری تنظیم ہے۔ یہ کہہ کر بہرام اٹھ گیا۔"

چانٹا مانوں کا سنا سنا کر بنگلہ کا تار پھاڑا جوتیاں بدستی
کے عالم میں ادھر ادھر بیٹھ کر رہی تھیں۔ فضا ہاتھ پر درختوں
خالی بوتلیں دھک دھک رہی تھیں اور کئی مقامات پر شے کے بل
لیے ہوئے افراد انہیں کار سے تھے اس علاقے میں روانہ
طور پر زور دھو جوں اور بیٹھی ناک والوں کا قبضہ تھا لیکن وہ سفید
نام بھی آجایا کرتے تھے جن کو سلفی، جٹ، امیر زون کے بھرے

جوئے سنگریٹ والے لکھنؤ سے عشق ہوتا تھا۔ دنیا بھر میں منشیات کے خلاف ہم چلانے والے کام کو اتنی خدمت نہیں تھی کہ وہ ملین ٹاک کے چھ منشیات کے اس بدنام اڈے کو دیکھ سکتا۔ مقامی پولیس والوں کا کہنا ہے کہ وہ اس اڈے کے خلاف کچھ نہیں کر سکے کیونکہ جب وہ اس پدھر پر کام منصوبہ بناتے ہیں تو محض کچھ دیر بعد ہی اطلاع ملتی ہے کہ مارشل کلب میں اب کوئی شخص منشیات استعمال نہیں کر رہا ہے۔ پس ریس ہم جہاں ہے شراب پی جا رہی ہے اور جہاں ہو رہا ہے پولیس اس پر پتا چلانے میں بے شمار ناکام رہے کہ چند ہی لمحوں میں فٹ پاٹھانوں پر لپٹے ہوئے منشیات زدہ افراد کہاں چلے جاتے ہیں اور یہ وہ زمین کہاں غائب کر دی جاتی ہے۔ سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ پولیس کے منصوبوں کی جھڑپ کون کرتا ہے۔

مائیکر جیب وہاں پہنچا تو اسے فٹ پاٹھانوں میں صاف نظر نہیں آئی۔ کوئی بھی گڑبڑ نہیں کرتا تھا اور کبھی اسے اس کوئی شخص نظر نہیں آیا جو بدست ہو یا ٹیکر کو یہ علم نہ تھا کہ محض ایک گھنٹے قبل کلب کی انتظامیہ کو پولیس ریڈر کی اطلاع ملی تھی تو درجنوں افراد نے بہت چھری کے ساتھ فٹ پاٹھانوں پر بڑے بڑے جسم گھسٹ گھسٹ کر کلب کے ترخانوں میں منتقل کر دیے تھے۔ ایسرومن سے بھرے ہوئے سنگریٹ اور لکھنؤ زیر زمین اسٹور میڈ بے جا مل گئے تھے اور پولیس ریڈر حسب مولانا کا حکم چکا تھا۔ "مجھے جنی سے ملنا ہے" مائیکر نے کلب کے الٹا نما جوئے خانے میں داخل ہوتے ہی اعلان کیا۔

ہر طرف سنا چھایا گیا۔
"مجھے جنی سے ملنا ہے خاموشی کتوں سے نہیں، مائیکر نے اس بار زوردار انداز میں کہا۔ اس براہ راست گالی پر کوئی افراد نے بے چینی سے پہلو بدلا اور ایک عظیم معنی تو کر کے سے اٹھ بیٹھ گیا۔ کیا کیا تم نے؟ اس نے غرور کر پوچھا۔

"میں نے کہا کہ مجھے جنی سے ملنا ہے خاموشی کتوں سے نہیں، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ دم پر بڑھنے سے ایک کتا چیاؤں چیاؤں کرتا ہو اور یہی طرف اڑ رہا ہے۔"

اتنا کافی تھا۔ اس شخص نے مائیکر کو دل پہنچنے کے لیے دونوں ہاتھ پھیل کر زندہ مہری اور بھردوڑ سے ہونے اس کی طرف آنے لگا۔ وہ بہت طاقتور تھا اس کی اس گرفت میں آنے والی کوئی بھی چیز سہرا نہیں سکتی تھی۔ وہ ارا نہیں تھا۔۔۔ جنگلی

ابھی تھا۔ مشتعل سا نہ تھا۔

جوجی وہ قریب آیا مائیکر نے محض چھانچ دائیں طرف حرکت کی اور اسے اپنا ساہوا اس کے قریب سے کی طرف سے کی مانند گزرتا گیا مائیکر نے ہلٹ کر نہیں دیکھا کیونکہ اس سامنے ایک اور شخص کھڑے ہے پر ٹول رہا تھا۔ اور عقب میں ہونے طاقتور شخص نے خود کو دونوں ہاتھ سامنے والی دیوار پر دھکا کر مشکل روکا۔ وہ حیرت انگیز بھرتی کا مظاہرہ کرتا ہوا ایک اور اس بار مزید غور انداز میں مائیکر کی طرف بڑھنے لگا۔

اب سامنے سے کرائے کے ماہر کا قتل ہونے والا تھا اور عقب سے پہلوان کا۔

مائیکر کے چہرے پر اسودہ سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ کرائے کے مقابلہ کرنے میں خوش محسوس کرتا لیکن اس کی حسرت خبردار کر رہی تھی کہ اصل خطرہ عقب سے ہے۔ پھر پہلا ہنگامی ہی اس نے ڈوٹے کا فیصلہ کر لیا۔

پہلوان اب کسی انہی کی طرح دھب دھب کرتا ہوا اس پر جھپٹ رہا تھا جب کہ کرائے کا دونوں ہاتھ اور پیر ہاتھ ہاتھ آ رہا تھا۔ دونوں کی رفتار تیز تھی مائیکر اس وقت تک روٹی بیچ میں کھڑا رہا جب تک اس کے ذہن نے الگ ہلکا کا اشارہ نہیں کیا۔ پھر وہ جوں و بہا پہلوان اور کرائے کا دونوں اپنی ہی زد میں آئے۔ چیتے دونوں تھے لیکن کرائے کی جھپٹ بہت زیادہ تھی اس کی ہلکی بڑی ٹوٹ گئی تھی جب کہ پہلوان اتنا دیاں ہاتھ دینے محرب رہا تھا۔ وہ مزب جوڑنا نہ کرے لگتی تھی پہلوان کے قبی تھی کرائے کا پنا ہاتھ تین روک سا اور پہلوان اپنے سینے کی محرب پر قابو نہیں پاسکا تھا۔

"ایک" مائیکر نے کرائے کی طرف اشارہ کر کے اعلان کیا۔ "جنی کو چہا کر رکھنے کی کوشش میں مزید کتنے لوگ زخمی یا ہلاک ہونا چاہتے ہیں؟"

اس نے پہلوان نے اس پر ہند کر دیا۔ یہ حلقہ بد تھا۔ مائیکر اس کے زور میں چند قدم ہٹا چلا گیا لیکن بھردوڑ کیوں نے ایک عجیب تماشا دکھا۔

جنی کے اڈے کا سب سے خوفناک پہلوان "ار۔ جنی کا ذاتی محافظ چوہدری بشیر بڑی طرح ہنس رہا تھا مائیکر کے گرد گدی کر رہا تھا۔ چوہدری بشیر کی حالت دیدنی تھی۔ وہ ہاتھ کی تکلیف بھول کر ہنسنے جا رہا تھا۔ "اے چھوڑو؟ اس نے اچانک تڑوکی بولنی شروع کر دی۔ "ابے بہت، مگر مائیکر

اپنی جھپٹ شہادت اس کے پیٹ کے اوپر محض ایک انچ دور ہوتا ہوا لیکن لگ رہا تھا جیسے اس انگلی سے برقی روٹنگ کر رہی ہو کہ ہنسنے پر مجبور کر رہا ہے۔ اچانک ہی انگلی کی حرکت میں شدت آئی اور چوہدری کے حال ہوئے لگا اب اس کے منہ سے ہنسی کی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی صرف ہٹا ہوا تھا انگوٹھوں سے ہاتھوں سے اور جسم لگا رہا تھا چند ایک لمحوں بعد وہ چپ سے گر گیا اور چہرے پر ہنس ہو گیا۔

"جنی کہاں ہے؟" مائیکر نے ہاتھ چھارتے ہوئے کرائے کا سے پوچھا۔ جوجی کی طرف بڑا دوڑے کر رہا تھا۔

"کون جنی؟" کرائے کے چہرے اور آنکھوں سے اب بھی بخون خونی تھا۔

"تمہارا بپ؟" مائیکر نے پرسکون لہجے میں پوچھ دیا۔ وہی جنی جو نشان کے شاگردوں کی کاغذ کر رہے؟

اس نے اوپر سے گولی پٹی مائیکر کا جسم تیار نہ ہوتا تو بگولوں کے سینے میں پیوست ہو سکتی تھی۔ وہ تیزی سے دائیں جانب جھک گیا تھا اور گولی بے غور انداز میں اس کے اوپر سے گزرتی ہوئی ایک میز میں پیوست ہو چکی تھی مگر اس سے قبل کہ دوسری گولی چاق مائیکر کے قدم پر فرس چھوڑ چکے تھے وہ بہت تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ انہی تیزی سے کلوگوں کی سانسیں تک رک گئی تھیں انہیں اس کے پیڑ میں ہر گئے ہوئے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ پس ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین سے تین انچ اوپر تیرتا ہوا اڑ رہا ہے۔

گراؤنڈ فلور کے بال کے اوپر جی بونی دو جھپٹ بہت دھچ اور شاندار تھی۔ یہاں جام لٹکھائے جا رہے تھے اور ایک شخص دو جھپٹ کی چھوٹی سی دیوار کا سہارا ہے ہاتھ میں دیوار اور تھا۔ اس شخص کو کوشش کر رہا تھا۔

مائیکر کے وہاں پہنچنے ہی آخری فری پچ گئی۔
"برادر سخی۔" جس نے ہنسنے لگا کر دیوار پر ہند کر دیا۔
خبردار کیا۔ وہ فوراً ہی مائیکر کی طرف پناہ گز سے دیر ہو چکی تھی مائیکر نے دیوار کی نال برادر شکی کے منہ میں رکھ کر اس کی انگلی سے لیٹی دیواری۔ بھری کچھ گولیاں ملحق چھاؤ کر دماغ میں جا گئیں اور پھر کچھ بعد دیر سے کھو پڑی سے باہر نکل گئیں۔

"نت۔" مائیکر نے ایک خوبصورت سی مینی ڈکی نے پوچھا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔
"جنی کہاں ہے ابھی ڈکی؟" وہ مسکراتے لگا۔

"جنی۔۔۔ لی۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ تو چپے گئے؟"

"کب؟" مائیکر کا اپنے خاص انداز میں مسکرا ہوا تھا۔

"ابھی۔ جب تم اندر داخل ہوئے تھے؟"

"مگر تم نے پوچھا ہی ڈکی؟"

"میں وہ ڈکی کی آنکھوں میں سرخ دھبے تیرنے لگے۔ اس کی سانس بھی تیزی سے چلنے لگی۔ "میں اس کی میڈیوں۔۔۔ کوئی نہیں؟"

"وہ کہاں گیا کون؟" مائیکر نے ہاتھ ڈکی کے شانے پر رکھ کر پوچھا لیکن انہی اختیار رکھی کہ اس کے ہاتھ کا باور ستارہ بجایا ہے۔

"تم۔۔۔ میرے کمرے میں پہلو ہو۔ میں تباہیوں کی۔ کوئی نہیں نے سرگوشی کی؟" وہ دوسرے کسی میں سے اور بھردوڑ جیسے سہرا کے طور پر عصمت فروشی کے اڈے پر پہنچ دے گا۔



کونین سٹی کے کہیں زیادہ بے مہر لگ رہی تھی لیکن مائیکر نے خبر کا ان ہاتھ سے نہیں چھوڑا اسے علم تھا کہ آج کل وہ جو درخشاں کر رہا ہے ان کے پیش نظر قریبی علاقوں کی گھاس نہیں۔ وہ دسے نکلتا رہا۔ ہلکا مارا۔۔۔ اور کوئی محض اس پر اسے سب کچھ بتاتی رہی۔ وہ تباہی آواز سننے ہی محض زینے کے راستے فرار ہو گیا تھا اور لنگ۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ وہ بے مدد اندر اور پھر تیرا شخص ہے۔ اس نے آج تک کسی راہ فرار اختیار نہیں کی لیکن شاید وہ تم سے خائف ہے۔ اس نے صرف تنہا کہا کہ وہاں اور بھردوڑ جتے ہیں کہ تیزی سے دوڑ گیا تم سنبھالو کیوں ہو۔۔۔ میں یوں ہی مسکراتے رہو؟

مائیکر کو مسکراتا ہوا۔

"آہ۔" ڈکی نے مسکراتی مہری لیکن مائیکر نے فوراً اس کا ہاتھ تمام باتوں پر سکون ہوتی چلی گئی۔ وہ چپاگ کے اڈے پر گیا ہو گا۔ کوئی نہیں کہنا۔ جب بھی کوئی خطرہ ہوتا ہے تو وہ وہاں جاتا ہے۔ تم کھڑو۔ میں تمہارے لیے کچھ لاتی ہوں؟

"نہیں۔ کچھ اور نہیں۔ تم ہی کافی ہو کونین۔ چپاگ کا اڈہ کہاں ہے؟"

"مارا تھا اسٹریٹ پر۔" وہ سرگوشی کرنے کی کوشش میں اس کے قریب آگئی۔ کیا تم وہاں جاؤ گے؟

"ہاں؟"

"ابھی مت جاؤ۔"

"کیوں؟"

"میں تیار ہوا ہوں گی؟"

"باہر بہت سے لوگ ہیں کوئین؟"

"وہ سب استعمال شدہ ہیں، بالکل نئے بڑا سا نیا بنا کر کہا
"اولیٰ الوقت میں استعمال کے لیے نہیں۔" ٹائیگر نے سٹکار
کو جواب دیا۔ "تیرے ہاتھ کے پتے ہم اسے فون کروں گی؟"

"ہاں، اگر تم مجھے پوچھو گے۔"

"تب پھر میں جا رہی ہوں۔ اسے فون ضرور کرونا۔ یہ کہہ
کر ٹائیگر نے اس کے رخسار پر چھلنے کو نہیں بدلیک عجیب سی
کیفیت تھی وہ بستر پر ڈھیر ہو اور جب تک ٹائیگر نے
پر پڑتا تو وہ ایک فیصلہ کرنا کے قابل ہو جاتی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا
تھا کہ وہ جیسی کو فون پر ضرور باتیں کرے گی۔

وہ بیٹہ بریٹی بی بی سائیں بی بی رہی۔

✱✱

چینگ ایک کٹھن بہت بڑا اور قابل فیشن ڈیل تھا چینگ
کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ امریکی ماٹیا کے تھوڑی حکومت
چلا رہا ہے اور یہ حقیقت بھی تھی۔ ڈونگ ہی کی موت کے بعد

چینگ نے تو امریکی ماٹیا کی پٹا لے لی تھی جب کہ چینگ نے
آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ اس وقت چینگ ابھی سوچ رہا تھا کہ
اگر عظیم سنا جو کے عظیم مشیر زن کا بیٹا ہوں تو کی ہوگا۔ اسے

چینگ کی فکر تھی۔ چینگ کی پٹا لے والے بہت تھے۔ پوری
امریکی ماٹیا اس کی حفاظت کے لیے آگئی تھی لیکن چینگ
نہا تھا۔ امریکی میں اسے کسی دوسرے گروپ کی حمایت حاصل
نہ تھی۔ تو چینگ گروپ پہلے ہی دو حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ اور

اب اگر سنا جو سے بھی اس کی دشمنی ہو تو کیا ہوگا۔ بہتری
سوال اسے پریشان کر رہا تھا۔

ایک سیدھی کی بات یہ تھی کہ وہ سنا جو سے دشمنی مول
نہیں لے سکتا تھا۔

اس نے چینگ ہی میں سنا جو کے ماسٹر کی باتیں سنی
تھیں اور تو کم پرست نہ ہونے کے باوجود اسے یقین تھا کہ اگر
کا موجودہ ماسٹر نہیں رہیں تو جو وہ ہے وہ اپنے اجداد کی طرح

اس ماسٹر کے اکتوں میں نہیں جانتا تھا لیکن اس کی بیٹی کی عمر
صرف دس سال تھی اور اس کے مرنے کی صورت میں اس کی بیٹی
بے سہارا رہ جائی۔

چینگ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس دوست کی خاطر سنا جو

سے دشمنی مول لینا دانشمندی نہیں تھی۔ تب وہ اس فیصلے پر پہنچا کہ
اگر کوئی سرکار ہوا تو وہ اس میں غیر جانبدار رہے گا۔

✱✱

رات کے پچھلے پہر چینگ کے اوٹے میں زلزلہ سا آگیا
وہ پڑا اور اٹھا تو اسے کئی لوگوں کی چیخیں سنائی دیں۔ اس نے
فوراً کمرے کی لائٹ جلائی گاڑی ہٹا اور کمرے سے نکل آیا۔ پھر

ہزاروں لوگوں کے ہاتھ میں تھا کمرے کی راہداری سے نیچے ہال
میں تھر پڑے ہی وہ ڈھنگ کر رہی۔ کسی شخص سے اس کے
چار پہلوں پر قسم تھا تھے لیکن اگلے لمحے وہ اس شخص کو اس

طرف چھوڑ کر فری پر گرے اور توجہ نہ لگے جسے ان کو کورٹ
لگ گیا۔ وہ دوڑا جوں بہت وجہ تھا اس کے جسم پر پڑے
کا نام تک نہ تھا لیکن اس کی کلائیوں کو موٹی موٹی تھیں اس کے

چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ بس وہ ان چاروں کو گھورے جا
رہا تھا۔

اسی وقت عقب سے گھبرے تو جوں پر چل کر۔ تو جوں پر
کی طرف گھوما اس نے حملہ آور ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا
انہیں زوردار دھچکا دیا تو کوئی خاص زور نہ لگنے کی طرف بھجوتے

لگا۔ چینگ کو اس نظر پر یقین نہیں آیا کہ نہ کر گئے دو لوگوں
ہاتھ کلاں سے جدا ہو کر اب صرف کمال کے سہارے چل رہے تھے۔
اب کی مرتبہ چینگ نے ان چاروں کو پھور دیکھا جو فری

پر پڑے ہوئے تھے پھر اس کی آنکھیں خوف و دہشت سے پھٹی
چلی گئیں۔ وہ خود بھی اعضا کو ہتھیار بنانے کے فن سے شگفتہ
تھا اس نے بھی کئی افراد کے ہاتھ پر توجہ دے تھے مگر ان چاروں

کی جرأت تھی وہ کسی بھی ایک ہتھیار کو اب سے کم نہ تھی۔
ان میں ایک چہرہ سخت خائف ٹوٹ کر چھل رہی تھی۔
دوسرے کے دونوں کان کٹے ہوئے تھے۔ تیسرے کا سینہ

ساکت تھا غالباً بلی چل گیا تھا اور چوتھا آنکھوں سے غم و غم
ہو چکا تھا۔

"ماسٹر! چینگ نے دل ہی دل میں کہا۔ اسے اپنی ہلکی
بات یاد آگئی کہ موت سے دور رہنا اور موت سے دور رہنے
کا مطلب ہے کہ سنا جو کے ماسٹر سے دور رہنا۔

تب ہی ہال کے گھیارے کا دروازہ کھلا اور پوٹی اندر آیا
وہ غضب کا لہو کا تھا اس کی گون میں بھی بھری ہوئی تھیں لیکن
حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کا دایاں ہاتھ غم و غم تھا۔ غالباً ماسٹر

نے اس کو گھیارے ہی میں دبوچ لیا ہوگا؟

کیا بات ہے؟ ٹائیگر نے پوٹی سے پوچھا۔ اسے گھیارے
میں پوٹی سے بولنے میں لطف آ رہا تھا کہ جس وقت کی کی کہتے
اس نے کھل جلد ختم کرنے کے لیے پوٹی کے دھبے ہاتھ کی کلائی پر

پوٹی کو بجا کر دے دے وہی طرف لگا تھی وہ جب پوٹی ڈیر چلیا
تھا تو اس نے پوچھا تھا کہ چینگ کی ہلکی ہے۔

"جی ہاں! چینگ سے کمرے میں نہیں ماسٹر پوٹی نے جواب
دیا۔ صاف تھک رہے اس کوئی درد عکس نہیں ہو رہا بس دایاں ہاتھ
غموغ ہو رہا ہے۔

"مجھے ماسٹر کو؟ ٹائیگر نے غرا کر کہا۔ میں ماسٹر کا فرستادہ
ہوں کہاں گیا جی؟

"ماسٹر چینگ کو کلم ہوگا؟

"چینگ کہاں ہے؟"

"میں یہاں اور پھر ماسٹر کے فرستادے؟ چینگ نے
اپنی بار بہت کے زبان کھولی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ سنا جو کے ماسٹر
نے اپنے شاگرد کو میرا ہے۔

"اور جی ہاں؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ دشمنی راستے سے فرار ہو رہا ہے۔ میری تمہاری دشمنی
نہیں؟ میری عزت کی حدود سے باہر قتل کرنا چاہو تو مجھے کوئی
فکری نہیں ہوگا؟

ٹائیگر نے چینگ کی طرف دیکھے بغیر دوڑ لگادی۔ پھر دیکھے
وہ اس کی طرف چینگ ہی میں کہیں رہ گیا کیونکہ ٹائیگر کے پیر اسے
لگتے ہوئے نظر نہیں آ رہے تھے۔

پانچ باغ میں ٹائیگر کو ایک سیاح نظر آیا۔ "جی ہاں! اس
نے لکھا: "بھاگت جی جی۔ اپنے استاد کی غیر مت کرورد
ان کے دونوں تہ میں بھی ملتی رہے گی اس کا لہو اوشان کے نیچے

سے نکل رہا تھا اور جی بات یہ تھی کہ وہ جیسی کی اس طرف چھوڑ
کی طرح جگہ سے اوجھڑا ہوئے دیکھا نہیں جانتا تھا کیونکہ لوگان
نہ کٹا ہی بدقش کیوں نہ ہو بہادر رہتا اور کسی بہادر کے

شاگرد کے شاگرد کا یہ انداز اسے طول نہ رہا تھا۔

"جی ہاں! ٹائیگر نے رکے ہوئے سانس کو بھر لیا۔ پھر
سے متاثر کرو۔ میں نہیں قتل کرنے آیا ہوں؟"

"میں نہیں مارا لوں گا؟" جی ہاں! کی پھنسی پھنسی میں آواز سنائی
دی۔ "تمہارے ماسٹر نے میرے ماسٹر کو قتل کیا ہے میں اس کا بدلہ
لوں گا؟"

"اور میں نے تمہارے ماسٹر کو قتل کیا تھا جی ہاں! ٹائیگر کی
آواز میں ہزاروں تھک چھوٹی کی گرج تھی۔ وہ کتے کی موت مارا گیا تھا۔

اب میں نہیں اس سے بھی بڑی موت سے چھٹکار کروں گا؟

"میں غم و غم کی کاشا کرو ہوں۔" جی ہاں! اب روایتی
انداز میں بولنے لگا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اب وہ فرار ہونا نہیں
چاہتا تھا۔ غالباً ماسٹر نے پکڑا دیا تھا۔

"اور میں اس شہر کا شاگرد ہوں جس کا نام اس کمرے کے
دشمن لائوں کی فہرست میں شامل کر لیتے ہیں۔ وہ وہاںوں میں بھی موت بن
آتا ہے۔ میں ٹائیگر ہوں۔ عظیم اوشان کا عظیم شاگرد۔ میں رات

کی خاموشیوں میں سرگرم رہنے والی موت ہوں۔ میں ابھی ہوں۔
میں طرفان ہوں جو چہرے میں کڑوا ہوں؟

"میں نہیں کچھ بھی نہیں سمجھتا۔" جی ہاں! اب حاکم انداز میں
ایک طرف ہٹ کر دو قدم آگے آیا تھا۔ روشنی میں آئی تھی اس کا
جسم چمکنے لگا۔ اس نے ٹھیک اس طرح کی تھی اس کے قولا جیسے

عضلات پھیلنے کی طرح تھپ رہے تھے۔ "میں تم سے عظیم لوگان
کا بدلہ بھی لوں گا۔ میں اپنے نہیں اور پھر اس پورے کو قتل کروں گا؟"

"تم گندی نالی کے کپڑے ہو جی ہاں!۔" ٹائیگر نے جواب
دیا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا وہ دونوں ہاتھ نیچے کرتے
کھڑا ہوا تھا۔ جب کہ چینگ کی فہرست انداز میں بیروں کو جھٹک دینا

ہوا اس کے قریب آ رہا تھا اس کے دونوں ہاتھ بہت بہت بہت
اٹھ رہے تھے انگلیاں مڑی تھیں وہ یقیناً اٹرنیل نلی حریف
استعمال کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔

پھر میں پہلی ہی کی پٹی تھی۔ چینگ نے پتے کے انداز
میں جست لگائی تھی۔ وہ کسی پیڑے کی طرح ٹائیگر پر چڑھا تھا۔
اس کے دونوں پتے فواری کیلیوں کی طرح سیدھے اور کڑے ہوئے

تھے۔ وہ اس وار سے ٹائیگر کی آنکھوں میں نظر لینا چاہتا تھا۔ اس
نے غضب کی پھر کی کاشا ہر کی تھا اگر کوئی اور ہوتا تو اب تک
اس کی ہتھوڑی باہر پڑی ہوتی ہوتی۔ خود ٹائیگر کو بھی اس پھر نیچے

وار سے نیچے کے لیے پورے ایک فٹ دور تک ہٹا ہوا تھا۔
اس بار ٹائیگر کی آنکھوں میں بلی بھر کے لیے حیرت بھی نظر آئی تھی۔

دارغلا گیا تو جن کی کھٹاتوں کی طرف تڑپنے اور دل کھانے لگے۔ وہ اپنے چھوٹے بچے کی کھٹاتیوں کی طرف تڑپنے لگا۔ اس بار اس کے چہرے پر خوفناک اثرات تھے۔ جن میں پھر اس کی لڑائیوں کا ایک بار ٹیکر اس کی رفتار اور سٹے کے زاویے کا اندازہ لگا چکا تھا۔ ہذا جی وہ ٹیکر کے قریب پہنچا۔ اس نے اپنی ہونی بڑی کی مانند جبر کیا۔ یہ خالص آؤ کا کاروائی تھی لیکن جی نے اسے نہ جانے کیا کچھ کرکھ بازی کھاتا ہوا دور ہو گیا۔ وہ دو گز دور جا کر کھاتا۔ اب اس کے چہرے پر ہشمت کی تھی جب کہ ٹیکر منکر اس تھا۔ وہ لہٹے رہا تھا۔ نولان اور ڈی جی سے مقابلے کے بعد اسے آج کی حقیقی مثال ملنا تھا۔

جن کی نے ایک بار چہرے سے ہونے والی طرح کیا اور اس بار وہ دھوکہ دے کر چہرے پر وار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ٹیکر نے چہرے میں درد محسوس کیا تو اس کی شکل کھٹا اور گہری ہو گئی۔ اس نے اپنی ہٹی استعمال کی جو جی کی بازو پر کی لیکن جی نے تھج کر گڑباز کر کے جی کی ہون کی طرف تھج کر دور ہو گیا۔ اس نے بازو کو دیا ایک تیس مطلب واضح تھا۔ ٹیکر کی طرح اس کا جسم بھی روانی کے دوران بے حس ہو سکتا تھا۔ ابھی جی کی نے تھج کی مکمل کی تھی کہ وہ چہرے پر کھٹا اس کا اندازہ لگادی سے کون سے دوسرے چہرے جیسا تھا ٹیکر کے دونوں ہاتھ تھج میں بند ہوئے۔ جی نے ان ہاتھوں پر کیا اور چہرے ٹیکر کے ہاتھوں سے اسے پھال دیا لیکن یہ دیکھ کر ٹیکر کو بھی حیرت ہوئی اس کی نظریں ہٹنے کے باوجود اس نے فضا ہی میں کھلی قلاباں کھٹیں اور پھر دوسرے کی زین پر آگیا۔

ٹیکر نے داغ ٹھنڈا کر کھا۔ اسے علم تھا کہ یہ داغ صرف داغ ٹھنڈا کر کھنے سے جیس جاسکتی ہے۔ ویسے اب وجہ الی کارروائی کے لیے تیار تھا۔ اس بار جی نے دے وہی کوشش کرنے کی غلطی کر ڈی جو وہ مسل کر رہا تھا وہ لپکا جھپٹا اور ٹیکر پر آ رہا۔ شاید وہ ٹیکر کو اپنے جسم سے ٹیکر کمر سے نہ لینے کی کوشش کر رہا تھا مگر چہرے پر جو کچھ ہوا وہ جی میں ہوا اس سے قبل کہ جی نے دونوں ہاتھوں سے اس کی کمر چڑھ کر ہڈی کی ہڈی پر ڈاؤ ڈالنا اس کا پیٹ صرف ایک لمحے کے لیے ٹیکر کی زد میں آیا اور ٹیکر کی گھٹ شہادت اس کی کٹات میں کسی بڑی کیل کی طرح پیوست ہوئی جی کی تھی۔ جی نے اپنی قلابا بازی کھا کر چند قدم دور گھرا اور جب اسے تو اس کی ناف سے خون بہہ رہا تھا اور ٹیکر کی خون آلود انگلی روشنی میں چمک رہی تھی۔ جی نے اپنی ہمارہ قتلہ اس نے زخم کی پرواز کی وہ ایک بار چہرے ٹیکر پر حملہ آور

نفا تھی میں دونوں کی ٹانگیں ٹکرائیں۔ فرق صرف یہ رہا کہ جی نے جیٹا چھوٹا ایک طرف مڑا ہوا سنبھل گیا۔ جی نے دونوں ہاتھوں کی پٹیاں پناہوں تک کھینچ کر پھوڑ پٹی تھیں اور پھر گود کا ڈھیر چمک رہے تھے۔

"اب یہ تھیں اسے گھیرے بیٹے۔" مقصد سے اچانک ہی اوشان کی آواز سنائی دی ٹیکر نے ہٹ کر نہیں دیکھا۔ اوشان چپاٹ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں وہ اس کا کہنے سے سیدھا تھیں اپنا تھک کر ایک خوفزدہ سی ہوئی اس نے اسے بتایا تھا کہ ایک فاصلے جی کی کو قتل کرنے کے لیے گیا ہے۔

جی نے اب سر ہٹا دیا تھا۔ ٹیکر نے آگے بڑھ کر اس پر چمک لیا۔ "ٹیکر جی! تم بہت ہمارے لگتے۔ تم نے فرار اختیار نہ کی مجھ کو لگان کو ایک بار فرار بھی ہوا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے جی کی گردن پر پیر پیر کھٹا اور چہرے مٹا لیا۔

لگان کے شاگرد کو کھٹا گود لگے ہی ٹیکر کی سر سے قبل اس کے جسم سے زوردار چمک مڑو لیا تھا اب اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک بار پھر اچانک کھٹ کر دے والا ہو۔

"اوشان! ٹیکر نے ہٹ کر کہا۔ اپنے بدقلم بیٹے کی بات کو سمجھنا کہ سنا ہو گئے مگر شاگرد سے مقابلہ کرنا ہلک ثابت ہوتا ہے۔

"کیوں نہیں میرے بیٹے؟" اوشان نے اس کے قریب آ کر کہا "میں ہواؤں سے کہہ دوں گا کہ وہ جی کی موت کی خبر ہواں تک پہنچاؤں جی چپاٹ اس کو خبر کی ضرورت ہے اس کا بوجھ بہت بڑھتا ہے۔ آج اس نے کئی برسوں بعد ٹیکر کا وہ پہلو دیکھا تھا جس کو دیکھنے کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس لڑائی میں ٹیکر نے کوئی غلطی نہیں کی۔ جس جبروت تھ رہا ہے۔ ایسی لڑائی میں جبر سے بڑی ایک حزب الگ خاص بات دیکھ لیکن دل ہی دل میں اوشان سوچ رہا تھا کہ ابھی شہزاد کو مزید تربیت کی ضرورت ہے ذرا خامی رہ جائے تو ماسٹر کو جبر سے بڑی تربیت کی ذلت اٹھانی پڑے گی۔

ابا جب کرتے خاندان کے اندر شہر کا ڈھیر اس خون پر پھیل کر مچا رہا تھا شہر کے چاروں طرف پھیل چکا تھا اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو گھٹوں کے بل پھل کی خون سے وہ تائیں سرخ ہو چکا تھا جو کسی نیلا تھا خود کو لگے کہ سیدھی کھٹ کی پشت خون سے نشتر ہوئی تھی، پتلون پر اس جگہ خون کے دھبے تھے جہاں گھٹوں کے اہما رہے تھے۔ ہاتھ بھی سرخ تھے اور وہ نوٹ بک بھی نہیں نکال سکتا تھا۔ بکھرے میں ابھی کو تھی جیسے وہ کسی گائے کے پیٹ میں اتر کر خول میں ڈنکی مار رہا ہے ہر طرف اعضا بکھرے ہوئے تھے۔ تین ٹی کے چیف آف ہوسٹائڈ جیک والڈ مین نے اس کو جھڑپوں میں کو بھڑو دیکھا جواب بھی اپنے ساتھی کے ہمارے کھڑا ہوا تھا۔ کیا یہ برداشت نہیں کر سکتا؟ اس نے سرخ رساں سے بوجھا۔

"نہیں۔ یہ بھی کوئی بھی اہل کار منظر برداشت نہیں کر سکتا۔" سرخ رساں نے اس کے ہاتھوں کو چوم دیا۔

"بہر حال تمہیں زور دھکے سے کام لینا چاہیے تھا گڈ؟" انیسٹرو والڈ مین نے پھڑپھڑ میں کی پشت تھپتھپ کر کہا۔ وہ ایک بار انیسٹرو کو چپلے بھی پریشان کر کے دوران دیکھ چکا تھا اس وقت والڈ مین کا منہ بیٹھڑی سے بھرا ہوا تھا اور ایک کونے میں بھا ہوا لگا رہا تھا۔ وہ والڈ مین کے پیٹ کو بواٹر بیٹھ آؤٹ کر کے تھے۔ ایک بار والڈ مین نے ایک لاش کا معائنہ کیا تھا۔ لاشوں کی دیکھ کر دیکھ کر تھی جس کی آنکھیں نکلی گئی تھیں اور جب والڈ مین کے پیٹ کے بعد ہوسٹ مدغم کرنے والے نے لاش کا معائنہ کیا تھا تو اسے اٹھ کے خول سے ایک کے ٹکڑے ملے تھے۔ اسے علم نہ تھا کہ والڈ مین نے لاش کا اس سے پہلے معائنہ کیا ہے لیکن وہ اس کی توجہ فوراً پھینک کر اس سے قبل لاش دیکھنے والا والڈ مین کے سوا اور کوئی نہیں۔

"فکرت کرو؟" انیسٹرو والڈ مین نے پھڑپھڑ میں روکی سے کہا "میں تمہارے لیے شاؤ جوس اور سلاڈ مشکو اٹا ہوں تم ابھی ٹھیک ہو جاؤ گے یا اس وقت بھی اس کے مڑے ہونے پڑی اور سگھر تھا۔ لیکن اس کی اس مشغول ہیش کٹل کا الٹا اثر ہوا۔ روکی نے ایک بار چہرے کر دی۔

"مال والا میں کو خرم تھی کہ اخبار والوں کی ٹولی ابھی تک نہیں آئی ہے۔" اس نے ڈاکٹر کو گم گماتے ہوئے ترخانے کے زینے سے اوپر آتے ہوئے دیکھا وہ خول میں لٹ پڑا تھا۔

"ارے۔ ڈاکٹر کو لگاؤ؟ اس کی حالت دیکھ کر والڈ مین جھلا اٹھا۔

”ڈیڑ کوئی زیب و بیلے و بیلیک ہولی کی آواز تھی۔
”شش۔“ ٹیڈ ڈیٹس کارٹسٹ بھول، دوسرے کاٹھن
زندہ رہنے کے لیے کرتے پڑتے ہیں۔ ویسے سنو۔ دیواروں کے
بھی کان جھٹکتے ہیں؟
”یہ کان تم ہی لگاتے ہوں گے ماس!“
”آش۔ میرے ہماؤں کے سامنے کوئی ایسی سیدی بات
مت کرو!“

”کیا یہی جہاں کچھ لینے آیا ہے؟“
”ہاں اس کا نام سٹر ریگل ہے اور اس نے تم سب کے لیے
مجھے تم دی ہے بہت سی رقم سائوس سے جانفزا خوشبودارے لوٹ؟“
”اور ہمیں ان نوٹوں کا شرمینہ بھی نہیں ملے گا۔“
”تمہارے لیے بھی بہت کچھ ہے۔ یہ اپنے سامنے تم سے
بکھڑا چاہتا ہے۔ نہیں۔ تمیں مارا۔ یہ بے لباس ت ہو وہ
اس خواہش کے تحت نہیں آیا۔ سٹر ریگل خود بھی کارٹسٹ ہیں۔
اور تم لوگوں کی تخلیقی صلاحیتوں میں حصہ لینا چاہتے ہیں؟“
”ہائپ سے کیا کر رہے ہیں؟“
”تم نے انہیں بتایا ہے کہ شش تخلیقی صلاحیتوں کو جیلا
بخشتی ہے و مست بھری آواز نے جلیب دیا۔
”مگر یہ تو پورا ایک اونس استعمال کر چکے ہیں اب تک تو درجے
بڑھ چکے ہوں گے؟“

”بھریک عجیب سی آواز سنائی دی والڈین کو یوں لگا
جیسے اس کا گھٹن کانپ رہی ہوں وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے پہلے یہ
آواز کہاں سنی تھی۔

”میں نے نہیں جہاں راتھر۔ میرے اعلیٰ اور فضلت
اب بھی میرے قابو میں ہیں۔ شش میں میری رگ و پے میرے اسی
پے میں سولے نہادہ پتا ہوں؟“
”کمال ہے؟“
”میری تو یہ بہت مت کرو؟“

”ہیں۔ میں میرے پیادہ و مست بھری آواز نے یہ صلاحیت
کی؟“ بہت سے بل بل کر سٹر ریگل کا پانچن دکھاؤ۔ ذرا یہ بھی تو
دیکھیں کہ جب تم تخلیق کا مظاہرہ کرتے ہو تو کیا لگتا ہے؟“
اس کے بعد ٹیڈ میں صرف قدموں کی آواز رہ گئی۔ کچھ دیر
بعد بہت مدد میں آواز آئی۔ ”دی رڈ۔“ غالباً کسی نے رنگ مانگا
تھا اس مرتبے پر کوئی مدد آواز آئی گیت کے بلبل آؤ تو مروج
سے متعلق تھے اس گیت کا وہ معروف میں پڑ گئے والی بار بار نہروے

رہی تھی یہ تھا مانی پاؤں مانی ہے بی۔
پھر اس شخص کی آواز آئی جس کو نئے میں اندھا لگا گیا تھا
یہ آواز سپاٹ تھی۔ ”میں نے نوٹ کیا ہے کہ ٹینگ کرتے وقت
پیشتر بہت پر سکون اور خاموش ہے جب کہ لگاتے وقت اس میں
جوش بھر جاتا ہے اس کی آواز جہے فیکوٹ؟“
”اس کی وجہ بہت آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ وجہ یہ
کہ ہر نوعیت کی تخلیق کا سرچشمہ دل ہے سٹر ریگل؟“
”غلط“ ریگل نے فوراً جواب دیا یہ تخلیق کے لیے تمام
احکام داغے جاری ہوتے ہیں؟“
”دل تو بعض عاصو ہے۔ عمل تخلیق کی روح ہے لیکن جس
اعتبار نہایت ہی مکرر ہے؟“
”رمان کا کون سا حصہ ہے؟“
”پتا نہیں؟“
”چلو۔ مشورہ ہو جاؤ؟“ ریگل کی آواز اس کے بعد قدموں
کی ایسی دھب دھب سنائی دی جیسے رقص کیا جا رہا ہو۔ اس کے
دوران بائپ دینا سی آواز بھی آئی جو غالباً شش سے بھرا
ہوا ہوگا۔
”دیکھا سٹر ریگل؟“ مست بھری آواز میں چپک تھی۔
”کیا دیکھا؟“
”رقص گیت۔ تصویر کشی مجھ سازی۔ اب شاید آپ وہ
لوکس جو کرنا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو یہ گزری ہوگی
آگیا ہوگا کہ تخلیق کا بہت سے لیے کوئی شعلت کام کرنا ہوتا ہے۔
فرق ہی عمل تخلیق کی روح ہے۔ ”یہ سٹر ریگل۔ اب کوئی مختلف
کام کریں؟“
”کیا کروں؟“ ریگل نے پوچھا۔
”آس پاس دیکھیں۔ کسی چیز کو بل دیں۔ اس کے نئی شکل
دے دیں یہی مختلف میں مختلف نوعیت کا عمل تخلیق ہو گا؟“
تبھی اچانک جھپٹیں گونگی گونگی بڑیاں ٹوٹنے کی آوازیں
آئے تھیں گونگا کی آواز بھی کرک کرک جھپٹوں میں بدل گئی۔
کچھ دیر بعد ٹیڈ خاموشی سے چلنے لگا چند لمحوں کے بعد ایسی
آواز آئی جیسے پلا سٹر پٹے گرا ہو۔
”شاندار“ ریگل کی آواز آئی پھر کمرے کا دروازہ بند ہونے
کی آواز سنائی دی۔

والڈین نے تیزی سے ٹیڈ کی آواز سنائی اور اس جگہ
رگ کی جہاں جھپٹوں کی آواز مشورہ ہوئی تھی پھر ٹیڈ چلا تے
یہ اس نے گھڑی پر نظر کر لیا۔ جھپٹوں کی آواز ختم ہوئی تو عرف
والڈین گڑ گڑے۔ والڈین نے ایک بار پھر ٹیڈ کی آواز سنائی
کے لیے کر دیا اور سوچنے لگا کہ کیا اس شخص تھا۔ جھپٹ میں
دلہن جھپٹوں کی آواز میں تھیں اور ان کے علاوہ سٹر ریگل تھا۔
والڈین بہت غور سے آواز میں سننے لگا اسے اب ایسی آوازیں
بھی سنائی دینے لگیں جیسے بجلی کے آلات چلنے سے پیدا ہوتی
ہیں تاہم اس کے کسی موٹر کی آواز کو شش کے باوجود سنائی دے گی
ہیں ۵۵ سیکنڈ گزر گئے۔ والڈین نے جہاں تک گھٹنوں کے بل
جگا ہوا ٹیڈ کی آواز سنائی۔ سیدھا ہونے کی کوشش کی ۵۵ سالہ
ڈھانچے پر آئی دو یوں گھڑے رہنے کے باعث اسے سمجھا ہی
لو کہیں تکلیف کا احساس ہوا اس لیے ایک نوجوان بڑوں میں شکوہ
ہوا کہ میں داخل ہوا؟ کیا بات ہے؟“ والڈین نے اس سے
پوچھا۔ اسے چہرہ شناسا لگا۔ لیکن بیچ پر نظر پڑتے ہی وہ
چنگ اٹھا۔ بڑوں میں کے سینے پر جملی بچہ بچا ہوا تھا۔ تم کون
ہو؟“ والڈین نے منہ لپیٹے میں پوچھا۔
”بڑوں میں گلیں سر“ نوجوان نے جواب دیا اس بار والڈین
میں کو شہید جھرت ہوئی۔ یہ سٹر ریگل کی آواز تھی۔
”گڈ“ والڈین مسکراتے لگا۔ ”وہی گڈ؟“
”میں نے سنا ہے کہ آپ اس کس کے پتہ چارج ہیں؟“
”یقیناً؟“ اب وہ ملزم کو خوفزدہ کرنا نہیں چاہتا تھا سنا تھو
ہی اس کی کوشش تھی کہ ملزم کو یہ اعزاز نہ ہونے پائے کہ وہ
اس کو پتہ چان چکا ہے۔ اس کا ہڈو گرام تھا کہ اسے عالم طریقے سے
پرویس اسٹیشن سے جانے اور چہرہ دروہا لوہا استعمال کر ڈالے جس
کا استعمال اس نے کئی سال سے نہیں کیا ہے۔
”میں سوچ رہا تھا کہ اگر وہ شہادت دے گا تو میں اسے پوچھ سکے
سر۔ بڑوں میں نے کیا؟“ آپ نے غالباً اخباری نمائندوں کے
سامنے بھی جیلا استعمال کیا تھا لیکن آپ نے تخلیق کا ذکر نہیں کیا
کیا یہ سب کچھ تخلیق نہ تھا سر؟“
”یقیناً؟“ والڈین نے سر ہلایا۔ ”یقیناً“ تخلیق تھا انہیں اپنی
والوں کا خیال ہے کہ یہاں اعلیٰ درجے کی تخلیق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔
میرا خیال ہے کہ یہاں سے معجزات برات کریں؟“ والڈین
اب اپنے منصوبے پر عمل درآمد کے لیے تیار تھا۔
”آپ کا بچہ جنسی لگا رہا ہے کہ آپ پر کچھ کہہ رہے ہیں اس
پر یقین نہیں رکھتے سر۔ بڑوں میں گلیں نے کیا۔

ڈاکٹروں کے مقبول سلسلے

سرکش ————— (۱۲ حصے)	عزیز احمد دی	۷۲۰/-
ہائیگر ————— (۱۳ حصے)	شہناز احمد قریشی	۹۵۰/-
خفیث ————— (۵ حصے)	انوار صدیقی	۲۲۵/-
درخشاں ————— (۲ حصے)	انوار صدیقی	۱۰۰/-
روٹی ————— (۵ حصے)	م الف صدیقی	۲۴۰/-
دہشت گرد ————— (۳ حصے)	سلیم نادرانی	۳۰۰/-
سرفروش ————— (۲ حصے)	انور کلیم	۱۲۰/-
شہباز ————— (۲ حصے)	انور کلیم	۱۲۰/-
انسان اور شیطان ————— (۲ حصے)	محمد فراز	۱۵۰/-

ناشر

مکتبہ القریش سرک روڈ، اردو بازار
لاہور فون: ۷۶۶۸۹۵۸

”نہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا صرف تخلیق کی تعریف کر
رہا ہوں؟“

”خیر۔ آپ بھی بچ بولتے ہو جھوٹ ہو جائیں گے میں نے سنا
ہے کہ لوگ دروازوں سے دوچار ہونے کے دوران جھپٹ بولتے
ہیں۔ یہ گلی نے سکراتے ہوئے کہا۔ والڈین نے ایک قدم پیچھے
ہٹ کر گرنے لگانے کی کوشش کی لیکن تب ہی اسے احساس ہوا
کہ بڑوں میں نے اس کی کھٹکھٹ کے ڈیٹے لگائے کی کوشش کی
ہے اس کا پتا تھا پتہ جگہ سے بل گیا اسے شدید درد کا احساس
ہوا اور پھر چاروں طرف سرخ رنگ نظر آنے لگے اس کیفیت میں
وہ بیچ بولنے پر مجبور ہو گیا۔

”تھینک یوسر“ بڑوں میں کی آواز بہت دور سے آتی ہوئی
محسوس ہوئی۔ ”میں نے یہ بیچ بولنے سے پہلے تھا لیکن میرا خیال ہے
کہ کسی دوسرے کی تخلیق کی نقل کرنا نہیں۔ تھینک یوسر۔ یہ کہ
کہ بڑوں میں گلی نے سیدھا تھا والڈین کے سینے پر کس پانچویں

طرح مارا تو ہاتھ والا دھن کے دل کے اندر تک اتر گیا۔ بالکل یوں جیسے جاؤ مکھن سے گزر جاتا ہے۔

”پل کھڑو دکھاؤ“ بلادہ جارج نے کاشکوف کی بال جھنگری دامن اٹکھ کر رکھ کر کوٹھڑ پر چھلنے لگا۔ جبکہ سرسٹ جولیانے ۳۵ کا آؤٹسٹک اس کی کہے لگا دیا۔ بلادیجی کہے میں گھڑا اچھا تھا اور اس کے ساتھ ایٹھ مکھن کی بال کارخ شیگی کی کھوپڑی کی طرف تھا۔ ”اگر اس نے نہ لایا بھی ہو شاید دیکھا تو ہم اسے بیکر کی طرح توڑ پھوڑ دیں گے۔“ سرسٹ جولیانے کہا لیکن انہوں نے کسی کو بھی اچھی نگاہ یہ اندازہ دکھا کر خود کو روک دیا۔ مکھن والا یہ شخص ہوش کے کمر سے کھڑا نہ تھکے بغیر جرت نہ لے سکتا تھا۔ جولانے... بے ایٹھ ٹوٹن ان ولٹ اسپرنگ فلڈ میپ چوٹس کے اس کہے میں انہیں خود کو اپنے ہی سانس کی آواز خود سنائی دے رہی تھی۔ اندوہ شخص بالکل عام سا لگ رہا تھا۔ اس کی کلاشیاں اس کے ہاتھ توڑنے کی نظر تھیں۔ دیکھتے بھوری تپوں، سیاہ جھیں نا موٹور اندر دم چہرے کے جوڑوں میں وہ سوتی صدمہ صبر لگ رہا تھا۔

”اچھی دیکھتے بیٹے ہیں“ برادیجی نے بلادہ جارج کو کہہ کر دھانہ بندہ مکھن کا اشارہ کر کے کہا۔ ”کارڈ دکھاؤ۔“ اس بار اس کا پوچر زیادہ خطرناک تھا۔

”نہیں میں نہیں تھا۔“ بلادہ جارج نے دامن جب کی طرف ہاتھ لے جاتے چھوئے کہا۔ ساتھ ہی بلادہ جارج کی آنکھ کا داؤڑ لیبی پر چڑھ گیا لیکن جارج کے ہاتھ پر پینے کی دھنچول ابھرنے لگی۔ خود بخود چوٹس اس کے ہوش خشک ہو گئے وہ جلدی جلدی سانس لینے لگا۔ تری مٹا گیا کہ آتھ جب سے نکلا تو اس کی انگلیاں پر لالچ کارڈ تھا۔ یہ کارڈ نیوکلک جی پورس نے جاری کیا تھا۔

”دھنچول والا کارڈ کہاں ہے؟“ بلادہ جارج نے پوچھا۔ ”یہ تو پورس کا رہنے ہے۔“

”یوکلک کے انچا دھل کو پورس کی کارڈ جلدی کرتی ہے۔۔۔“

بلادیجی نے رسا مڑنا کر کہا۔

”تمام اخبات پورس کے کارڈ لیں“ جارج نے بڑی اذیت سے ہینگ کی طرف دیکھا۔

”مجھے ایسے خبیثوں پر اعتماد نہیں ہے۔“

”اسے جانے دو۔“ سرسٹ جولیانے کہا۔ ”مگر کو ایک ہی لفظ اس کا ہوا تھا کہ جولیانے آنکھوں سے پیداس چھیننے لگی ہے۔“

کر لیا۔ ”میں ایک بہت بڑی خبر سننے والی ہے۔“ اس کا چہرہ اس وقت بائیں جوش سے لال ہو گیا تھا۔ ”میرے بڑے بڑے ایکٹل بائیں سر۔۔۔“ کیدی کے قتل کی خبر سے بھی بڑی ہوئی، مگر کو تو تم بھی جانتے تھے ہی ہو جس جو خبر بدل کر سو کوپ ہو گئی۔“

”یہ خبر حید سے ہی آیا ہے لہذا اسے قابل کرنے کی کوشش مت کرو۔“

”میں لاگت لی لیڈیں واقع ایک سینی ٹریڈ میں کیوڑا پیر پیرل جن کو چارہ لگا رہا جاتا ہے۔“

”کیا تمہارے پاس اس علامت کی تصویریں ہیں؟“

”پاٹ لیجے میں پوچھا۔“ سینی ٹریڈ کا کن کراس سے کسی بھی تازہ انچہا نہیں کیا تھا۔

”اس کی تصویریں آنا کونی ٹریڈ بات نہیں، وہاں سے گزرنے والا کونی بھی شخص تصویر بنا سکتا ہے۔“

”علامت کے پچیس دست پڑو۔“ اصل بات بتاؤ۔“ جی نے ایک بار پھر کیوڑا پیر پیرل سے رخ لیجے میں کہا۔

”میں وہاں کئی برس سے ملازم چوں۔“ کیوڑا پیر پیرل نے کہا۔ ”اور میں نے چار سال قبل وہاں کی فیم کی کوٹھڑ محسوس کی۔ شروع کی۔“

”مگر میں محسوس کر رہا تھا کہ اس کو کراس سے یہ بتایا گیا تھا کہ آؤٹسٹک تین سال قبل چل کر اس ملازم کا تھا۔“ اس کی عمر ۳۵ سال تھی۔ وہ ۱۷۹۰ء ریوٹ اسٹریٹ ماموں ایک کاسٹے والا تھا۔ اس کے تین بچے ہیں۔ انداس نے چارہ لگے کیوڑا پیر پیرل میں بعض ایسی حرکتیں کی ہیں جن کے باعث اس کی نگاہی مشورہ کر رہی تھی۔ اسے آؤٹسٹک کی تصویر بھی دی گئی تھی۔ لیکن تصویریں آؤٹسٹک کا چہرہ مختلف تھا۔ جب اس وقت وہ میدان زندہ نظر آتا تھا۔

”مجھے یہ یقین ہو گیا کہ کیوڑا پیر پیرل کے بہت کمالیات دی جا رہی ہیں۔“ آؤٹسٹک نے کہا۔ ”یہ افشاری تھی کہ میری دل کے کچھ خود پائیں ہیں۔“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

”میں نے پتہ چلا کہ وہ کونسا ہے؟“

گئی۔ ”کیوڑا پیر پیرل کے جانے لگا۔“

”ہوں۔۔۔“ جی نے کہا۔ ”مگر کو چلیا کو دیکھا جواب دیکھ کر پوچھتی تھی انداس کی آنکھوں میں بھی پاس نہ تھی۔“

”ہم تمام پیر پیرل ایک دوسرے سے زیادہ ہال کو کول میں تعمیر ہیں۔“

”آؤٹسٹک پتہ پتہ ایک ہی پوچھ کر پتہ پتہ دے دے۔“

”میں نے فیڈل کار کو کول سے محل میں کراس مل کر حاصل کر لیا۔“

”کیوڑا پیر پیرل کو کوشش کر دیا۔“

”دو کڑا پیر پیرل جو وہ صرف کی سب ثابت ہوئی۔۔۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”کیا تمہارے علاوہ کسی اندک بھی یہ سب کچھ معلوم ہے۔“

”نہ پوچھا۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”یہاں کا ڈاکٹر ہے۔“

”میں غازی کہتا ہوں کہ ان پرنٹ آؤٹس کے فوٹو تک نہیں بنائے گئے ہیں۔“

”شائدا“ وہ وطن ہو گیا اور پھر کوئی کہہ کر بار بار جارج کے کمر میں اس جان نہیں رہی تھی بلکہ انہیں گئے لاش ایک طرف ڈال کر کاشکوف کی لیکچر استعمال کی گئی کاشکوف پھر کل اور لکھنؤ کی آرٹسٹری کلاس میں کلاس جہاں کافی کے تمام ملاپنے بیٹھنے میں بے نصیحت ہو گیا۔

اسے اس طرح سے نفرت کھلنے لگی تھی لیکن کار پھر کام تھا اور اسے حکم دیا تھا کہ اس طرح کیا جائے جیسے یہ کل عورتی کالیں جو ایسٹ جیے بار بار جارج سے جنونی کیفیت میں آکر آرٹسٹری کلاس میں کوفٹ کر دیا بیٹھ گئے تھے کاشکوف جارج کے کمر وہاں نہیں تھا وہی پرنٹ آؤٹ کا فائفر تھا کہ جب میں نکلا۔ ویسے آرٹسٹ کے انجام پر اسے دکھ تھا اس کا جرم ہی اس کا تھا جس کی سزا موت تھی۔

انسان پرنٹ آؤٹ میں ٹیگس کے متعلق بہت سی معلومات تھیں اسے یعنی کاشکوف کاشکوف پر اس کی انجیلوں کے نشانات بھی ہیں گئے لیکن دنیا کی کسی بھی کڑی لیبڈی میں ان نشانات کو کنٹرول کر دینا نہیں گئے۔ حقیقت یہ تھی کہ ٹیگس کی انجیلوں کے نشانات تو رسول قبل بھیج دیے گئے تھے اب پلاٹس مگر جی کے دوسرے نشانات بنائے جاتے رہتے تھے۔ ایک تریلوپس نے ایک جگہ سے ٹیگس کی انجیلوں کے جو پرنٹ اٹھائے تھے انجیلوں کے پرنٹات جو کاشکوف کے نشانات وقت نام کی جنگ میں ملے جانے والے ایک مارچٹ میجر کے تھے۔

ٹیگس کے تیزی سے نکلا۔ اندیشہ اس نے قتل کش کاثر بھادیا۔ وہ میں افٹ سے نیچے گیا اس میں رالف آرڈنڈل اور لیڈی ہائی چار افرادوں تھے جن کے کورٹ میں پیمبر آرڈنڈل گئے ہوئے تھے۔

”جو کیا؟“ آرڈنڈل نے پوچھا۔
”میرا نہیں منزل پر خوفناک قتل“
”کیا کوئی جتنی تیار تھا؟“ رالف نے پوچھا جس کی طرح پچاس سال سے بھاؤ زکر بچتی تھی۔

”ان میں سے دو ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے“ ٹیگس نے کہا۔ ”تم جاکاٹس تو دیکھو سب کچھ معلوم ہو جائے گا“۔ اٹھ بیچے پہنی تو ٹیگس آگیا جبکہ وہ جاکاٹس افٹ میں رہے اور رالف نے بارہویں منزل کا بن دیا۔ ٹیگس جب لابی میں داخل ہوا تو وہاں ایک پرنٹ میں ٹیگس کے ہونے ٹیگس کے کمر سے کچھ پوچھ رہا تھا۔

”اسیوں منزل“ ٹیگس نے کہا۔ ”لیڈی ہائی کے کہا“ چار افرادوں کی شاہیں۔ اس میں سے ہی مجھے بتایا ہے۔“
”واٹر کیا تھا؟“

”وہ نہیں۔ وہ صرف قتل کی بات کر رہے تھے“ یہ کہہ کر وہ نکل گیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی مسافت پر ایک کونڈ تھا جہاں ابھی لوہی میں رہا جوں کا سیزن شروع نہیں ہوا تھا۔ اس نے اندر سے ہی دیکھ لیا کہ ایک جگہ لابی کی طرف منے کے ہونے سفید کالج کا ڈھانڈوہ خالی رہا ہے۔ اس نے ایک لگے گا تو کار خود بھرتی ہوئی ٹیگس میں چلی آئی۔ اب وہ بہت کوفت محسوس کر رہا تھا کہ کیونکہ اس نے فائفر کے باوجود اس کا استعمال کیا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بیمار ہے۔ اس نے کالج کا دھانڈو کھولا تو اوشان اسے اپنی خاص پرنٹ میں مل گئی وہی کھلا ہوا تھا۔ اندکلی کلاس میں ڈیڑھ چل رہا تھا جو وہ صدق اور پرنٹ کے طرف دیکھ رہے ہوئے تھے۔

”ہے چوہو“ اوشان نے اشارہ کرتے ہی کہا۔ ”یہ لوگ کچھ آپ کے ڈیڑھ میں یہ نفرت قتل دیتے ہیں“
”وہ لاش فادر“ ٹیگس نے جھٹکے سے پیچھے میں کہا۔ پتہ جہاں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔“

”کیا تم نے آج صبح اٹھنے کے بعد سانس لی تھی؟“ اوشان نے چوہو کے کہنے پر ہنس کر کہا۔
”جی ہاں“ ٹیگس نے جواب دیا۔
”وہ مناسب انداز میں سانس لی تھی؟“

”یقیناً“
”یہ یقیناً ٹیگس کو کہہ دو تیار ہے۔ اوشان نے کہا۔ ”تم نے سناؤ کہ انداز میں سانس کی مشق نہیں کی ہوگی اس لیے تم یقیناً کاشکوف استعمال کر رہے ہو۔“

”میں نے آج ایک گنگ استعمال کی ہے“
”وہ کیسا ٹیگس؟“ جس نے کہا۔ ایک بار پھر ڈیڑھ منزل میں دھکیل دیا۔
”اس کی یاد نہ ملا۔“ ٹیگس نے ایک بھر جھری سی لی۔ ٹیگس نے مرگے نامی ایسے کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔

”تب پھر تم مجھے کیا چاہتے ہو؟“ اوشان نے غر کر پوچھا۔
”میں نے تمہیں میرے دیے تھے اندر میں سے کھیل رہے ہو؟“
”میں ایسے احساسات میں آپ کو بھی شریک کرنا چاہتا ہوں لاش فادر“ ٹیگس نے چالکی کا مظاہرہ کیا۔

”اپنے آئوہ احساسات اپنے ٹیگس کی رکھو“ اوشان نے... جواب دیا اور پھر کوئی بات نہ کرنا۔ اس نے قریبی سے ٹکڑے ٹکڑے ٹیگس کی کوئی کوئی کوئی میں بل ڈالا۔ اب جب یہی میرے میٹ کی کوئیوں میں بل دیا ہے جہاں تو مارا کاشکوف، اور پھر کہتا ہے کہ احساسات میں شرکت کر دلی کیا کبھی کسی کے پیٹ کے دھو

”یہ شریک چوہو کہتا ہے؟“
اسی لمحے وہ اندر پھر شروع ہو گیا اور ٹیگس کو ایک بار پھر اس وقت کا اختلاف کرنا واجب اشتہات شروع ہو جائیں اس نے ٹیگس کی جگہ پر ایک اور پھر چوک پڑا۔ دوسری سے تو ایک کی خبر بیٹھ والی کار لکھنؤ کی تھی۔ کاشکوف کی اوشان نے دلی دلت سے اندازہ ہو گیا کہ لکھنؤ میں ہے وہ جہاں چل آیا۔ جیسے اس وقت لکھنؤ پر امر کا ہے اور کہ وہاں احتیاط سے بند کر دیا تھا۔ بیڈل سوئٹ ہارٹ بیڈل گئے کہا۔ بہرہ نے اس سے اور پھر دھکی کر چند باتیں کیں اور پھر اس کے ساتھ اندر چلا گیا۔ وہ اوشان کی موجودگی کا خیال کر کے بہت سے قتل چل رہا تھا۔ تاہم اس طرح نہ ہو۔ ”کہم چوہو“ اس نے لاش پتہ کر لیا۔

”تیار نہیں۔“
”سناؤ کہ اس کی صورت نہیں ہوا تو پھر ہمیں اپنی دکان بچانی ہوگی۔“
”میں یہ جلد گزشتہ بارہ سال سے سن رہا ہوں“ ٹیگس نے منہ بنا کر کہا۔ ساتھ ہی پرنٹ آؤٹ کا فائفر بہرہ کی طرف بڑھا رہا۔ ”کہو“

بہرہ نے وطن انداز میں الفا فریب میں سکھ لیا۔ اسی لمحے اندر سے اشتہات کی آواز سنائی دی تو وہ اندر چلے گئے۔ اوشان نے تعظیم دینے کے لیے کھڑے ہوئے میں دلی دلی دینیں لگائی۔ ”شبستانہ کی شبستانہ بہت کاہل پر قرار ہے۔“ اس نے خال تھا۔ دلی دلی انداز میں کہا۔

”ٹیکس۔“ بہرہ چھینٹ سا گیا۔ پھر اس نے صندوق کی طرف دیکھا۔ ”تم لوگ سفر کے لیے تیار ہو میں سفر پر نکل کر دیکھ کر سکتا ہوں اب تم لوگوں سے دو بار دوسری ملاقات ہوگی۔“

”ان دو بار میں شبستانہ سے ہماری فواداریوں اور محبتوں میں دوسروں کا اضافہ ہو چکا ہوگا۔“
”مگر ہم جاکاٹس رہے ہیں؟“ ٹیگس اس کا چاک سفر سے لاپرواہ تھا۔
”کیسے کہیں تو یہ معلوم کرنے کا کوئی حق نہیں کہ اس کے علاج کے لیے کسی جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے؟“ اوشان نے دہشت پیچھے میں کہا۔

”تمہیں بیماری کی وجہ سے ہی جیسا جہاں ہے۔“ بہرہ نے انکار دیا۔
”کہاں اندکلی بیماری؟“
”شاہین بھول گئے کہ آج صبح تیرہ کی حالت تھی بھول جانا ایک ٹیگس نامی مرض ہے۔“

”اسے وہ نہیں گن... وہ تو میں گن کے استعمال کی وجہ سے کاشکوف کی محسوس کر رہا تھا۔“ ٹیگس نے گڑبڑا کر جواب دیا۔
”اپنے دھوکا کھینچو کہ ان کی غائبی میں مت چھپاؤ۔“ وہ اپنے نیم کی مانند ہو گیا۔ جہاں بھول جی میں مشکل ہی سے اگتے ہیں۔ اپنے نیم کو ہر کہہ کر دھوکا موت دو کہ تم ٹیگس کا چوہا“ اوشان نے بہت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

”وہ مگر اس سفر کا فیصلہ آج تو لیتا نہیں ہوا ہے۔ یہاں ٹیگس اوشان اور بہرہ کو شکوک انداز میں دیکھتے ہوئے کولا۔ بہرہ اس نے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ یہ صندوق ٹیگس کے سفر کی حالت میں رکھے ہوئے ہیں لاش فادر۔“
”میرا خیال ہے کہ ایران کی سیر کاؤ۔“ بہرہ نے ایک نیا شوٹ چھوڑ دیا۔

”میں ایران جانا نہیں چاہتا ہوں۔ اگ اوشان پریشان جانا چاہتے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔“
”وہ سفر پتہ۔“ بہرہ نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔ ”یہاں سیر کو پسندیدہ ڈیڑھ لی ڈی پرنٹ شروع ہونے والا ہے۔“
”نہیں۔ اس دلت میں اتنا فائدہ نہیں جتنا شبستانہ اعظم میں ہے۔ اوشان نے خراج تحسین پیش کرنے والے انداز میں کہا۔

”اسے وہ... وہ تو میں گن کے استعمال کی وجہ سے کاشکوف کی محسوس کر رہا تھا۔“ ٹیگس نے گڑبڑا کر جواب دیا۔
”اپنے دھوکا کھینچو کہ ان کی غائبی میں مت چھپاؤ۔“ وہ اپنے نیم کی مانند ہو گیا۔ جہاں بھول جی میں مشکل ہی سے اگتے ہیں۔ اپنے نیم کو ہر کہہ کر دھوکا موت دو کہ تم ٹیگس کا چوہا“ اوشان نے بہت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

”وہ مگر اس سفر کا فیصلہ آج تو لیتا نہیں ہوا ہے۔ یہاں ٹیگس اوشان اور بہرہ کو شکوک انداز میں دیکھتے ہوئے کولا۔ بہرہ اس نے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ یہ صندوق ٹیگس کے سفر کی حالت میں رکھے ہوئے ہیں لاش فادر۔“
”میرا خیال ہے کہ ایران کی سیر کاؤ۔“ بہرہ نے ایک نیا شوٹ چھوڑ دیا۔

”میں ایران جانا نہیں چاہتا ہوں۔ اگ اوشان پریشان جانا چاہتے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔“
”وہ سفر پتہ۔“ بہرہ نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔ ”یہاں سیر کو پسندیدہ ڈیڑھ لی ڈی پرنٹ شروع ہونے والا ہے۔“
”نہیں۔ اس دلت میں اتنا فائدہ نہیں جتنا شبستانہ اعظم میں ہے۔ اوشان نے خراج تحسین پیش کرنے والے انداز میں کہا۔

”ٹیکس۔“ بہرہ چھینٹ سا گیا۔ پھر اس نے صندوق کی طرف دیکھا۔ ”تم لوگ سفر کے لیے تیار ہو میں سفر پر نکل کر دیکھ کر سکتا ہوں اب تم لوگوں سے دو بار دوسری ملاقات ہوگی۔“

”ان دو بار میں شبستانہ سے ہماری فواداریوں اور محبتوں میں دوسروں کا اضافہ ہو چکا ہوگا۔“
”مگر ہم جاکاٹس رہے ہیں؟“ ٹیگس اس کا چاک سفر سے لاپرواہ تھا۔
”کیسے کہیں تو یہ معلوم کرنے کا کوئی حق نہیں کہ اس کے علاج کے لیے کسی جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے؟“ اوشان نے دہشت پیچھے میں کہا۔

”تمہیں بیماری کی وجہ سے ہی جیسا جہاں ہے۔“ بہرہ نے انکار دیا۔
”کہاں اندکلی بیماری؟“
”شاہین بھول گئے کہ آج صبح تیرہ کی حالت تھی بھول جانا ایک ٹیگس نامی مرض ہے۔“

”اسے وہ نہیں گن... وہ تو میں گن کے استعمال کی وجہ سے کاشکوف کی محسوس کر رہا تھا۔“ ٹیگس نے گڑبڑا کر جواب دیا۔
”اپنے دھوکا کھینچو کہ ان کی غائبی میں مت چھپاؤ۔“ وہ اپنے نیم کی مانند ہو گیا۔ جہاں بھول جی میں مشکل ہی سے اگتے ہیں۔ اپنے نیم کو ہر کہہ کر دھوکا موت دو کہ تم ٹیگس کا چوہا“ اوشان نے بہت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

”وہ مگر اس سفر کا فیصلہ آج تو لیتا نہیں ہوا ہے۔ یہاں ٹیگس اوشان اور بہرہ کو شکوک انداز میں دیکھتے ہوئے کولا۔ بہرہ اس نے صندوق کی طرف اشارہ کیا۔ یہ صندوق ٹیگس کے سفر کی حالت میں رکھے ہوئے ہیں لاش فادر۔“
”میرا خیال ہے کہ ایران کی سیر کاؤ۔“ بہرہ نے ایک نیا شوٹ چھوڑ دیا۔

”میں ایران جانا نہیں چاہتا ہوں۔ اگ اوشان پریشان جانا چاہتے ہیں تو یہ الگ بات ہے۔“
”وہ سفر پتہ۔“ بہرہ نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔ ”یہاں سیر کو پسندیدہ ڈیڑھ لی ڈی پرنٹ شروع ہونے والا ہے۔“
”نہیں۔ اس دلت میں اتنا فائدہ نہیں جتنا شبستانہ اعظم میں ہے۔ اوشان نے خراج تحسین پیش کرنے والے انداز میں کہا۔

میں کی باتیں کہتے رہے حتیٰ کہ نرس نے جبرجری کی کہ اس سے
 کہہ کر وہ ٹوٹ کر پھوٹ گیا۔ کون سا بھائی کہتا ہے نرس نے خود ہی یہ
 نیچے لاندی سے کوٹ لایا۔ "تم جلد میں آجانا کیونکہ میری ڈیوٹی
 کے لیے ہے۔" نرس نے سمجھا نہ انداز کیا۔ "ہم کی پٹری میں ہیں
 اگر تم وہاں نہ جھٹکا چوتھو پھر کبیر کی کسی بنگ کے اندر جھٹکا جائی
 گے۔ ویسے لفظ میں ملاقات بھی ہو سکتی ہے۔"
 ڈیوٹی سرفیوٹ پہن کر آئی کسی بیک میں کھلا اس نکاح
 میں اس نے لفظ کی مدد کی جس میں اس کے ساتھ دو نرسیں ایک ایک
 ایکسپریٹیشن بھی تھا ایک نرس نے خاص انداز میں منگھو دیا۔
 آئی کسی بنگ کے ایک کونٹ میں بہرام مل گیا اس کے متعلق
 میں رہ کر یہاں کھسی ہوئی تھیں۔ مگر بائیں جیسے مدنی میں چھا چھا
 تھا جس پر سفید ٹیپ چھٹی ہوئی تھی۔ وہ بھاری سا نرس نے ہاتھ
 لیکن صاف ظاہر ہے کہ اسے سانس لینے کی شدید دشواری نہیں۔ "نرس
 ہارٹ... موچی... ہاں مگر نہ بہت آہستہ کہہ۔"
 "ہیلو۔" بہرام نے دایں آنکھ کھول کر اسے دیکھا۔ کیونکہ میں
 آنکھ بھیچتی تھی۔ "ہیچ ہئی تھی۔"
 "یہ کیا کر رہا ہے۔"
 "تاہیں۔ لیکن میرے کپڑے کہاں ہیں؟"
 "کوڑوں کی کیا محنت ہے چلی تھی کہ اسادہ تو نہیں؟" وہ
 نے اس کی ٹیکسٹ میں جاتے دلی نا انصافی کو دیکھ کر کہا۔ اسے اب لگتا
 تھا کہ بہرام اس سید کا ایک جتن بن چکا ہو انداز اسے بیٹھے
 لگا لایا تو وہ نہ نہ ہنسنے لگا۔
 "ہارٹ آؤٹ میرے جیکٹ کی جیب میں ہے۔" بہرام نے
 سرگوشی کی۔
 "وہ میں حاصل کر لوں گا۔ مگر یہ سب کچھ کیسے چھوڑا جائیگا۔
 پوچھا تو بہرام نے اسے ساری تفصیلات بتا دیں۔
 "کوئی اصل تھا۔" ٹائیگر نے سکتے ہوئے بے میں کہا۔ یہاں اس
 جگر کا تعلق جیسا سٹیٹس موٹل والے گروپ سے ہو سکتا ہے؟
 "نہیں۔ وہ ایک گرومن صر کی ڈلی تھی اوہیں۔" ڈیوٹی والے کے ہاتھ
 آگیا تھا اسد کے لئے کوئی بات لکھ رہی تھی۔ کی خواہش تھی کہ وہ
 ڈلی آئی پھر ان میں نہیں جاسکتا ہے۔"
 "مگر وہ تو کیوں نہیں کھس بیٹھی تھی؟"
 "نہیں صرف۔ آؤٹ کے بائیں میں یہ کہا جاسکتا ہے۔ اسی نے
 انھیں آجیل کی اس ڈلی کو تلاش کیے۔ مگر جسے نہ مضمون بتایا تھا۔"
 "ہارٹ آؤٹ میں کیا تھا؟"

میں آج چار جھولتی ہے شہزادہ اگر آج عاقبتی چار جھولتی ہے تو پھر
 مجھے کوئی عین اور چھوٹ کی کھپ نظر نہیں آتی۔ یہی
 "مجھے حیرت اس بات پہ ہے کہ بہرام کی جھول میں آپ شہزادہ
 دیکھنے کے لئے باہر دروازے نہیں ہوتے۔ مثل فادر۔"
 "میں کسی شہزادہ سے شکوہ نہ کر سکتا تو کھانا دی نہیں ہوں۔ ...
 ارشاد نے جواب دیا۔ وہ یہ فریض تھا کہ شہزادہ شروع ہونے سے
 قبل تم اس کو یہاں سے لے جاتے۔ بات یہ ہے کہ جب بھی مجھے تہائی
 مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو تم وہ نہیں کرتے؟"
 "لیکن دس منٹ کا کھانا دیکھنے سے کوئی فرق بھی تو نہیں لگتا
 پانچ سال سے یہ شہزادی ہے ادنیٰ پانچ سال بعد یہ کیس ایسا ہی
 سہ لگایسے پانچ سال قبل تھا۔"
 ارشاد اچانک خاموش ہو گیا کیونکہ شہزادہ کے دفتر کے
 بعد ڈراما پھر شروع ہو گیا تھا۔ اب شو کے دوا دار دواں دلاری اور
 رات رات گینا بستیوں کے ساز و دواں نہ کر رہے تھے۔
 "شہزادہ" ارشاد نے پھٹکا کر کہا۔ پھر خاموشی چھا گئی۔ یہ
 خاموشی شو کے خاتمے پر بھی برقرار رہی۔ اس وقت تک ٹائیگر نے خبر کی
 سے کہ جس کا کھانا شہزادہ کے کمرے پر رکھا گیا ایک شخص ہی فریض
 زنجی ہوا ہے۔ ڈاکٹر تھا۔ "خبر لائے والے شو کے نے پرجوش بیچے
 میں کہا جو میں کا کہنا ہے کہ وہ خیر ایک سے آیا تھا اور وہاں کی جزیہ
 میں سنی تو ہم چلا آئے۔"
 ڈیوٹی کو اس ایسا کھانا تھا جسے کوئی پلانی فیم دوبارہ چلا دی تھی
 جو بہرام بیٹھے بھی زنجی ہو چکا تھا اور اس کے پٹے کی امید تھی۔
 لیکن وہ بیچ گیا تھا لیکن اب صومٹ حال شہزادہ مختلف تھی۔ لہذا ٹائیگر
 وقت ضائع کے بغیر اسپتال چلا آیا۔ جہاں انفارمیشن ڈسک موجود
 عورت نے تصدیق کی کہ ایک زنجی شخص اسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔
 اس کا نام ڈاکٹر بہرام ہے لیکن اس نے ٹائیگر کو بہرام سے ملاقات
 کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ وہ آئی سی یو میں ہیں اب ان سے
 نہیں مل سکتے۔ "خواب۔" پڑھتے ہوئے چاند کی طرح حسین اور پھر پور
 نرس نے اس سے کہا۔
 "تپ کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔" ٹائیگر نے کاؤنٹر پر
 دھڑل کھینچاں رکھ کر اس کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا
 اس کے چوتھوں پر شادان کی کھائی ہوئی وہ قابل ...
 مسکراہٹ دھال تھی جو پھر کبھی موم بننے کی طاقت رکھتی تھی۔
 ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی تھام لیا اور اپنی ایک انگلی سے کلائی
 دبائے لگا۔ پھر دھڑل ایک دو سرے کی تھکھول میں ڈوب گئے

یہ جان سمجھ رہا تھا کہ وہ دس کا کیونکر ہے اس وقت بہرام اور
 ادنیٰ اس کے ٹیبل کی طرف تھے۔
 کیونکہ جھول اپنا ال اپنا ال کے بڑس دوم میں بہرام کے کپڑے
 محفوظ تھے۔
 "کی ڈاکٹر کو کچھ اندھا نہ ہے؟" نرس نے پوچھا۔
 "نہیں۔" بایں بایں ادنیٰ کا بہرام کے کمرے کے باہر ڈیوٹی
 پر موجود نرس نے اسے ڈاکٹر نہیں کہا تھا۔ وہ دلیں کھلا اس سے نرس
 کی دیکھ کے اس کپڑے چھوڑ کر ان کو ڈیوٹی کو تلاش کیے۔ اس سے ٹیبل کھلا اور پھر
 چونک پڑا۔ ہارٹ آؤٹ کے کمرے ب سرخ ہو چکے تھے۔ اس کا مطلب
 یہ تھا کہ اس کی ڈیوٹی تیار کی جا رہی ہے۔ ڈیوٹی فضا بہرام کے کمرے کی
 طرف لگا۔ چلی بایں نے دھڑل کھولا۔ اسے ایک کھٹے سا لگا کر
 غالی تھا۔ یہ ایک نہیں تھا بلکہ کال کی کال کی تار جھول رہی تھی۔
 "نرس۔" اس نے باہر آ کر اسی نرس کو دیکھا جس کی مسکراہٹ
 خبی تھی۔ "میرا مرض کہاں گیا؟"
 "اسے یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔" نرس نے جواب دیا۔
 "اب کہاں لکھا گیا ہے؟"
 "نیچے والے ال ہیں۔" نرس نے اچھی موٹر کے کپڑے کی طرف اشارہ
 کیا۔ یہ اشارہ بھی عجیب سا تھا۔ کچھ دیر سے مٹی جانے والی انگلی
 بالی جسے کوئی تعلق نہیں۔ ٹائیگر نے دبا بھی دیکھا کہ اس نے
 ال میں اگر ایک کمرے کا دھڑل کھولا لیکن وہاں پھر پھر ال ایک
 شخص زیر علاج تھا۔ وہ اس سے گیا۔ اسی سے اسے نرس کی آواز
 سنائی دی۔ "ہی ہی ہے وہ۔" ٹائیگر نے پٹ کر دیکھا۔ دھڑل ہر کمر
 پولیس والے سے کھوسے تھے۔ "پھر وہ۔" ایک پولیس والے نے
 اسے ڈیوٹی "تم کوئی ہو؟"
 "میں ایک نرس کو تلاش کر رہا ہوں۔"
 "ہم ایک ایک نرس کی تلاش میں ہیں۔" انشا تھی کا ڈاکٹر کا
 دوسرے نے ٹھکانے میں کہا۔ وہ اور پھر ٹھکانے تھا۔
 "تم نے بہت سسٹم والا کوئی بیٹہ دیکھا ہے؟" ٹائیگر نے اس
 کا مطالبہ نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔
 "تم کون ہو؟" وہ دھڑل اس کی طرف بڑھے تو اس نے ان
 دھڑل کے دیکھنے سے ڈر کر ایک اندر کے میں جھانکا۔
 "پھر وہ اب آگے نہ بڑھتا۔" ٹائیگر نے کہا کہ وہ ہم پولیس آفر
 ہیں۔ بس ایک جاؤ۔"
 ٹائیگر نے ایک ادنیٰ سی پولیس جھانکا۔ یہ ایک بچہ زیر علاج

"میں جھوٹ اس میں تین یا پندرہ کی انتخابی کا حساب تھا۔
 ادنیٰ نے ہم سے کہے اور کپڑے فروگرام حاصل کر لیا۔ کام بہت فوری
 ہے۔"
 "کونسی ڈیوٹی؟"
 "نہیں۔ آہم کے لیے ممکن دعاؤں کا استعمال میرے بس کی بات
 نہیں۔" بہرام نے جواب دیا۔
 "لیکن صدمہ کرنے کے لیے کچھ کیا تو جاسکتا ہے۔ سوڈٹ
 ہارٹ بٹائیگر کو احساس تھا کہ ممکن دھڑل کے بغیر بہرام کس قدر تکلیف
 سے دھڑل ہو رہا تھا۔ اس نے بائیں ہاتھ بہرام کے پیٹے سے ترسید
 ہارٹ میں اس جگہ کھال دیکر کھس کے ہاتھ میں آگیا۔ پھر ہارٹ
 کی ٹیپ کھوٹ کر کے مٹی ہے اس جگہ اس کی دھڑل دیکر گئی۔
 اب وہ ان دھڑل کھیل رہے اسی جگہ دھڑلے بنا ہوا تھا۔ "اب ہارٹ
 آہستہ سا اس لوہے اس سے جھٹکا کر رہا۔ بہت آہستہ آہستہ۔ ایسے جیسے
 پچھلے کھلیں اس پر پھر رہے ہو۔ سفید چوہا۔ دھڑل کی طرح سفید
 چوہا محسوس کر رہا ہے۔ دھڑل ہو رہا تھا۔ لیکن ایک میں اتر رہی ہے۔
 محسوس کر رہا۔"
 "بس۔" بہرام نے چند لمحوں بعد کہا۔ اب بہت بہتر محسوس کر
 رہا ہوں۔"
 "اور سوڈٹ ہارٹ بٹائیگر نے اس کے جیسے کی تلاش دیکھ
 کر سرت بھرے انداز میں کہا۔ "تین کسی کیونکر کے پاس نہیں۔ یہ بڑی
 ہارٹ آؤٹ میں نہیں ہے۔" یہ کہہ کر وہ ال سے مل چلا۔ اب ایک
 اور نرس کھڑی ہوئی تھی جس کی بونڈ پر وہ عارضہ سے کھس گئی تھی۔
 ساتھ تھا جس پر ہڈیاں کی کھس گئی تھی۔ وہ کھس گئی تو ایسا
 لگتا جیسے جلاش کی قدامت کو لایا کھس گئی انداز میں مسکرائی۔ اس کے
 دانت تو کھس جیسے کا انتہا مدلی میں دکھاتے جانے والے دھڑل
 سے تیرا وہ سفید تھے اور ذرا ہات پر تھی کہ اسے ڈاکٹر بہرام کے
 کپڑوں کا علم تھا۔ اسے زیارت بھی موم کی کر ڈاکٹر مٹی باہر کون کا تقاضا
 کر چکا ہے یہ جی بات تھی کیونکہ کپڑے تو ہم خوں تھے۔ ادنیٰ اس
 صحت حال میں اندھا نہ جھٹکا تھی جب ڈاکٹر بہرام کا پاس لہ
 نام بہرام اس کی تسلی کے لیے اس کے کمرے کے ساتھ رکھ دی تھی۔
 اس کے باوجود کپڑوں کے لیے ڈاکٹر بہرام کا اصرار بڑھتا جا رہا تھا۔
 "وہ میں جبرجری نہیں کر سکتا۔ اسے صرف پورے لگا۔" ٹائیگر نے
 اپنی مخصوص اس بے کمرے والی مسکراہٹ بھالائی۔
 "دیکھا۔" نرس نے ہاتھ میں جواب دیا۔ وہ کھس گئی تھی
 تھی لیکن اس کی مسکراہٹ میں سنسنی خیزی تھی۔ اس ہاتھ بچے اور

معروف مصنف اقلیمِ عظیم کے قلم سے لکھی گئی ایک پراسرار اور طلسماتی داستان

سگسٹراش

ایک سگسٹراش کی حجت کا دلکش لافناہ
جس کی محبوبہ کی روح پودت کے پتے میں تھی

دو جلدوں میں - جلد اول - 175/- جلد دوم - 175/- مکمل سیٹ - 350/- روپے

ٹانگ بھولن

معروف مصنف اقلیمِ عظیم کے قلم
لکھی گئی ایک دلکش لافناہ
جس نے حیل و ترقی کے
رہنما و قیادت کے

انتقام پر تلی ہوئی زہریلی ناگتوں، جل کماری اور ناگ رانی کے طلسماتی تصادم
میں گھرنے کے بعد ایک نئی زندگی حاصل کرنے والے محمد سلطان خان کی
لرزہ خیز کہانی، جو اقلیمِ عظیم نے اسی کے الفاظ میں بیان کی ہے۔

دو جلدوں میں - جلد اول - 175/- جلد دوم - 175/- مکمل سیٹ - 350/- روپے

مکتبہ القریش © سرکس روڈ

آدو بازار، لاہور۔ فون: 7668958

E.mail: al_quraish@hotmail.com

اشاکٹ

اوشان سے جواب دیا: "شاید تم کوئی کوشش یہاں کھینچ لائی ہے؟"
"شاید،" جانیکر سر ہاتھ لگا چھوڑا اوشان کہنے کو ڈاکٹر بہرام
کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ اسی مطلق اس نے ہسپتال کے واسطے کے
بہرے میں بھی اوشان کو غضب لاتا تھا۔
"کیا تم نے نرس کو بھڑکھا تھا؟"
"جی ہاں،" جانیکر نے سوچ کر جواب دیا: "میں صرف پرنٹ آؤٹ
کے لئے ہی گیا تھا۔"

"تو پھر دیکھیں گے؟"
"کیا؟" جانیکر نے چونک کر دیکھا
"جو بھی بات سنا دیتے تھے وہ دیکھ لیں گے؟" اوشان نے جواب
دیا: "ہم تو انہیں نہیں کہیں گے بلکہ کلائن کرنے والوں کو مطلع دیں گے
وہ ہم کو بھڑکائیں گے۔"
"فائدہ معمولی ملے نہیں،" جانیکر نے کہا۔
"تمہارا کام سب سے زیادہ اہم ہے، تمہاری اپنی زندگی ہے۔"

میرے بچے؟" اوشان نے جواب دیا: "اگر شکم کی ہلکی ممت ختم ہوگئی
ہے تو اسے فائدہ پہنچا دے گا، کیا تم نے شاہ فواد کی کتاب نہیں پڑھی؟
بہت عظیم بادشاہ تھا۔ لیکن کہاں کی اس کی شہنشاہت؟ کہاں گئے
نڈا فرعون کیوں نہیں بچے؟ وہ میرے ختم ہوئے مگر ایران کا تاجوز
باہر سے آئے جسے کہ ایران کا تاجوز نہیں بلکہ حجاز کا تاجوز نہیں ہے؟
"مجھے بہت اہم کام پیش ہے، میں اسے ملنا چاہتا ہوں۔"
وہ ریپشن پر پہنچے جہاں ریپشنسٹ نے انہیں سبیا کو ڈاکٹر بہرام
دفتر میں نہیں ہے۔

"کیا ان کے لئے کوئی فلن آیا تھا؟" جانیکر نے پوچھا۔
"ہمیں ایسی باتوں سے کوئی سروکار نہیں، جناب؟" ریپشنسٹ نے
جواب دیا: "وہ کیپ کوڈ ہسپتال میں ہیں، آپ ان سے جیسی فلن پر
چاہیں تو گفتگو کریں انہیں سے کہا تھا کہ وہ بعض امور میں فلن پر
پریکٹس سے ہیں۔ اوروں کو آپ؟"
"ان کا فلن کب آیا تھا؟" جانیکر نے پوچھا۔
"آج صبح۔"

"کیا مطلب؟" جانیکر کو واقعی اچھا ہوا تھا۔
"اے معاف کرو میرے بچے؟" اوشان نے فوراً مدافعت کی۔
"اے بتائی نہیں کہ یہ کیسا دلچسپ ہے؟" بہر حال جانیکر نے ہسپتال فلن
کیا۔ ریپشنسٹ کی بات درست تھی، ہسپتال داخلہ سے تیار کئی رات
ایک خوش گوار صحت حال پیدا ہوئی تھی، لیکن اس کا دوا دار ہسپتال
نہیں تھا۔ برعکس بھی اس صحت حال پر بہرہ نہیں۔

جانیکر اور اوشان سیر کے بعد اپنا ال سیٹھ۔ اوشان غمناک
چاہتا تھا جانیکر کے منہ کو دیا: "میں نے کوئی کوشش تو نہیں کی بلکہ
میں نے فائدہ میں کئی رات انہیں بچہ کر لیا تھا۔"
"کیا مطلب؟" اوشان نے برعکس چونک کر کہا: "میں نے جملہ کی طرح
پولیس والوں سے چھپ رہے ہیں، جسے کوئی ڈاکٹر ڈالنا ہے؟ تم شہنشاہ
بننا چاہتے ہو یا پھر؟"

"میں مصافحت نہیں کر سکتا،" جانیکر نے جواب دیا: "اوشان
خاموش ہو گیا، پھر ہسپتال کے باہر پہنچ کر وہ اندھیرا ہونے کے منتظر
رہے پھر اس کے بعد وہ غلے کے ایک گیارہ کے ذریعہ ہسپتال
میں داخل ہو کر بہرام کے کمرے والی راجداری میں پہنچ گئے۔
"ہاں دیوی ترس ڈیوی ترس پرتی۔"

"میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں،" جانیکر نے اس سے کہا۔
"پہلے تم ڈاکٹر بہرام سے قول لو،" نرس لیلی انداس نے قبل
کو جانیکر اس کی پیشکش قبول کرتا۔ اوشان نے اسے رک جانے کا حکم دیا۔
ایک قدم بھی آگے مت بڑھنا، شہزادہ اوشان کا بوجھ سہا تھا۔
"اس نرس سے بھی دوسروں۔"

"اوہ تو تم مجھے پہچان گئے؟" نرس نے پٹ لیجے میں اوشان
سے کہا: "سوئی ریک اب بھی بڑھی، آنکھوں نے پہچان لیا، کیا بڑھی
نظر میں تھی؟" جانیکر نے جواب دیا: "نرس نے کہا کہ وہ
"یہ سب کچھ کیسے ممکن تھا؟" جانیکر نے حیرت سے ان ...
دو فلن کو دیکھ کر اوشان سے پوچھا
"جواب؟ تم ڈاکٹر سے مل لو،" نرس نے اسے پھر پیش کش کی۔
"شہزادہ کیسے ملے؟" یہ آواز بہرام کے سوا کسی اندک نہ تھی اور کہو
سے آتی تھی۔

"میں اندھا جا رہا ہوں،" جانیکر نے ایک قدم بھی نہیں اٹھا کر ...
اوشان نے اپنی دھڑلے لگھول دلائی، اس کے شانے پر رکھ دیا، جانیکر
نے اس گرفت سے نکلتا چاہا لیکن اسے ناکامی ہوئی اندوہ دہی پھیل
کفرش پر پڑا، اسی لمحے اس نے نرس کو حرکت کرتے دیکھا۔
لیکن اوشان غمناک انداس نے ناشائستگی میں حرکت کر دی۔
نرس بھی اسی انداز میں چلے گئے، اوشان نے کو ایک اکھاڑہ بانٹا
جہاں پہچان ایک دوسرے پر ڈاکٹر لگنے کی کوشش میں اسی طرح
گھومتے ہوئے نظر آئے تھے۔

"کمال ہے؟" نرس نے بے تازہ لیجے میں اوشان سے کہا: "تم
میری حرکت سے پیشگی واقف ہو جاتے ہو، پوڑھے؟"
"شہزادہ میری طرح اسے گھرنے کی کوشش کر رہا ہے، اس

کے قریب نہ جانا۔" اوشان نے کوہاٹی زبان میں کہا۔ تب ہی ہانگیر کو اس پر اکرنا جو کا عظیم ترین ماسٹر، ماسٹر لاکا، ماسٹر ایک نرس کے خلاف اس سے بھی مدد طلب کیا۔

"کمال ہے، قادر، ہانگیر کھڑا ہو گیا۔" آندہ کسی اندر سے اپنا ج نے پھر ہر گویا توڑیں گی آپ سے مدد طلب کر دیں گے۔

"خلاق مت کرو،" اوشان نے مفرار کہا۔ اس کے قدموں کی حرکت غیر معمولی طور پر تیز تھی۔ اس کے آگے پیچھے بٹنے کا انداز غیر انسانی ہے شہزاد۔

"ہاں،" نرس بولی۔ مجھے سو فیصد توانائی طور پر لوگوں کی لگی ہے۔ اس کے باوجود مجھے شبہ ہے کہ میں تمہاری بعض حرکتوں کی نقل نہیں کر سکتی۔

"یہ ممکن ہے، ہانگیر نے اوشان سے پوچھا۔ اس وقت وہ نرس کے عقب میں تھا۔ سوائی مکمل ہوسے ہی نرس نے سر ہٹا کر اسے دیکھا تو ہانگیر کے پوٹ بولنے لگے۔ اس کا سراسر طرح گھوڑا تھا جسے کمرہ ہو کوئی چھری کا پیسہ ہو۔ وہ ہانگیر کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ اس کا ہوشیروں کی ہڈی کے میں اور تھی۔

"آندہ ہانگیر جوڑ سیکر کر رہا ہے۔

"شاید تم بھی سمجھتے ہو کہ میں کلن ہوں،" نرس بولی۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو اس وقت دلاہ راستہ گھر کی صفات نہیں کرتی کیونکہ یہ صفات میں بہرام کی بنا ہی تھی جو خالص ہے۔

"ہانگیر یا پھر کلن ہے،" بہرام نے پوچھا۔ وہ ان کی گفتگو سن رہا تھا۔

"میری وجہ یہ ہے کہ تمہارے پیچھے پڑی ہوئی ہے،" ہانگیر نے جواب دیا۔

"اپنی جگہ سے حرکت بھی نہ فرماؤ، شہنشاہ اعظم،" اوشان نے با آواز بلند بہرام کو مشورہ دیا۔

"یہ وہی نرس ہوگی،" بہرام کی آواز سنی۔ اس سے ہوشیار بنا۔

"بہت شک ہے، اب میں واقعی ہوشیار ہوں گا،" ہانگیر نے جواب دیا۔

"تم دونوں کی گفتگو سے دلچسپی نہ لےو، نرس نے مسکرتے ہوئے کہا۔ تب ہی ہانگیر کو احساس ہوا کہ اس کی مسکراہٹ بھی مبینہ ہے۔

"بہرام کیا چاہتا ہے،" بہرام نے چلا کر پوچھا۔

"کوئی خدمت کرو سو فیصد ہارٹ، دو گویاں لگی کر سو جاؤ۔

جمع بات کر کے گئے۔

"تم بہرام کے کمرے میں کیوں نہیں جاتے؟" نرس نے پوچھا۔

"شہزاد، اسے وجہ مت بتانا،" اوشان نے اس طرح کہا جسے

"شہزاد شہزاد غلطی کی تو بہرام مر جائے گا۔"

"تم بہت ذہین جوان انسان،" اس نے پہلی مرتبہ اس کا نام لیا۔

"آپ کی بات سنی ہے،" بہرام نے پھر چلا کر پوچھا۔

"تم نے کیا حکمت عملی اختیار کی ہے مبین،" اوشان نے پھر وہ

پیسے میں نرس سے پوچھا۔

"اس کا پتا تم خود چلاؤ، میں جا رہی ہوں سو۔ میں تمہیں تباہ

کے بغیر نہیں رہ سکتی،" اوشان نے جی متانت سے کہا۔ "انسان

"اور تم بھی سن لو،" اوشان نے جی متانت سے کہا۔ "انسان

نے جو بھی بری بات کی ہے وہ برباد کر دی گئی ہے لیکن انسان خود زندہ

رہا ہے۔"

"میں مشن کی نئی نسل ہوں۔ یہ بات یاد رکھنا،" نرس بولی اور

پھر ہر دو دن روانہ کی طرف لگی گئی، اس کی جال میں کوئی قیامت

نہی لیکن قوانین بے مثال تھا۔

"وہ حکم ہے کہ تم سماعت سے محروم نہیں ہو سکتے۔"

اوشان نے ہانگیر کو گھڑ کر کہا۔

"یہ پھر کیا ہے لاش فائدہ؟"

"پہلے یہ بتاؤ کہ شہنشاہ کی طرح نرمی چھوڑا تھا؟"

"جو پھر چھوٹ جاتے سے؟"

"دھماکا،" اوشان نے ہانگیر انداز میں زبردی کہا اور پھر

بہرام کے دروازے کی باہر پھرتے ہو کر چلا گیا۔ "کمرے میں کوئی

نئی چیز موجود ہے؟"

"نہیں، پھر بھی نہیں،" کیا بات ہے ماسٹر؟ بہرام کی والدہ آئی۔

"مجھے کسی چیز کی بولنا ہے شہنشاہ اعظم۔"

"یہ نازہ منٹ ہے؟"

"کیا پوسٹ کمر پر منٹ کیا گیا ہے؟"

"ہاں،" بہرام نے تصدیق کی۔

"اور منٹ بہت سی چیزوں کو چھپا لیا کرتا ہے شہنشاہ اعظم۔"

"کیوں؟ کیا پوسٹ بہرام بہت بے چین ہو رہا تھا۔"

"کچھ نہیں،" خوف زدہ ہونے کی کوئی بات نہیں، جلد ازلہ

صحت یاب چھو جائے گی کی بھی قیمت پر اس وقت تک کمرے سے

دیکھیں جب تک ہم خطرہ منٹ جانے کا اعلان نہ کریں۔"

"اندا کر تفصیلات بتائیں ماسٹر،" بہرام نے جھلکا کر کہا۔ باہر

کھڑے رہ کر کچھ بات کر رہے ہیں؟

"اندا کا نام ہے عظیم شہنشاہ،" آپ ایک جال میں ہیں۔

اس مخلوق نے وہاں جال بنایا ہے جس سے پہلے نرمی چھوچکے ہیں۔

ہانگیر کو وجہ معلوم ہو۔

"میرا خیال ہے کہ قہر ختم کر دیں جو ہانگیر بولا۔"

"نہیں،" اوشان نے بہت تیزی سے کہا۔

"تم بہت ذہین ہو چکے ہو،" نرس کے کمرے پر باب مبین

مسکراتے ہوئے بولے، بلکہ فلاسفی سنی تھی۔

"تم کی چاہتے ہو؟" اوشان نے پوچھا۔

"تمہاری تباہی؟"

"مگر کیوں؟" اوشان بہت چکر لگا رہا تھا۔

"اس لیے کہ تمہاری زندگی میرے لیے متقل خطرہ کا باعث ہے۔"

"تم اس نرس پر بول کر حکمران کر سکتے ہیں،" اوشان نے پوچھا۔

"میں کسی کمرے نہیں دے رہی،" بہرام مقتدرہ دوا ہے۔ اس کے

لیے نہیں اور تمہارے سامنے کو تباہ کر دیتی ہے۔"

"میں نہیں،" ہانگیر بولتا ہوا پوچھا۔

اور نرس کو دوا چھوٹی انداز کے دوا ہے کہ گورڈر بہرام کے کمرے میں

چلی گئی، ہانگیر کے کمرے کی طرف پھر دیکھا، ایک منٹ بعد وہی...

نرس واپس نکلی اور مبین نرس کی طرف دیکھ کر مسکرائی ہوئی چلی گئی۔

غالباً اسے اپنی سامنے کی اصلیت کا علم نہیں تھا۔

"دیکھا تمہارے کمرے کی حفاظت ہے، تم بھی جانتے ہو تو نرس بولی

"اس دروازے سے بھی عدوت نہ پائے شہزاد،" اوشان نے پوچھا۔

کہا پھر نرس کی طرف پٹ۔ "یہ تو بتاؤ کہ ہماری تباہی ضروری کیل ہے؟"

"اس لیے کہ تم دونوں ایک ایسی قوت کے نمائندہ ہو جو حقیقت

سے جو جو ہے کیا یہ درست نہیں ہے؟"

"سو فیصد درست؟"

"لیکن اگر تمہیں تباہ نہ کیا گیا تو یہ قوت آنے والی کسی حد تک

بھی موجود رہے گی۔ میں پہلے بھی یہی شکوں میں خود مار چکی، لیکن تم

لوگوں نے ہمیشہ تباہ کر دیا، کیونکہ میں کسان نہیں لینے دیا۔

شیلانی بیک کو مار ڈالا۔ قہر میں کو بھگا دیا، تو گان کو بے رحمی سے

قتل کیا۔ اب اس کو بگاڑا، شہنشاہ اندک کو ذہانت کا مظاہرہ نہیں

کرتے دیا۔ تمہیں کسی ایسی قوت کو زندہ نہیں دینے دو دنیا بھر پر

حکومت کی جو اب وقت آ گیا ہے کہ تمہارا اقتدار ختم کر دیا جائے

تو کہیں لے دے گی تمہاری تباہی۔"

"کمال ہے تمہارے شہنشاہ نے تو بہت شاندار ہیں،" ہانگیر

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

یہ کہتے ہوئے ٹوٹاں ایک پوزیشن میں لایا، ایسی پوزیشن میں ہوت

پر قیامت غیر ضرب لگانی جا سکتی تھی، مگر صرف موز کا گارہ نلے کا

تھا۔ وہ اس قیامت غیر ضرب سے ناکارہ ہی نہیں تباہ ویران کی تھی

”و تو آپ تخلیق کار بننا چاہتے ہیں مشرق فیکر ڈاکٹر کرنے
لیک اور گھونٹ لے کر پوچھا: تب پھر آپ بالی ووڈ چاہیں؟
”میرا خیال تھا کہ تم داغ کا وہ حصہ تلاش کر سکو گے جو تخلیق
پر آمادہ کرتا ہے۔“

”یہ قدرتی شکل لوہا میں ہوتا ہے لیکن آپ کرپٹو پوز کو
فرامگار نہیں کر سکتے؟ ڈاکٹر کلڈ ویل نے گلاس لہراتے ہوئے کہا۔
”اگر اعلیٰ درجے کی دماغی مہرجری کی ضرورت ہو تو میری خدمات حاضر
ہیں شرفیڈرک! لیکن اگر تخلیق والے حصے کی ضرورت ہو تو میرے پاس
بچہ بھی ہے۔ آنا۔ میں برین سرجن ہوں اس کے سوا کچھ نہیں۔“ تب
جی ڈاکٹر کلڈ ویل پھینکے لگا۔ اس نے بشکل سنبھالا لیکن اسے یہ
دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ خود نہیں سنبھلا تھا۔ شرفیڈرک نے اس کی مدد
کی تھی اسے یہ بھی اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کس چیز سے بھلا تھا۔
ویسے فیکر ڈاکٹر کی قوت عیسوی کر کے وہ خوف زدہ بھی ہو گیا
تھا اب وہ مشرق فیکر ڈاکٹر کی بات مانت رہا تھا۔

”میں دو سال قبل پیدا ہوا تھا۔“

”دو سال قبل؟ ڈاکٹر کلڈ ویل اچھل پڑا۔

”ہاں اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں پیدا ہوا تھا۔“ فیکر ڈاکٹر
کہتا رہا۔ ڈاکٹر کو یقین ہو گیا کہ فیکر ڈاکٹر کسی غلطی یا سارہ سے آیا ہے۔
”میرا خالق بہت عظیم انسان ہے۔“ فیکر ڈاکٹر نے کہا۔ وہ عظیم
سامندل ہے۔ اسے لوگ دیکھتے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں۔ اس نے بعض لوگوں
کی اجارہ داری ختم کرنے کے لیے مجھے تخلیق کیا لیکن وہ میرے
اندہ قوت تخلیق پیدا کرنے میں ناکام رہا۔ اس نے میرا ناقہ فیکر ڈاکٹر
رکھا۔ اپنے دادا کے نام پر مجھ میں صرف یہی ہے کہ میں تخلیق نہیں
کر سکتا۔ مثنیٰ ہوں۔ لیکن مجھ میں خود کو برقرار رکھنے کی صلاحیت
موجود ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کی کلیں گاہ سے نکل
کر دنیا میں گھوموں اور ان دو افراد کو تیار کر دوں جنہوں نے
میرے خالق کو دوست میں دھکیلا ہے ساتھ ہی مجھے حکم دیا کہ
میں انسانی ذہن کی صلاحیت حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنا
رہوں۔ اسی لیے میں یہ مغز سے کرنا تھا تم کو خطیر رقم دی تھی۔
سمجھ گئے؟“

”کس سمجھ گیا؟ کلڈ ویل کے ہوش اڑ گئے۔“ بس۔

اب جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ۔“

لیکن فیکر ڈاکٹر فوراً ہی نہیں گیا۔ اس نے پہلے مغز پر عبور
میں رکھے اس نے بند کلڈ ویل کو بغیر ہجر میں ٹھوٹا اور اس کا
دروازہ بند کر دیا۔

اندہ تاریکی کے علاوہ بہت ساری بھی تھی لیکن کلڈ ویل
کو کوئی خوف محسوس نہیں ہوا کیونکہ اس کا ہاتھ ایک بھری ہوئی
بوتل سے ٹکرایا تھا اور ویسے بھی وہ بہت گہری نیند میں مبتلا
تھا۔

ٹائنگر نے تفری مشق کی اور پیپر پیٹ کے بل ہاتھ پاؤں پھیلا
کر ساکت لیٹ گیا۔ پچھڑوں کی اس مشق کے بعد اس کے ذہن میں
روشنی کے بجائے گئے تھے اور خون کی گردش تیز ہو گئی تھی تاہم
دل کی کیفیت وہی تھی جو ورزش سے قبل اس نے محسوس کی تھی۔
اب وہ دل کی دھڑکنیں مست کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
ٹھیک پانچویں منٹ اسے وہ طرہوں کی رفتار میں کمی محسوس ہوئی آہستہ
آہستہ اسے اسے اس ہونے لگا اب دھڑکنیں رگ جانی کی بجائی
یکے بعد دیگرے اس نے سانس خارج کر لی شروع کر دی۔ جھٹکیں
سیکند بعد وہ معمول کے مطابق سانس لے رہا تھا۔

اوشان کی ساری توجہ دی وی کے اسکرین پر تھی۔ چارہ گر
منی ٹورم کے ایک خاص آلے کی وجہ سے اسے خودی ڈرائے پیش
کی پہلی قسط مل چکی تھی اور وہ دیکھ دیکھ کر لڑھک رہا تھا کہ فردوس میں
تعلیمی اداروں کی کیا حالت ہے۔

”بجواس! اس نے ڈرائے کی پہلی قسط کا فائبر ہونے کے بعد
لان بنانے والوں کا ایک اشتہار دیکھتے ہی کہا یہ عجیب تو نرس سے
بھی زیادہ برصورت ہیں۔ ان میں کسی وراثت کا نام تک نہیں گزرتا
روز فردوس کی ویڈیو چلائے وقت اس نے مشاہدہ کیا تھا کہ اسے جو
ویڈیو ملے ہیں ان میں شہناز بھی ٹیپ کر دیے جاتے ہیں اور ساتھ
ہی اس بات پر بھی غور کیا تھا کہ ٹائنگر اس قسم کی غیبات
کو ٹیپ ہونے سے روکنے کا فرض بھی ادا نہیں کر سکتا۔

”ہم پور ویل کیوں آئے ہیں کل فادر؟ ٹائنگر نے فرسٹ
سے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ قارئین دوبارہ بچھادی جو ورزش
کرنے سے قبل اٹھا دی تھی۔

”ہم اس مثنیٰ پر حملہ کریں گے؟ اوشان نے کہا۔

”بیباں۔ نرا سا کہ اس شہر میں؟“

”نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسی وجہ سے تو ہم یہاں ہیں؟“

”لیکن یہاں ویل ہونا چاہیے جہاں وہ موجود ہے۔“ ٹائنگر
نے اعتراض کیا۔

”وہ یہاں ہے؟ اوشان نے پلٹ کر پوچھا کیونکہ اب اسکرین
خالی ہو چکا تھا۔

”مجھے کیا پتا؟“

”تب پھر ہم وہاں کیسے جاسکتے ہیں؟ اوشان نے کہا پھر فوراً
جی نظر میں اسکرین پر چھادی کیونکہ اب اس کا پسینہ آنکھری
سب اوپر شروع ہو رہا تھا جس میں وہ مسلسل دھچکیں لیتا رہا تھا۔
”ہم اس پر حملہ کیسے کریں گے کل فادر؟“

”کیا تم نے اسپتال میں نہیں سمجھا تھا؟“

”کیا؟“ ٹائنگر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

”تمہارا مسکریہ ہے کہ نقشہ موجود ہونے کے باوجود تم راستہ
 تلاش نہیں کر سکتے۔ سمجھاؤ! وہ نے کی ضرورت اسے ہے۔ اسے وقت
 سے خوف آتا ہو گا لہذا وہ وقت ختم ہونے کے ڈر سے ہر خطرہ نہ کرے گا۔“

”اس طرح تو وہ پیل کر دلا گا۔ اسے تیزی حاصل ہو جائے گی؟“

”نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسے علم ہی نہیں کہ تم کہاں ہیں لہذا پہلے
 وہ ہمیں تلاش کرے گا۔ اسے اس میں ناکامی ہو گی لہذا وہ ہمیں
 متوجہ کرنے کی کوشش کرے گا اس طرح ہمیں علم ہو جائے گا کہ وہ
 کہاں ہے؟“

”اور پھر ہم اس کے ایک دوسرے جال میں پھنس جائیں گے؟“
ٹائنگر نے توجہ سے پوچھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ خاموش ہو گیا کیونکہ
 اوپر شروع ہو چکا تھا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد جب سات منٹ کے
 اشتباہات شروع ہوئے تو اس نے پھر لنگھو شروع کر لی فادر! اسے
 وقت سے خوف کیوں ہو گا۔ دھات اور ٹرانسمیٹر تو گشت پورست
 کو فادر کر سکتے ہیں۔“

”اگر تم نے اسپتال میں ہونے والی گفتگو بغور سنی ہوتی تو تمہیں
 اندازہ ہو جاتا کہ میں نے اس مثنیٰ کے داغ میں ایسی کون سی چھائی
 ڈالی تھی جس کو وہ خود بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔“

”میں نے تو کچھ بھی نہیں سنا؟“

”میں نے کہا تھا کہ انسان ہر اس چیز کو برادر کر سکتا ہے جسے
 اس نے خود تخلیق کیا جو۔ تم نے فرعوں کے ہرام نہیں دیکھے جو
 ریت میں بدل رہے ہیں۔ تم نے ملکات اسرائیل نہیں دیکھی جس کو
 انماؤں نے بنایا تھا جو اب تباہ ہو رہی ہے تم نے قدیم تہذیبیں
 نہیں دیکھی اور تم نے؟“

”مناجی تہذیب کے بارے میں کیا خیال ہے؟“
”اس کی بات نہ کرو۔ وہ فنا نہیں ہو گی۔ مثنیٰ کی بات کرو
 اسے کسی انسان ہی نے بنایا ہے تاکہ ہم تباہ ہو سکیں لیکن ہم اسے
 تباہ کر دیں گے کیونکہ ہم انسان ہیں۔“

”اے اے اس نے اس وقت مجھے ہلکے کیوں نہیں کیا جب وہ نرس
 کے بھیس میں تھا اور مجھے اس کی اصلیت معلوم نہیں تھی؟“

”غالب اسے یہ شک تھا کہ تمہیں اس کی اصلیت معلوم ہے اس
 کا مطلب یہ ہو گیا ہو گا اور مثنیٰ بھی غلطی کر سکتی ہیں۔ لیکن ہے کہ اس
 پر بھی خوف ہو گا اگر ہم اس سے کوئی ایک مرگیا تو دوسرا کیسا خوفناک
 انتقام لے سکتا ہے۔ وہ مثنیٰ غالب ہم دونوں کو ایک ساتھ مارنا
 چاہتی ہے شاید اسی لیے ہرام کے ٹکڑے میں ہم لگا گیا ہے۔“

”ہرام کو کس طرح بچایا جائے کل فادر؟“

”اس کی فکر مت کرو۔ ہمیں طرہت کے لیے دوسرے دربار
 بھی مل سکتے ہیں۔“

”مگر ایوان سنا جو تو اپنی وفاداری کے لیے بہت مشہور ہے
 فادر؟ ٹائنگر نے دھچکی رگ پر ہاتھ رکھا۔

”ہاں۔ وفاداری بہت قبول ہوتی ہے لیکن طاقت بہت
 سستی۔ اوشان نے ہاتھ ہلکے جواب دیا۔ وہاں لوگ لوگ ہیں
 ڈنیا میں دوسری ہیں لیکن بادشاہ نہیں ہے شمار۔ چارہ پل وفاداری
 سنا جو کے لیے ہے لیکن یہ بات تم ابھی تک سمجھ نہیں سکے ہو۔ تمہیں
 اس حقیقت کو جلد راز جلد تسلیم کر لینا ہو گا کہ تو گمان مرچ کا میرے بعد
 تم ہی شہر سنا جو کے وارث ہو گے۔“

”پھر بھی۔ ہمیں ہرام کے لیے کچھ کرنا چاہیے۔“

”ٹھیک۔ کچھ کریں گے۔ اسے بچالیں گے۔“

ڈاکٹروں کے مقبول سلسلے

سرکش	_____ (۱۲ حصے)	عمر احمدی	۴۲۰/-
ٹائنگر	_____ (۱۳ حصے)	مشتاق احمدی	۶۵۰/-
غیبت	_____ (۵ حصے)	انوار صدیقی	۲۲۵/-
درخشاں	_____ (۲ حصے)	انوار صدیقی	۱۰۰/-
روگ	_____ (۵ حصے)	م افتخار	۲۰۰/-
دہشت گرد	_____ (۴ حصے)	سلیم خاندانی	۲۰۰/-
سرفروش	_____ (۲ حصے)	اظہر کلیم	۱۲۰/-
شہاز	_____ (۲ حصے)	اظہر کلیم	۱۲۰/-
انسان اور شیطان	_____ (۲ حصے)	محمد فراز	۱۵۰/-

ناشر

مکتبہ القریش سرگرم روڈ اردو بازار
لاہور فون: ۷۶۸۹۵۸

”وہ کیسے؟“

”تم نے نہیں دیکھی تھی۔ اصل... انسان نہیں۔ وہ بہرام کے کمرے میں گئی تھی اور ہم نہیں چکھتا تھا“

”جی ہاں۔ اس کو دیکھ کر میں بھی اندازہ نہ کرنا چاہتا تھا“

”تب پھر وہ کچھ جانتا؟ او شان نے فوراً جواب دیا۔

”وجہ یہ ہے کہ ہم ہمارے لیے بنایا گیا ہے، ہم کمرے اور سے دور

رہ کر بہرام کی حفاظت کریں گے“ یہ کہہ کر او شان چھری وی کی

طرف دیکھنے لگا کیونکہ او پر شروع ہو چکا تھا۔

وقفہ ہوا تو ٹائیگر پھر بحث کرنے لگا: ”آخوہ ہمارے

خلاف کس قسم کا جال استعمال کر سکتا ہے؟“

”وہی جو ہم اسے بتائیں گے“ او شان نے جواب دیا۔ جب

ٹائیگر نے مزید بحث کی تو او شان نے یہ کہہ کر گفتگو ختم کر دی کہ ٹائیگر کچھ

نہیں سمجھ سکے گا کیونکہ ٹیگر پر پانی ڈالنے سے پھر خشک نہیں ہو جاتا۔

سر پر ٹائیگر نے ایک دوڑاؤس سے بہرام کو فون کیا کہ

وقت وہاں موجود ہیں۔ فوراً پر تھی۔ کالی جلیکوں والے کئی موٹر سائیکل

سوار بیڑی پر رہے تھے ان میں سے کئی دوسرے لوگوں کو سٹاپے کا

مشغلہ بناتے ہوئے تھے ہار ٹیگر کو محض اپنی عاقبت مطلوبہ تھی

لہذا وہ ان کی حرکتوں سے چشم پوشی کر رہا تھا۔

”اب پہلے سے بیڑیوں“ بہرام نے اس کی بات سنی ہی کہ

”اس بیٹے کے آخر تک اٹھ کر پٹی کھول دی جائے گی۔ ان کا کہنا

ہے کہ اگلے بیٹے مجھے پہل قدمی شروع کر دینی چاہیے“

”ہرگز نہیں“ ٹائیگر نے اسے فوراً متنبہ کیا۔

”دیکھا جائے گا۔ تم کہو۔ کیا نہیں ہے؟ تم جانتے ہو کہ میں سیتل

میں وہ کراہ نہیں کر سکتا۔ یہاں خفیہ میں فون بھی نہیں اگر لائن

ڈالواؤں تو خطرہ ہے کہ ہم دیکھ جائے۔ اگر تم نہ ہو تو شاید

میں زندگی سے ہار چکا ہوں“

”نہیں جیت۔ آپ فائز کریں“ ٹائیگر کا طعنے خشک سا ہونے لگا۔

”تم بھی فائز نہ کرو“ بہرام نے جھڑپائی انداز میں جواب دیا تو

ٹائیگر نے سر پروردہ کر رہی مانتا۔

”یہ بیٹو“ ایک لڑکے نے ہر کا گلاس دوسرے دکھاتے ہوئے کہا۔

اس نے ہیٹ پہن رکھا تھا جس پر وہ مسکاکا نشان بنایا ہوا تھا۔

”میں تو شراب پیتا ہوں اور نہ ہی سگریٹ“ ٹائیگر کو نہ جانے

کیوں غصہ سا لگایا کہ گوشت نہیں کھاتا، چاول کھاتا ہوں اور غصہ

نہیں ہوتا“

”تب پھر کیا کرتے ہو بھالو“ ہیٹ والے نے اشتعال

”میرے پاس ایک ٹیڈی ایورڈر دیا تھا ڈاکٹر کبھی ہے کہانی نویس بھی اور

بالا حیات ادا کار بھی“

واٹا کی بد قسمتی تھی کہ کہانی لکھنے پر آمادہ رائٹر ایک

ایٹ کا پابند تھا۔ ڈاکٹر کس سے بات ہی کرنے کا روادار نہ

تھا کیونکہ اسے صرف مثنویاں ہی پڑھیں تھیں وہ بھی، جیسی جین کو

وہ پڑھ لیا چاہتا تھا۔ مگر وہ پہلے ہی بک تھی، لیکن یہ صوف تھا

اور وہ بلف بیٹن سے کام لیتا نہیں چاہتا تھا۔ بول رہا تھا کہ اپنے

ایجنٹ سے بات کرنے کے لیے کہا اور ڈاکٹر کس نے معذرت کرنی۔

یہ بات اسٹوڈیو والوں کو معلوم تھی۔

وہ درنگ نہ کر سکتا تھا کہ جہاں ایک لڑکے نے واٹا کو دیکھے

ہی ڈنش کی بول ٹرے پر سرجی۔ اس لڑکے نے غصہ سے سفید کوٹ

پہن رکھا تھا جس پر نام کی تختی تھی لیکن وہ بولی تھی۔

”ظہور۔ بول مجھے دے دو“ سکرٹری نے لڑکے کی راہ

روکنے کی کوشش کی لیکن لڑکا اسے جانے دے کر وہ ٹنگ بیٹھ گیا۔

”مس ریڈیل“ اس نے بول میں پڑنے سے قبل کہا تھا میں

آپ کے لیے کارنامے انجام دے سکتا ہوں“

”شاد بہت شاد رہ“ واٹا اٹھ کھڑی نے ٹری نفرت سے

اسے دیکھا تھا۔ یہی بلی ووڈ کی شان کا ہے۔ اسٹوڈیو کا مالک ٹیڈی

سٹیو کا رہی کہ پتہ نہیں اور ایک ملازم سے یہ کانا انجام

دینے پر آمادہ ہے“

”چلے جاؤ“ سکرٹری نے لڑکے کو گھٹک دیا، مس ریڈیل کو

تم جیسے چھوٹے لوگوں سے نفرت ہے“

”نہیں۔ مجھے نفرت نہیں۔ لاؤ ڈنش دو“ واٹا نے کہا سکرٹری

نے بول تو غصہ سے لیکن اسے ناکامی ہوئی تو لڑکا پرے

ہاتھ سے بول میں پڑ کر کھڑک گیا، اور واٹا بول پر ٹوٹ پڑی۔

جوہی واٹا کا دماغ گرم ہوا اس نے سکرٹری کو گھوڑا دھواں

ہو جاؤ“ وہ چلائی ساتھ ہی اس نے اپنا سفید بیٹھک سکرٹری

کے سر پر دے مارا سکرٹری بھاگتا تھا کہ تب ہی وہ لڑکا کچھ فون

ہوا لایا کہ بات ہے؟ واٹا اسے بھی کاٹ کھائے کو دوڑی۔

”اگر تم میرا مسئلہ حل کرو تو میں تمہارا مسئلہ حل کر سکتا ہوں“

لڑکے نے نرم جیسے کہا۔

”کیا زمانہ لگتا ہے۔ ایک ڈیلیوری بوائے میرا مسئلہ حل کرے گا

ہو نہ“ وہ نفرت سے بولی۔

”میں محض ڈیلیوری بوائے نہیں ہوں“

”تب پھر تم مسئلہ حل نہیں کر سکتے، بڑا پروڈیوسر کا خوب

لیکن اب کوئی گمانش نہیں تھی ایک بلی سی آواز آئی اور پھر خون

جھل جھل بننے لگا۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں ہیٹ والے کی ناک کا

اٹھا ہوا حصہ تھا اور لڑکے کے چہرے پر ناک کی جگہ دو سوراخ

نظر آ رہے تھے۔ یہ سیری ناک“ ٹائیگر نے گوشت کا وہ ٹکڑا سب

کو دکھاتے ہوئے کہا۔ پھر ہیٹ والے کے گلاس میں ڈال دیا

تب ہی ہیٹ والے نے ایک دل دوز بیچ ماری وہ چہرے پر

ہاتھ رکھ کر واٹا نے لگا۔ باقی لڑکے ایک نصف دائرہ بناتے ہوئے

ٹائیگر کی طرف نیک“ سنو“ ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر کہا“ میں ان

دونوں انگلیوں کی مدد سے انھیں بھی نکال لیتا ہوں“

اس کا بچہ اتنا بھیبا کہ ہاتھ رکھ کر وہ جہاں تھے وہیں ٹنگ گئے۔

پھر ان میں ایک پیچھے بیٹھا تو باقی نے بھی اس کی تقلید کی اس کے

بعد وہ ناک کٹے ہوئے لڑکے کو لے چلے گئے جو بچہ بچوں کو چکھا۔

*

واٹا ریڈیل کے پاس سب کچھ تھا، ہر وہ چیز جو فلم سازی

کے لیے ضروری ہوتی ہے لیکن سمٹ اسٹوڈیو والے اسے اجازت

نہیں دے رہے تھے اس کے پاس ایک ٹیڈی ایورڈر یا فز ڈاکٹر کس

ہی ایورڈر حاصل کرنے والا رائٹر اور ایک ایسا اداکار بھی تھا جو

اداکاری کے جوہر دکھا سکتا۔ وہ جانتی تھی کہ اسٹوڈیو کے بعض

ہائر تھری ہو لڈر بھی فلم اسٹوڈیو میں نہاتے جانے پر مستز ہیں۔

”آخر خطرہ کس بات کا ہے؟“ واٹا نے اچانک کہا اس کا

سکرٹری فوراً اس پر ٹھیک کر اس کے لہو رنگ ہونے لگا اور سرخ

خارصوں کو دیکھنے لگا۔ واٹا نے اپنی انگلیوں کا نشانہ نہوا دیا تھا

جس کے بارے میں پتہ نہ تھا کہ اس کا نشانہ واٹا اسٹال کہاں لگا۔

”خطرہ تم سے ہے، انہیں جان عالم“ سکرٹری نے جواب دیا

واٹا عرف اکیلیس نے مٹنے بنا کر زور پڑاتے۔ یہ زور بات بھی بہت

مقبول تھے آپس واٹا کی ہدایت کے تحت ٹروم کے جوہر کی ایک

ٹیپ نے تیار کیا تھا اس کے بعد فلموں کی ہیروئن واٹا اسٹال اکیلیس

کی فرمائش کرنے لگی تھیں۔

”میں کسی کے لیے کوئی خطرہ نہیں“ واٹا اٹھ کھڑی نہ تھا

آئیٹس میں اپنے حسین ولایت سراپے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا: میں

تو دولت مند کے کا جادو جانتی ہوں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے اسٹوڈیو

کے حصص مالکان کی آمدنی کم ہوتی ہے تو اس میں میری کوئی کوتاہی

نہیں“ اس نے سن سٹوڈیو ایورڈر کی رہائش گاہ کی کھڑکی سے باہر

بھاگتا سوچے لگی کہ کیا وہ سیتل کی طرف سفر کر رہی ہے؟ کچھ

بھی جو سٹوڈیو سے کچھ میل دور ہونا چاہیے“ اس نے کہا۔

دیکھ رہے ہو؟

"میں تو صرف اپنی بقا چاہتا ہوں۔"

"تم سب کا مقصد یہی ہے لڑکے؟" وانڈا اٹھ کھڑی ہو کر بولی۔

"مگر تم کون ہو؟"

لڑکے نے مزید پر ہاتھ رکھا تو بیز چٹخ گئی۔

"ٹھیک ہے، تم فریج توڑ سکتے ہو۔ کوئی کمال نہیں۔ اس طرح تو تم فریج چرہ لٹائے اور سجانے والے بھی نہیں بن سکتے۔" لڑکے نے مزید پر ہاتھ رکھا تو بیز کا وہ حصہ معمول پر لگایا جہاں سوراخ ہوا تھا۔

"یہ کمال ہوا؟" وانڈا اب اس میں دلچسپی لینے لگی۔ "تم نے یہ کام کیسے کیا؟"

لڑکا لڑکے سے سائنسی اصطلاحات استعمال کرنے لگا۔

"سٹو۔ وہ فوراً اپنے نقد پر آگئی۔ اسے ایک احساس

تھا کہ لڑکا شاید اس کی مدد کرے۔ یہ میا سٹو ہے کہ سٹو سٹو

والے میرے پردے جیسے میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ وہ لڑکے کو کوئی

بات سننے کے لیے تیار ہی نہیں۔ تم ہی اس کا کوئی حل بتاؤ۔"

"اس کو اذیت دی جانی چاہئے؟" لڑکے نے جواب دیا۔

"اوہ! کوئی کی انھیں چٹکنے لگیں؟ کیا تم مجھ پر عاصی ہو گئے

ہو لڑکے؟"

"نہیں! لڑکے نے جواب دیا۔

"تب مجھ سٹو۔ اگر تم میرے لیے کام کرنا چاہتے ہو تو پھر یہ

بھی یاد رکھو کہ بعض اوقات ایمانداری ضروری نہیں ہوتی۔"

"وہ اوقات کیا ہوں گے؟"

"ان کا اندازہ تم خود لگاؤ گے۔ ہاں۔ اب بتاؤ کہ اذیت سے

تساری کیا مراد ہے؟"

"جسنا کی تشدد۔ جب درد ہوتا ہے تو انسان ہر کام کرنے پر

تیار ہو جاتا ہے۔ وہ لڑکا ایک ہاتھ اندر دھکے دیکھ کر وہ کس

طرح دعاؤں کی حامی بھر رہا ہے؟"

وانڈا چتر تھوڑی سی میں وہ لڑکے کی سٹو بتاوا دیکھنے

لگی اس نے دیکھا کہ وہ لڑکا ایک ہاتھ انگ پڑا ہے، انگلیں بھی

جسم سے الگ ہیں اور دھڑکنے پر تڑپ رہا ہے۔

"تم مشکرا رہی ہو؟" لڑکے نے کہا جس کے سینے پر اس کا نام

لکھا تھا۔ فیکس کیا میں نے کوئی مشکوک فریاد کیا ہے؟"

"ہیں۔ میں تو صرف سوچ رہی تھی۔ تم بتاؤ کہ کوئی ایسا

پر آمادہ ہو جائے؟"

"ہاں۔ میں دہشت زدہ بھی کر سکتا ہوں۔"

"مجھ پر کوئی الزام تو نہیں آئے گا؟" وانڈا کو خوف بھی

محسوس ہوا کہ اس نے وہ چٹخنے نہ جانے۔ پھر اس نے فیکس کا پتہ

کراس کا حقیقی مسئلہ کیا ہے۔ ڈاکٹر بات نہیں کر رہا ہے۔ رائٹر

بجور ہے۔ جنو اس کی فلم میں کام نہیں کر سکتی۔ جیکلین معروف

ہے جب کہ صرف بلف میرے ساتھ کام پر آمادہ ہے۔ اس نے

فیکس کے کہنے پر ڈاکٹر اور رائٹر کا پتہ دیا جس کے بعد فیکس

بہت کچھ کہنے لگا۔



وانڈا سبقتاں بلیک ڈی بیور سے ملنے کے سوچ کی پیش

سے ٹھٹھ اندر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کتاب بھی پڑھ رہا

تھا کہ اچانک اسے احساس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ہتھ

لی ہو۔ یہ پیر سونگ پول میں بھول رہا تھا۔

"چٹکی مت لو ولاری؟" اس نے چلا کر کہا۔

"کیا کہا؟" اس کی بیوی نے اسکرٹ سے نظریں ہٹا کر

پوچھا۔ وہ تنہا دی انداز میں دیر سے اسکرٹ پڑھ رہی تھی۔

"اوہ۔ تو پول سے باہر جو میرا خیال تھا کہ تم نے پول میں

نہاتے ہوئے پٹکی لی ہے؟"

"میں تو باہر ہی ہوں؟" ولاری بولی تب ہی وانڈا کو اس

ہوا کہ اب اس کا پیر حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ اس نے پیر کھینچی تو

اسے ایسا لگا جیسے پیر کسی نے پکڑ رکھا ہو۔ "میری مدد کرو ولاری؟"

پیر کسی چیز میں پھنس گیا ہے؟" اس نے پیر سے کسی کے ساتھ کہا

تو ولاری نے اسکرٹ ایک لفڈ کا ادب دیکھ کر مٹس پڑی کہ وانڈا

کا پیر سونگ پول میں جانے والی سیڑھی میں پھنسا ہوا ہے۔ اس

نے ہر حال پر نکال دیا تاہم پیر میں سے تو یہاں نہیں تھی؟" وانڈا

نے بھٹکا کر کہا۔

"تم غائب دماغ ہوئے جارہے ہو ڈیر؟" ولاری نے مٹس

کر جواب دیا۔ "میری بھینسا نہیں رکھی ہوگی؟"

"میں یہ پاس کا ضرور ہوں مگر غائب دماغ نہیں؟" وانڈا کا

اچھی غصہ تھا۔ "میری اگلی ذہن بات کرو۔" وانڈا نے لڑکے کی

بولی دیکھ کر اس کی آواز میں جواب نہیں دے سکا کیونکہ اس کی گردن چاک

ہی گری کی پشت گاہ کے پتے کی دیرانی نو آڑ میں پھنس گئی تھی اور

وہ بری طرح جدوجہد کر رہا تھا۔ ولاری نے اس کی گردن نکالنے

کی ناک کو کوشش کی وہ جدوجہد کرتا رہا تب ہی اسے احساس ہوا

جیسے کسی اس سے مخاطب ہو۔ "وانڈا! وانڈا کو فون کرو؟" یوں لگا

جیسے آواز گری کی کانوں سے آ رہی ہو۔ اسے فون کرو گئے وانڈا پر؟

"کون کا؟" یوں۔ "وانڈا نے کسی کے عالم میں چلتا اور اسی وقت

ولاری اس کی گردن کو اس سے نکالنے کا کامیاب ہو گئی۔

"کمال ہے تم اتنے جلدی ہو دم ٹھٹ کر رہا ہے؟" ولاری نے

اس بار درشت بولے ہیں کہا۔

"مجھے گری نے پکڑ لیا تھا؟" وہ خوف زدہ بولے ہیں بولا۔

"پلو۔ سوچ کی وجہ سے تمہارے دماغ میں اثر ہو رہا ہے؟"

"میری بات سنو۔ گری نے مجھے بوجھ لیا تھا؟"

"ٹھیک ہے۔ بس اب چلو؟" ولاری نے اس کا ہاتھ تھما لیا۔

وہ اپنے شاندار ڈانگ نوم میں آئے تو وانڈا نے سب سے پہلے

اس کا گلاس بھر اور خوف کی شدت کم کرنے کے لیے پلوں کا پورا

انڈیل لیا۔ نوکر کہاں ہے؟ اس نے پٹھنے بولے ولاری سے پوچھا۔

"دیکھو۔ وانڈا کا عطر اس پر مت آتا رہا؟"

"کیا مطلب؟" وہ آچھل پڑا۔ "تم نے وانڈا کا نام کیا ہے نا؟"

"ہاں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ تمہارے اور اس مشہور کتاب کی نوٹس

برٹرام کے ساتھ معاہدہ کر کے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے اس نے

ہر کام کے ایک مرکزی خیال سے اسکرٹ بنانے کی کوشش کی ہے

جس میں فریج پر کاروں کو چکڑی لیتے ہیں؟"

"اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ منرو فلم میں شگن لیکن منرو

پہلے ہی نکلیا ہے۔ وہ جیکل کی جگہ باغ میں کو لینا چاہتی ہے جب کہ

میں جیکل کے بغیر فلم نہیں بنا سکتا۔ اسی بات میں وانڈا نے بات

کنے کا بھی روادار نہیں؟"

"تم بہت ذہین ہو؟" ولاری کے اس ٹیبل پر وہ کھل اٹھیں

نذر وہ اس وقت تک خوش و خرم رہا جب تک ہاتھ نرم جانے کی

فہموت پیش نہیں آئی لیکن جونہی وہ ہاتھ نرم میں گیا اس کی چیخ

سی نکلی گئی اور وہ نرم نرم حالت میں جھکا ہوا اپنی فون تک

پہنچ گیا اس نے وانڈا کے منہ پر ملائے۔ "ہیلو وانڈا! ڈانک۔ کیا تم نے

مجھ سے فون پر بات کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی؟" اس کی آواز

میں دہشت بھری ہوئی تھی۔

ولاری نے ہلکے ہلکے ہاتھ ڈکھا دیں ہاتھ ٹپ

میں نوکر کی لاش نظر آئی جو ان میں پھول ملی تھی ایک پائپ

سے نوکر کا گلا بندھا ہوا تھا۔

"وانڈا! کو میری طرف سے سارا کرنا وانڈا؟" ولاری بھی دہشت زدہ

انداز میں چیخ اٹھی۔

*

برٹرام میولر اس سر۔ "بیز! بیز کے لیے ایک اسکرٹ

کی نوک چٹک۔ ڈرست کرتا ہوا تھا کہ اچانک اسے ٹکڑوں کی

ٹرے اپنی جگہ سے ہٹتی ہوئی لگی۔ ٹاپ رائٹر پر برٹرام کی انگلیاں

ساک ہو گئیں ساتھ ہی اسے گردن پر دباؤ محسوس ہوا۔ دباؤ

اتنا شدید تھا کہ اس کی انگلیوں میں اندر سے اچھلنے لگا۔

"وانڈا! کو فون کرو؟" کسی نے ساٹ بولے ہیں اس سے کہا

پھر اسے جھٹکا لگا اور وہ زمین پر گر گیا۔ یہ ہلا فوٹ تھا اس کے

بعد اسے علم ہوا کہ کسی نے اس کا سینے کی آغوشیں سمندر پر چٹک

دی ہے جس کی لہر اس کے کالج کو چھوٹی رہی تھیں اس نے

سمندر کی طرف دیکھا تو وہی آواز پھر سنائی دی؟" وانڈا کو فون

کر برٹرام! اس بار اس نے ٹیلی فون تک پہنچنے میں ذرا بھی

دیر نہ لگائی۔

"کیا تم مجھ سے فون پر بات کرنا چاہتی تھیں وانڈا؟" اس نے

پچھولی ہوئی سائنس کا بولیں کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔" وانڈا اچانک کر بولی۔ "میں تمہیں ایک بار پھر اسکرٹ

لکھنے کی پیشکش کر رہی ہوں ڈانک؟"

"اسی اتفاق نہ مرکزی خیال پر؟"

"ہاں۔ اسی شاندار مرکزی خیال پر۔" وانڈا اس فلم کا

ہر بات کا جو گا۔ "وانڈا کے بچے میں شوخی تھی۔

"اے وہ تیار ہو گیا؟" برٹرام حیرت سے اچھل پڑا۔ "کیسے؟"

"جس طرح تم تیار ہوئے ہو؟"

"کیا تم نے میرے فریج میں کوئی ٹرڈ کر ڈالی ہے؟" وہ پوچھے بغیر

نذر رہ سکا۔

"تم مجھے بھی طرح جانتے ہو برٹرام! اس تو اپنے کلاس کے

لیے ہر کام کر دیتی ہوں پھر تمہارا فریج تو کارڈ بورڈ کا ہے؟"

"اب لکڑی کا ہو گیا ہے؟"

"تب پھر میرے ساتھ کام کرو۔ تمہارا فریج ویلوٹ کا ہو جائے

گا؟" وانڈا نے مٹس کر پیش کی۔

"نہیں! رائٹ لوڈ نا ہی فلم کا اسکرٹ مل نہیں لکھ سکتا۔"

"دیکھو۔ وانڈا! حای جہڑکا ہے؟" وانڈا نے اسے سمجھانے کی

بہت کوشش کی وہ معاوضہ بھی پڑھائی رہی مگر تب تیار نہ ہوا

اچانک اس کے منہ سے "س" کی زوردار آواز نکلی۔ اس کی

وجہ یہ تھی کہ کمرے کی الماری اپنی جگہ پر نہ لگتی تھی۔

اسی روز وانڈا اس دُور میں پہنچی جہاں وہ معجزہ تھی۔
خاکوں میں اسے دیکھ کر سراسر ہی ہو گئی۔ اس نے غل گھول
کر اس کا غیر متعصب کیا اور اس کا حال احوال پوچھنے لگی۔
"ہیں ابھی مرث، والٹر اور بلف بلن سے فلم کا معاہدہ
کر کے آرہی ہوں" وانڈا نے ہنس کر کہا۔
"اسے کمال ہے برٹ اور والٹر تیار ہو گئے؟ منو نامی
اس ہیروئن نے پوچھا اور جبر وانڈا کے سامنے کھجی چلی گئی اور
یوں وانڈا کو منہ سے گھر کا فریغ ہانے بغیر مقصد حاصل ہو گیا۔
اس شب باڈی آئل کی ماس کر رہے ہوئے وہ بھی سوچ
رہی تھی کہ فیدرک واقعی بہت کام کاز کا ہے۔ تب ہی اسے اچانک
احساس چوڑا کر کے بیدار کر دیا کہ وہ کھل رہا ہے اور فیدرک
نمودار ہوا اس نے ہلی ووڈ طرز کا لباس پہن رکھا تھا۔ وانڈا کو
اس بات پر حیرت تھی جو فیدرک ایک ٹوک سیکورٹی مسٹر
کے باوجود اس کے گھر میں ایسے داخل ہو گیا۔ وہ سمجھ بھی نہ سکی
جو شخص کسی گھر میں داخل ہوئے بغیر وہاں کا فزیکل پلٹ سکتا
ہے وہ اس کے گھر میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔

"ہیلو دول" فیدرک نے کہا۔
"تعلیق پالی ووڈ کی زمانہ کچھ ہے ہو؟ وہ ہنس پڑی۔
"میں ہر ماحول میں خود کو ڈھال لیتا ہوں۔ اب شو۔ تمہارا
کام تو ہو گیا تم میرا کام کرو؟
وانڈا فوراً تیار ہو گئی مگر وہ فیدرک کو غلط سمجھی تھی لہذا
اس نے ہالوں ہو کر ٹیبلن ناٹ گاؤں پہنچ گیا۔ اب بولو۔
کیا چاہتے ہو؟
فیدرک نے اسے بھی اپنی کہانی سنائی۔

"اوہ۔ تو ایوان سانچو ہزار سال پرانا ہے؟" وانڈا اسے
حیرت کا اظہار کیا۔

"میرے علم میں ہی ہے" فیدرک بولا۔
"تم نے ہزار نامی اس شخص کے ساتھ جو کچھ کیا وہ عجیب تھا؟"
"لیکن فیدرک ہے کہ یہ ترکیب وہ دونوں کا کام نہاویں
"آؤ مجھے بھی بتاؤ کہ کون ہے؟" وانڈا فیدرک کو دیکھ
رہی تھی اس نے ریفریکٹر سے جا لکٹ کی ٹرسے نکالی اپنے
سائے دیکھی اور پھر دیکھ کر اس شخص کی گھٹائی ہوئی بولی "اب تم
تخلیق صلاحیت کے حصول کی کوششیں کر رہے ہو۔ یہ بات ہے ان
"ہاں" فیدرک نے جواب دیا لیکن اس میں اس کی توجہ نہیں تھی۔

بلائیٹ سی والرز نامی اوپر اس کا پسندیدہ ہے جس میں
ریڈرکس نامی اداکار کام کرتا ہے۔
"ریڈرکس؟" وانڈا اس کو پوچھ پڑی "چلو۔ کام کر گیا۔ اب
میری ترکیب سنو۔ ہم انہیں ایک ساتھ نہیں الگ الگ بلاک
کر رہے تھے۔ تم مجھے تھوڑا سا وقت دو۔ میرے ذہن میں منصوبہ
کا خاکہ آ گیا ہے جس میں ریڈرکس کا مرکز کی کردار ہو گا؟
*

ریڈرکس اپنے ہا میں جا کر گلاس تیار کرنے لگا اس وقت
اس کے ذہن پر دولت نہیں صرف تھکن سوار تھی۔ شوٹنگ کے
دوران معنوی تو تھیں لگانے کے باعث اس کے موٹ سوچ
نہ تھے اور معنوی لوگ نے اس کے تجزیہ کو سٹر کر ڈالا تھا۔
اس نے ایک دروازے سے ملنے پڑی بولیاں لگائیں اور انہیں وائپر
میں ڈال کر اسے اسٹارٹ کر دیا آہ۔ وائپر تیز رہی میری زندگی
میں "اس نے ایک مسرودا بھر کر کہا۔

"وائپر تیز زندگی نہیں ہو سکتی" اسے غصے سے کسی کی
آواز آئی اس نے لپٹ کر دیکھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ اس نے
پوچھا کہ طرف دیکھا لیکن پھر سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ شاید وہ
آواز اس کا وہم ہو۔ اس نے وائپر تیز میں بننے والا مشروب شہرین
کے گلاس میں ڈالا اور کچ پر پینچ کر ایک ٹھونٹ لینے کے بعد
سوچنے لگا اس حیرت و حیرتی ضرورے گا۔ اس نے دوسرا ٹھونٹ
لیا لیکن اگلے ہی لمحے الٹی کر دی۔ شراب اور جزی ٹوٹیوں کا
جوس اس کے غصے کی صورت قائلین اور شاعرانہ سوٹ کو داغدار کر گیا۔
"تمہارے لیے ٹیل فون پر ایک خاص پیغام ہے" یہ آواز اس بلر
بہت قریب سے آئی تھی۔ لہذا سٹ تھا اس بار اس نے غصے
یہ سوچ کر پلٹ کر نہیں دیکھا کہ بات کرنے والا کس اپنی دلوٹ
نہو۔ اسے یہ آواز روٹ جیسی ہی لگی تھی "تم کون ہو؟ اس
نے جنت کے لیے پوچھا۔ اس کی نظریں بار کے لیے داغ ٹھٹھے پر
تھیں وہ اس توغ پر غور دیکھ رہا تھا کہ شاید شہرین میں اسے
عقب کی کوئی جھک نظر آئے "ٹیل فون ٹیپ اٹھاؤ" وہی آواز
پھر آئی۔ ریڈرکس نے ٹیپ کی احتیاط سے گلاس سنگ مرمر کی ایک
پچھلی سی منبر پر رکھا۔ پچھلی فون سے منسلک ریکارڈر کا میٹ
دبا دیا۔ ٹیپ رولر ہونے لگا اور پھر گلاس کا مطلب رہا
کر رہی تھی "ٹیل فون پیغام شروع ہوتا ہے۔ اس نے ٹاک بین
دبا کر آواز تیز کر دی۔

"جے۔ ریڈر۔ جانی۔ تم نے آج کھانا بھی کھایا یا نہیں؟" ٹیپ

سے وہی آواز نکلی جس کی مالک ہے اب اسے کوئی دیکھ نہیں رہی
تھی۔ وہ وانڈا کے چال سے نکل چکا تھا اور اب کھٹے کھٹے ہوا
چٹیل کہتا تھا "میں وانڈا ہوں ڈارلنگ ابھی وانڈا جوتہا رہے
خوابوں میں تھی میری من روتے نہیں ملی فون کر رہی ہوں
لیکن تم نے پلٹ کر میری خبر تک نہ لی ایسا لگتا ہے جیسے تم مجھے
بھول گئے ہو۔ خیر پھوڑو۔ میری شکایت بھلا دو۔ یہ تو ایک جنت
بھری دھکی دل کی لیکار تھی۔ میں نے سنا ہے کہ تمہیں نے معاہدے
کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں بہت
کے لیے حاضر ہوں آخر تم پر مری ہوں تم سے محبت کرتی ہوں؟"
"اب غور سے سنو" وہی آواز غصے سے پھر آئی تو ریڈرکس
تو جیسے سننے کی کوشش کرنے لگا "میں نہیں اپنی خدمات اور
اپنا سب کچھ پیش کر رہی ہوں ریڈرکس! سب سے پہلی بات یہ
ہے کہ میں شو مارک ٹیل ورنل مارکٹ میں قدم رکھ رہی ہوں۔
پھر یہاں میرا کام ختم ہونے کے بعد میری ہی فلم میں کا کر گئے۔
آخر تک لک کی پر ایک ہی کردار ادا کرتے رہو گے تمہاری
منزل بڑا اسکرین ہونا چاہئے؟

"جنت میں جاؤ؟ ریڈرکس نے دھیرے سے کہا
دھتے رہو اچھا" اسی سپاٹ آواز نے اسے اس بار
خوف زدہ کر دیا۔

"ڈارلنگ؟" وانڈا کی آواز آئی "ہم ایک دوسرے کی مدد
کر سکتے ہیں نیو یارک مارکٹ میں میرے آئے کے بعد تمہیں نہ
صرف میری خدمات حاصل ہو جائے گی بلکہ تم بہترین ایجنٹ بھی
رکھ سکو گے ایک بات یاد رکھو تمہارا موجودہ پروفیوٹ بہت کم
کبھی بہترین کردار نہیں پیش نہیں کرے گا کیونکہ اس طرح
اس کے اپنے چہیتوں کا کیمرہ خطہ میں پڑ جائے گا؟
ریڈرکس پر یہ بات آخر گئی۔

"میں اپنا دست راست بھیج رہی ہوں ڈارلنگ" وانڈا
کی آواز آئی "میرے فیدرک تم سے ملاقات کر کے معاہدہ ان
کے پاس ہو گا اس کے بعد دیکھنا کہ فی ویٹیٹ ورک کے پاس
کس طرح تمہارے پیر جائے ہیں۔ تمہاری فلم کے لیے تیاریاں
میں شروع کر چکی ہوں۔ شہرت دولت اور بہت سا پیار تمہارا
منظر ہے اس کے بعد وانڈا کا ٹھکانا تھا کہ وہی دیکھ کر ٹیپ
چلنا بند ہو گیا۔

"کیٹی؟" ریڈرکس نے گلاس اٹھا تے ہوئے کہا۔
"ہر بات؟" غصے سے اسے پھر انہیہا گیا "وہ تمہاری

ہاوں پر ہاتھ پھرتے ہوئے کہا: بات صرف اتنی سی ہے کہ ریڈریکس کی نئی اینجنٹ میں خود ہوں؟

”اوہ“ جیالڈ نے بڑی حقارت سے اسے دیکھا۔

”کیوں؟ کیا تمہیں خوش نہیں ہوئی؟“

”یہ بات نہیں۔ مسکریہ ہے کہ میں نے اس کے پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ سے بات کر لی ہے اور اب تم پر کبہ رہی ہو کہ تم اس کی اینجنٹ ہو۔ نئے سب سے سارا معاہدہ کرنا پڑے گا؟“

”نہیں۔ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ہو گا جیسی ڈارلنگ ایڈم کیا مانگ رہا ہے؟“ وانڈا نے پوچھا۔

”تین ہزار ڈالر فی ہفتہ۔ جب کہ میں نے ۲۲ سو ڈالر فی ہفتہ کی پیشکش کر دی ہے جس پر وہ غور کر رہا ہے؟“

”ہم بائیس سو ڈالر پر تیار ہیں؟“ وانڈا نے ہنس کر کہا۔

”مسکریہ، بس ایک چھوٹی سی بات اور ہے؟“

”تم نے مجھے ڈالا؟“ ریڈریکس نے چلا کر کہا۔ وہ بیٹھا۔

اس وقت وہ فی وی کے ڈرائنگ روم میں تھا۔ اس کے سامنے وانڈا کھڑی تھی۔ تم نے مجھے فروخت کر دیا میں تمہیں برف کا پلوٹا

”سواری ڈارلنگ؟“ وانڈا نے غور انداز میں کہا۔ تم مجھے برف نہیں کر سکتے کیونکہ کمرنگ میں واضح طور سے لکھا ہے کہ

میں تین سال کے لیے تمہاری اینجنٹ ہوں۔ اگر میرے ذریعہ کام نہیں کرو گے تو غالی بیٹھے ہو گے؟“ وانڈا نے دھمکی دی۔ اور

اگر تم نے زیادہ پیسہ نہ دیا تو فی چارہ جوتی کی تو پھر باقی کام فیڈرک سنبھال لے گا تمہیں زیادہ کام کرنا ہے اور اشتہار

بھی پیش کرنے ہیں اتنی سی بات پر مشتعل ہو گئے ہو۔ فیڈرک؟“

”اس کا ڈرمت کرو؟“ ریڈریکس نے ہاتھ ڈال دیے۔

*

یورویل نے اس کا کے ہڈ میں ٹائیکر آرام کر سی پر پیرواز تھا۔ ٹائیکس آگے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اور پیرواز میں اس کی منظر تھی کہ وہ بہت زیادہ پور ہو چکا ہے۔ آج صبح بھی اس نے ورژن کی تھی فلورٹو مشوک کئی بار آزمایا تھا۔ سانس کی

مشق کی تھی۔ دل کی دھڑکنیں فی منٹ دو ٹک کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ بعض کی رفتار آنتیس کر لی تھی اور پھر اسے ۹۶

ٹک لے گیا تھا۔ ذہنی ورزشوں میں اس نے جینل والی ورزش مکمل کر لی تھی جس میں ذہنی جنگ دیکھنا رہتا ہے لیکن آکٹائیو تھی کہ مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔ یورویل میں سات دن گزر چکے تھے لہذا یوریت ایک فطری بات تھی۔

عمری ہے ریڈریکس؟“
”کیا تم ہی مشن فیڈرک ہو؟“ ریڈریکس نے گھونٹ لیے بغیر گلاس میز پر رکھ دیا۔

”یس“ اس جواب پر اس نے بڑی احتیاط سے پلٹ کر دیکھا لیکن جو بھی وہاں کھڑے ہوئے شخص پر اس کی نظر پڑی وہ منکرانے لگا۔ وہ شخص زیادہ سے زیادہ تیس سال کا تھا۔ اس کے بال سنہری تھے اس نے ٹان سوئیٹ جیکٹ اور سیاہ پکون پہن رکھی تھی جیکٹ کے نیچے قمیص نہ تھی جہاں ایک بڑا فٹری لاکٹ نظر آ رہا تھا اس نے ایک بڑی چابی پہن رکھی تھی اسی کو دیکھ کر ریڈریکس منکرانے لگا۔

”کیا آپ کچھ پیسے کے مشن فیڈرک؟“ ریڈریکس نے میز بانی کے آداب ملحوظ رکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں بیٹا نہیں؟“ فیڈرک کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی۔

”وانڈا کا دیا ہوا انٹرکسٹ لٹا ہوا ہے؟“

”جیتیم میں جاؤ؟“ ریڈریکس نے بڑا سا منہ بنا کر کہا۔ تب ہی فیڈرک نے سنگ مرمر کے خوبصورت گلدان کو دائیں ہاتھ میں اٹھا کر اتنا دیا کہ چند ہی لمحے بعد گلدان سفوف میں بدل گیا۔ ریڈریکس کی آنکھیں مارے خوف کے پھیل گئیں۔ یہی حال تمہاری کھوپڑی کا بھی ہو سکتا ہے احمق؟“ فیڈرک نے سیٹا لپے

میں دھمکی دی حالات ریڈریکس کے غم میں نہ تھے لہذا اس نے قلم اٹھا کر معاہدے کی بیڈوں کا پیروں پر دستخط کرنے میں ذرا بھی

دیر نہ لگائی۔ اس دوران اس کی جیبیں انک لینے سے جھجک گئیں۔ اس نے ایک بار پیٹے بھی دو غنڈوں کو آلو گراف دیے۔

وقت بھی کیفیت محسوس کی تھی وہ اپنی اس تجربہ کو بڑھ بھی

نرس کا جھٹکا کر اس پر انتہائی بے ضرر سے نکلے درج کرانے گئے تھے لیکن پڑھنے کے باوجود اسے وہ تجربہ بھی ملتا تھا۔

”اوشان کے لیے۔ جو انتہائی دانشمند۔

بہت عظیم الشان۔ انتہائی مہربان۔ مگر۔ المان اور حساس انسان ہے۔ ناقابل شکست احترام کے جذبوں کے ساتھ۔“ ریڈریکس؟

*

”ہاں اب بولو کیا مشن ہے؟“ فی وی پر وہ نہ جبر الڈ نے فیکس سے منہ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ وانڈا اس کے سامنے بیٹھی ٹائیکس کے تین گلاس چڑھا رکھی تھی اور اب منکرانے لگا کر دیکھ رہی تھی۔ کوئی خاص مشن نہیں؟“ وانڈا نے ایک اداسے

تب ہی اسے فی وی پر غصہ غلا جہاں اسکرین اوپر ا میں ڈاکٹر ٹیٹ مسٹر بریس کو بتا رہا تھا کہ ایڈورہ کام میں ملکت ثابت ہو سکتا ہے۔ مسٹر بریس کو اپنے شوہر سے بڑی محبت تھی۔ وہ روتے لگی۔

”جیتیم میں جاؤ؟“ ٹائیکر نے غم کر کہا۔ تب ہی اسکرین

تاریک ہو گیا۔

”پتہ نہ کیا کیا؟“ اوشان نے پلٹ کر پوچھا۔

”کیا چو؟“ ٹائیکر نے ہاتھ چپا کر پوچھا۔

”تمہاری وجہ سے شو کے ٹائم میں تین منٹ کی کمی ہو گئی ہے؟“ اوشان نے جواب دیا لیکن بغیر فوراً ہونٹوں پر انگلی کھدی۔

انڈورن نے اعلان کیا کہ تین ہی لمحوں بعد اوپر کا اشارہ ریڈریکس خاص ناظرین کے لیے خصوصی محلے کے گالری میں اپنے آپ اشتہار دے

”ہم بہرام کو اس حال سے نکلانے کے لیے وہاں پہنچ جائے

پیش فادر؟“ ٹائیکر نے فیڈرکس پر ہنس کر کہا۔

”فیڈرک کا کیا ہو گا؟“

”وہ بھی جیتیم میں گیا؟“ ٹائیکر نے جھلا کر جواب دیا۔ میں

بول چپک کر کہیں بیٹھ سکتا۔ ہم اسے خود تلاش کریں گے؟“

”بچوں کی طرح؟“ ٹیکو کو پوچھنے کی کوشش کرو۔ اوشان نے

کہا اور پھر فوراً فی وی کی طرف پلٹ گیا کیونکہ اسکرین پر ریڈریکس کا چہرہ نظر آنے لگا تھا۔

”حضرات؟“ ریڈریکس نے بہت دھیمے ہنس میں کہا۔ آپ

کوئی کن کر بہت خوش ہو گئی ہیں اس اوپر میں ڈاکٹر ٹیٹ کا

کر دار ادا کرتا ہوں گا؟“

”شمارہ؟“ اوشان تالیال بجانے لگا۔

”آپ کے گھر میں فی وی کے ذریعہ مستقل آنا میرے

بے شرطے اعزاز کی بات ہے۔ میں آپ کے لیے یقینی زندگی کی

قدموں میں بیٹھ کر اس سے دانش کی باتیں منوں گا؟“ یہ کہتے

ہوئے ریڈریکس کی کیم کے طرف چہرہ کر کے مسکرایا۔ عظیم ماسٹر

میں ہالی ووڈ میں آپ کا انتظار کروں گا؟“

اسکرین سے اس کا چہرہ غائب ہو گیا اور پھر اشتہارات

کی لائن لگ گئی۔

”یہ کیا تھا؟“ ٹائیکر نے فی وی سے اوشان کو دیکھا۔

”ہم اب ہالی ووڈ چلیں گے؟“ اوشان بولا۔ ریڈریکس

وہاں ہمارا انتظار کر رہا ہو گا؟“

”کیا یہ پیغام آپ کے لیے تھا؟“

”ہاں۔ تم نے اس کے بدلے نہیں لئے۔ اس نے عظیم ماسٹر

کو مخاطب کیا ہے۔ ساتھ ہی ان خوبوں کا ذکر بھی کیا ہے جو

صرف جیتیم میں ہیں؟“ اوشان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ اٹھ گیا۔ اب تم روٹی کے انتظامات کرو گے؟ شہزادہ اگر

وہاں ریڈریکس کے ملاقات نہ ہو سکی تو تم ہی دستار بخدا

جاؤ گے؟“ چہرہ ہوا کے جھونکے کی طرح کمرے سے نکل گیا۔ ٹائیکر

نے اپنا کمرہ کی پشت گاہ سے لگا دیا۔ اوشان؟“ اس نے چلا

کر آواز دی۔

”کیا کسی نے میرا نام لیا؟“ اوشان نے اندر جھانک کر پوچھا۔

”ریڈریکس نے پیغام آپ ہی کو یوں بھیجا ہے؟“

”شاید اس نے میرے بارے میں کسی سے سنا ہو۔“

ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو ماسٹر آف سناخو سے واقف ہوں؟“

”مگر وہ آپ سے کیوں ملنا چاہتا ہے؟“

”غالباً یہ دیکھنے کے لیے کئی ماسٹر آف سناخو ہے؟“ اوشان

کے اس جواب پر ٹائیکر نے ہنسی سے سر ہلانے لگا۔ لیکن اسے احساس

تھا کہ ریڈریکس کا یہ پیغام انہیں ہالی ووڈ ملانے کی دائرہ کوشش

ہے اور اس کوشش کے پس پشت صوف اور عرف نہیں۔ فیڈرک۔

کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔

”ارے۔ دیکھو شہزادہ۔ کلارک کیل!“ اوشان نے اس کا

بازو تھام کر کہا۔

”کلارک کیل!“ ٹائیکر نے کھسکی۔ اس وقت وہ ہالی ووڈ

کے رستورن میں کھانا کھا رہے تھے۔ اوشان نے چاولوں سے

بھرا ہوا پیچ پلٹ میں واپس رکھ دیا۔

”اور اسے دیکھو؟“ اوشان کے لیے میں جوش تھا۔ بار بار میز پر

”تہیں۔ وہ تو میز پر ہے؟“

”ممکن ہے بار بار اسے دوسری نوکری کر لی ہو؟“ پچھلے رات

"میں جانتی ہوں کہ تم سام نہیں ہو ڈار لنگ! وہ چپک کر بولی "اب سوال صرف یہ ہے کہ تم کوئی ہو؟"

"مجھے پتہ نہیں ہے کہ تم کون ہو؟"

"تمہارا نام کونسی؟"

"میرے بہت سے نام ہیں لیکن میں اب اس وقت تم مجھے ماسٹر کہتی ہو؟ ٹائگر نے کہا اس لیے اس نے اوشان سے دیکھا۔

"لیکن تمہارا بچہ ماسٹر چاہتا ہے؟"

"ماسٹر کا بچہ کیسا ہوتا ہے؟"

"تیرے بچہ کی طرح۔ شہنشاہی! واٹا بولی۔"

"درحقیقت میں ماسٹر کا نائب ہوں! ٹائگر نے مڑنا کر کہا جس پر اوشان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ایسا نام تو ساڈا ڈار لنگ؟"

"شہنشاہی کا نام ہے؟"

"بہت شاندار! اب میں تمہاری منتظر ہوں گی! اس کے ساتھ ہی بوسے کی آواز آئی اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

اب واٹا اور ٹائگر کی ملاقات کی راہ میں صرف اوشان حامل تھا جو اس صورت سے خود ملنا چاہتا تھا جو یہاں سے اس کی ملاقات کا باعث بننے والی تھی لیکن ٹائگر شکوک میں ملاقات چاہتا تھا۔ آخر ٹائگر نے ایک ترکیب نکال لی۔ اس نے اوشان کو ایک بس میں سوار کر کے ڈرائیور کی جیب گرم کر دی اسے

ہدایت کی کہ وہ اوشان کو ملے گا وہ اسے تمام مقبول کاروں کے گھر دکھائے گا اس دوران میں یہ انتظامات کروں گا کہ ریڈر جس سے آپ کی ملاقات کہاں ہو سکتی ہے! اس نے اوشان کو تسلی دی۔

*

واٹا ریڈر کی خوبصورت نہیں تھی لیکن اسے اپنے من کا رجم تھا اس کی ہر حرکت احساس برتری کی مظہر تھی۔ گلابوں میں قیمتی کٹے تھے اور انگلیوں میں انگوٹھیاں۔ وہ ٹائگر کو غور سے نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی "تم کیا چاہتے ہو؟ اساری! ٹائگر اس کے سامنے بٹھا ہوا تھا۔ ٹھنڈا چہرہ بتاتا ہے کہ تم لوگ ادا کر سکتے ہو؟"

"میں مشکوک نہ رہتا ہوں۔"

"کس سے؟ واٹا ایک ادا سے سر نہ ہونے لگی۔

"سنو ڈارلنگ! سوئیٹ ہارٹ! ہنی۔ دیگر منافقانہ باتیں مت کرو تم ریڈر جس کی ایجنٹ ہو تم ہی نے اس کی زبان سے وہ جملے ادا کر کے ہیں جن کو کسی کریمبراسٹی اور میں یہاں آنے پر غور ہوا اور نہیں ایسا کرنے کی ہدایت فیکٹرک نے دی ہوگی

پر اس کی طرف رخ کیے سوئٹ پول کی طرف بھاگتا تھا۔

"فائدہ! یہاں اسپتال کے کمرے سے نکلنا چاہتا ہے؟"

"وہ جو چاہے کرے۔ ماسٹراس وقت معذرت ہے! ٹھنڈے نے عرض کر دیا کہ جواب دیا۔ لیکن جونہی اس کی نظر تیلی فون کے کھلے ہوئے پر پڑی جس کا رخ ٹائگر نے اسی کی طرف کر رکھا تھا تو وہ فوراً مضبوطی میں پولا۔ "میں کھڑی ہوں کر رہا ہوں کیونکہ عظیم شہنشاہ اس وقت ہمارے درمیان نہیں۔

اس کا وجود ہی ہمارے لیے تقویت کا باعث ہوتا ہے میرے بچے! میں مسلسل اسی ادھر بیٹھتی ہوں کہ شہنشاہ کو کس طرح اس کا کام خیر حال سے باہر نکالا جاسے اس کا جواب ہمیں کب ملے گا میں

بے یس میں رہ کر شہنشاہ کی عظمت کا دفاع کروں گا۔"

"سُن لیا آپ نے! ٹائگر نے واٹہ میں مڑنے سے انکار کر دیا۔

سے بوجھا۔

"ہاں۔ لیکن میں اب تنگ نہ ہوں۔ تم لوگوں نے مجھے پابند کر دیا ہے کہ جسے بھی نہیں اُتروں گا لہذا بیشی میں استعمال کر رہا ہوں۔ مجھے زیادہ فکر نہ ہے وہاں نہ جانے کیا ہو رہا ہوگا۔"

"ایچ! صرف چند من اور میرا خیال ہے کہ فیکٹرک یہاں پہنچ چکے۔ اس سے فٹ کر سیدھے اسپتال آئیں گے۔"

"ٹھیک ہے! ٹائگر لیکن جلدی کرو! ہمارے سہو روکر وہ ٹائگر نے دوسرا ٹیلی فون تو پارک کے ٹی وی سٹورک تک ملے۔

ابجی کو کیا جہاں اسے معلوم ہوا کہ ریڈر جس کے حمل حقوق واٹا ریڈر کی نامی عورت نے حاصل کر لیے ہیں لہذا ٹیبل فون بھی کرنا پڑا۔

"مس ریڈر! آفس سر۔"

"مجھے ریڈر جس سے ملنا ہے! ٹائگر نے کسی قہقہہ کی ضرورت عموماً نہیں کی۔

"آپ کون ہیں؟ سکریٹری کی آواز برقی طرح سرھٹتی۔

"میں ملن ہے کہ سام کو لاؤ وہاں ہوں! ٹائگر نے بڑبڑاتا تھا۔

تھا لیکن سکریٹری کا اجواب ایک ہی نرم ہو گیا وہ معذرت کرنے لگی۔

"آپ فیکٹرک میں ملے ہو تو لاؤ! وہ ایک سیٹائس میں معذرت کرنے لگی۔ "مس ریڈر! سے آپ کی بات کراتی ہوں! اس کے بعد محض ایک دو سیکنڈ کا وقفہ آیا پھر ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

اس آواز میں مردانہ نغمہ تھا لیکن جارحانہ انداز زیادہ تھا۔ اسے سام کی ہمیری جان کمال ہے۔ مجھے بتائی نہیں تھا کہ قبر میں بھی ٹیلی فون سسٹم فراہم کیا جاتا ہے۔"

"میں سام نہیں! "

ایک بے بس نوجوان کی حیرت انگیز داستان جسے اپنی موت کا وقت معلوم ہو گیا تھا

مظلوم

یعقوب جمیل کے ہو شر با قلم سے جس کا قارئین کو برسوں سے انتظار تھا

مکتبہ القریش سرک ریز اردو بازار لاہور
فون 7668958



یہ نئے تو بتایا تھا کہ یہ صرف دھڑس ہے؟

"ہاں۔ ممکن ہے کہ یہاں اگر کوئی فلم بن رہی ہو؟"

"تب پھر اس سے پوچھ لو! اوشان نے تجویز پیش کی۔

"پوچھ تو لیتا لیکن خطرہ ہے کہ وہ مجھ پر ہنس پڑے گی؟"

"تم پر تو دنیا جہاں ہنسنا رہتا ہے۔"

"فادر۔ اپنا بیٹ بھرن۔ آپ کو بھوک لگ رہی ہے؟"

ٹائگر نے جھنجھپ کر جواب دیا۔

بہاؤ نے جب یہ سنا تو ٹائگر اور اوشان دونوں ہلے وڑے

میں تو اسے شدید حیرت ہوئی۔ لیکن میرا کیا ہوگا؟ اس نے

ٹائگر سے پوچھا جس نے حیرت و حیرت کرنے کے لیے اسے لکھا

کیا تھا؟ میں اس کمرے سے نکلنا چاہتا ہوں۔

"ذرا بول کر! ٹائگر نے یہ کہہ کر اوشان کی طرف دیکھا جو

میں آؤ وہ حیرت مچی! اوشان کا اجواب بھی پرچوش تھا۔

"تب پھر آپ خود جا کر اس سے گلے کی درخواست کریں؟"

ٹائگر نے لپٹ ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو اوشان واقعی کھڑا

ہو گیا۔ اس نے ٹیل کر ٹائگر اسے روک دیا وہ دھڑس کی طرف جا رہا تھا۔

یہ صورت حال دور دور سے تھی۔ دنیا کا عظیم ترین ماسٹر

فلسی اداکاروں کے چکر میں پاگل ہو رہا تھا۔

وہ بار بار کے نام پر دھڑس کے تاثرات دیکھنا نہیں چاہتا

تھا لہذا اس نے منہ دوسری طرف پھر لیا۔ اسے اب صرف

انتظار تھا کہ فیکٹرک ان کی طرف کب توجہ ہوتا ہے۔ ٹائگر کو

انسانوں سے شے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی تھی لیکن

فیکٹرک ہر حال میں تھا لہذا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے عام

داؤ بیچ فیکٹرک تھے۔ ذہانت، درکار تھی اور یہی سب تھا کہ

ٹائگر کو ایک ہٹ ہونے لگی تھی۔ مسئلہ یہ تھا کہ فیکٹرک کسی بھی

شکل میں آسکتا تھا۔ کمروں میں بدن سکتا تھا۔ کسی بن

سکتی تھی۔ سب سے خطرناک بات یہ تھی کہ اوشان کو بھی تنگ

یہ یقین نہیں تھا کہ ریڈر جس نے انہیں فیکٹرک کی ایسا پر ہی

لایا ہے۔

ٹائگر کھڑی سے نظر آنے والے ٹرانزٹ اسٹیکو دیکھنے لگا

تب ہی کسی عورت کے گلے کی آواز سن کر وہ اچھل پڑا۔ اس نے

پلٹ کر دیکھا لیکن گیسٹ طبقہ، چانگ ختم ہو گیا جس طرح شروع

ہوا تھا۔ اوشان دھڑس کے قریب کھڑا ہوا نظر آتا اس وقت اس

کے چہرے پر شکر ہٹ تھی وہ سر مل رہا تھا اور دھڑس بھی سر

ہلا رہی تھی۔ اوشان نے بڑے شفقت انداز میں ہاتھ اٹھا کر دھڑس

کو داد دی اور پھر ٹائگر کی طرف آنے لگا۔

ٹائگر کو اب دھڑس کو بغور دیکھنا پڑا۔ کیا یہ بعض دھڑس

ہے اس نے سوچا اسی دوران اوشان کی سر پر ہینڈ کرچاؤں کی

قاب پر پھر جھٹک گیا تھا۔

"اس کی آواز تو بہت اچھی تھی مثل فادر! اس نے اوشان

سے کہا جو مسلسل زیر لب مسکراتے جا رہا تھا۔

"واقعی؟"

"ہاں۔ معلوم ہے۔ کسی کی آواز سے ملتی جلتی تھی؟"

"نہیں! اوشان نے نفی میں سر ہلایا۔

"اسی کی... آواز سے؟"

"ارے نہیں۔ یہ وہ نہیں ہو سکتی۔ یہ تو صرف دھڑس ہے تم

کیونکہ وہی ہمارے پیچھے پڑا ہوا ہے۔
”تہیں علم ہے کہ بہت وجہ ہو، واٹڈا بالوں کی ایک
لٹ سے کیفیت ہوئی ہوئی۔“

”پتا نہیں۔ میں فیڈک۔“
”بس ایک اسکرین ٹیسٹ کافی ہوگا۔ تہیں اداکاری کا شوق
ضرور چونا چاہئے۔“

”یقیناً ہے؟“ ٹائیگر نے اس کی ڈگری پر چلے کا فیصلہ کر لیا۔
”لیکن جب انہوں نے مائیکرو فیلکون میں سڈنی گرین ٹیسٹ کو لیا
تو یہ اول ٹوٹ گیا اور میں نے وہی کام شروع کر دیا جو میں بہتر
طریقہ پر کر سکتا ہوں۔“

”وہ کون سا کام ہے جانم؟“
”اسے چھوڑو۔ فیڈک کہاں ہے؟“
”اگر میں یہ کہوں کہ تم جس کرسی پر بیٹھے ہو وہی فیڈک ہے
تو تمہارے حساسات کیا ہوں گے؟“ وہ مسکرا رہی تھی۔

”تجربہ میں یہ کہوں گا کہ تہیں کا کھانا بار بار چمکے گا کہ بہت
شوق ہے۔“
”کیا تم فیڈک سے واقعی واقف ہو ڈارلنگ؟“

”ہاں۔ جب وہ اس باس ہوتا ہے تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ بدلو
آنے لگتی ہے اس کی شکل کشش کی کلک کلک سنائی دینے لگتی ہے۔
اس کی بونی کا جیسی ہوتی ہے لیکن اس وقت نہ تو بدلو آ رہی
ہے، نہ ہی آواز آ رہی۔ یہ بتاؤ کہ تم اس کے ساتھ کیا کا
کر رہی ہو؟ اس کو کسی فلم میں استعمال کرو گی؟“

”اے۔“ واٹڈا نے جاندار مقرر دگایا۔ یہ مقرر آواز بروت
تھا کہ واٹڈا کے جسم کی پور پور پھٹنے لگی۔ ”تہیں ہرگز نہیں؟“ وہ
ہنسی روکتی ہوئی بولی نہ فراموش کرنے کے لئے دو گنی دوسری پھیلان پڑی
”کیا میں بھی ایسی ہی پھیلان ثابت ہو سکتا ہوں؟“

”اٹلے کا آڈیٹ اسی وقت بننا ہے جب مرغی کے ساتھ
زیادتی ہو ڈارلنگ۔“

”میں ذرا دانی سے نہیں موت کے باسے میں فکر مند ہوں۔“
”اور تہیں ظہری نہیں کہو مت کہ جوتی ہے مئی؟“ وہ سنجیدگی
سے بولی۔ ”میں فیڈک کے ساتھ مل کر موت پر ہی قابو پانے
کے لیے کوشاں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ جب ہالی ووڈ کے تمام
ستارے کچھ جائیں تو میں تب بھی دیکھی رہوں۔“

”مجھے موت کے باسے میں بہت کچھ معلوم ہے؟“ ٹائیگر خشک
پیشیں بولا۔ ”آدی اس وقت مڑوہ ہوتا ہے جب اس کو گوشت

کھانے کوڑے کھانے لگیں۔ جب اس کے بازو جسم سے الگ کر دیے
جائیں اور ٹائگر تن سے جدا کر کے کسی الماری میں چھوٹی دی
جائیں تو اس وقت آتی ہے جب کا سر سے مفر نکال لیا جائے

موت۔ ٹوٹے ہوئے سر شکستہ ہڈیوں اور خون کے بر جانے کا نام
ہے۔ موت ضرور آتی ہے اور فیڈک تہیں موت سے قریب تر
لانے میں یقیناً کامیاب ہو جائے گا۔“

”کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو سوٹی؟“ واٹڈا نے ٹائیگر
کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا۔

”نہیں۔“ وہ ہنس کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے واٹڈا کے کپڑوں
کو جھٹک دیا۔ وہ مسکرا باندھنے والے واٹڈا کی آنکھوں میں جھانکے ہوئے
دامیں ہاتھ کی ایک آنکھ اس کی گردن پر پھیری۔ اور پھر جب وہ
واٹڈا کے دفتر سے نکلا تو وہ اسے بار بار بھینک دلا رہی تھی کہ

فیڈک کا پتا چلتے ہی اسے اطلاع کر دے گی۔ اس نے بیکریں
اور اوشان کی ملاقات کے لیے بھی وقت دے دیا تھا۔
ٹائیگر کے جانے کے بعد بھی واٹڈا اسے شاندار صوفے پر
چت لیٹی رہی سوچ رہی تھی کہ شہزادہ تو دنیا کا سب سے حسین و جمیل
اور شاندار مرد ہے۔

✱

ٹائیگر ہول کی طرف پیدل ہی چل دیا۔ اسے یقین تھا کہ اوشان
واپس پہنچ چکا ہوگا۔ وہ اپنے خاص انداز میں چلتا ہوا ایک نیم
تاریک علاقے میں پہنچا تو معافی پوچھی جس نے خطرے کے بے شمار
گھنٹیاں بجا دیں۔ وہ وہیں وقت پر چھٹ گیا اور گریز عقب سے حملہ
کرنے والے کا خبر اس کی گدی میں پیوست ہو چکا ہوا۔ ٹائیگر

کسی سانپ کی طرح بل کھڑا ہوا تو حملہ آور نے پھر وار
کرنا چاہا۔ حملہ آور بلا کا پھر تیار تھا اور اس کے ہرول کی حرکت
ٹائیگر کو خیر وار کر رہی تھی۔ ٹائیگر نے دوسرا وار وہیں طرف گھوم
کر خالی جانے والا ساتھ ہی اس نے فرنٹ لک ڈائرہ کی شکل

میں استعمال کی تو خیر کھف سیاہ پوش کسی اسپرنگ کی طرح اچھل
کر اس سے دور ہٹ گیا۔ ٹائیگر نے فوراً غم کو اپنے قابو میں کر لیا
کیونکہ فرنٹ لک اس انداز میں خالی جانے سے اس کی زبان کو
شدید نقصان پہنچ سکتا تھا۔ اس بار سیاہ پوش اڑتا ہوا اس

کے قریب پہنچا تھا۔ ٹائیگر نے اسے مرتد آئی قلابازی لگائی پھر
اچھلا اور سیاہ پوش کے ہاتھ سے خیر چھین کر اس سے اس کے نکل گیا۔
”خاؤں سیاہ پوش کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی
غالباً یہ غصے کا اظہار تھا۔ ٹائیگر نے چا تو پھینک دیا اب دھولوں

ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔ ٹائیگر جانتا تھا کہ سیاہ پوش
پھر حملہ کرے اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ سیاہ
پوش نے دونوں ہاتھ بلند کر کے تیزی سے حرکت کی۔ یہ نیک لاک

کی ابتدا تھی۔ اس لاک کو لگانے کی کوشش میں سیاہ پوش نے
صاف ایک غلطی کی تھی اور وہ یہ کہ اس کا سینہ کھلا دھک بن گیا
تھا۔ وہ بجلی کی طرح ٹائیگر پر جھٹکیا لیکن پھر اسے نیک لاک کے
لیے دونوں ہاتھ استعمال کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ ٹائیگر کا

دایاں ہاتھ سانپ کے بھین کی طرح اس کے گریہا، یوں دگایا ہے ہاتھ
نہیں کوئی اسپرنگ ہو اور پھر سیاہ پوش کے دل میں گھسنا چلا
گیا۔ گرنے سے قبل سیاہ پوش کے حلق سے آہ کی آواز نکلی وہ
قطنی انسانی تھی۔ ٹائیگر نے ہاتھ کھینچ لیا جو خون خوں پر مہم تھا۔

اس نے سیاہ پوش کو گرتے ہوئے دیکھا اور پھر عقب میں مزید
آگاہی سن کر پلٹ پڑا۔

سانپ سے بچا افراد جابرانہ انداز میں اس کی طرف ٹرہ
رہے تھے ان کے ہاتھوں میں خیر صاف نظر آرہے تھے۔ وہ کسی
بھی صورت حال کے لیے تیار ہو گیا۔ اس نے کوشش کی۔ اور

ان بچے کے چھ خچروں کو نظر میں رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسے تلازمہ
ہو گیا تھا کہ کیا یہ ہوگا۔

جو بھی اس نے ایک شخص کے ہاتھ کو خرید اور پڑھتے ہوئے
دیکھا وہ کسی پھر پہلے ہرن کی طرح لڑتا اور تمام خیر میں اسی
وقت سنسناتے ہوئے اس کے اوپر سے گزرتے ہوئے سیاہ پوش
کی لاش کے قریب گرنے۔

حملہ آور نے محض ایک لمحہ توقف کیا اور پھر سب کے
سب نے اس پر دھاوا بول دیا۔

ٹائیگر نے لیٹے لیٹے ہی کھڑکی اور اس دوران ایک شخص
کی ٹانگہ اس کے ہاتھ میں لپٹی، پھر کھینچ کر کھینچی۔ اس نے
اس شخص کو لالھی کی طرح کھانا شروع کر دیا۔ لالھی اندھی تھی۔

ایک شخص کی کھوپڑی اندھی لالھی کے سر سے ٹکرائی تو وہ پیچ
مار کر گر گیا۔ دوسرے شخص کے سر پر لالھی کا جھوٹا ہوا ہاتھ
پڑا اور تیسرا ٹائیگر کی لک کا شکار ہوا۔ ٹائیگر نے انسانی لالھی

پھینک کر بیک وقت دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا۔ دایاں
ہاتھ لالھی کا کھانا کھانے والے شخص کی گردن پر پڑا اور
بائیں ہاتھ سے چھٹے شخص کی کھوپڑی پر وہی ضرب لگائی جو غصہ
کا گودا بابر نکال دیتی ہے۔ بائیں ہاتھ سے عقب سے حملہ آور
ہوا تو ٹائیگر نے اس کی کمر پٹائی ایک جھٹکا دیا اور وہ شخص بڑھ

بغداد کی رات

قمر اجٹالوی

الف لیلٰی کی ایک ہزار راتوں سے زیادہ حسین و
رتھیں رات، دجلہ اور تیل کے دانوں میں لپٹی
ہوئی رات، جسے بے شمار کتابوں کے حوالوں سے

آراستہ کیا گیا ہے

1200 سے زائد صفحات قیمت: 600

پاکستان پبلشرز

لاہور، پاکستان

کی ہڈی پر لاکر پڑنے لگا۔ اب جھٹکا دعاش باقی رہ گیا تھا۔
اس کے چہرے پر خوف تھا۔ موت حال ہی بھی اندھی لالھی جس
کے سر پر رہی تھی وہ ساکت تھا۔ ٹائیگر کی لک کا شکار نہ ہوا۔
آخری سانس نے ہاتھ لالھی کا کھانا کھا کر گردن پر ضرب کھانے

والا ساکت تھا۔ ایک لاش کی کھوپڑی پھٹ گئی تھی سیڑھ کی
ہڈی پر ضرب کھانے والا اب سر جھٹکا تھا۔

”کون ہو تم؟“ ٹائیگر نے چھٹے شخص سے پوچھا جو فرار کی
راہ دھو بند رہا تھا۔

”جی۔ جی کیس؟“
”جی کیس! نہیں کس نے بھی تھا؟“ ٹائیگر نے پوچھا
مگر کسی کس اسے غلط سمجھا۔ اسی نے ٹائیگر کو غافل سمجھ کر اس

کی زیر ناف لک مارنے کی کوشش کی تاہم اس کی ٹانگ ٹائیگر
کے ہاتھ میں لپٹی اور پھر چٹاٹ کی وہی خاص آواز پیدا ہوئی
جو ہڈی کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کسی بکسے کی طرح
ڈگر نے لگا۔ خاموش ٹائیگر نے خونخوار لیے میں کہا۔ بولو نہیں

کس نے بھیجا تھا؟“
”قف۔ فیڈک نے؟“
”کہاں ہے وہ؟“
”تباہ ہیں۔ حملہ آور نے جواب دیا۔ وہ سج بول رہا تھا لہذا
ٹائیگر نے اسے مزید اذیت دینی مناسب نہیں سمجھی اور اس کی

گردن پر پیر رکھ کر آگے بڑھ گیا۔ پشاور کی آواز اس بار بھی بھئی اس متر پر گردن ٹوٹنے کی آواز تھی۔ اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔

☆

"میں نے انہیں دیکھ دیے یا؟" اوشان نے ٹائیگر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی فاتحانہ انداز میں کہا۔
 "چلیں اچھا ہوا۔ ویسے اب دیکھنا یاد دیکھنا بہت نہیں رکھتا شل فادر فیڈرک اسی شہر میں ہے۔"
 "ایک منٹ؟" اوشان نے اپنی ٹیٹا انگلی فضا میں بلند کرتے ہوئے خاموشی کا اشارہ کیا۔ تم نے میری بات کو اہمیت نہیں دی شہزاد! کیا یہ فیصلہ صرف تم ہی کر سکتے ہو؟ کیا جہازم ہے اور کوئی بات غیر اہم؟ میں نے نہیں انسان بنانے کے لیے کسی کیسی دشواریاں سول ہیں، نکلیت آٹھائیں اور اب تم میری بات کو غیر اہم قرار دے رہے ہو؟"
 "خیر، ٹائیگر نے ایک حوالہ سانس لے کر ہتھیار ڈال دیے۔ اہمیت کا فیصلہ صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ نے آج کسے دیکھ لیا؟"
 "کسے نہیں... انہیں دیکھ لیا؟"
 "ٹھیک۔ ۱۵۰۰ نہیں کون ہیں؟"
 "ڈورس ڈسے کے سگتے؟"
 "اوہ شہزادہ! ٹائیگر نے محض اوشان کا دل رکھنے کے لیے خوشی سے نعرہ لگایا۔

"ہاں؟" اوشان ٹائیگر کی مسرت بھر میں چیخ مٹ کر نہال ہو گیا۔ میں نے انہیں پورے ملز میں دیکھا تھا۔ کئی تھے وہ۔ ایک عورت انہیں ہنگامی تھی۔
 "کیا وہی ڈورس دے تھی فادر؟"
 "اب بھلا مجھے اس کا کیا علم؟ اس نے بال شہزادہ تھے اور جسم چھریا۔ وہ سنا جو کہ باہر نکالنے کے انداز میں مل رہی تھی ممکن ہے کہ وہ وہی ہو۔ ہاں شہزادہ وہ ڈورس ڈسے ہی تھی میں نے اسے کتوں کے جھڑپ میں چلنے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے پتا تھا کہ اس کے سفر میں آپ کو فلمی سٹار سے محروم نظر آئیں گے؟"
 "ہاں۔ میں نے کئی اور ستارے بھی دیکھے۔" اوشان نے پُرجوش لہجے میں جواب دیا لیکن اس بار نہ تو ٹائیگر نے پوچھا کہ اس نے مزید کون سے ستارے دیکھے اور نہ ہی اوشان نے رضا کا لڑنہ طور پر یہ سنا کہ بتائے۔

بکھری خاموشی کے بعد ٹائیگر نے پوچھا: "اور کچھ فادر؟"
 "نہیں،" اوشان نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ اب تم اپنی اہمیت پر پورے پیش کر سکتے ہو؟"

"فیڈرک اسی شہر میں ہے۔ ہم اس کے ٹارگٹ ہیں۔ کل ریڈر جس سے ہماری ملاقات ہوئی اور میرا خیال ہے کہ کسی کو بھی پر فیڈرک جس قسم کرنے کی کوشش کرے گا، ٹائیگر نے اوشان کو اپنے اوپر قلعے کے بارے میں نہیں بتایا۔
 "ریڈر کس سے ملاقات کل ہوئی؟" اوشان پھر خوش ہو گیا۔
 "شہزادہ یہ کام کیا ہے تم نے۔ کس وقت؟"
 "گلوبل سٹوڈیو میں۔ شام پانچ بجے؟"
 "اوہ؟" اوشان کا چہرہ ہر جہاں سنا۔ "مگر میں نے تو کل چائے کا وقت دیا ہے۔ یہ میری پانچ بجے تک واپسی نہیں ہوگی؟"
 "کسے وقت ویسے؟"
 "اسی بس کے ڈرائیور کو۔ وہ مجھے پھر میرے کمرے کے لیے لے جائے گا؟"

"تب پھر آپ چار بجے میرے کمرے کے لیے نہ جائیں؟"
 "کیا مصیبت ہے؟" اوشان ہاتھ نچا کر بولا: "تمہاری غلطیاں مجھے بھگتنی پڑتی ہیں۔"

"اچھا۔ تو پھر وہ پانچ بجے آئیں گے؟" فیڈرک نے واٹا سے تصدیق چاہی۔
 "ہاں؟" واٹا اعلیٰ پڑی تھی۔ ٹائیگر سے چند منٹوں کی ملاقات کے بعد اس کا حسن نکھر آیا تھا۔
 "تو پھر تم ہی کرو گی جو مجھے ملے کیا ہے۔ وہ تمہیں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ سمجھ لیں؟"

"سمجھ گئی؟" واٹا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیر کر نخوت سے بولی۔
 "لیکن اب بے گھر لوگوں کا جگمگ دونوں میں عقلمند کون ہے؟"
 "یہ حقیقت ہے کہ میں نے تو حقیقتی دین کا حامل ہوں اور نہ ہی عقلمند۔ تم عقلمند ہو۔ میں تسلیم کرتا ہوں اور اپنی بعض غلط فہمیوں پر معذرت خواہ ہوں۔"

"کوئی بات نہیں؟" واٹا ایک ادا سے مسکراتے لگی لیکن اسے یہی علم تھا کہ اس سنسنی خیز مسکراہٹ کا اس میں پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔

"تمہیں پریشانی کرو گی کہ وہ تمہیں تلاش نہ کر سکے۔ پھر تم اس کیپوٹر سٹش کی انفا میں پھنس کر رو کی جو میں نے تمہیں دی ہے؟ ہمارے منصوبے کے مطابق وہ تمہیں تلاش کرے گا اور اس کوشش

میں پورے سے الگ ہو جائے گا جس سے میں فٹ ٹون کا اس کے بعد شہزادہ کو تباہ کر دوں گا اس طرح تمہیں وہ سلسلہ بھی مل جائے گی جس کی تمہیں اپنے کمرے کے لیے ضرورت ہے؟"

"میں سب کچھ سمجھ گئی؟" واٹا فوراً بولی: "ویسے وہ پوچھا تو زبردست چیز ہو گا؟"

"انتہائی غیر معمولی انسان ہے وہ۔" فیڈرک نے جواب دیا۔
 "اس میں نہ تو خوف کا عنصر ہے اور نہ ہی اس کی کوئی کمزوری ہے لیکن میں اچانک اسے حیرت زدہ کر کے اسے ختم کر سکوں گا۔ اب مجھے چند فون کرنے ہیں تاکہ کوئی پہلو اوچل نہ رہے؟"
 فیڈرک نے واٹا کے دینڈرٹ کینین پر واقع مکان کے سونگہ پول کے قریب رکھ کر فون نیل فون سیٹ پر فون ملائے واٹا اپنی پینچ چیریں اور بھی لٹی سب کھانے کی اور دوسرے ہاتھ سے مہل کو نرم و فیکر بنانے والی کریم لگاتی رہی۔

"کیا تمہیں کوہرام کہتے ہیں؟" میں فیڈرک ہوں؟ دوسری طرف سے کچھ کہا کیا تو وہ فوراً ہی بول پڑا: "یہ معلوم کرنے کے لیے کوئی فائدہ نہیں ہو گا کہ میں کہاں ہوں۔ میں نے صرف یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ تمہاری خدمت میں سے متعلق کیپوٹر پوٹ اخبارات کو جاری کر دی جائے گی؟"

فیڈرک کچھ سنا رہا... پھر بولا: "ہاں۔ آج شام پانچ بجے واٹا ریل میں پورٹ اپنی فون کا غلغلہ کرتے ہوئے اپنے دفتر سے پریس کو جاری کرے گی۔ یہ فیکر تمہاری خفیہ سرکاری تنظیم کے بارے میں ہو گی ڈاکٹر سلیم، اور اس میں ریڈر کس بھی ادا کار میں کرے گا؟ بہرام نے دوسری طرف سے نفیاً کوئی ایسی بات کہی جو اس کو روکنے سے متعلق تھی لیکن فیڈرک نے انکار کر دیا۔ "میں شہزادہ اور پورے کو تباہ کرنے کے لیے کام نہ چھوڑنے استعمال کروں گا۔ میں نے بہت شاندار منصوبہ بنایا ہے۔ کیوں یہ نہ تخلیق دہم کی اختراع؟" اس کے بعد فیڈرک نے ریسیور رکھ دیا اس نے گالی بھی دی تھی۔

"کیا ہوا؟" واٹا اپنے جسم کا جائزہ لیتے ہوئی بولی: "اس نے کیا کہا جی؟"

"اس نے کہا کہ میں اندھے جھینے کی طرح عقلمند ہوں۔" فیڈرک بولا۔ واٹا انہیں پڑی۔ اس نے وقت بھر پھر فیڈرک نے اسے گھور کر دیکھا۔ اگر میں نے تمہاری خدمات حاصل نہ کی ہوتیں تو اس قسم کے کوئی تو میں سمجھتا واٹا؟"
 "اور یہ بھی مت بھولنا کہ میں نے بغیر تم کے بھی نہیں ہو؟"

واٹا نے کریم پیٹ پر فٹنل کر اس کی مالش کرتے ہوئے تنگ کر لیا۔
 "آج تم جو کچھ چودہ میری ہی محنت ہے؟"

"غلط؟" فیڈرک نے تردید کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں کی۔
 "مجھے سانس دے انے ایک لیبارٹری میں بنایا ہے۔ تم اس سائنس کی تخلیق پر فکر چلانے کا کوئی حق نہیں رکھتیں۔ میں جا رہا ہوں کیونکہ مقابلے سے قبل بعض اقدامات کرنے ہیں۔ پانچ بجے میں آج بھی رہے۔ یہ کہہ کر وہ شیشی انداز میں پورا کا پورا پلاٹا اور واٹا کو پول ساڈر پھوڑ کر چلا گیا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد قریب رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ریسیور؟" ٹائیگر کی آواز تھی جسے سن کر واٹا کے پورے جسم میں سنسنی کی ایک لطیف سی لہر دوڑ گئی۔
 "ریسیور جانم؟" وہ اٹھلا کر بولی۔

"میرا خیال تھا کہ تم آج فیڈرک کے بارے میں کچھ بتاؤ گی لیکن تم نے تو کسی فلم کا پلٹر چلا دیا۔ کیا فیکر ہے یہ؟"
 "بالکل درست پلٹر ہے۔ واٹا تنگ؟" واٹا اٹھ کر بیٹھ گئی۔
 "مگر کیوں؟"

"اس لیے کہ فیڈرک کی ہدایت ہے۔ چچم بھی تو خود فلم بنانا چاہتی ہوں یہ فلم ریلیز ہونے کے بعد میرا نام گھر گھر لیا جائے گا لوگ میرے دروازے پر گزرتے ہوئے لگا لگا کر گئے اور میں... واٹا کچھ کہتے کہتے ڈرگ گئی اور پھر سانس لے کر بولی۔
 "آج شام پانچ بجے میرے دفتر میں بہت سی سائبر... یہ کہہ کر واٹا نے ریسیور رکھ دیا۔ دوسری طرف اس کیس میں لانا میں ٹائیگر نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ اٹل فادر! وہ دھیسے بے میں بولا: "اب آپ کو ریڈر کس سے تنہا جا کر ملاقات کرنی ہو گی؟"
 "میں پوچھا جو چاہوں۔ تنہا سفر نہیں کر سکتا میرے بچے؟"
 "یہ سفر نہیں ہو گا۔ اسٹوڈیو کا آپ کو لے کے لے گئے گی لیکن میں ساتھ آپ جا سکوں گا۔ میرا خیال ہے کہ فیڈرک نے ہمیں الگ کرنے کے لیے کسی منصوبہ پر عمل شروع کر دیا ہے؟"
 "دیکھا۔ میں نے کہا تھا کہ بعض ناقص مشینیں بھی چالاک دکھا دیتی ہیں؟" اوشان نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ آپ کو انجینئر میں بدل کر بیٹھ جائے گا۔" لیکن اس سے قبل میں ریڈر کس سے ضرور ملوں گا؟"
 "میں واٹا سے ملنے جاؤں گا اور آپ کا میں اسٹوڈیو جائیں گے۔ میں بھی بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ ٹائیگر نے کہا۔ وہ پہلے ہی بہرام سے ٹھکڑو کر چکا تھا اور اب اسے اپنی گلی

پر عمل کرنا تھا۔

*

گولن اسٹوڈیو کے پوزیڈر بنو لاف کے لیے میوزکس کار کوئی نمی چیز نہیں تھی۔ اس کے لیے ریڈیو کے ہاؤس کو اس ادارہ کا اجرا اور پھر زینلی بھی کوئی نمی بات نہ تھی، جو لاف کو یقین تھا کہ سامنے سے گھر ڈوبو تھی طرف آنے والی تقریبی روز راس بھی اسی فضا کی ریڈیو کی ہوئی، تو سیکر کی تلاش میں رہتی ہیں لہذا اُس نے گاڑی کو کونے کا اشارہ کیا۔

گاڑی میں بس وانڈا اکامہاں ہے، جسے ریڈیو کیس سے ملتا ہے، یہ بوری ڈرائیور نے اُنکے ہونے پر اُسے بتایا۔ مگر جو لاف نے اندر جھانکنا ضروری سمجھا تھا، عینی نشست پر اُسے ایک عجیب و غریب بوڑھا براجمان نظر آیا۔ جو لاف نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو بوڑھا مسکرا کر بولا۔

”ڈرائیور درست کہتا ہے تو جان! میں ریڈیو کیس سے ملنے جا رہا ہوں۔“

ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

بنگلہ نمبر ۲۲۱ عینی جتنے میں تھا۔ ریڈیو کیس پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ اُس نے ڈائریکٹوریٹ والی لاس پہن رکھا تھا جس میں وہ بی بی بے نظر آتا تھا۔ اُسے اس فوجی کی قربت سے بھی کوفت ہو رہی تھی جس کو وانڈا نے اُس کے می فوٹی شہیت سے بھیجا تھا۔

”کیا یہ حماقت نہیں کہ میں بی بی ہزار میل دور سے صرف اس لیے آیا ہوں کہ اس شخص سے ملوں جو میرے احقانہ حق دیکھتا ہے، اُس نے اُنکا کر کہا دیا۔ کیا تم میرے خود دیکھتے ہو؟“

”نہیں، فوجیوں نے کسی بھی منافقت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جس وقت شو ہوتا ہے اُس وقت میں ڈیوٹی پر ہوتا ہوں سسر ریڈیو کیس؟“

”تب پھر یقین رکھو کہ تم اپنے وقت کا بہت درست استعمال کرتے ہو میرے شو ریش کیس بھی نہیں ہوتا۔“ ریڈیو کیس نے کہا۔ ”کیا وانڈا تمہاری بھی اینڈ ہے؟“

”نہیں، فوجیوں نے کھوکھلے انداز میں ہنس کر جواب دیا۔ لیکن میری خواہش ہے کہ وہ میری بھی اینڈ ہوئی، اگر ایسا ہوتا تو محض سسٹم کیڑوں کی مادیوں تک محدود نہ رہتا۔“

ریڈیو کیس اُنکے آئینے کے مقابل میں گھبراہٹ سے وانڈا کی ہدایت کے مطابق ڈاکٹر کا میک آپ کر کے۔ فوجیوں نے

کیو آپ اُنکا کر ریڈیو کیس کی پلوں کا میک آپ شروع کر دیا جس نے اُنکوں بند کر کے سرگرمی کی پشت گاہ سے نکال دیا۔ ممکن ہو تو اُنکے تہارے لیے اپنے شو میں کوئی کردار نکالوں گا مگر تم نیویا کر کیسے آؤ گے؟ یہ ریڈیو کیس نے فوجی کی مایوسی دور کرنے کی خاطر کہا۔

”میں تو سر کے بل پہنچوں گا۔ فوجیوں نے پرجوش لیے ہیں جواب دیا۔

”تب پھر میں وانڈا سے بات کروں گا۔“

”تھینک یو۔“ تھینکا۔ ”یو ویری می سسر ریڈیو کیس!...“

فوجیوں کی آواز بجھ گئی۔

”تب ہی دروازے پر دستک ہوئی۔“

”خاید آپ کا بھان آگیا سسر کیس؟“ فوجیوں نے فوراً کہا۔

”اچھا! ادا کار کے لیے میں حقیقی مایوسی تھی۔“ مگر کیوں؟

آخر میرا ہی انتخاب کیوں کیا گیا ہے؟

”اس لیے کہ آپ اسٹار میں بالو فوجیوں نے جواب دیا۔

پھر دروازہ کھولنے کے لیے جھکے کے اگلے حصے کی طرف جانے لگا۔

دروازہ کھولے ہی اُسے ہنسی مضطرب کرنی پڑی کیونکہ اُس کے سامنے سرخ و سیاہ لباس میں ملفوف ایک خفیہ سا

بوڑھا کھڑا ہوا تھا۔

”تم ریڈیو کیس تو نہیں؟“ اوشان نے بڑے یقینی انداز میں کہا۔

”جی نہیں، وہ اندر میں۔“

”میں اُن سے ملنا چاہتا ہوں لڑکے؟“

”تشریف لائے۔“ فوجیوں نے اب ہنسی پر قابو پا کر

خلیق نے کی کوشش کی۔ وہ اُسے بیک ڈوم تک لے کر آیا،

جہاں ایک ایسی ٹمک آئینے کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے

اوشان کو آئینے میں ہی دیکھا اور پھر مگر اُن کی کوشش کرتا ہوا

کھڑا ہو گیا۔

”تم وہی ہو نا؟“ اوشان نے پرجوش لہجے میں پوچھا۔

”میں ریڈیو کیس ہوں۔“

”میں یہ کسی فراوش نہیں کر سوں گا کہ تم نے ایک قسط میں

میری ویدر کی زندگی بچائی تھی۔“

”میرا خیال ہے کہ اس قسط میں میں نے بہترین کارکردگی

کا مظاہرہ کیا تھا۔“ ریڈیو کیس نے بدلتا بدلتا بولنے جواب دیا۔

”اور تم نے جس طرح کو کیس کے عادی اُنکے کا اعلان کیا تھا وہ اتنا انتہائی قابل تعریف تھا، اوشان نے کہا۔ وہ مسلسل اپنے

پیشہ آج بھی پورا کرتا تھا۔

”میں مشکل کام فوراً کرتا ہوں لیکن نامکن کردار ادا کرنے

میں مجھے ذرا وقت ملتا ہے۔“ ریڈیو کیس نے سٹون انداز میں کہا۔

”تمہارا سب سے شہر کیس کون سا ہے؟ سسر ریڈیو کیس

ماسٹر کے فزائیدہ بچے کی جان بچاتا۔“ ایسا سیکر ویشن کے

شوہر کا ایمر جنسی آپریشن؟ وہ ایسے حالات میں جب وہ قہر

مرئی تھی یا پھر واکر وکسن کی بیٹی کا علاج، جو خون کے سلطان

میں مبتلا تھی۔

ریڈیو کیس کو بڑا عجیب سا لگا۔ اُسے یقین ہو گیا کہ سامنے

کھڑا ہوا بوڑھا صاف ہی دیکھنے کے سوا کچھ اور نہیں کرتا۔ اُسے

یہ بھی سمجھ ہوتے لگا کہ وہاں وانڈا اس بوڑھے کی آڑ میں کوئی

اور کھیل نہ کھیل رہی ہو۔ آپ کا نام کیا ہے؟ اُس نے

اچانک ہی پوچھ لیا۔

”میں اوشان ہوں، سنا جو کے ماسٹر نے مگر اگر جواب دیا۔

تب ہی ریڈیو کیس کو فوجیوں کے سامنے ہونے لگا۔

”گ... کیا آپ نے میری دستخط شدہ تصویر کیس لی تھی؟“

وہ بے اختیار پوچھ بیٹھا۔

اوشان کی سترت کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ ریڈیو کیس نے

اتنا غصہ گزر جانے کے باوجود اُسے یاد رکھا تھا، اُدھر مارے خوف

کے ریڈیو کیس موفے پر بیٹھ گیا۔ اُسے وہ شخص یاد آ گیا، جس نے

اوشان نامی کسی شخص کے لیے اُس سے زبردستی تصویر یا فوٹو

لیے تھے۔ آپ تشریف رکھیے، اُس نے خود کو سمجھاتے ہوئے

کہا۔ ”اور مجھے اپنے بارے میں بتائیے۔“

”میرا خیال ہے کہ مجھے اجازت دی جائے۔“ فوجیوں نے

اچانک ہی کہا۔ ”میں آپ سے بعد میں ملوں گا سسر کیس۔“ وہ

چلتا ہوا اور ریڈیو کیس یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بوڑھا ہوا کے بھوکے

کی طرح اُس کے سامنے والے موفے پر بیٹھا ہے۔

”میں اوشان ہوں،“ وہ بولتے ہوئے لگا۔ ”ماسٹر آف سنا جو

میرا تعلق اُس گروہ سے ہے، جو دنیا بھر میں آئین اور انسانی

حقوق کے تحفظ کے لیے غیر آئینی اور غیر انسانی حرکتیں کرتا ہے۔

آج کل ہم انسانی آئین کا تحفظ کرنے کے لیے غیر آئینی اقدامات

کرتے ہیں۔ اس کام میں مثبت پہلو یہ ہے کہ کچھ دن کے وقت

فی وی دیکھنے کا موقع مل جاتا ہے۔“

”شاندار،“ ریڈیو کیس نے مگر اُنکا کہہ کر اندر ہی اندر وہ اس خوف کے کانپ رہا تھا کہ یہ بوڑھا مشرقی ایشیائی مافیا کا سربراہ نہ ہو۔ آپ کی قومیت کیا ہے سسر اوشان؟

”میں کوریائی ہوں۔“ اوشان نے سینہ پھیلا کر جواب دیا

مگر ہاؤس کے باعث ریڈیو کیس کو اُس کا سینہ چھو نہ سکا، جو نظر

نہیں آیا۔ ایک قدیم روایت یہ ہے کہ خدا نے جب انسان

بنایا تو...

❦

فیئڈلک کے جانے کے بعد وانڈا جی پول سائبر کیس پر

لیٹ کر کھینچنے لگی۔ اُس نے فیئڈلک کا یہ مشورہ نہ لیا تھا کہ

وہ فہر اسے دور رہے لیکن وہ اس مشورے پر عمل کرنے کا

کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی کیونکہ اُسے علم تھا کہ صرف فہر اسی

اُسے ہر قسم کی ممانعت دے سکتا ہے۔ وہ اُس سے دور ہونے

کا سوچا بھی نہیں سکتی تھی۔

وہ ایک فوٹل سانس نے گر گھٹنوں اور ہڈیوں پر تیل

کی ماس کر کے لی۔ اُسے یقین آ گیا تھا کہ اس جیسی عورت کے لیے

آفس کار ایک مرد آگیا ہے۔

لہذا جب فیئڈلک کے جانے کے بعد ٹائیگر نے فوٹ

کیا تو وانڈا نے یہ تاثر دینے کی کوئی کوشش نہیں کی کہ وہ موجود

نہیں۔ وہ تو اُس کی جلد آمد چاہتی تھی تاکہ دونوں مل کر سٹاک

پول میں پول کے باہر اور گھر کے اندر جیتوں کی گرم جوش گود

میں کھو جائیں۔ اس کے بعد وہ ٹائیگر سے سلفیڈرک کے خاتمے

کے منصوبے پر تبادلہ خیال کرنے کی خواہش تھی۔

وہ سوچنے لگی، ٹائیگر کے بارے میں سوچتی چلی گئی۔

تب ہی اُسے عقب سے کھٹکرنے کی آواز سنائی دی۔

اُسے کوئی چاب سنائی نہیں دی تھی۔ لہذا وہ یہ سمجھتی تھی کہ فیئڈلک

پھر آدھکا ہے۔ پریشان مت ہو۔...“ اُس نے دیکھے بغیر درخت

لہجے میں کہا۔ ”میں جانے کے لیے ہی تیار ہو رہی ہوں۔“ اُسے

تو قہر تھی کہ وہ فوراً چلا جائے گا کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ ٹائیگر

کی آمد پر وہ یہاں موجود ہو۔

”تم چلتے کیوں نہیں؟ میں کپڑے پہن لوں، پھر چلی جاؤ گی۔“

وانڈا نے پھر کہا۔

”تم اسی طرح اچھی لگ رہی ہو ڈرائنگ۔“ یہ فیئڈلک

کی آواز نہیں تھی، لیکن اس سے قبل کہ وہ اپنی جینیں بچاؤ

کرنے کے لیے بھونبھون اور دلکش انداز میں سانس لے کر پلٹی

اُس نے اپنے وجود سمیت کرسی بلند ہوتی ہوئی محسوس کی اور پھر وہ کرسی سمیت بول میں جاگری۔ اگلے ہی لمحے کرسی اُس کے نیچے سے نکل گئی اور وہ بے تحاشا ہاتھ پیر مانہ لگی جالی اُس کی ناک اور منہ میں داخل ہو گئی۔ اُسے زبردست کھانسی آنے لگی۔ اُس نے ہر شکل تمام آنکھیں کھول کر دیکھا۔ ٹائیگر کنارے پر کھڑا مسکراتا تھا۔

”گندے کے بچے؟ وہ چلا کر بولی؟ میں تمہیں کبھی فلم میں چانس نہیں دوں گی۔“

”آہ... میں نے ایک اور موقع گنوا دیا، ٹائیگر نے لمبی سی سانس لے کر اُداسی سے سر جھکا۔ ”وہ کاغذات کہاں ہیں؟ دوسرا جگہ بہت سنجیدہ بیچ میں ادا کیا گیا تھا۔“

”کاغذات؟“ وانڈا نے پول سے نکلنے کے لیے گنگر پاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ ”کیسے؟“ کاغذات؟“ اُس نے دونوں ہاتھوں پر زور دے کر خود کو اٹھانے کی کوشش کی مگر اسی لمحے ٹائیگر نے اپنا دایاں پیر لکے سے اُس کے سر پر رکھ کر دبا دیا۔

”کیوں مجھ پر زور ڈار ٹیگ؟“ وہ مسکرا کر بولا۔ ”اُسی شخصیت سے متعلق کاغذات جس پر تم اور فیڈرک مل کر فلم بنانے والے تھے۔ وہی کاغذات جو فیڈرک نے تمہیں دیے تھے؟“

”مجھے کچھ پتا نہیں کہنے؟“ وانڈا افسارت آمیز لہجے میں بولی۔ ”لیکن سنو، وہ کاغذات ٹھیک ایک گھنٹے بعد پریس کو جاری کر دیے جائیں گے۔“

”اچھا؟“ ٹائیگر نے پیر کا دباؤ بڑھا دیا تو وانڈا اچھل کر سوئنگ پول کے وسط میں جاگری۔ اُس نے آنکھیں کھولیں تو اسے کچھ نظر نہیں آیا۔ وہ زیر آب تھی اور آبی میک آپ آنکھ کے اندر گھس کر تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔ وہ ہر شکل ہاتھ پیر مل کر ایک بار پھر کنارے اور پھر گنگر پاتھ پہنچ گئی۔

”کاغذات کہاں ہیں خانم؟“ ٹائیگر نے پھر وہی سوال کیا۔ وہ مسکرا، ادا تھا۔ ٹیگر یہ مسکراہٹ بہت سفاکانہ تھی۔ اُس میں محبت کے نرم و گرم لطیف جذباتوں کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ یہ عجیب کی نہیں قاتل کی مسکراہٹ تھی۔

”میرے بریٹ کس میں؟“ وانڈا نے ٹائیگر کے تیور بھانپ کر اُگل دیا۔ اب وہ ڈھاکر رہی تھی کہ فیڈرک یہاں آجائے۔ ٹائیگر اسے غمخوڑے لگا۔ بریٹ کس اندر دروازے کے پاس ہی رکھا ہے۔ ”وہ بوکھلا کر بولی تو ٹائیگر اگلے ہی لمحے اسے پیر سے پھر نیچے کی طرف دھکا دے کر دروازے کی طرف

ہولناک اور اسرار ماحول میں جنم لینے والی ایک حقیقت جو کھلتی بن گئی

ایک آشفست حل کی داستان عبرت جسے قانون نے جرم بنادیا

رقص ابلیس

انوار صدیقی

قیمت: 150/-

ناشر: مکتبہ الفکر پرائیویٹ

اردو بازار لاہور

دو ایک کے فرق سے تہذیبی تجویز مسرد کی جاتی ہے۔

چلا گیا اس بار وانڈا کے پیر سوئنگ پول کے فرش کو چھونے لگے۔ اُس نے ٹیگر کو اوپر اُٹھنے کی کوشش کی اور جب سطح آب پر نمودار ہوئی تو وہ ڈھنسی جاں کاغذات کا پلندا بھلے ہوئے مکان سے نکل کر پول کی طرف آ رہا تھا۔

”ٹھیک ہے؟“ ٹائیگر نے سر ہلا کر کہا۔ ”وہی کاغذات ہیں تم نے ان کی نقول کہاں تیار کی تھیں؟“

”فٹ... فیڈرک ہی نے کاپیاں بنوائی تھیں۔“ وانڈا نے فوراً جواب دیا۔

”کتنی؟“

”اس کا مجھے علم نہیں۔ اُس نے مجھے اصل سمیت نو کاپیاں دی تھیں۔“

”پریس ریلیز تیار ہو گئی ہوگی۔ وہ کہاں ہے؟“

”نہیں؟“ وانڈا نے نفی میں سر ہلایا۔

”میں پریس سے زبانی بات کرتی ہوں اور...“ اچانک ہی وانڈا میں جانے کہاں سے جرات آ گئی۔ ”آج بھی زبانی بات کروں گی۔“

”اب نہیں کرو گی؟“ وہ پھر مسکراتے لگا۔ اُس نے ایک بار پھر وانڈا کو زیر آب غوطہ دیا اور لان کے قریب اس اوول کی طرف بڑھ گیا، جو تقریبات میں کھانے گرم کرنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اُس نے ایک لڑک سوچ کلاش کر کے اُسے آن کیا۔ تندر و کادر وازہ کھولا کاغذات اس میں ڈالے اور پھر انہیں جلی ہوا دیکھتا رہا۔ چند سیکنڈ بعد ہی اوول میں کاغذوں کی راکھ جمع ہو گئی۔ ٹائیگر نے اوول کو پاٹی پر کر کے دروازہ بند کر دیا۔ جب وہ پلٹا تو وانڈا اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔

اس وقت اگر وانڈا خود کو آئینے میں دیکھ لیتی تو... نہامت اور احساس کرسی سے اسی سوئنگ پول میں ڈوب کر مر جاتی۔ اُس کے جسم کا گوشت لٹکا ہوا تھا کیونکہ قیمتی تیل پانی نے دھو دیا تھا۔ اُس کے بال سستی کی طرح پھول رہے تھے۔ آنکھیں بے رونق تھیں، معنوی پلین آرتھری تھیں۔

... اور اُس کے ہاتھ میں پستول چمک رہا تھا۔

”خبیث... مزدور...“ وہ طنز کر بولی۔

”بالکل سچی میں نے ایک فلم میں بھی دیکھا تھا۔“ ٹائیگر نے قہقہہ لگا کر کہا۔

”اب حقیقی زندگی میں آخری بار دیکھ لو... اس طرح؟“ وانڈا نے پستول دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنی دائیں آنکھ کی سیدھ میں کر لیا، نال کارٹ ٹائیگر کی طرف تھا۔ اس تم مر جاؤ۔ وہ دانت پیس کر بولی۔ بلی پر اس کا دباؤ بڑھ گیا لیکن اس سے قبل ہی ٹائیگر کے ہاتھ میں موجود راڈ نال میں داخل ہوئی، پھر گولی پنی گولی راڈ سے ٹکرا کر خاف سمت میں پکی اور وانڈا کے چہرے میں گھس گئی۔ وہ دھمکائی اور پھر پانی میں ڈھس گئی۔ راڈ اب بھی پستول کی نال میں تھی اور پستول اب بھی وانڈا کے ہاتھ میں تھا، لیکن وانڈا سر رہی تھی۔

یکہ ہی دیر بعد پستول اور راڈ پانی میں ڈوب گئے لیکن وانڈا کی لاش آنکھوں سے ٹائیگر کو غمخوڑی رہی۔

”گھنٹا کتابت کا باعث بھی ہو سکتی تھی، لیکن ایسا نہ ہوا کیونکہ اوشان دنیا کی سب سے اہم ترین شخصیت کے بارے میں اُس سے بات کر رہا تھا... اور وہ شخصیت خود ریڈرکس کی اپنی تھی۔“

”لیکن تمہارے بعض پروگراموں میں تشدد بہت زیادہ ہوتا ہے ریڈرکس؟“ اوشان نے اچانک ہی تنقیدی انداز میں کہا۔

”مثال کے طور پر؟“ اداکار حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ اُس علم نہ تھا کہ اوشان کس بات کو تشدد کہہ رہا تھا۔

”ایک قسم میں نہیں نے تمہارے ٹھیس مارا تھا۔“

”اوہ... وہ...“ ریڈرکس نے سکون کا سانس لیا۔

”وہ تم بہت اچھے اداکار ہو؟“ اوشان نے سر ہلا کر کہا۔

”میں جس علاقے سے آیا ہوں وہاں تمہارا بے حد احترام کیا جاسکتا تھا۔“

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ریڈرکس نے کس کے ہیکر ریسور اٹھا لیا۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز کسی اجنبی عورت کی تھی، ہرف کی طرح سرد... لیجے میں قومیت کا کوئی تاثر نہ تھا۔ ”میں اس وانڈا کی طرف سے بول رہی ہوں، تم کو جس بیٹ پر تمہاں کو لے جانا ہے وہ تیار ہے۔ اب تم اسے وٹاں لے جا سکتے ہو یہ سیٹ میں بلند ٹیگ کے اندر آخری سرے پر ہے۔“ اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔

”کمال ہے؟“ ریڈرکس نے ٹیلی فون ریسور رکھتے ہوئے اوشان سے کہا۔ یہ عورتیں کہیں بھی بیجا نہیں جھوڑیں لے شہر میں تو ٹیلی فون کالز کا اتنا تاندھ جاتا ہے۔

”نئے شہر وہاں میں بھی خرابی ہوتی ہے،“ اوشان نے نیچے المینا سے جواب دیا۔ اس نے کہا جاتا ہے کہ اُسی اپنے گھر میں مظن رہتا ہے، وہاں اسے اپنے اوپر قابو بھی رہتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح تمہیں اپنے رقص پر قابو ہے۔“

”رقص؟“ ریڈرکس اسے متحہا کر پوچھنے کی طرح دیکھنے لگا۔

”ہاں کر لے رقص کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔“

”مگر کر لے تو دنیا کا سب سے ہلک فنی ہے مسٹر اوشان۔“

”اگر یہ بات میرا بیٹا کہتا تو شاید میں برواشت نہیں کر پاتا۔“ اوشان نے مذہب کا جواب دیا۔ لیکن یہ بات تم جیسے عزیز منہ شخص نے کہی ہے۔ اس لیے برواشت کرنا بہل۔“

”اس میں برائی کیا ہے؟“

”یہی کہ قوت کی رہنمائی کے سوا کچھ اور نہیں سکھا سکتا۔“

اوشان نے جواب دیا یہ اس طرح ہے ایک عام سی ورزش ہے جبکہ فن تخلیق ہو سکتا ہے۔ ایسا تخلیق فن ہو تو انائی اور قوت کی غیر موجودگی میں قوت اور توانائی پیدا کرتا ہے۔
”اور کنگھو؟“

اوشان ہنس پڑا۔ تمہیں نام تو سب معلوم ہیں لیکن سب سے بڑا نام نہیں معلوم۔ سب سے بڑے آرٹ کا نام سنا جو ہے۔ باقی سب کچھ کو آرٹ کہتے ہیں۔

”میں نے پہلے بھی یہ نام نہیں سنا۔“
”کیونکہ تم ایک اچھے آدمی ہو اور تمہیں نرس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ لہذا میں تمہیں سنا جو کے بارے میں بتاؤں گا۔ یہ کہتے ہوئے اوشان نے کلائی کا ایک تختہ اٹھا رکھ کر دیکھ دیا۔ اسے اس طرح پکڑے رہنا۔ اس نے ادا کار کو ہدایت دی۔ اگر اس وقت کوئی ریڈر کسی کو دیکھ لے گا تو یہی کہنا کہ انائی کو نشانہ بننے کو لیے کھڑی ہے۔“

”اب تم سنا جو کا فن دیکھو“ یہ کہتے ہوئے اوشان نے ہاتھ اٹھا کر اس سے بلند کیا اور مزید زیادہ آہستگی سے اسے نیچے لائے لگا۔ پتیلی کی لکڑی کے سے کلائی پر لگی۔ پتیلی نے رڑوں کے نیچے کو کاٹتے ہوئے نور نگاہ اور پھر ہاتھ کلائی کے نیچے میں سے اس طرح گزرتے لگا جیسے مٹھن میں سے چاقو گزر رہی ہو۔ ہاتھ رکھ کر ان کی انگلیوں کے قریب سے گزرا تو رکھ کر ان کی سامنے ہوا۔ اگلے ہی لمحے خستہ بالکل درمیان سے اس طرح کٹ چکا تھا جیسے آری مشین سے کاٹا گیا ہو۔ ریڈر کسی کی حالت دیدی تھی۔ اس نے بغور کئے ہوئے تنہ کو دیکھا اب اس کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں بھی لرز رہی تھیں۔

”سنا جو کے فن کا ایک انداز تھا۔ اوشان نے منکارتے ہوئے کہا۔“

”تمہیں کیسوں کا؟“
”مزدور سیکنڈ لیگ ریمانڈنٹ کے ہونے کو بھلا آج کل تمہارے پاس وقت نہیں اور اس فن کو سیکھنے کے لیے ساری عمر اس کے نام کی ہوئی ہے۔ دیے اسے اس مظاہرے کو اپنے لیے میری طرف سے تحفہ سمجھنا۔ آخر تم نے بھی تو مجھے دستخط شدہ تصویر دی تھی۔“

*

یہ کسی سوئے ہوئے شراب خانے کا سیٹ تھا۔ بار کی کئی جہیں موجود تھیں۔ چار گول میزوں پر ایک ایک طرف پڑی

کئی تانی نہیں۔ اس کے دونوں ہاتھ اتنی تیزی سے حرکت میں آئے کہ وہ محض دھماہی لگے۔ اس نے دونوں ریڈروں سے گولی چلا دی۔ اس کا نشانہ اوشان تھا جو اس سے محض نوٹ دور اسی کی طرف رخ کیے ہوئے کھڑا تھا۔

”ٹیکس نے ٹائیکر کو گولی اسٹوڈیو کے گیٹ پر ہی اتار دیا۔ وہاں اسے جو چیز سب سے پہلے نظر آئی وہ بولا کر تھا۔ دوسری چیز ایک گولف کارٹ تھی جس میں ایک نوجوان کچھ سامان رکھ رہا تھا۔ ٹائیکر نے اس کی ڈرائیونگ سیٹ منجالتے میں ذرا بھی تاخیر نہ کی۔“

”ارے۔۔۔ زکو۔۔۔ زکو۔۔۔“ جو کھڑا چلا اٹھا، لیکن ٹائیکر نے محض ہاتھ ہلکا کر دیا کہ پھر چار گولے ایک نشانہ کی شکل نظر آئی۔ یہ شخص بہت آہستہ آہستہ چلتا ہوا سر جھٹک رہا تھا۔

”اوشان کہاں ہے؟ ٹائیکر نے گانڈی اس کے قریب روکے ہوئے کہا۔“

”بھاگ جاؤ! ریڈر کسی نے فیصلے انداز میں کہنا نہیں سنا جو جاتا ہوں۔“

تب ہی ٹائیکر نے گولف کارٹ کا اگلا بصر ہاتھ میں لے کر اس کے دو کونے کے درمیان سے کیا سنا جو ایتنا ہوتا ہے؟ اس نے غر کر پوچھا۔ رکھنے کے فائبر گلاس کے ٹکڑے دیکھے اور پھر ایک طویل سانس لے کر بولا۔

”وہ اندر ہے۔“

ٹائیکر نے فوراً ہی ریڈر کسی کی بتائی ہوئی سمت میں قدم اٹھا دیے اور رکھ کر اس فیصلے پہنچ گیا کہ اب وائڈ آوازہ بکری کرے اور کہ وہ واپس ضرور چلے گا۔

عمارت میں گھسے ہی ٹائیکر نے گولیاں چلنے کی آوازیں سنیں اور پھر وہ آواز کی سمت بک گیا۔

”ڈگ۔۔۔ خیزلو۔۔۔“ اے اوشان کی مکار سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیکر فرش پر لیٹ کر کسی تیز رفتار رولر کی مانند فرش پر رگے ہوئے ایک بڑے کرپٹ کی طرف زنجار گیا۔ چند لمحوں قبل وہ جہاں تھا وہیں دو گولیاں آگ لگیں۔

”اگلا نشانہ تم ہو گئے شہزادہ! آئے فیدرک کی آواز سنائی دی۔ میں پہلے اس پوڑے کا نقشہ تمام کروں گا۔“

”یہ باتی بہت ہے۔ اوشان نے شکوہ کیا۔ ٹائیکر نے

کرپٹ کے صومرا میں سے تھما کر دیکھا۔ اس وقت فیدرک اوشان پر مزید دو گولیاں چلا چکا تھا۔ اوشان بظاہر ابھی جنگ پر مسکت کھڑا تھا پھر اس کی سر ڈرا سی ہلی اور گولیاں اس کے پیادے کے قریب سے اُڑتی چھوٹی ہوئی گزر گئیں۔ دونوں ریڈروں کو خالی ہو گئے۔

”اب میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے تباہ کروں گا۔ فیدرک نے اپنے خاص بیچے میں کہا۔ اس نے دونوں ریڈروں پر ڈال دیے اور آہستہ آہستہ اوشان کی طرف بڑھنے لگا۔ اوشان نے اس بار بھی پرانی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے دائرے کی شکل میں اس کے گرد گولیاں فروغ کر دیا۔ وہ غیر محسوس طور پر فیدرک کو ٹائیکر سے دور سے جا رہا تھا۔ مگر فیدرک کا عقب ٹائیکر کے حملے کے لیے کھلا ہے۔

ٹائیکر اب تیزی سے حرکت کرنے لگا۔ اسے اسے فائبر فائنگ کا سنڈر نظر آیا تو اس نے اسے اتار مارا۔ سنڈر دائیں ہاتھ میں لے کر وہ پھر آگے بڑھنے لگا۔

اوشان دائرے کی شکل میں گھومتے ہوئے اب اس جگہ پہنچ چکا تھا جہاں فیدرک کے خالی ریڈروں پر پڑے ہوئے تھے۔ اگلے ہی لمحے دونوں ریڈروں اس کے ہاتھ میں تھے۔

”یہ خالی ہیں احمق! فیدرک نے اوشان پر نظر پڑ جانے رکھیں۔ آئے عقب کا خیال نہ تھا جہاں ٹائیکر اب صرف پانچ فٹ پیچھے تھا۔

”سنا جو کے لیے مکارہ ترین چیز بھی ہتھیار بن جاتی ہے۔ کاسٹ کیا کر کے گھیرا؟ اوشان نے کہا۔ تب ہی اس نے

دائیں ہاتھ والا ریڈرو اور اچھالا کر محض ایک فٹ بلند ہو کر کسی تیر کی طرح فیدرک کے پیٹ سے ٹکرا گیا، لیکن اوشان کو ناہوشی ہوئی۔ بواو کے ٹکراتے سے کسی قسم کی۔۔۔

اسپارنگ ٹنگ نہ ہوئی۔

”اس کے سرکٹ کنٹرول کریں اور میں فادر! ٹائیکر نے اپنی پوزیشن پر رہتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ اوشان خشک بیچے میں بولا۔ اگر تم نہیں بتاتے تو میں کسی اس حقیقت تک پہنچ نہیں پاتا کہ اس کے سرکٹ کنٹرول کریں اور میں۔“

”تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ فیدرک اوشان کی طرف ایک قدم اٹھا کر کہا۔ اب تمہارا خاتمہ قریب ہے پوڑے فیکار اتم جس طرح میری گولیاں سے نکلتے اس طرح مجھ

سے نہیں بچ سکو گے۔

”اور تم مجھ سے نہیں بچ سکو گے لوہے کے چنبرہ عقب سے ٹانگیں لے کر، ساتھ ہی سلتزر آپ سائنڈ ڈاؤن کریا۔ اسی لئے کیپٹن کی آواز سنائی دینے لگی۔ فیزکس کیمپ معمول کسی پھر کئی کی طرح ٹانگیں کی طرف پٹا۔ اسی لئے ٹانگیں سلتزر کا بزنل دیا۔ سلتزر سے نکلنے والی فوم فیزکس کے چہرے پر لگی۔ جلد ہی فیزکس کا چہرہ چمپ گیا۔ ادھر اوشان نے دوسرا ریلو اور جہلک شری کی طرح پھینکا اس مرتبہ اس نے فیزکس کے فائیں پیر کی ہنڈلی کا نشانہ لیا تھا۔

چار جلدوں میں مکمل سیٹ - 700 روپے

ناشر: مکتبہ القریش

اردو بازار لاہور

سے کر فیزکس پر پہلی پڑا۔ حتیٰ کہ مشین کے کمرے درجنوں مکملوں میں تقسیم ہو گئے۔

”بس کرو، اتنا کافی ہے“ اوشان نے بڑا سانس بنا کر کہا۔
”نہیں یہ یقین کر لینا چاہتا تھا کہ یہ میرا چکا ہے۔“ ٹانگیں نے کھڑی ایک طرف ڈالتے ہوئے کہا۔

”یہ میرا چکا ہے۔ ثابت یہ ہوا کہ خیمیں بھی مرجاتی ہیں“ اوشان نے پھر انداز میں اسے بتایا۔

”اسے ٹان اب بہرام کو بھی تو نکالتا ہے مثل قادر؟“
”یہ کوئی مسئلہ نہیں، اوشان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ واقعی خوش تھا کیونکہ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

اوشان نے اسپورٹس لائن کے ٹیلی فون سے ایک ٹیلی فون سے کال کر کے بہرام کو اسپتال کے کمرے سے نجات دلا دی۔ لائن واپس آئے ہوئے اس نے ٹانگیں سے کہا کہ وہ کسی ڈکان سے بائوٹر ڈم اسکیل خرید لائے۔ پھر کمرے میں آکر اس نے ٹانگیں کو ہدایت کی کہ وہ بہرام کو فون کرے۔ شہنشاہ اعظم سے کہنا کہ ایسا ہی ایک اسکیل منگو لے۔

ٹانگیں نے اسے اشارہ کیا کہ اسکیل آچکا ہے تو وہ بولا: ”اب شہنشاہ سے کہو کہ وہ اپنا وزن بتائے۔“

”ایک سو پینتالیس پونڈ“ ٹانگیں نے اسے بتایا۔

”اب شہنشاہ اعظم سے درخواست کرو کہ وہ اپنے اسپتال والے کوٹ کی جیبوں میں دس پونڈ وزن ڈال کر کمرے سے تشریف لے جائیں، اوشان جان بوجھ کر اسے احترام سے بول رہا تھا کیونکہ یہ بات اسے معلوم تھی کہ بہرام تک اس کی آواز جاری ہوگی۔ ٹانگیں نے یہ پیغام بھی آگے بڑھا دیا۔

”کیا یہ ترکیب کارگر رہے گی ٹانگیں؟“ اس بار بہرام نے پوچھ لیا۔

”کیوں نہیں؟ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ سنا جو کے ماسٹر کی ہدایت پر عمل کرنے والا کوئی شہنشاہ ہلاک نہیں ہوا۔“

”ٹھیک ہے۔ اگر ترکیب کارگر رہی تو پھر میں کمرے سے نکل کر تینوں فوراً فون کروں گا، اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ پھر وہ دونوں بھی کھنٹی بننے کے منتظر رہے۔ حتیٰ کہ کئی منٹ گزر گئے۔

”کمال ہے، ابھی تک بہرام نے فون نہیں کیا،“ ٹانگیں نے قہرے گھبراتے ہوئے انداز میں کہا۔

”نفلوں ہائیں مت کرو۔ اپنا وزن تو کرو،“ اوشان نے حکم دیا۔

”کیوں؟ کیا اس کمرے میں بھی نہیں ہے؟“
”اسکیل پر پتیر رکھو،“ اوشان نے حکم دیا تو ٹانگیں کو اسکیل پر کھڑا ہونا پڑا۔ اس کا وزن ایک سو پینتالیس پونڈ تھا۔

ایسی ٹوٹی ہوئی تھک رہی تھی کہ کھنٹی بج گئی۔

”یس“ ٹانگیں نے ہلک کر رینگنا شروع کیا۔

”نہیں نکل آیا ہوں،“ بہرام کے لیے یہی بشارت تھی۔

”مگر اب کیا کریں گے؟ کوئی ایسے فون نہیں چھوڑ سکتے۔“

”قادر“ ٹانگیں نے اوشان کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”چیت پوچھ رہے ہیں کہ اب کیا کریں؟“

”عظیم شہنشاہ سے درخواست کرو کہ وہ اپنے لیے ایک سو پینتالیس پونڈ کا وزن تیار کرائیں پھر تمہارے لیے ایک سو پینتالیس پونڈ والا اور میرے لیے 99 پونڈ کا وزن تیار کرایا جائے۔“ اوشان نے اوزان کو روک کر دیکھ کر کہا۔

جائے۔ دھماکے کی شدت سے بچنے کے لیے دور کھڑا رہنا بہت ضروری ہے۔

اگلی صبح بہرام نے فون کیا اور بتایا کہ سارا کام بخیر و خوبی انجام پایا۔ ”مگر وہ کوئی تباہی نہیں ہوئی تھی۔ کوئی نقصان نہیں ہوا کیونکہ ہم نے برابر والے تمام کمرے خالی کر لیے تھے۔ ہمارے ماہرین نے دھماکے کی آواز کے سہمے کمرے کی جو کوشش کی تھی، وہ بھی کامیاب رہی۔ ماسٹر کا شکر ہے اور کارنا ٹانگیں، بہرام نے بھر پور بیچے ہیں کہا۔

”سوری چیٹ...“ ٹانگیں نے اوشان کی طرف دیکھ کر کہا جو بیوی دیکھ رہا تھا۔ فی الوقت تو یہ ممکن نہیں وہ مصروف ہے۔ لیکن جو بیوی اسے فرصت ملی میں آپ کا یہ پیغام پہنچا دوں گا۔“

اسی دوپہر اس نے اوشان کو بہرام کی کامیابی کے بارے میں مطلع کیا تو اوشان محض سر ہلا کر رہ گیا۔

”تین آپ نے یہ اندازہ کس طرح لگایا تھا کہ دھماکا کام تینوں کے وزن کے برابر کا بوجھ کمرے میں داخل ہونے سے ہوگا۔“

”میں نے تو محض ایک ترکیب پر عمل کیا تھا۔ پندرہ انے زمانے میں صرف ہم وزن پہنچان ہی اٹھا رہے ہیں مقابلہ کرتے تھے۔“

”کیا میرے سوال کا صرف یہی جواب ہے مثل قادر؟“

”ہاں،“ اوشان نے تیز جواب مسکراتے ہوئے دیا۔

اگلے روز جب وہ ٹیلی فون سے روانہ ہوئے تھے تو ان کی گاڑی دوسری گاڑیوں کی ایک طویل قطار میں پھنس گئی۔ یہ قطار بہت آہستہ آہستہ رینگ رہی تھی۔ دن کا وقت ہونے کے باوجود تمام گاڑیوں کی جیڈ لائٹس کھلی ہوئی تھیں۔

”کیا مسئلہ ہے؟“ ٹانگیں نے کھڑکی سے سر نکال کر ایک راہ گیر سے پوچھا۔

”ٹریفک کیوں جام ہے؟“

”فائدہ اٹاؤ گے، جہازہ جارہا ہے۔“ راہ گیر نے اسے بتایا۔

ٹانگیں محض سر ہلا کر رہ گیا۔ اوشان نے عمیق نشست پر آنکھیں بند کر لی۔ اند کوئی دغا بڑھانے لگا۔

”لوٹیں چلنے کا ارادہ ہو رہا ہے مثل قادر؟“ تھوڑی دیر کے بعد ٹانگیں نے اوشان کو مخاطب کیا۔

”پھر؟“

”میں سوچ رہا ہوں کہ ایک چکر لگا ہی آؤں۔“

"اس سے تو بہتر ہے کہ کسی قدر کلاس ہوٹل کے ساتھ مل کر ہو اور اوشان نے برا سا منہ بنایا۔
"میں امریکہ کے خوبصورت شہروں کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔"

"تو پھر کوئی اور جگہ دے دو" اوشان نے مشورہ دیا۔
"لیکن ہٹل فادر کا رے گورڈر کم از کم میری جان تو نہیں نکلے گی، ٹائیگر نے جواب دیا۔
"یہ بھی قرب قیامت کی نشانیاں ہیں" اوشان نے

ایک گہری سانس لی "ورہ پہلے تو آدمی چلو بھر پانی میں ڈوب مارتا تھا۔"

"یہ صرف محاورہ ہے ہٹل فادر، ٹائیگر نے احتجاج کیا۔
"محاورہ ہی زندگی کا حصہ بنا کرتے ہیں میرے بچے؟"
اوشان نامحانہ انداز میں بولا "مجھے تو سنا بخوبی گزارا ہے ہوئے دن..."

"میں نے پوچھا تھا، سنا بخوبی نہیں، ٹائیگر نے فوراً دخل اندازی کی، کیونکہ اسے علم ہو گیا تھا کہ اب اسے ایک لمبی تقریر سننی پڑے گی۔

"اجازت اسی وقت ملے گی، جب مجھے وجہ بتاؤ گے؟"
اوشان ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔ اسے ٹائیگر کا لہجہ تو کتنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"وہاں ایک میراٹھن ریس ہو رہی ہے، میں اس میں شرکت کرنا چاہتا ہوں، ٹائیگر نے وجہ بتائی۔
"کیا دنیا بھر کے قاتل اس میں حصہ لے رہے ہیں؟..."

اوشان نے دیا فت کیا۔
"آپ میری توہین کر رہے ہیں ہٹل فادر، ٹائیگر فوراً بول اٹھا، آپ نے مجھے بھی ناخن مار دیا۔"

"قتل تو تم ہی کرتے ہو..." اوشان نے جملہ ضرورع کیا لیکن ٹائیگر پھر بول پڑا۔
"لیکن یہ کاری لائنس اور آپ کی آشیرداد کے ساتھ...

...آپ کی وجہ سے ہی تو میں موت کا ہر کارہ ہوں۔"
"مکمل لگانے کی ضرورت نہیں۔ اوشان نے اسے مزید بولنے سے روک دیا۔ "ایسا نہ ہو کہ اس کی بھی قدرت ہو جائے اور ہمیں سونے کی بجائے مکمل سنا جو..."

"ہوسن ہٹل فادر؟ ٹائیگر نے پھر یاد دلایا۔
"اگر اب تم نے مجھے ٹوکا تو بوسٹن جانے کی اجازت

ہرگز نہیں ملے گی، اوشان تیز لہجے میں بولا۔ "آؤ میں تمہیں مکمل اور سنا بخوبی کے انٹی ریشے کی داستان سناؤں۔"
ٹائیگر اب دم سادھے بیٹھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب کئی محنتوں تک اسے اوشان کا کچھ سنا ہونا پڑے گا۔

۷۷
"مرنے کو تو کوئی بھی مر سکتا ہے، لیکن زیادہ عمدہ بات یہ ہے کہ ابھی موت مر جائے۔" یہ الفاظ ڈاکٹر ولیم ویسٹ ہیکس کے جھوٹے دی اسکین پر ادا کرتا ہوا نظر آ رہا تھا اور خود بھی ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا اس فلسفیانہ جملے سے غفلت ہو رہا تھا۔

یہی ٹی وی کے آئینے میں اچھوٹے اسکین پر اس کے نظریاتی عکس کے ہونٹوں پر بخون کا ایک قطرہ نظر آیا، جو بتدریج واضح ہوتا گیا اس کی سرخی نمایاں ہوتی چلی گئی۔

اس کی لاش ایک روشن بیابان میں پڑی ہوئی تھی اور یونیورسٹی کے صدر کی سٹاک آنکھیں ٹی وی پر نظر آ رہی تھیں۔
"فیکٹی کے دوسرے افراد بھی سر جھکا کرے ہوئے قریب کھڑے تھے۔

"ہم نے آج تک ڈاکٹر ولیم کی ملاحتیوں کا احساس ہی نہ کیا۔" منوم لہجے میں یہ بات کہنے والا ڈوڈی ڈوڈی ڈاکٹر آف کالج انٹیرز تھا۔ اس نے اپنی سسکی پر مشکل منطقی اور پھر سر ہلاتے ہوئے کہا: "میں آج تک اس کی ملاحتیوں کا ادراک نہیں تھا، ہم اسے عام سائزیشن سمجھتے رہے ایسا

فرزیشن جو بازار میں بآسانی دستیاب ہوتا ہے۔"
جینٹ ہٹل دیے بھی اسکین پر نظر آ رہی تھی۔ اس کے بال ہیشکی طرح منہ پر نظر آ رہے تھے۔ اس نے قد سے

پرست بلاؤز پہن رکھا تھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی۔ اس کا بھلہ پھر اجماع اسکین پر بھی دلکش نظر آ رہا تھا۔ اور دم توڑتا ہوا ولیم اب بھی اس کے قریب کو

ترب رہا تھا۔ تب ہی آج ڈوڈی یونیورسٹی کا عکس دھڑلانے لگا۔ خون کی سرخی ختم ہوئی، منظر بدل گیا ایک بڑبڑم کا منظر سامنے آیا، جس میں ڈاکٹر ولیم اکونٹ جیکٹ پہنے ہوئے پیپر بڈ کے ساتھ دروازے پر دستک کھڑا تھا۔

اس وقت وہ جس بڑبڑم میں بیٹھا تھا۔ اسکین پر ہو ہو رہا تھا۔ یہ کمرہ نظر آتا تھا فرق صوف سے تھا، اس وقت ولیم کی کنپٹیوں پر ایک نوڈ ٹیپ لگے ہوئے تھے جن کی تاریکی ٹی وی اسکین سے منسلک تھیں۔

حسین دلریا، انصر شوخ، دلکش شاملا اور جاندار

جینٹ اسکین پر برقی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی، جسے ولیم نے فوراً اپنی آنکھوں میں لیا اور وی کیا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ تب ہی اچانک پھر دستک کی آواز سنائی دی۔ اس بار آواز ٹی وی سے نہیں محبت سے آئی تھی اور مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

"اگر تم نے دروازہ نہیں کھولا تو میں چلی جاؤں گی یا یہ کسی عورت کی آواز تھی اور ولیم کو علم تھا، یہ دستک دینے والی جینٹ ہی ہے اس نے فوراً منکر احتیاط کے ساتھ

ایک دوڑ پڑا۔ تاروں کو ٹی وی کے اندر چھپا دیا۔ ابی آگیا۔ اس نے جواب دینے میں تاخیر نہیں کی۔ پیچھے سے تینوں آگیا کہ بیٹی، ایک بلی قمیص ڈالی اور بال ٹیک کرنے لگا۔

"دروازہ کھول رہے ہو یا نہیں؟ ولیم؟" جینٹ نے جھکی کہیں لہجے میں پوچھا۔
"آگیا وہ آخر شیو فوش گاؤں پر مل کر بہت مسکراتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"شرٹ کے کپڑے تو گولو یا جینٹ نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ "تم نے کپڑے یقیناً ابھی پہنے ہیں اور اس کمرے کی حالت تو دیکھو، کتنا غلیظ ہو رہا ہے۔ میں یہاں ایک منٹ بھی نہیں بیٹھ سکتی تمہیں یہاں سے نفٹ دینا بہت ناگوار ہے۔"

"تم صرف اس وجہ سے یہ ناگواری برداشت کرنے پر مجبور ہو کر مجھے ایسے اداکٹ میں آنے نہیں دیتیں۔"
"اب تم سارا الزام مجھ پر لگا رہے ہو۔ یہ تمہاری پڑائی

عادت ہے۔" جینٹ نے کہا۔ وہ اپنے ٹی وی کے عکس کی طرح واقعی کسی بچوں کی مانند سرتوڑا نہ تھی صاف ظاہر تھا کہ اسے خود بھی اپنے شے کا بڑا احساس ہے۔ وہ پہلے بلاؤز اور اسکرٹ میں ملیں تھی۔

"یہ پہلی قمیص آتا رہو، یہ سر جھٹک کر ایک ادا سے بولی یہ ورنہ لوگ ہمیں چڑواں سمجھیں گے۔"
"یہ لو..." ولیم نے قمیص اتار کر کھلی الماری میں چھپا دی۔

اچانک ہی جینٹ کی نظر اسکین پر پڑ گئی۔ وہ واقعتاً اچھل پڑی یہ کیا ہے؟ وہ اسکین پر بالکل جھک گئی۔
"یہ... یہ تو میری تصویر ہے؟ غریبان... تم گندے آدمی ہو... تم نے میری بے خبری میں یہ تصویر اتار کر یہاں لگا دی ہے؟"

"نہیں اس میں میرا کوئی قصور نہیں ڈارنگ! اپنی وی

فلم نہیں۔ اسے ٹی وی فلم کہہ سکتی ہو لیکن ٹی وی والے نہیں دکھا رہے ہیں۔"

جینٹ کو اپنا سراپا بہت اچھا لگا، لیکن اس تصویر میں بڑی بات یہ تھی کہ اس کے ساتھ ولیم بھی نظر آ رہا تھا۔ "تم نے خود کو تصویر میں کرنے کے لیے جعل سازی کی ہے وہی۔"

جینٹ نے گھور کر اسے دیکھ لیا۔
"ہرگز نہیں ڈرنا؟ ڈاکٹر ولیم مضطرب انداز میں اپنے گھٹے ہچانے لگا۔

"تب پھر تم نے کوئی ایسا آلا راجا کر لیا ہے، جس سے تم دوسروں کے خلیہ کا نا بجا رلیے رہتے ہو؟" جینٹ اب قدرے بے چسپی لگ رہی تھی۔

"تمہیں ڈارنگ؟" اس بار وہ مسکرا کر بولا "میں تمہیں ایک اشارہ دے سکتا ہوں، لیکن تم مجھ نہیں سکو گی، پھر جب اس نے بتانے سے گریز کیا تو جینٹ نے اسے دھکی دیا وہ خود کو ہاتھ لگانے نہیں دے گی۔ اس پر ولیم گھبرا کر اسے

تفصیلات بتانے لگا۔
"سنو؟" اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "داخل سنگلز پر کام کرتا ہے۔ یہ برقی اشارے ہوتے ہیں، لیکن

ٹی وی اسکین کے اشاروں سے متعلق ہوتے ہیں۔ ذہن تصورات اور پیکچر کو سمجھ دیتا ہے۔ مالے بیکر ہوتے ہیں جو انسان اپنے تصورات میں دیکھتا ہے جبکہ ٹیلی ویژن جو بیکر پیش کرتا ہے، وہ لائٹ و لوجیا الفاظ دیگر حقیقت سے لے جاتے ہیں۔ میری اس ایجاد کا مقصد بھی خیالات

اور پیکچر کو ایکٹو ایکٹو یک جہ میں بدل کر ٹی وی پر چلانا ہے۔ اس کے لیے ٹی وی کی عام سی سبب کام کرتی ہے، لیکن فلم ٹی وی اسٹیشن کے کسی پوسٹر نے نہیں بلکہ ذہن کے سگنل سے چلتی ہے۔ مختصر یہ کہ اس ایجاد کے اندر ٹی وی پر وہی کچھ

دیکھ سکو گی، جو تمہارے ذہن میں ہے۔ یہ کہتے ہوئے ولیم نے جینٹ کا ہاتھ بلا سٹنگ کپڑے پر رکھا، جو گرم ہو رہا تھا۔
"یہ اصل چیز ہے..." برائیسٹر وہ سینہ پھٹا کر بولا۔ اس کے بعد اس نے جینٹ کا ہاتھ الیکٹروڈز پر رکھا۔ یہ چیز

سر پر لگا دی جاتی ہے اور وہی سنگلز آٹھاتی ہے۔ اس طرح ذہن سے ملنے والا سنگل پہلے الیکٹروڈز میں جاتا ہے اور پھر اس سے گزرتا ہوا اسکین پر صاف اور واضح تصویر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔"

”تمہیں اسکین پر فحش فلمیں دکھانے کی اجازت نہیں ملے گی جینٹ نے سر جھٹک کر کہا۔“

”تم بھی یہ نہیں یہ شکل ابویوز پر نہیں جائیں گے صرف اس تارے کی وی تک جیجیوں گے۔“ وہیم نے تارو دکھانے پڑے سمجھایا۔

”پھر بھی... تم نے فحش تصویر سناکت کر رکھی ہے۔“ جینٹ نے پٹلا کر بولی۔ ویسے اس رات اس نے وائی ویم کو قرب نہیں آنے دیا۔ وہ تو اس نے وی کی بارے میں سوچتی رہی۔ ویم اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکا۔

لیکن جب وہ اپنے اپارٹمنٹ پہنچی تو وہاں ہاتھ لگانے والا موجود تھا۔ جس کو جینٹ نے کئی ماہ سے کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔ وہ اپارٹمنٹ پہنچی تو اس شخص نے جینٹ کو لپٹا کھسکنا شروع کر دیا۔ اس کی چٹکیاں لیں... وہ ڈونا لڈ تھا جو اسے دیر سے آنے پر سزا دے رہا تھا۔

”تم اس گدھے پر ونے کے ساتھ وقت برباد کر رہی تھیں اور میں یہاں انتظار کر رہا تھا۔“ ڈونا لڈ نے اس کے شانے پر چٹکی لے کر غصیلے انداز میں کہا، ”تم دونوں اتنی دیر کیا کرتے رہے؟“

”میں نے بتایا نا وہ فرش پر پڑے ہوئے بیڑے کی پانچ خالی ڈبے اٹھائی ہوئی بولی۔“ میں صرف اس وجہ سے جتنی جتنی کہ شاید اس سے کچھ رقم مل جائے۔“

”تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ وہ تمہیں روکنا چاہتا تھا؟“

”نہیں، جینٹ کھل کھلا کر نہیں پڑی۔“ وہ صرف چھو کر دیکھتا ہے اور آج شب تو میں نے اسے جھوٹے کی بھی... اجازت نہیں دی۔“

”آئندہ بھی مدت دینا، ڈونا لڈ نے درشت لہجے میں کہا۔“ مجھے یہ پسند نہیں کہ میری رکھیں کسی اور کی گود میں ہو۔“

جینٹ ڈونا لڈ سے اچھی طرح واقف تھی۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ ڈونا لڈ کس باسکو ۳۳ سربترہ کر فائر ہو چکا ہے اور ۱۹ مرتبہ اسے عدالت نے ناکافی ثبوت کی بنا پر بری کیا ہے۔ وہ دیکھتا رہا۔ جینٹ کہہ صاف کرتی رہی اور جب بیڑے صاف ہو گیا تو ڈونا لڈ نے مزید انتظار نہیں کیا۔

اس کے سوجانے کے بعد بھی جینٹ سوچتی رہی ابھی

تک ڈاکٹر ویم کی مشین اس کے اعصاب پر سوار تھی اس نے اس بارے میں ڈونا لڈ کو بتانے کا فیصلہ کیا اور اسے آشنا دیا۔

”کیا بات ہے؟“ ڈونا لڈ پھر غرائے لگا۔ اس نے نیلیاں ہاتھ جینٹ کے کان پر رسد کیا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ چلانے لگی۔ لہذا ڈونا لڈ نے ایک اور تھپڑ مارا لیکن جینٹ اور زور زور سے چلانے لگی۔ تب ڈونا لڈ کو آٹھ کر پٹشنا پڑا۔ ٹھیک ہے، میں تمہاری بات سن کر فٹ کا...

بشرطیکہ تم میرے کمر آؤ۔“

جینٹ کے لیے یہ شرط غیر معمولی ذہنی تھی۔ وہ بیڑے آئی اور پھر اس نے ڈونا لڈ کو ایسے ہی وی کے بارے میں بتایا جس کی اسکین پر سوچیں نظر آتی تھیں۔

”کیسی سوچیں؟“

”ہر قسم کی... گندی سے گندی...“

اب ڈونا لڈ پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ قابل اعتراض مناظر بھی۔“

”ہاں؟ جینٹ مسکراتے لگی۔“

”راکیل دلش... موفیہ دلین کے ساتھ؟“

”ہاں۔ برٹ ریٹائرڈ رابرٹ ریڈ فورڈ کے ساتھ...“

جینٹ نے فوراً اپنے مطلب کی بات کی۔

”اور... اور... میڈونا کے ساتھ...“

”ہاں... کلنٹن الیٹ ووڈ، ہال نیوٹن... کسی کے بھی ملنے۔“

جینٹ کے اس جواب پر ڈونا لڈ کو ہجر غصہ آیا کیونکہ اسے اب کسی ایروائی کا نام یاد نہیں آیا لیکن اس نے جینٹ سے کہا کہ وہ اسے تمام تفصیلات بتائے اس وقت اس کے ذہن میں صرف ایک بات تھی اور وہ یہ کہ اس طرح بہت دولت کماتا تھا۔

اور جب اس نے تک بروکر سے اس کی شین کاڈ کر لیا تو اس کا خوش دیدی تھا۔ دنیا کی سب سے آسان پروٹیکشن ہو گئی وہ۔“

”لیکن فروخت نہیں ہو سکے گی۔“ بروکر نے دو ٹوک انداز میں جواب دیا اس نے بروکر کو ہلکیا بولی شروع کر دی لیکن بروکر کو معلوم تھا کہ ڈونا لڈ کس اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اب تیرے لیے جاؤ نہیں۔“ بروکر نے کہا۔ ”ورڈ محض ایک ٹارو کے کہ تمہاری ہڈیاں تیز اور دونوں گاہ۔“

ڈونا لڈ مایوس ہو کر تیز اسٹینڈ پر کھڑا ہو گیا تاکہ اگر کوئی انداز

فریڈ نے اسے ایک ڈالر نکالے تو وہ اس سے نوٹ بھیجنے کو روک کر ہو جانے اس کا گروہ سراسر طرح ہوتا تھا۔ یہاں کامیابی حاصل کرنے کے بعد چائے پینے کے لیے ایک ریسٹوران میں گھس گیا اس نے جویر منتخب کی اس کی ابھی صفائی نہیں ہوئی تھی اور ہاتھ والا گاہک ٹینچن پر ۲۳ سینٹ چھوڑ گیا تھا۔ ڈونا لڈ اس نے یہ ۲۳ سینٹ جیب میں رکھ کر چائے پینے کا ارادہ ترک کر دیا وہ چوٹ سے نکلا تو ایک سیاہ کیڈ لاک ہاٹھ کر لی اور دو ٹوٹی ڈونا لڈ ہی کو گھور رہے تھے۔ ان کے جیب سے ساٹ تھے۔ ان پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ ان کی جیبوں کے اچھا روناخ تھے اور جیروں پر مسکراہٹ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

جونہی ڈونا لڈ نے قدم بڑھائے کیڈ لاک اس کے بالکل قریب آئی۔ وہیں اس کی آواز آئی۔ اس میں سے ایک شخص نے خشتہ لہجے میں جھم دیا۔

”مم... مم... کچھ بھی تو نہیں کیا؟“ ڈونا لڈ پھر ایک ڈر نیوٹ سیٹ پر موجود گوریل نے ناخنوں نے اسے گھورا تو وہ بے چون چڑی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اب سینٹ نوٹس پر اسے سیسپی کے متواتر تڑپ پر دوڑنے کی جھلک اچھا رہی۔ ڈونا لڈ نے گئی پر کوئی میری تھا جہاں ایک سفید بوٹ پاٹرس سے بندھی ہوئی تھی۔

”میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔“ ڈونا لڈ نے اترنے سے قبل پھر صفائی پیش کرنی چاہی لیکن ڈر نیوٹ نے اشارے سے اسے ٹینگ پینک کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اور ایک موٹے غصے نے اسے راہداری کی طرف چلنے کا اشارہ کیا تو ڈونا لڈ نے پھر صفائی پیش کرنا چاہی لیکن موٹے نے اسے یہ کہہ کر خاتوش کر دیا کہ صرف بگڑے۔ اب یہاں ڈونا لڈ کی ناگہانیں کاٹنے کی تھیں۔ اسے ایک کسے تک لایا گیا اور جب اندر جا کر اس نے موٹے پر بیٹھے ہوئے غصے کو دیکھی تو وہ خیر خیر کاٹنے لگا۔ اسے پھر لایا۔ اس کو اچانک ہی احساس ہوا کہ وہ ہمت کی طرف دیکھ رہا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بیٹھے کے مل لیتا ہوا ہے۔ کوئی اسے پال پالا رہا تھا۔

پانی پلانے والا عام آدمی نہیں... ڈونا لڈ اسے ماسیلو خود تھا۔

”خداوند! ڈونا لڈ اسے ماسیلو کو اتنے قریب دیکھ کر اس کی گھسی بندھ گئی تھی۔ اس نے ڈونا کو پہلی بار لیڈ پر عدالت کے سامنے دیکھا تھا جہاں درجنوں وکیل اسے گھرے ہوئے

تھے اور ڈونا اخباری نمائندوں کے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہا تھا۔

وئی تقری بال۔ پتلی کی ناک... گھر سے رنگ دار ہو... سیاہ عجبیں اور اس وقت بھی انکھیں براہ راست ڈونا لڈ کو دیکھ رہی تھیں۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟“ ڈونا ماسیلو اس سے پوچھ رہا تھا۔

”جی ہاں۔ بیس مر...“ ڈونا لڈ کہہ پھرتا۔

”میں تمہاری آمد پر نرول سے سرگراں ہوں نا ماسیلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔“

”آپ... جیب چاہیں... جہاں چاہیں... میں پہنچ جاؤں گا جناب۔“

”تمہیں دیکھنا میرے لیے عرصہ اسے کم نہیں مسٹر سائو... معاف کرنا مسٹر سائو میں نہیں ڈونا لڈ کی بھوں گا۔ ڈونا نے اسے سباز دے کر اٹھایا پھر ایک شاندار آرام دہ موٹے پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد وہ اس کے لیے خود گلاس بنانے لگا۔ ڈونا لڈ کو تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔

ڈونا لڈ ماسیلو سے بے نیل۔ ک سڑک کا گلاس اس کی طرف بڑھا کر دوستانہ لہجے میں کہا۔ ”آج کے دھند میں ہر طرف خطرہ ہی نظر ہے۔“

”میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے آپ کے خلاف کوئی بات نہیں کہی مرے گلاس بنے ہوئے ڈونا لڈ کے ہاتھ کا پ رہے تھے۔“

”میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ڈونا لڈ ماسیلو پر شفقت انداز میں مسکرا کر لولا اور پھر اچانک ہی پیچیدہ ہو کر کہنے لگا۔ ”آج کے دور میں عزت والوں کے لیے باعزت زندگی گزارنا بھی مسئلہ ہے ڈونا لڈ اسے سمجھنے لگا کہ اس پر مجھے غصہ ہے۔ میں نہیں پناہ دیتا اپنا بھائی کہنے میں بہت فخر محسوس کروں گا۔“

تب ڈونا لڈ شروع ہو گیا۔ اس نے ماسیلو کو اپنی خدمات پیش کر دیں۔ کسی تیز اسٹینڈ کی کمانی کھٹنے سے ڈرائیواں اٹھا کر سنے تک کی خدمات...

”نہیں۔“ ڈونا ماسیلو نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ ”میرے کام میں... لی اچانک میں نہیں اتھرتے شین پر بھیج کر خطرے میں ڈالنا نہیں چاہتا۔“ ہاں۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کون سا لیڈ فروخت کرنے کے لیے بروکر کے پاس گئے تھے؟

ڈونا لڈ کی زبان کھٹی جی گئی۔

”یہ جینٹ کیسی اڑی ہے؟ کہاں رہتی ہے؟“ ڈونا نے پوچھا۔

"وہ" ڈوناڈ نے جینٹ کے بارے میں سب کچھ بتانے کے بعد بڑی عقادت سے کہا۔ "میں تو اسے ذرا بھی اہمیت نہیں دیتا۔ ڈوناڈ نے اس کو اب سے ڈون ماسیلو کو یقین ہو گیا کہ وہ محض ایک اسکٹ کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر نہیں لگائے گا۔ بلکہ جب ڈون اس کی حاصل کردہ معلومات سے مطمئن ہو کر اسے دروازے کی طرف لے کر چلا تو وہ اسے شاندار استقبال کی یقین دہانی کر رہا تھا۔ اس نے ڈوناڈ سے اپنی دو جگہ کاغذ دینے کے لیے اسے لوٹ پر ہی ایک شاندار گروہ فراہم کرنے کا حکم دیا۔ دو گروہ بھی ساتھ کر دیے اور یہ ہدایت کی کہ سڑ ڈوناڈ کے ہر لمحہ بلا تاخیر مل گیا جائے۔

ڈوناڈ تو اپنے سے باہر ہو گیا۔ پہلے اس نے کھانا کھا یا پھر شراب پی اور پھر دو لوگوں کو منگوا لیے۔ اس کے بعد اس نے تانہ ہوا میں چیل گدی کی خواہش ظاہر کی جو مسترد کر دی گئی۔ "آپ جو چاہتے ہیں۔ میں منگوا لیں سر، ایک خادم لے لیا۔" باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

پھر اس رات ڈوناڈ کو گہری نیند سے بہہ کر کے بتایا گیا کہ اب وہ تازہ ہوا میں نکل سکتا ہے لیکن جب ڈوناڈ نے سونے کی خواہش ظاہر کی تو اسے زبردستی اٹھا کر باہر لایا گیا۔ اس وقت صبح کے سو اچانک بچے نکلے۔ باہر گھپ اندھیرا تھا اسے ایک کار کی جھنکی سیٹ پر بٹھا لیا گیا اور پھر جب وہ سیٹ فون کی سرک پر آگے نکل گئے تو سب ہی اسے ممبریت کی روشنیاں نظر آئیں اسے گارے رات روایا گیا۔ اب وہ تنہا تھا۔

جینٹ کو یہاں دیکھ کر ڈوناڈ حیرت زدہ رہ گیا۔ اس نے پہلے رنگ کا پیرنٹ ڈریس پہن رکھا تھا چلا دوڑی میں نظر آ رہا تھا وہ آرام کر رہی تھی۔ ایک گروہ کے قریب... اور اس کے سر پر جینٹ کا ڈیسٹ نظر آ رہا تھا۔ جینٹ کی پہلی ڈوناڈ کے سر پر جینٹ لگائی گئی۔ سر جینٹ گیا اور جو جینٹ ڈوناڈ جینٹ روک پر گرا تو اس کا سر ایک بار پھر زور سے ٹکرایا۔

ڈون ماسیلو یہ منظر دیکھنے کے لیے یہاں موجود تھا اس وقت وہ نیو بارک جانے والے قطار سے جینٹ کو سوج رہا تھا کہ جینٹ میڈم ہیں اس کی رپورٹ کا کیسا شاندار تحریق قدم کیا جائے گا۔

۴۸

ٹائیگر محض یونیورسٹی میں رہا۔ یوگیا تھا وہ جیمز میرک کے قریب سے۔ یہاں میل کی اس دور میں تیسری مرتبہ گزرا تو

یہ اس کی فیس صرف ۵۰ سینٹ ہے۔
"پاروں؟"
"کیا آپ سینٹ کے لیے تیار ہیں؟" لڑکی نے سرجیکٹ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ہیں..."

"گڈ... میں جو وقت دوں گی اس کی فیس ۵۰ سینٹ ہے اور اس میں سینٹ پیئر پر ہونے والا خرچہ بھی شامل ہے جناب!" کیا تیار ہی فیس دینی ضروری ہے؟ ٹائیگر نے اس بار زبردست مسکرا کر پوچھا تب ہی لڑکی نے اس کے برابر کا پیلی بل بھر پور جائزہ لیا۔ اس نے ہونٹوں پر زبان پھیری، سکڑائی اور پھر اس کی رنگت سرخ حسیب سے بھی زیادہ سرخ ہو گئی۔ "تھیک ہے۔ میں اپنی فیس پھر بھی لے لوں گی۔ آپ کا انتخاب" "کے کسہر فزم کی کالج آف بیوزنگ ناچ" "ویری گڈ" لکیش نے لوزلیٹ فولڈر کھولتے ہوئے کہا۔ "سوال نمبر ایک... کیا آپ خوش ہیں؟"

"تب بھر آپ کو ہمارا کتابچہ پارو لوی اینا ہے خوش و خوش رہیے خریدنا چاہیے۔ قیمت صرف پونے چار ڈالر" "اس پر جینٹ کی سے ٹوکریوں کا اور کوئی سوال؟" "اوہ... ہیں..." لکیش نے سوال نمبر نمبر ایک پر کراپ خود توں سے گھل مل جاتے ہیں؟ کیا آپ لڑکوں کے عادی ہیں؟

"نہیں... ٹائیگر نے جواب دیا۔ "اوہ" تو افسوس ناک صورت حال ہے لیکن اگر آپ ہمارا کتاب دلوں گے تو خریدیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اس کی قیمت صرف دس ڈالر ہے۔ میں آپ کے کمرے میں آکر یہ کتاب پیش کر سکتی ہوں"

"اب تم اپنا سٹیفک اسٹائل کھوری ہو گئی؟" "ہنہ" وہ منہ بنا کر لولی، قہر بھی مجھے پارا نظر نہیں آتے۔ سب کچھ تیار ہی آنکھوں میں موجود ہے؟

"نہیں میری آنکھوں میں اپنی پسند کے جذبات اس لیے نظر آ رہے ہیں کہ تیار اندھیر غلط ہے؟"

"سنو... میں ۵۰ سینٹ مرسوں چار جڑ بھی نہیں لوں گی"

"اب نہیں؟"

"میں آخری پیش کش... تمام کتابوں کو مفت میں لا دوں

یہ روایا تھا اور یوگیا کا کہنا تھا کہ وہ ریس تو بھی نہیں جیت سکتے... ہاں خود کو مار ڈالے گا لیکن آج وہ جب تمام کتابوں کے ساتھ ریس میں کودا تھا اور دوسروں سے آگے بھی نکل گیا تھا تو یہ تو جوان اسے ہارنے کے لیے اس کا تجربہ نہیں کرتے کیا تھا اور حیران بھی محض انجی سے ڈاری اور اسکا ہٹ دھرم کرنے کے لیے دوڑیں تھیں کیا تھا وہ یوگیا کو لگتا تھا لیکن ایک ہی بول میں مسلسل تین روز تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے سے اس کی کتاب ہٹ، وہ تھپ ہو گئی تھی اور شان کی اپنی مصروفیات تھیں۔ ٹی وی دیکھنا اور پھر درجی رپورٹ کر سوجانا ہاں اس کا سوڈ ہوتا تو وہ ورنڈش پر زور دیتے گستا۔ بہانہ صرف یہ ہوتا کہ ٹائیگر مست کام چور اور کامل ہوتا جا رہا ہے۔

اس روز خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے ٹائیگر کو مٹا ہی یہ خیال آیا تھا کہ یہ اس کا اپنا تجربہ نہیں۔

اسے بہت عجیب سا لگا۔ ایک ناک غصے کی ایک خطرناک ہر اس کے جسم میں ترازو ہو گئی اس نے زور سے ہاتھ زور زور کو لٹ ماری اور: "وہ شان کی طرف دیکھو غیر فزٹ ڈور کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ اندر کی طرف کھلنے کے لیے بنایا گیا تھا لہذا جب اس نے اس دروازے کو باہر کی طرف کھولنے کے لیے زور لگایا تو دروازے نے فوٹ کر راستہ دیا۔ ٹوکری کے نچنے والی میں جا کر اسے اور دروازے کی تاب نیو کو پورے دو گھنٹے کا ٹاش کے بعد دس گز دور ایک جگہ پڑی ہوئی ملی۔

"پاروں کی سر..." ایک ٹریل آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ "مجھے پریشان مت کرو ٹائیگر نے غر کر کہا۔ "انہیں جناب پریشان کی کوئی بات نہیں؟ لڑکی نے فوراً جواب دیا۔ ٹائیگر نے اسے دیکھا۔ اس کے سینے پر ایک سپیٹ بوڈ بگ تھا جو اسے کھتا تھا۔ "ہیلو ایرانا لکیشی ہے اور برا نقی سکول آف پارو لوی سے ہے۔" اس کی دھنیں بھی ہوتی ہیں تھیں لیکن وہ اس کے چہرے کے بیٹوں دیا نے کے گرد موتیوں کی طرح جھول رہی تھیں۔ اس نے پھر دیکھا تھا اس کے شیشے گندے ہو رہے تھے اس کی آنکھوں کی رنگت بھورے پاؤڈر جیسی تھی کیا آپ اپنی شخصیت کا امتحان لینا پسند کریں گے سر؟ وہ اٹھلا کر لول۔

"یقیناً" میں یہ جانتا تھا ہاں میں پر فیکٹ کیوں ہوں؟ ٹائیگر نے سہاٹ لپچے میں کہا۔ "ہم آپ کو آپ کے بارے میں سمجھنے کی کوشش کرتے

جیمز میرک واپس آ گیا۔
"اوتے ٹی ٹرٹ والے" اس نے چلا کر کہا ٹی ٹرٹ ٹائیگر بھی پہچنے ہوئے تھا۔ اس کی ٹرٹ پر کسی نمبر کے بجائے "سن" لکھا ہوا تھا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ کہا مجھ سے کچھ کہا؟

"ہاں تم سے سن اؤر مشہور۔" جیمز میرک جھلا کر لولانا ٹیگر نے رفتار کم کر لی مگر جیمز زیادہ تیز دوڑنے کے باوجود بھی اس کے قریب نہیں آ سکا۔ دونوں کے درمیان فاصلہ وہی رہا۔ جیمز... جیمز... جیمز... وہاں کہا اور جیمز حیرت زدہ رہ گیا کیونکہ اس کی لمحے ٹائیگر اس کے شاندار نشانہ دوڑ رہا تھا۔ کیا بات سننے اس نے جیمز میرک سے پوچھا جو آج کی میرا تھن جیتنے کے حکم کے ساتھ میدان میں آیا تھا۔ جیمز اسے دیکھ کر ششہ درہ گیا اس کی آنکھوں میں مخالفت ہو کر اسے پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ بیٹھ سے تر ہو رہا تھا لیکن فوجان کی فیس پر بیٹھ کا کوئی تشویش نہ تھا۔ انھیں صاف تھیں۔

"تیار ہائیڈریا ہے؟"

ٹائیگر نے جواب دیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوڑتا رہا اب وہ ڈیوڈ ٹاؤن لائن کی سمت دوڑ رہے تھے جیمز میرک یہی سوچے جا رہا تھا کہ اس شخص کو پسند نہیں آ رہا۔ "بہ دیکھ رہے ہو" جیمز نے اپنے سینے پر تھپ رہا اور دیکھا کہ کہا جو سیٹی پٹ سے فیس میں لگا لیا گیا تھا۔

"ہاں... بہت اچھا تجربہ ہے" ٹائیگر نے جواب دیا۔ "تمہارا کیا تجربہ ہے؟" جیمز نے پوچھا۔ ٹائیگر نے اسے بارہی جواب نہیں دیا بلکہ دوڑنا نہ مگر اگلے ہی لمحے جیمز کو لولانا جیسے خشک ہوا اس کے سینے کے باطن کو کچھ کر گئی تھی اس نے سر جھکا کر دیکھا۔ اس کی فیس میں... اس کے بڑے ہاتھ جیمز کے ساتھ جہاں جیمز مست تھا اس نے فوراً ٹائیگر کی طرف چہرہ کیا مگر اب وہ یہاں کہاں تھا وہ بہت آگے نکل چکا تھا۔ اس کے ہاتھ فیس کے اگلے حصے پر غبر لا پکڑا گیا ہے تھے۔ جیمز سر پیٹ کر رہ گیا۔ اس کی چار سالہ خست پر اس کی آنکھوں کے سامنے پانی بھر رہا تھا۔

جیمز میرک جیمز ہی سے یوگیا پر فیس میں تھے لیکن وہاں تھا لیکن چار سال قبل اس نے باقاعدہ تیاری شروع کی تھی اس پر فٹ ہونے کا یونوں سوار ہو گیا تھا وہ ہر وقت دوڑتا رہتا تھا گھر میں بھی اور گھر کے باہر بھی تھی کہ اس کا اپنا بیٹا بھی اس سے

کی تم صرف ڈنکی ادا کی کر دینا۔۔۔ تم کیا چاہتے ہو؟

”تمہیں اپنی آنکھوں سے دور دیکھنا؟“

”میں نہیں تم پر مختلف بھی کر سکتی ہوں۔۔۔ انہماک تو دیکھو، کوئی نے ہونٹوں پر زبان بھر کر کہا، ٹائیگر کو اس پر افسوس ہونے لگا۔ کیونکہ وہ پرفیکٹ نہیں تھی۔“

”ٹھیک“ وہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر لولاؤس بیکر سات منٹ پر سوٹ غریبہ ادا کر آیا۔ نا۔ تمہیں کمرہ یا سانی مل جانے کا کیونکہ اس کا دروازہ لوثا ہوا ہے۔ اب جاؤ۔ اپنی بیبیوں کو ساتھ لانا مت بھولنا۔“

کیٹی نے جاندار قبہ لگا یا اور کسی راکٹ کی طرح کن ہو کر اسی طرف دوڑ گئی۔ ٹائیگر نے اسے جو ٹائم دیا تھا، اس وقت ٹی وی پر اوشان کا پسندیدہ ویو ادا دکھا جانے والا تھا۔

وہ ایک بار پھر پوسٹن کے دوسرے بڑے اسکاٹیکر پر وٹشل بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹرک پر سیکورٹی فزرو موجود تھے جن کا اس نے کوئی ٹوش نہیں کیا۔ بھر جب ایک شخص سے گھرایا تو تب ہی اسے ہجوم کا احساس ہوا کیا ہو رہا ہے یہاں؟ اس نے معذرت کیے بغیر پوچھا۔ میسا چوسٹن ”رسم کی تیاری۔۔۔ ہم برکٹن میسا چوسٹن تک جا کر والیں آئیں گے۔“

”اوہ“ ٹائیگر کو دلچسپی محسوس ہونے لگی۔ برکٹن کتنی دور ہے؟“

”تیرہ میل۔“

”تب میری بھی آیا۔ یہ کہہ کر وہ سامنے ولی ڈکان میں گھس گیا جہاں ریس کے لیے کٹ فروخت ہو رہی تھی چنڈنٹ بعد وہ واپس نکلا تو شرف صلدی ولسفید ٹیکر صمدی سوئٹ فرٹ اور اوڈ اس کے زنگل شوز میں تھا۔ وہ ریس میں شامل ہونے والوں کے ساتھ مل گیا۔ اچانک ہی پہلی ٹوٹی چلی اور لوگ بھیڑ بکریوں کی طرح بھاگنے کے لیے اچھل کود کے ذریعہ خود کو وارم اپ کرنے لگے۔“

”تم بھی ریس میں شامل ہو۔“ غنیمت سے کسی نے ٹائیگر سے پوچھا۔ اچھی بات ہے۔ ہمارے والوں میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا۔ لیکن تم بہت نہیں ادا کرنا میرا نام ٹیگر ہے اس بار تو میں ہی جیتوں گا اچھی طرح جو کوشش کر کے تم جیت لینا۔۔۔ راستے میں گر کر بے ہوش دھوئے تو فٹش پر تم سے ہر ملاقات ہوگی۔“

یوں ریس شروع ہو گئی۔

اور اب یہ دوسرا موقع تھا کہ ٹائیگر نے جیمز میرک کو گرا کر کیا تھا۔

جیمز میرک نے اور نڈنگ کیا وہ چار سٹیشن لائن پر پہنچا تو اسے ٹائیگر پھر نظر آیا جس کے سینے پر جھجک بکھا ہوا تھا۔ جیمز نے چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی سانس پھول چکی تھی۔ جب ڈیوڈ کراسنگ پر پہنچا تو ان اس کے قریب سے چوتھی بار گزرا تو جیمز کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اب وہ ٹائیگر سے کوڑھ کر کہنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے مقابلہ کرے۔

آخر جیمز ایک بار پھر پوسٹن میں داخل ہو گیا۔ اس پر اس کی حالت بہتر تھی۔ وہ جیتنے والا تھا مگر اچانک ہی وہ ٹیگر ایک بار پھر اس کے قریب سے گزرا۔

جیمز میرک صدمہ بھر کر وہیں گر گیا۔ اسے علم نہ ہوا کہ وہ کتنی دیر وہیں بڑا رہا۔ اسی کی قیاس پیمانی ہوتی تھی اور ٹیگر کو ہو چکا تھا۔ اس نے ہوش میں آنے کے بعد صراحت کر دیا تھا تو اسے اندھیری نظر آیا اب اس پاس کوئی نہیں تھا، وہ دنگل میں ہوا اسی مشاب کی طرف بڑھ گیا۔ اسے صرف یہ فکر تھی کہ ٹیگر والوں کو کیا منہ دکھائے گا۔

لیکن جو بھی وہ گھر میں داخل ہوا اسے ہلکا سا لگا۔ گھر میں روشنیوں کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ ٹی وی میرے غصہ تھے اور اس کی پوری دھڑکن مائیکروفونز سامنے رکھے ہوئے کمرہ تھی۔ ”جی کاسیتا کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہ ریس مزور جیتے گا۔ میں نے اس کی ہر ممکن مدد کی کوشش کی کہ وہ گھر کے کام سے بچا ہے تاکہ اسے انیس سال کے لیے وقت ملتا رہے۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر وہ جیتتا تو انعام کی رقم ملے دے گا۔“

جیمز کا سر ہلانے لگا۔ وہ مشکل انداز میں جہاں ملے کے تمام پتے اس کے پیشے کے ساتھ جنٹن منار سے تھے اور ٹی وی پر خبروں میں مصروف کی فلم دکھائی جا رہی تھی۔

”ما فرائین! ہمیں افسوس ہے کہ تم جیمز میرک کی بھرپور تصویر نہیں دکھا سکتے کیونکہ فٹش کے وقت اس کی رفتار اتنی زیادہ تھی کہ کیمرے اس کا ساتھ نہیں دے سکے۔ آپ کو صرف ایک دھیرے نظر آ رہا ہو گا جس کے سینے پر جھجک بہت واضح ہے یہی جیمز میرک ہے نیا جیمین۔۔۔“

میں اسی وقت ٹائیگر وڈاکٹر ہرام سے بحث کر رہا تھا۔ کیا مصیبت ہے سوئٹ لٹ۔ اس نے کہا اس بار بھی مافیا کا چکر لگتا آیا۔ میرے خیال میں تو سب کے سب مافیا کے حمل میں مر گئے تھے۔“

”ہاں۔ لیکن ان کی تنظیم باقی رہی تھی۔ جڑ باقی رہی تو پتہ اور شاخیں خود نکلیں گی۔ اب نیوڈرک میں ان کا احساں ہو رہا ہے۔ یہاں ہی الوقت تہیں کوئی کام نہیں ہو رہا ہوں لیکن اتنا ضرور کہہ رہا ہوں کہ کسی بھی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہو۔“

ڈون سلوا تھورے ماسیو اپنی شو فز پوزیشن کی منتی نشست پر بیٹھا ہوا ہے۔ ماسیو اس کی اور غصے سے بار بار پیلو بدل رہا تھا۔ گاڑی میں بیٹن میں سرپر کے خوف ناک ٹریک میں پھنسی ہوئی رنگ دہی تھی۔ اس کے جیسے جیسے ماسیو کی جی لیکن وہ ٹیگر کے دھوئیں میں بار بار بھج رہا تھا۔ اسے آج سرپر کے واقعات پر حلق تھا ماسیو کی جی اور غصہ تھا۔

تھوٹ پیری کے شاندار سونٹس میں جہاں سے یہیل پلٹ کا منظر منظر آتا تھا، ۲۰۰ کی مافیا رنگ کوئل کے دروہ پیش ہوتے ہوئے ماسیو کو خود پر بہت اعتماد تھا اور جب اس کی باری آتی تو اس نے بڑے پختہ انداز میں مذویت کی ترقی کی رپورٹ پیش کرنے کے بعد اس کی وی کی طرف توجہ مبذول کرائی تھی جس پر سب کچھ دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ صرف ایک جگہ کی منظوری چاہتا تھا۔ ماسیو اس کا دعوہ حاصل کرنے کے لیے جو چاہے خرچ کر ڈالے۔ اسے توقع تھی کہ اس کی رپورٹ سن کر کوئل اسے یہ اختیار دے دے گی لیکن جو بھی نیوڈرک فیل کے سن ریوہ پر وٹسو کی نے ٹھکانا کر رہا تھا یا تو تب ہی ماسیو کو ماسیو کا پہلا احساس ہوا۔ رقم بہر حال رقم ہوتی ہے۔ ڈون سلوا تھورے اس نے زم بھیں بھی کہا۔ کتنی رقم؟“

”میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس ذمہ داری کی بجائے صرف ہمارے قبضے میں ہو جائے تاکہ اس پر صرف اور صرف ہمارا کنٹرول رہے اس کے لیے بڑی سے بڑی رقم زیادہ نہیں ہوگی ڈون ٹیگر۔“

”ٹھیک ہے سو کیسی لولا۔ ڈون سلوا تھورے ماسیو! تمہیلی وٹن مشین حاصل کر لو لیکن اس کے لیے ہم لا محدود رقم کی احتیاج نہیں دے سکتے۔ کچھ پروفیسر کے لیے باج لاکھڑا کافی ہوں گے۔“

”مجھے علم ہے ڈون ٹیگر۔“

”اور اگر تمہارا پروفیسر ٹی وی سیٹ تمہارے ہاتھوں فروخت کرنے سے انکار کر دے تو پھر اگر تمہاری وی سیٹ اس سے لے گا۔ اور تمہارے سو کیسی کا بیجی تھا۔ یہ کہہ کر وہ سالہ پوٹھ سے نسب کو دیکھا۔ منظور؟ اس نے اسے لے لیتی تھوڑی کبھی تھی کہ یہی دستور تھا۔ اگرچہ کسی نے بھی مافیا کی بین تمام افراد کے سرشات میں بدلے تھے۔ یوں اب ماسیو ایک ایسے شخص سے ملاقات کے لیے ڈاؤن ٹاؤن کی طرف جا رہا تھا۔ جس سے آخری ملاقات کئی سال قبل ہوئی تھی۔ وہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی سرکس اسے اچھی نہیں لگتی تھیں۔۔۔ اور اس شخص کا نام ڈیوڈ کراسنگ تھا۔ شینل آرگنائزیشن کے انفرمنٹ ہیل کا انچارج!۔“

ڈیوڈ کراسنگ ۱۹ سال کی عمر سے ٹی وی دیکھ رہا تھا اور ۱۷ سال کی عمر سے مافیا میں شامل تھا۔ اس نے اس دوران بے شمار کام کیے اور بے شمار شوق لگے ان میں مائوڈرے صمد کے قتل تک کے شوشا مل تھے۔ اب اس کی عمر وہ سال تھی اور وہ عمر قبل انسان کو چاند پر دیکھ چکا تھا۔ ٹی وی کے ذریعہ۔۔۔ درحقیقت ٹی وی ہی نے اس کی تربیت کی تھی۔

۵۵ سال کی عمر میں پینچنے کے بعد اس وقت وہ ٹی وی پر اپنے تایا کے کاروبار کو تیار ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور یہ چیز اسے ایک آنکھ نہیں بھاری تھی۔ اس کے سامنے اس کا مزاج شناس وائس مارنڈ بھی بیٹھا ہوا تھا اور ٹی وی نوڈرک ستارہ تھی کہ مین جین ڈیوڈ کراسنگ اس نے آج جیتنے کے نئی آؤں پر چلے مار کر ان کو بند کر دیا۔ ویا۔ گراس نے مارچو کو گھور کر دیکھا۔

”تمہارے لڑکے بھی چھوٹے گئے؟ اس نے میز پر گھونسا مار کر کامائوڈن ٹی وی بند کر دیا لیکن اگلے ہی لمحے ڈیوڈ کراسنگ نے ریوٹ کی مدد سے گھوم لیا۔ گریس ہال؟ اور تمہارا ڈاڑھا آنکھوں اور کراس کی ہیکٹ پر لگا ہوا اس نے اتار پھینکی۔ گریس ہال کہاں مر گئے؟ وہ بھی جھنڈا۔“

دروازہ کھلا اور چوٹی آنکھوں والا ایک چینی انتہائی کا بلاڈ انداز میں کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ڈش پر پڑی ہوئی ہیکٹ اٹھانے کی کوشش کی لیکن ڈیوڈ کراسنگ ایک دوڑ میں کر وہیں جا رہا تھا۔ اسے عام لائڈی کے حوالے سے مت کر دینا۔۔۔

الطاموی لاندی میں بھیجا زرد پوڑھے

مارنیو پہلو بدل کر دیا گیا کوگر آدھ جیب بھی ایڈورڈ
لی بیگ کو بڑا جھلاکتا تھا تو اسے بڑا ملتا تھا۔

”رستانے بہن کرچیکٹ اٹھانا خدیت بڑھے“ اور نہ کرنے
پھر چلا کر کہا... ”ورنہ میری جیکٹ زرد جہازم سے آلودہ
ہو جائے گی۔“

لی بیگ نے ایک طویل سانس لے کر جیب سے رستانے
نکالے۔ انہیں پہن کر دو انگلیوں کی مدد سے جیکٹ اس طرح
اٹھا لی جیسے کسی مردہ کو مرنے سے بکڑ کر اٹھا جاتا ہے۔
”ماؤر جلدی وھلو کر لاؤ۔ آج ایک اہم زمانہ آ رہا ہے
میرے پاس کوئی دوسری جیکٹ بھی نہیں۔“

وہ پوڑھے چینی وقت تک گھورتا رہا جب تک
وہ جیکٹ لے کر باہر نہیں چلا گیا۔

”ماسیو کیا کرنا چاہتا ہے مارنیو؟“ اور نہ کرنے اس بار
مارنیو نے مسکرا کر پوچھا تھا اس کا موڈ بدل گیا تھا۔

”مجھے پتا نہیں جیٹ۔ محض قیاس کی بنیاد پر کہہ سکتا ہوں
کہ وہ کسی کو مروانا چاہتا ہے۔“

”آدھ جھڑا ہو گیا اس کا قد ۵ فٹ ۱۱ انچ تھا۔ درست“
اس نے سلک کی ایک جیکٹ پہن کر کہا: ”مگر اس کام کے لیے
سینٹ لوئیس میں خود اس کے پاس کی آوی ہیں۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ وہ کسی عام آدمی کے پتے پر نہیں۔“

”تب پھر کون ہو سکتا ہے؟“
”خاص ان خاص شخص ہو سکتا ہے“ اور نہ کرنے جواب دیا۔

”نہیں جانتا ہوں کہ ماسیو بہت شاف ہے اتنا چالاک ہے
کہ بعض افراد ابھی سے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ وہ کا پو آف کا پوڈ
بن سکتا ہے۔“

”خاص ان خاص“ مارنیو نے اپنے چیف کا فظ دہرایا۔
”ہاں۔ ممکن ہے کہ وہ اس شخص کے پتے پر بھیجے ہو۔“

”ہاں۔ ممکن ہے کہ وہ اس شخص کے پتے پر بھیجے ہو۔“
”یہ دنگا سے کراتا پھر رہا ہے میری مراد اس شخص سے ہے جس
نے جونی ڈیویس اور ویلورے اور ساؤتورے پولا سٹرو کو قتل کیا
ہے۔ مارنیو یہ قاتل تو ہیں یہ باور کیسے دے رہا ہے۔“

مارنیو سر ہلا کر دیا۔
”لیکن جب مارنیو چلا گیا اور ماسیو کمرے میں آیا اور
اس نے آدھ جھڑا کو قفسیلات بتائیں تو آدھ جھڑا کو قدرتی طور
پر بڑی مایوسی ہوئی: ”ٹھیک ہے دن سوا توڑے۔“ اس نے

اکتا ہٹ بھرے انداز میں کہا: ”ہم اسے قتل کر دیں گے۔“

”لیکن صرف اس وقت جب وہ ہم سے سودا کرنے سے
انکار کر دے گا یہ دن بڑھو کی ہدایت ہے۔“

اس کی ہر ہدایت پر عمل کیا جانے لگا اور تباہی پر خوشی
پوری ہو گئی۔

”گڈ! ماسیو نے مسکرا کر کہا۔ اس نے بعد میں آدھ جھڑے
ملنے کے انتظامات کیے اور پھر تیزی کے ساتھ نوڑ پڑو سے
آفس سے نکل آیا۔ آدھ جھڑے مرچھٹ کرٹی وی کی طرف
وکیجا مگر وہاں بھی کسی اہمقا نہ رہا اس کی فلم دکھائی جا رہی تھی۔

جس میں جیتنے والا محض وحید لڑا تھا۔ اس نے ہڑکارا مگر
کرٹی وی آف کیا اور برسرِ پرانگی دکھ دی۔ اگلے ہی لمحے لی بیگ
کسی جن کی طرح نمودار ہوا۔ ”کوئی خاص جملہ سنناؤ لی بیگ“

”آدھ جھڑے اپنی مخصوص فرمائش کی۔
”میرے شخص کی زندگی خالوں میں گزرتی ہے اور موت پر
منتج ہوتی ہے۔ لی بیگ نے فوراً کہا۔

”دھماکا ہو جاؤ! آدھ جھڑا کو سبقت نہیں تھا۔ اپنا رکشا
تیار کرو۔ ہم سینٹ لوئیس جا رہے ہیں۔“

”موتل میں اس کے دماغ میں تھی ۱۴ افراد اس پر رہے۔
ہول واپسی سے قبل کی عورتیں اس کے ساتھ چوڑی
کے انداز میں چلتی رہیں اور اپنے فون پر بتاتی رہیں۔ اس نے
ایسی ہر عورت سے یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کیا کہ میری عورت
کو یہ تر کہیں پسند نہیں اور میری عورت آواز ہو کر لو کی گرفتاری
کے لیے تشکیل دی جانے والی خصوصی ایف بی آئی ٹیم کی سربراہ
ہے۔ کئی عورتوں نے گڑبڑاں چلاتے ہوئے اسے دیکھنے کی کوشش
کی تو مرگ برکیوں کی کچھل سے گورنگ اٹھی۔

اس کی رفتار تیز ہو گئی۔ وہ دوڑتا ہوا لابی میں ان چار
لوگوں کے قریب سے گزرا جو نظریں ہی نہیں سب کچھ فرس راہ
کر دینے کے لیے تیار تھیں مگر اس نے ان پر کوئی توجہ نہیں دی
جوئی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا اسے اوشان کی آواز سنائی
دی۔ آہ۔ پرفیکٹ شخص آئی گیا۔

”آپ نے ان کا کیا کیا مل فادر؟“ مائیگر نے اوشان کے بعد
ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا۔

”وہی... جس کی وہ سختی نہیں“ اوشان نے جواب دیا۔
”وہ اس دواڑے کی چوٹ سے گزر کر آئی نہیں جیسے پرفیکٹ

شخص تو دل کا تھا وہ خوبصورت اور وحید کے کمرے میں تھا
تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ دوندے جانے اور ہا مال ہونے کے
لیے تیار ہو کر آئی ہیں۔ میں اس وقت ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن تم
کہاں گئے تھے؟“

”آپ نے ان کا کیا انجام کیا مل فادر؟“
تب ہی اچانک ایک الماری سے کسی کے سمنانے کی آواز
سنائی دی۔ مائیگر نے ایک کمر الماری کھول دی۔ لوکی زمر
زندہ تھی بلکہ مسکرا بھی رہی تھی۔ یہی حال باقی تین کا بھی تھا۔ ان
میں کبھی بھی تھی۔

”انہیں پرفیکٹ انداز میں الماری سے نکال پھینکو اوشان
نے ہڑاسا نہ بنا کر کہا۔“ میں نہیں کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کام پہلے
بی سوچ رہا تھا۔

”مائیگر نے بھی کو اس کے اسکرٹ کی بیٹی سے پکڑ کر اٹھایا
اور دروازے کے باہر رکھ دیا۔ ساتھ ہی ہلا کا سادہ کاجی دیا
وہ بے چاری تقریباً دوڑتی ہوئی زینے کی طرف چلی گئی۔ باقی تین
کا بھی یہی مشہور۔

”آپ نے انہیں سے زیادتی کی مل فادر؟“
”انہوں نے میرے مشعلے میں عملی ہو کر ناقابلِ معافی جرم
کیا تھا میرے بچے! اوشان نے فوراً جواب دیا۔ آج ختم
نے کیا کیا؟“

”ایک فیصلہ۔“ مائیگر نے جواب دیا۔ ”میں ایک گھر
چاہتا ہوں۔“

”گڈ... میں بھی گھر چاہتا ہوں اور ایکٹر بیل واشنگٹن میں
اوشان نے فوراً علاقہ بھی منتخب کر لیا۔

”کیا وہ ایکٹر بیل واشنگٹن؟“
”ہاں... تم نے تو بتایا تھا بجلی و وٹم کی ہوتی ہے۔
واشنگٹن وی سی...“

”واشنگٹن وی سی کا بجلی سے کوئی تعلق نہیں؟“ مائیگر نے
ہاتھ ہلا کر کہا۔ ”ہاں وی سی کا مطلب ڈیڑھ کرٹ نہیں؟“

”تم نے تو مجھے بتایا تھا۔“
”ہی ہاں۔ لیکن واشنگٹن کے ساتھ لگنے والا وی سی
بجلی کا نہیں؟“

”خیر۔ میں وہاں والا گھر لینا چاہتا ہوں۔ وی سی بڑا گھر
کوڈ ہٹ ڈاؤن کھینچیں۔“

”اس گھر میں امریکا کا صدر رہتا ہے بل فادر۔“

”اسے دخل کرنے میں سختی دیر لگی ہے؟“
”اسے دخل نہیں کیا جا سکتا۔“

”کیا وہ منظور نہیں؟ کیا وہ انکار کر دے گا؟“
”پتا نہیں۔ لیکن میں اس عمارت میں نہیں رہوں گا۔“

”جواب دیا۔ میں عام لوگوں کی طرح رہنا چاہتا ہوں۔“
”اوہ! اس بار اوشان کو ٹک پڑا۔ میں نے اس کی
کا قصہ تو سنا تھا جو بادشاہ بننا چاہتی تھی لیکن اس بادشاہ کا
قصر کبھی نہیں سنا جو بلی بننا چاہتا ہو۔ میں نے جنہیں سنا جو دیا
ہے اور تم عام آدمی بننے کی خواہش کر رہے ہو۔“

”مجھے نہیں۔ میں تو صرف اپنے گھر میں رہنا چاہتا ہوں۔
ایسے ہی گھر میں جیسا آپ نے سنا ہوگا بنا رکھا ہے۔ اس بار
مائیگر نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا تھا۔ وہ اوشان کے ساتھ
وہاں مکان میں ایک بل بھی رہنا نہیں چاہتا تھا مگر اس
وقت اوشان کو راضی کرنے کے لیے ساتھ ساتھ وولے مکان کی
تعریف کرنا بہت ضروری تھا۔

”یہ سوئی نا بات...“ اوشان نے چپک کر کہا۔ ”مجھے
میں اچھی رخصتی رہی ہیں میرے بچے! مائیگر مسکراتے لگا۔

”اور پھر ایک روز ہم اپنے مکان میں بار بار مرسینڈ کو
مدعو کریں گے۔“ اوشان منصوبے بناتے لگا۔ تب ہی ٹیلی فون
چلا اٹھا فون کرنے والا ہرام تھا۔ ہیلو سوئی۔ مائیگر نے
شوخی بچے میں کہا۔ ”کیا ایسی کسی حسینک تلاش کا سیاب ثابت
ہوئی جس کے چہرے پر سینکڑوں جھوٹے تھیں اور جو...“

”مائیگر ہلینے ڈاکٹر ہرام نے نقیہ کوئی مائیگر دیکھنے کے
ارادے سے فون کیا تھا۔ پہلے تم کہنا چاہتے ہو یا...“

”فون آپ نے کیا ہے لہذا میں بھی آپ کریں۔“ مائیگر
نے فراخ دل انداز میں کہا۔ ”ویسے بھی آپ میرے پاس ہیں۔“

”ہر شخص تیار رہا اس ہے۔“ اوشان نے ضروری۔
”جنہیں یاد ہو گا کہ میں نے نہیں بویا ایک میں مافیا کے
اجلاس کی اطلاع دی تھی۔“

”بالکل درست۔“ مائیگر نے بڑے شرفیاقہ بچے میں توجہ دیا۔
”ہمیں ابھی اطلاع ملی ہے کہ مافیا کا ہٹ میں گھر کر رہی
اور سینٹ لوئیس کا ڈون سلوا توڑے ماسیو، سینٹ لوئیس کے
باہر واقع ریج ووڈ پونیوڑی جا رہے ہیں۔“

”ممکن ہے کہ انہوں نے توہر کی ہی ہو اور پھر دل چاہی کے

ڈائجسٹوں کے مقبول سلسلے

سرکش	_____ (۱۲ حصے)	محمد احمد بروی	۴۲۰/-
مائیگر	_____ (۱۳ حصے)	مشاق احمد بروی	۶۵۰/-
خبیث	_____ (۵ حصے)	انوار صدیقی	۲۲۵۰/-
درخشاں	_____ (۲ حصے)	انوار صدیقی	۱۰۰/-
رودگی	_____ (۵ حصے)	م احمد صدیقی	۲۴۰/-
دہشت گرد	_____ (۳ حصے)	سلیم نادقی	۳۰۰/-
سرور رش	_____ (۲ حصے)	انظر کلیم	۱۲۰/-
شہاز	_____ (۲ حصے)	انظر کلیم	۱۲۰/-
انسان اور شیطان	_____ (۲ حصے)	محمد قراز	۱۵۰/-

ناشر

مکتبہ القریش سرگھر روڈ اردو بازار
لاہور فون: ۷۶۹۹۵۸

لا علم بھی ہے۔ مثال کے طور پر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ کوثر گراس کے اٹکل ڈون میڈر سو سیکی نے ان کی سینٹ لوئس روانگی سے قبل خود گراس کے گھر پر اسے بتایا تھا کہ... ڈون سلوا آور سے ماسیلو اپنی حدود سے بڑھ رہا ہے اور یہ کہ اگر وہ کسی حادثے کا شکار ہو جائے تو نیشنل کونسل اس پر خاموش رہے گی۔

”ہیں سلوا آور سے بہت سی باتوں سے خبر پڑ رہی ہے۔ گراس نے اپنے آپ سے کہا: اسے یہ بتائی نہیں کہ ایک کے بجائے دوپٹ کا پیر گراس ہے... ایک تیرے دوست کا بھیلنے کا حکم ہے... اسے کچھ بتائیں۔“

نارن بولیا دنیا میں سب سے زیادہ پریشان انسان تھا فرانس میں پیدا ہونے کے باوجود وہ امریکا میں پروان چڑھا۔ اسے یہ پریشانی تھی کہ وہ کیسا لگتا ہے؟ اسے یہ پریشانی رہتی تھی کہ اس کے کپڑے اچھے لگ رہے ہیں یا نہیں اور یہ پریشانی یہ بھی رہتی تھی کہ اس کا بچہ بچکا ہو تو نہیں۔ وہ گونا گونا بھاری جیکٹ اور اودی سرخ یا لکالی شرت

کرولی کی رپورٹ پکیر میں محفوظ کر دی کیسیوٹر کو لاک کیا۔ روٹیاں لگی ہیں اور باہر نکل آیا۔

انٹرویو سے میو ایک ناٹرز کا شمار خرید کر وہ ٹھیک چھ بجے سینٹ لوئس جانے والے پندرہ پر سو ہوا سیٹ پر بیٹھ کر اس نے اخبار تفصیل سے پڑھنا شروع کر دیا۔

صفحہ نمبر ۳۲ پر ایک خبر نے اسے سچو لگا دیا۔ اس خبر میں بتایا گیا تھا کہ مڈ ویٹ مافیا کے دو اہم کارندے ایک گناہ گار کے پروفیسر سے ملنے کے لیے کیوں جا رہے ہیں؟

اوسٹر سینٹ لوئس میں سوا آور سے بھی یہی خبر پڑ رہی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ وی سیٹ ورکس نے اپنے ڈونلڈ ٹامندے سے بیچ دو نوٹس سٹیجے ہیں جہاں ڈاکٹر ولیم ویٹ بیڈ وولی وی وی ٹکن لوی۔ کچھ عظیم ترین انقلاب کی تفصیلات ایک کانفرنس میں بیان کا۔

کانفرنس اسی رات ہوئی تھی۔

ڈون سلوا آور نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر کے مذاکرات کے لیے وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اسے بھی احساس تھا کہ اگر وہ وی سیٹ ورکس

نے اس مسئلے پر ایسی وی سیٹ بیجی کی تو ڈاکٹر ولیم اپنی ایجاد کی قیمت بڑھا تا رہے گا جتنی کہ قیمت سلوا آور کے سے بچت کی حدود سے نکل جائے گی۔

سلوا آور نے نے اخبار بند کر کے عقب نماں میں جائزہ لیا۔ گراس کی کار جو ایک زبردور ڈوڑھا چلا رہا تھا۔ ڈون کی کار کے پیچھے آ رہی تھی۔ جندی منٹ لعد دونوں کاریں بند لوٹ یاڑ میں داخل ہو کر سلوا آور کے کلاچ کے قریب لگ گئیں۔ اس نے گراس اور اس کے ساتھی کو لگا بھونچا ہوا نظر استعمال کرنے کی پیش کش کی۔

”نہیں ڈون سلوا آور سے؟ گراس نے مخصوص انداز میں ہنس کر بولا۔ ”ہم فوراً پیس جا رہے ہیں تاکہ ہٹ کا پیر وگرام بناسکیں۔ اس کا بوجھ خفناک تھا۔“

”جیسی ہی ہٹ کی ضرورت پیش آئی۔ سلوا آور نے نہیں یا دولا یا کہ اتنی وقت ڈاکٹر کو نکل کرنے کی ضرورت نہیں گراس نے سر ہلا کر خود بخود کو اشارہ کیا تو ان کی گاڑی واپس نکل گئی۔ گاڑی کی جتنی نشست پر دھنسا ہوا گراس اس وقت سلوا آور سے کے بارے ہی میں سوچ رہا تھا۔ بہت ذہین ہے اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا۔ لیکن بہت سی باتوں سے

آپنے گاہے بگاہے ہونے لگا جو نے ریسرچر دیکھ دیا۔ وہ اوشان کی طرف بڑھا۔ اب ہم سینٹ لوئس میں سب سے بڑی فادر! ”مگر ابھی محل چلو۔ اوشان فوراً تیار ہو گیا۔“

”اتنی جلدی کیوں؟“

”اس لیے کہ میں اس پاس پاس ان چاروں گوشت فور ملیوں کی بوجھوں کر رہا ہوں جن کو میں نے امدادی میں بند کر دیا تھا اور تم نے نکال دیا۔ جھلجھلے چار نوکروں کی کیا ضرورت؟ تم ایک ہی کافی ہو۔“

بہرام نے صبح پونے چار بجے اٹھ کر سرخ گندم کا ایک پور اسلاش کھا دیا۔ ڈھائی منٹ تک اپنے والا ڈاکٹر اٹھا اٹھا کھانے سے گلاس میں بھر ہوا لیکن جوس کی کر تیار ہونے لگا۔ رات کو سوئے وقت اینج ووٹ کے پروفیسر ولیم ویٹ بیڈ وولی کا نام اس کے اعصاب پر سوار تھا اسی باعث وہ بونے چار بجے بیدار ہو گیا تھا اور اب وہ اپنی تسلی کے لیے آخری باب چیک کرنا چاہتا تھا۔

چارہ کرکٹ فورم میں داخل ہوتے ہوئے اس نے نیم بیدار گارڈ پر سرسری سی نظر ڈالی اور یہ سوچتا ہوا اندر چلا آیا کہ لاف کی سیکیورٹی کا نظام بہتر بنانا ہو گا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے تیزی سے پکیرٹر کو کھلانے کے لیے پکیرٹر کیا وہ پروفیسر کے بارے میں تمام دستیاب معلومات چاہتا تھا۔

پکیرٹر نے زیادہ دیر نہیں لگا۔ رپورٹ پندھوں بعد اگل دی۔ رپورٹ ایک پریڈر لڑی تھی جس میں تھا تھا... اعلان ہے کہ ٹیلی ویژن ٹکن لوی میں بہت بڑا انقلاب آ رہا ہے۔ اس بارے میں اعلان جلد منظر پر ہے۔

”ہی! بہرام! ہاتھ ملتے ہوئے اسے اب سے بولا۔ پھر اس کی نظر ایک پرنٹ آؤٹ پر پڑی جو رات کو کسی وقت اس کی پر پڑی تھی۔ وہ دہلی کی رپورٹ تھی۔ فروٹس سے... اور اس میں دہلی نے لکھا تھا کہ نئی جمہوریت ابھی ٹھنڈوں کے بل پل رہی ہے۔ حقائق اس واماں کا مسئلہ کھڑا کر دی ہیں پھر اس نے ان صنعت کاروں کی ضرورت بھی سمجھی نہیں تاوان حاصل کرنے کے لیے انوکھا گیا تھا۔ فروٹس کے بارے میں رپورٹ اس حقیقت کی مظہر تھی کہ فروٹس اب پوری طرح پھر سکون نہیں ہوا ہے اور یہ کہ وہ اب بھی کسی مشن کی ضرورت پیدا ہو سکتی ہے۔ بعد کی بعد میں... بہرام نے ایک طویل سانس لے

ساتھ حلیہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“

”ہٹ!۔ وہ ڈی وی کی کوئی نئی ایجاد کے حصول کے لیے جا رہے ہیں موجد کا نام ولیم ویٹ بیڈ وولی یا وولی واٹ... ویٹ بیڈ ہے۔ بہرام نے بتایا۔ ماسیلو نیا مافیا ڈون سے ممکن ہے کہ چل کر ٹھیل پاس ہی جائے اگر تم اسے دیکھنے کے لیے پکیر کر سکو۔“

”مور کروں گا کیا آپ کی بات ختم ہوگی سوئیٹ اسٹ؟“

”ہاں۔ بہرام نے مضطرب پیچھے میں جواب دیا کہ کونساے ٹائیگر کے اندر ٹکنسو سے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کوئی غیر معمولی بات کہنے والا ہے۔“

”تب بھر پہلے یہ کام کرو اس کے بعد ہم مکان کے بارے میں بات کریں گے۔ ڈاکٹر بہرام نے بظاہر بازی جیت لی تھی۔ ٹھیک ہے۔ ٹائیگر رضامند ہو گیا۔“

”مافیا کا نیا ڈیکٹ بہت اہم ہے ٹائیگر۔۔۔ اس کا خیال رکھنا۔“

”میرے لیے مکان کا مسئلہ بھی بہت اہم ہے سوئی... اس کا خیال رکھنا۔“

”خبردار! اوشان نے قریب کر سرگوشی کی۔ اس سے کہہ دو کہ سناؤ کہجے کے لیے تبدلنے کی مالیت میں اٹھا کر دے۔“

”ٹھیک ہے جیت۔ ٹائیگر نے سنی اس کی کرتے ہوئے کہا۔ ہم سینٹ لوئس میں مل کر اس مسئلے پر مزید ٹکنسو کریں گے۔“

”مگر میں سینٹ لوئس نہیں جا رہا ہوں۔“

”مانا پیسے کا تاکہ ہم مکان کے بارے میں ٹکنسو کر سکیں اور میں مافیا کا بندوبست کر سکوں۔“

”ٹھیک ہے۔ بازی اس بار ٹائیگر نے جیت لی تھی۔ بہرام سینٹ لوئس جانے پر تیار ہو گیا تھا۔ ٹکنسو کے بل واپس چھ جاؤں گا ٹائیگر۔ اس نے پڑھ رہے تھے کہ کیا۔“

نارمن نے فہرستیں بند کر دیں۔

”اوہ! اشی کے پر تک وجود سے وہ نقشے میں آگیا تھا۔ وہ خود کو بہت ہلکا ہلکا محسوس کر رہا تھا اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ہوائیں اُڑ رہا ہو۔“ اس نے ہلکا لاہیرے کی کوشش کی۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اس نے ہتھیرا ڈال دیے کو کہ خوشی نے اچانک ہی سوت ڈالنا شروع کی تھی۔ ویسے سفید کار بھی لڑکا نہیں نارمن کا اپنا کاٹھا تھا۔ وہ شمی کو وہاں مہر کر خود کا بچے کے ہاتھ کی کسی کمرے میں رہ سکتا تھا۔

یوں اس نے شمی کو کالچ دے دیا۔ لیکن اب صورت حال ٹرلانے کی حد تک پریشان ہو چکی تھی گیٹ سے اس کا ایک بار پھر ملاوٹ آیا تھا۔

اس نے تو بڑی گیٹ کے باہر ایک لمبی چمک دار کالی بوڑھی دھچی کو خوف کی ایک سردہار اس کے وجود کو رزاکر گڑی۔ کار کے باہر ایک بوڑھا چینی مہر کر ہوا تھا جبکہ ایک بد شکل شخص گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔

”تم نارمن ہو؟“ غصیلے بچے میں اس نے پوچھا گیا۔
”ہی۔“ نارمن نے تھوکر نکل کر بد شکل جواب دیا۔
”تم! آرتھر گراںسن نے بہت سیدھے سادے انداز میں کہا۔ میرے اور میرے آدمیوں کے لیے کروں کا انتظام کرو گے۔“

اب نارمن کو عرف یہ فکر تھی کہ ہانوں کو کمرے پسند بھی آئیں گے یا نہیں۔

ڈاکٹر بہرام پب میں داخل ہوا تو بیکری کی زوردار بو نے اس کا دماغ جھک سے اڑا دیا۔ اندر قدرے تاریکی کے باعث اسے بارہاں داخل ہونے کے بعد چند لمحوں تک کمرے رہ کر اپنی آنکھوں کو اندھیرے کا عادی بنانا پڑا۔ ”ارے... اس سوٹ پرانے کو تو دیکھو! کسی نے بار سے چلا کر کہا۔ یہاں بہرام واحد شخص تھا جو گہرے تھری پیس سوٹ اور جینل ٹائی میں آیا تھا۔

بہرام سنیان ہی کر کے بیک روم کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹائیگر اور اوشان ایک میز پر بیٹھے تھے۔ ٹائیگر اس وقت چھت کے ٹائمرنگ رہا تھا جبکہ اوشان کی نظریں ڈارٹ گیم پر تھیں جنہو شمی سے جاری تھا۔

پہننا تھا۔ اسے پہلی دھلائی کے بعد وہاں جینز بھی خریدنے کا شوق تھا اس کا خیال تھا بد رنگ جینز اس پر ابھی لگتی ہے لیکن اسے یہ پریشانی رہتی تھی کہ جینز پہن کر چلتے وقت کپڑے کی رگوں سے سوشل سوشل کی جوتاز نکلتی ہے وہ لوگوں کو پسند بھی ہے یا نہیں۔

وہ بذات خود پریشان شخصیت کا حامل تھا مگر اس وقت اسے ایک اہم کام کے سبب زیادہ پریشانی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے کروں کے بارے میں پریشانی بالکل تھی۔

اس کے نزدیک پروفیسر ویس نے کافرٹس کے انفراد کار پریشان کن فیصلہ کر کے اس کی پریشانی میں اضافہ ہی کیا تھا۔ اسے یہ فکر تھی کہ اگر اس اتحاد کا کافرٹس میں کوئی بھی نہیں آیا تو لوگ بوڑھو سٹی کا کتنا مذاق اڑائیں گے۔

لیکن جو بھی اس نے کافرٹس کے شر کا میٹھا کھا سنا کیا۔ وہ پریشان سا ہو گیا۔ ان لوگوں کو کہاں رکھا جائے؟ پھر تو صورت حال ایسی ہو گئی کہ اسے گیٹ گارڈ کو ہدایت کرنی پڑ گئی کہ اب مزید کسی شخص کو اندر آنے کی اجازت مت دینا۔ کیونکہ مزید کسی کے قیام کی گنجائش نہیں۔ لیکن گارڈ اسے پریشانی بھی کرنے کے شوقین تھے اور جب فی وی رپورٹر بیٹی کسی آئی تو انہوں نے نارمن کا علم یا تو فراموش کر دیا یا پھر نظر انداز۔

ویسے شمی کے بارے میں نارمن بھی بہت کچھ سن چکا تھا۔ اس کی رپورٹنگ کی کاٹ دار اور جاندار زبان اسے بہت پسند تھی لیکن یہ حقیقت اس کی پریشانی کا باعث بنتی تھی کہ شمی جیسی عام تعلیم یافتہ رپورٹر مختلف شہروں میں ہونے والی سائنس کافرٹس کی رپورٹنگ کیسے کر لیتی ہے۔

”بس ایک کمرہ دے دو“ شمی نے اپنی کپٹیاں دباتے ہوئے کہا۔ میرے سر میں شدید ترس درد ہو رہا ہے۔ یہ کہنے کے بعد شمی بھر جاندار میں مسکرا کر پینے جیت بلاؤز کے باوجود اس نے ایسی سانس لی کہ نارمن مہر گیا۔ ”ہیں بلاؤز جیت نہ جانے۔“ جبر دونوں ہاتھ سر پر رکھ ایسے انداز میں کھڑی ہو گئی۔ جیسے ماڈلنگ کر رہی ہو۔

نارمن نے فہرست پر نظر ڈالی، کروں کی لسٹ دیکھی جہاں چند کمرے ابھی خالی تھے لیکن بولہ بہت کم بچے یہاں! ”تب پھر یہاں ایک کمرہ لا دو۔“ شمی نے اس سے لگ کر کہنے سے کہہ کر اس کی محو شمی انگلی ایک سفید کالج کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

”شہزاد! اوشان نے سرگوشی کی۔ شہنشاہ اعظم تشریف لا چکے ہیں شہزاد۔“

”کی مکان خریدنے کے لیے رقم لانے ہیں آپ؟“ ٹائیگر نے اس ٹائی پر نظر کیا جو کہ کپڑے کو ہاتھ لگتی میں شامل کرنے والا تھا۔
”تم؟“ یہاں لانا؟ بہرام نے دونوں سوال کا ہم سا جواب دیا۔
”بہرام! سن، رقم لانے ہیں؟“

”وس منٹ میں یہاں پہنچ سکتی ہے۔“ بہرام نے بے ڈاری سے کہا۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارے اصرار پر مکان کیوں سود ہو گیا ہے؟ ٹائیگر اسے بتانے لگا تو اوشان ایک بار پھر ڈارٹ گیم دیکھنے لگا جس کا بوڑھو پرنس طرز کا تھا اس پر ٹیک خانے تھے پرخانے میں تین تین چھوٹے خانے بنے ہوئے تھے۔ سب سے بڑا خانہ بوڑھو کے قفس میں تھا۔ اس کا ایک پوائنٹ تھا اس کے بعد پرخانے کے دو افراد سب سے چھوٹے سفید خانے کے تھے پوائنٹ تھے۔ دو افراد ڈارٹ کے خانے کو اکیلے رہے تھے۔ یہ بہت دیر سے دو سروں کو مسلسل ہرا رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص ٹوٹنگ لائن پر جھکا ہوا ڈارٹ پھینکنے کی تیاری کر رہا تھا کہ اسے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی اسے ٹھوکر رہا ہو اس نے اوشان کی طرف ہٹ کر دیکھا اور پھر غصیلے انداز میں چلا کر بولا۔ ”تم مجھے کیوں ٹھوکر رہے ہو؟“

”میں نہیں سوچتا جیسے“ جوئے دیکھ رہا تھا۔ اوشان نے ڈارٹ کے ایر کو سونپی کہیں کسی تامل سے کام نہ لیا۔
وہ شخص سر ہٹ کر ڈارٹ بوڑھو کی طرف ہٹ گیا۔
”اور میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ آخر تم یہ کھیل کھیلنا کب تک سیکھ لو گے۔“ اوشان نے اس بار سب کو سنانے کے لیے کہا۔
”دیکھ اس کو! اس شخص نے، اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر طنز کیا۔“ سو۔“ اس کا ساتھی اوشان کی طرف پلاؤز کو تیلینج مت دو۔ یہ یہاں کا بہترین کھلاڑی ہے۔“

... دیکھ اس شہر کا بہترین کھلاڑی۔“ ویس نے خود احتفال کیا۔
”فادر بلیر! میں مکان کے بارے میں گفتگو کر رہا ہوں۔“
ٹائیگر نے اوشان سے کہا تو ان دونوں کو جواب دینے والا تھا۔
”میرا اپنا مکان تو موجود ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ شہنشاہ عالم سے گفتگو کر کے کچھ کمزور حاصل کر لو گے۔“

”اگر مکان نہیں ملا تو برا مسئلہ ہو جائے گا جیف۔“ ٹائیگر نے بہرام سے کہا۔
”لیکن کسی ایک جگہ رہنے سے قہاری سلامتی کو خطرہ ہو

چکے ہیں شہزاد۔“

مشہور مصنف اظہر کلیم کے
مقبول سلسلے

کتابی شکل میں شائع ہو گئے ہیں

سرحد کے ایک جیلے نوجوان

شہباز منگولی کی ایک خونریز داستان

شہباز

دو حصوں میں مکمل سیٹ - 120 روپے

جان کی بازی لگانے والے ایک

نوجوان کی لہورنگ داستان

سرفروش

دو حصوں میں مکمل سیٹ - 120 روپے

ناشر

مکتبہ القریش، سرکلر روڈ

اردو بازار لاہور - 2

سکتا ہے ٹائیگر! بہرام اسے سمجھانے لگا: "ہمارا منصوبہ شروع ہوا ہے یہ ہے کہ تم کسی ایک جگہ نہیں دو گے۔ اس طرح کوئی بھی جبین تلاش نہیں کر سکتا گا۔"

"اب سو حال بدل گئی ہے، ٹائیگر نے جواب دیا: "میں کریں اگر کوئی مجھے تلاش کر چکا تو کیا کہے گا؟"

"وہ نہیں قتل کر دے گا۔"

"مجھے کوئی قتل نہیں کر سکتا، ٹائیگر نے بہرام کو بڑی ہدایت سے جواب دیا: "یوں بھی میری سلامتی اب کوئی مسئلہ نہیں رہی۔ جس کو قتل نہیں کیا جائے۔ میرا کوئی مسئلہ بھی نہیں بس ایک مکان کی ضرورت ہے۔"

بہرام نے ایک موبل سائنس لی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"گواہی ملے ہو گئے۔" شہزاد نے کہا۔ اُس نے بھی بہرام کی تقلید کی تھی جواب خارجی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اوشان نے ایک نظر ڈال کر کیسلے والوں کو دیکھا اور پھر خود بھی ٹائیگر اور بہرام کے پیچھے چل دیا۔

کرانے کی واکس دینے میں بیٹھنے کے بعد بہرام نے انہیں اپنا منصوبہ بتایا تو صرف یہ تھا کہ وہ خود ڈاکٹر وولبر کی کانفرنس میں شرکت کرے گا جسکو وہ دونوں اس وقت تک منتظر رہیں گے جب تک وہ رابطہ قائم نہیں کر سکتا۔ اُس نے ان کے قیام کا بھی بندوبست کر دیا تھا۔ انہیں اس بار بھی ہوٹل میں ٹھہرنا تھا۔



ڈاکٹر وولبر ویسٹ ہڈی وولی کی کانفرنس بہت زبردست ثابت ہوئی۔ ذرا ہی اطلاع، ساٹھ شک فاؤنڈیشنز، انڈسٹری اور آرگنائزیشنز سے ملحق رکھنے والے سینکڑوں فراڈ کانفرنس میں شرکت کے لیے امڈائے تھے جس کا آغاز ایک لاک ٹیل پارٹی سے ہوا تھا۔ پارٹی میں زیادہ ہوا گئی شروع ہو گئی ڈاکٹر بہرام نے اس شخص کو خاص طور سے دیکھا جس کے سامنے چھ فٹ چار انچ لمبا دوسو پچاس پونڈ وزنی فٹیزہ نما شخص کے علاوہ ایک سوٹ پہنے ہوئے ایک جینی بھی تھا یہ شخص ڈاکٹر بہرام سے ارن لی سی۔ اے سی اور سی لی اے کی انشوریات کے میڈار پر تیار لاڈھال کرنے پر بعد تھا۔ ڈاکٹر بہرام میں بوجھ ہے کہ کون سے ملک اگر وہاں سے بٹاشی چاہتا تھا کہ شخص خاموش ہو گیا۔

سب کی نظر دروازے پر جم گئیں جس سے بیٹھی ٹائیگر آ رہی تھی۔ مردوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ وہ اوسے رنگ کے گاؤں میں تھی جس میں جگہ جگہ گول، مخروطی، بیضی سوراخ

تھے اس کی سہری زلفیں کربک قبول رہی تھیں۔ بیٹی شعی نے اندر آ کر ہی سستی خیر انداز میں سائنس کی جس کے باعث اس کے گاؤں میں بچلی کی کچھ گئی۔ اسے دیکھ کر کئی خود میں کرسوں پر بیٹھ گئیں۔ اس کے میزبان مارن نے کونٹ جپا ڈانے اور ایک شخص نے دیوار کا سہارا لیا۔

وہ سرتاپا قیامت تھی۔ اس کی جال دیکش بھی انداز قاتلانہ تھا اور وہ اس وقت بہرام کے سامنے شخص کے دل کی سڑک تھی۔ جب وہ میز پر بیٹھ گئی تو لوگوں نے ایک بار پھر گفتگو شروع کر دی۔ اس کے باوجود بعض لوگ اس کے انداز نشست کو دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتے رہے۔ ان کی حالت زیادہ بری تھی جو اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔

تب ہی لی وڈی وڈو وڈو ہیڈ آف کا کچا فیئر نے کمرے پر کھڑا کر کہا: "سٹ ڈاؤن... پلیز... تشریف رکھیں لوگوں کو باقی نشستوں پر بیٹھنے میں دیر لگ گئی۔ پھر جب کوئی محدود رہا تو وہ دوڑوڑو کھڑا ہوا اس نے کانفرنس کے لیے اپنی افتتاحی تقریر خود بھی شعی دیکھی اس تقریر میں وولبر کی بجاوے کے بارے میں کوئی ذکر نہ تھا کیونکہ وولبر نے اسے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا تھا۔

ڈاکٹر بہرام ایک ایک نظر ڈال کر سامنے والی کرسی پر بیٹھا سکڑا تا رہا اس کے ذہن بائیں وائیں مارنڈ اور ایڈورڈ لی ٹیگ تھے۔ اب کمرے کے سامنے آہستہ آہستہ تاریکی ہونے لگی تھی۔ اچانک ہی کمرے کے سامنے والے حصے میں جھماکا سا ہوا جس نے کئی رگوں کی شدت کی شکل اختیار کر لی۔ پھر رنڈلٹ چو کوڑ ہو گئی اور جلد ہی کمرے میں میچے ہوئے لوگ کسی گاؤں کے بارے میں فلم دیکھنے لگے۔ اسکرین پر گانے سننے لگے۔

کسان مصروف عمل دکھائی دیے۔ پھر ایسا طویل القامت فوجوں نظر آیا جو پانی سے بھرے ہوئے کھیت میں کام کر رہے تھے۔ جب کاہر انوکھان معاً ہی سیدھا کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ مشرق تھا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا اور زوردار فتنہ لگایا۔ اسی لمحے اسکرین پر ایک لڑی عورت نمودار ہوئی تو کسی زبان میں کچھ کہہ رہی تھی۔ لیکن جلد ہی یہ چہرہ بھی تحلیل ہو گیا اور اس کی جگہ گاؤں کے منظر نے لی جہاں کتے بھوک رہے تھے اور زور زور سے کھیل رہے تھے۔ ایک طرف چند آدمی انگلیوں معروف نظر آئے ان کے ارد گرد سے مسکراتی ہوئی عورتیں گزرتی تھیں یہ

عورتیں محنت کش نظر آ رہی تھیں۔

منظر بد۔ اس بار درختوں کے جھرمٹ سے غروب آفتاب کا منظر نظر آیا۔ یہ منظر اتنا دلکش تھا کہ اسے منہ میچے ہوئے ہر شخص کو عجیب سا سکون محسوس ہونے لگا۔

دیوار پر لگے ہوئے اسکرین پر فلم جاری رہی اور پھر ایک آواز سنی دی۔ یہ ویٹ نام کے سنا کر ہیں۔ اس ویٹ نام کے جس کو ہم ہم سے شاید کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ اس ویٹ نام سے تو شاید خود ویٹ نامی بھی واقف نہ ہوں کیوں یہ تصویراتی ویتام ہے اور اس تصور نے میری لے پاک ۱۹ سالہ بیٹی کے ذہن میں جنم لیا ہے۔

پھر اچانک کرا روشن ہو گیا۔ لوگوں نے ہیڈ ٹیل کی ایک طرف پر و فیئر وولبر ویسٹ ہڈی وولی کو کھڑے پایا۔ اس نے ایک پردہ کھینچ کر حاضریں لے لیں کہ کس مشرقی لڑکی دیکھی ہوئی وی سیٹ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پر شمع تھا اور اس کی کپٹیوں اور حلق سے چار ایسی ڈسکس نکلی ہوئی تھیں جن کے تاریکی لڑکی تک جا رہے تھے۔

"ہیڈ ریزائنڈ ٹیلین ایس وولبر وولی ہوں۔" ڈاکٹر نے اعلان کیا۔ اور یہ ڈیم کلائمر رہے۔ یہ آپ کی آنکھوں اور خوابوں کو لی وڈی کے اسکرین پر دکھاتا ہے۔ ان تصورات کو اسکرین پر منتقل کر دیتا ہے جو آپ کے ذہن میں آتے ہیں یہ آپ کی سوچوں کو تصویر بنا کر پیش کر دیتا ہے۔

ہال میں شکل خاموشی رہی۔ ڈون سلوا تو رے ماسیلو اور جیک گی اس کی نظریں ابھی اسکرین پر تھیں جس میں اب کوئی تصویر نہ تھی۔ اچانک اس نے بھی کچھ دیر تک فلم دیکھی تھی۔ پھر منہ موڑ لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ ایجاد بھی ضرورت نہیں ہو سکتی گی۔

اور شعی لی سی بی سائنس نے رہی تھی۔ تب ہی کسی نے فتنہ لگایا۔ ڈاکٹر بہرام نے فتنہ لگانے والے کو دیکھا۔ وہ دوڑوڑو تھا جو بے جا تھا۔ اس نے ہنسنے ہوئے وولبر سے پوچھا: "ہیں یہی دکھانا تھا وولبر! وہ خواب وہ بھی کر رہی؟"

"ایڈورڈ فک ساؤنڈ بھی دی جاسکتی ہے۔" وولبر نے خشک ہنسی جواب دیا۔

"وولبر! آؤ دوڑنے سے متنازع ہنسی میں اسے منقلب کیا۔ کیا تم نے اتنے لوگوں کو محض یہ شہیدہ دکھانے کے لیے مدعو کیا تھا؟"

اتنا سخت جھگڑا کہ تمام ہی لوگ خاموش ہوئے۔ لوگوں نے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھا جیسے وہ کسی المناک سانحہ کے شاہد ہیں۔

"تب پھر تم بھی ایسا کوئی شہیدہ دکھاؤ؟" وولبر نے فتنہ بچنے میں اسے پہنچایا۔

"میرا خیال ہے کہ یونیورسٹی میں اب تمہارے فرائض کسی اور کو دینے ہوں گے۔" لی وڈی وڈو روٹے اٹھتے ہوئے دھکی دیا۔ "آج شب کے بعد وہ فرائض تم خود بھی نبھال سکتے ہو۔" وولبر نے جواب دیا۔ اس نے لی ٹرٹر سے بیٹی کو لی وڈی کے شانے کو کھینچ لیا۔ "بیدار ہو جاؤ لی وڈو! اس نے فتنہ بھرے ہنسی میں کہا تو لی وڈی نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ وہ وولبر کی طرف دیکھ کر مسکرائی جس نے لی وڈی کی کپٹیوں اور حلق سے ڈسکس نکلتے دیکھے۔ لی وڈی تار مٹھانے ہوئے لی وڈی اور بڑے اسکرین پر نظر آنے والی تصویر بھی تحلیل ہو گئی۔

"تو آئیں حضرات۔" وولبر نے پلٹ کر کہا۔ اس کی ٹیکنک صرف یہ ہے کہ ذہن کی سوچوں کو بے نگاہ چھوڑ دیا جائے۔ میں پرو فیئر وڈو روٹے سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کڑی پر بیٹھ کر خود بھی اس ایجاد کی آزمائش کریں۔"

لوگوں نے زبردست تائیاں بجا لیں تو وہ ڈوڈو کو اس کرسی پر بیٹھنا ہی پڑا۔ وولبر نے وقت ضائع کے بغیر اس کی کپٹیوں پر ڈسکس لگا کر شروع کر دیں۔ صرف اتنا کہا کہ یہ ڈسکس کہیں بھی لگائی جاسکتی ہیں۔ دوڑوڑو کی دائیں کپٹی پر ڈسک لگاتے ہوئے اس نے دوڑوڑو کو آنکھیں بند کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: "نہیں ذہن پر زور ڈالنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بس اپنی کسی پسندیدہ خواہش کے بارے میں سوچو۔"

تب ہی اسکرین پر ایک تصویر نمودار ہوئی تھی بعض لوگ تو مارے تجسس کے اپنی کرسیوں پر آگے کی طرف جھک گئے اور پھر معاً ہی اسکرین پر ایک عورت کی سین ترین سکرین پر ہی آنکھیں نظر آنے لگیں تصویر اور واضح ہوئی تو یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ ان دیکش آنکھوں میں ٹوف مبرا ہو رہا تھا اس کے ساتھ ہی عورت کا گلوزاب نمودار ہوا۔ تھنے پھوک رہے تھے اور ہونٹوں پر کانے رنگ کا ٹیپ چپکا ہوا تھا۔

حاضریں کو سانپ سا سونگھ گیا ہال میں صرف اسکرین والی عورت کی کڑیوں اور بھاری سائنسوں کی آواز سنی دے رہی تھی اچانک اس کے منہ سے ٹیپ کے پیچھے سے خون کا ایک

ایک وطن پرست اور کفن بدوش نوجوان کی داستان لہور رنگ جو محبت وطن ہونے کے باوجود دہشت گرد کہلاتا تھا

معاشرے کے اُبلے لوگوں کی کہانی
جن کے من کا لے ہیں

دہشت گرد

سلیم فاروقی کے ایڈوچر س قلم سے

4 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت مکمل سیٹ

240/- روپے

ناشر

مکتبہ القریش سرکلر روڈ
اردو بازار لاہور - 2

قطرہ پھلے گا اس کی پیشانی پر پسینے کی ویسی ہی بوندیں لرزے
گیں جیسی دھڑوڑ کے ساتھ تپتی تھیں۔

اچانک ہی دھڑوڑ کا مرکز ٹھکرا گیا کیونکہ اب اسکیٹ پر
عورت کے ہاتھ بھی نظر آ رہے تھے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے
تھے۔ یہ ہاتھ ایسی زنجیر سے باندھے گئے تھے کہ وہ ہاتھ
فرش میں دفن تھا۔

بندہ بیک منظر چھپاتا گیا اور پھر عورت کا پورا سرا پا نظر
آنے لگا۔

اس کی دو ٹانگیں بھی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھیں تب ہی
لی دھڑوڑ تصویر میں نظر آیا۔ وہ عورت کی طرف بڑھ رہا تھا اور عورت
اسے دیکھ کر بے بسی سے تڑپ رہی تھی۔

اچانک ہی لی دھڑوڑ لی ایچ ڈی نے زوردار چیخ مار کر
ڈکس انار پھینکیں اسی لئے تصویر تحلیل ہو گئی۔ وہ کھڑا ہو کر کھلی
لبی سانس لیتے لگا۔

”اے۔ تم نے فلم کیوں روک دی؟“ اسٹیشنس وین ڈرائیو
ایڈمنسٹریٹو نے جھپٹ کر کہا؟ اصل فلم تو اب شروع ہوئی تھی؟

دھڑوڑ نے حاضرین کو دیکھا تو اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر
دائیں بائیں اس طرح دیکھنے لگے جیسے غمزدگی راہ تلاش کر رہا ہو اس
کی نظریں پر وہ فیروز پر بھی پڑیں۔ میں نے کہا تھا تو آواز بھی سن

جاسکتی ہے۔ یہ فیروز وین نے عاجز انداز میں اس سے کہا پھر
وہ حاضرین کی طرف پلٹ گیا؟ دیکھا تو آئین و حضرات اس نے

ہاتھ اٹھا کر کہا۔ یہ ہے ڈرم کولانڈر بل میں آپ کے سوالوں کا
جواب دینے کے لئے جیسے میں اپنے گھر میں موجود رہوں گا۔

یہ کہہ کر اس نے ڈی وی سیٹ کے عقب میں ہاتھ ڈال کر ایک
چھوٹا سا بلیک بکس نکال لیا جس میں چار تاریں نظر آ رہی تھیں۔

پھر اس نے اپنی منہ بولی جین کے کندھے پر ہاتھ رکھا دونوں منہ بولی
ہوئے کپڑے پلے تھی دروازے کے راستے باہر جانے لگی۔

آخر دھڑوڑ کی حالت اب بھی ایسی تھی جیسی اب کوئی بھی
اس کی طرف توجہ نہیں دے رہا تھا۔ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے

فنی نے بھی تیزی دیکھی اور تقریباً دوڑتی ہوئی ایک
ٹیلی فون تلاش کرنے لگی تھی۔

ماسیلو نے گراں کو دیکھ کر گردن ہلائی تو مارینو نے ہلک
کو یعنی اس کا مات دے رہا تھا پھر مارینو اور دیگر دونوں بھی

دروازے کی طرف دوڑ گئے۔
ڈاکٹر بہرام بہ سب کچھ دیکھتے ہوئے ڈرم کولانڈر کی بھارتی

اہمیت پر غور کر رہا تھا لیکن اچانک ہی اسے یہ احساس ہوا کہ اس
کی سب سے زیادہ اہمیت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے
لیے ہے۔ راکر ڈرم کولانڈر عام ہو گیا تو پھر کوئی ساڑھ ساڑھ
تہیں سہتے گا۔
پھر راکر اسکرین پر آواز کے ساتھ نظر آیا کریں گے۔

ولیم بہت مطمئن تھا۔ آج اس نے بھرے مجمع میں ڈھوڑو
پرائی برتری ثابت کر کے اس سے انتقام لے لیا تھا کیونکہ پانچ
سال قبل ڈھوڑو نے لاہنگ اور سازشوں سے کام لے کر وہ
ہمدہ حاصل کر لیا تھا جسے ولیم اپنا حق سمجھتا تھا اگر شہنشاہ
برسوں میں ڈھوڑو اس پر اعتراضات بھی کرتا رہا تھا اس نے
ان برسوں میں ولیم کو کمپیس کا مسخرہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش
کی تھی۔

یہ پانچ سال ولیم نے بہت مہر و سکون سے گزارے تھے۔
اور آج کی رات اس کی فتح کی رات تھی۔

وہ اپنی فاتحانہ مسکراہٹ پر قابو نہیں پاسکا اس کی بیٹی
نے مسکراہٹ دیکھی۔ آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں ڈیڈی؟

اس نے پوچھا تو ولیم نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دی۔ پھر
وہ کیسے شیر باکے کو یہ تاریک کمرے میں بیٹھ گئے۔ نیچے سے ولیم

کو قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھیں۔ یہ ان لوگوں کی چاپ
تھی جو اس کا تعاقب کر رہے تھے جو اس سے گفتگو کرنا چاہتے تھے

جو ڈرم کولانڈر فریڈ نے فرما دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ لوگ
خریدنے میں ناگامی کے بعد ڈرم کولانڈر توجہ دے کر کی کوشش

کر رہے گے۔ اس نے ناشوروی طور پر اس ٹرانسپیر کو اپنے سینے
سے لگا لیا جو وہی تصورات کو تصویر بنانے کی پریش کرتا تھا۔

وہ مانتا تھا کہ وہ لوگ ساری رات بے چین رہیں کہ وہ اس
ٹرانسپیر کی من مانی قیمت وصول کرے۔

اس کی بیوی اس کا پانچ سالہ دو بہن اس کا ساتھ دے
سکی تھی اور اس نے طلاق حاصل کر لی تھی۔ اسے یقین تھا کہ کل

کے اختیارات پھر کراس کی سابق بیوی بھی پچھتائے گی کہ انہوں
میں کردہ جانے گی۔

ولیم اور اپنی فوجی اندھیرے کمرے میں اس وقت تک
بیٹھ رہے جب تک قدموں کی دھمک ختم نہیں ہو گئی پھر کپڑے

سے بھی کسی قسم کی آواز نہیں آئی تو وہ خاموشی سے تپتی تھی
نکل آئے۔ کچھ ہی دور ویر کی کار کھڑی تھی جس میں دو اور تیزی

سے چلے اور گاڑی سینٹ لوئیس میں ولیم کے پارٹمنٹ کی
طرف دوڑنے لگی۔

جب اس نے جانی سے پارٹمنٹ کے دروازے کا
قفل کھولا اور اندر اس کی نظر پڑی تو اسے پہلا احساس یہی ہوا

کہ کمرے میں روتی بڑھ گئی ہے اس کے ساتھ ہی اسے کمرے میں
سرگرمی خوشبو کا بھی احساس ہوا وہ تیزی سے پلٹ کر چلا

اس نے لین فورڈ کو تھام لیا لیکن تب ہی عقب میں ایک
جیمپ نوڈار ہوا اور لیمپ تھا سے والا شخص مسکرانے لگا۔ آپ

کو یہاں دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی؟ ڈاکٹر ولیم
ولیم نے ہڈت کر دیکھا۔ کاؤچ پر ایک باوقار شخص بیٹھا

ہوا تھا اس کے چاندی جیسے ہال چمک رہے تھے۔ آغوش
غیر معمولی طور پر سیاہ تھیں۔ وہ بہت فنی سوٹ میں بیٹھ تھا۔

اس شخص کا وقار اور نمکنت اور اس کی خلوص بھری مسکراہٹ
دیکھ کر ولیم کا خوف ہو گیا۔

پھر وہ شخص کھڑا ہو گیا۔
”میرا نام سوا تو اسے ماسیلو ہے ڈاکٹر؟“ اس نے بدستور

مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کیا۔

”اعطو نا ئیگر اٹھ جاؤ“ بونل کے تاریک کمرے میں
بہرام کی آواز گونجی۔ بونل نے اس کے خوفناک جھوٹے سے کہہ تھی

ساتھ ہی نیچے فرش پر لیٹے ہوئے اوشان کی آواز بھی سنائی دی
پھر کمرے میں ٹائیکری آواز گونجی اٹھی؟ آپ نے فٹ کے بجائے

زیہ کیوں استعمال کیا چھٹا؟ دوسرے زیہ پر بڑھ کر اٹھ گئے۔
قدموں کی آواز سے تو ایسا ہی لگتا تھا۔ نور کا دروازہ کھولتے

وقت آپ کو کھائی اگلی تھی۔ دو استعمال کیوں نہیں کرتے۔
کھانسی جھپٹوں کا بیز اعزق کر دیتی ہے۔ پھر آپ نے

چایاں نکالنے کے لیے جب میں ہاتھ ڈالا تو چایوں نے
بہت شور مچایا لیکن دروازہ آپ کو منتقل نہیں ملا۔ اتنے شور مچنے

کے بعد اب اعطو نا ئیگر کہنے کی کیا ضرورت رہی؟
”شہنشاہ پر کسی قسم کی اہم تر اثری خلاف مضابطہ ہے ہزارا

اوشان نے اسے تنبیہ کی۔“ شہنشاہ معظم تو بہت خاموشی سے
آئے تھے۔

”تب پھر آپ کی آنکھ کیسے کھل گئی نل قادر؟“
”تمہاری سانس کی آواز سے۔ یہ آواز چانک ہی اس

طرح بدل گئی جیسے تم پر کسی نلنگ ٹمپ نے حملہ کر دیا ہو۔ میں

تہیں اس سے بچانے کے لئے اٹھ رہا تھا۔
 ”چھوڑو، میں ٹیگر خفیہ سا ہو گیا۔۔۔ اور جیف! آپ
 بتائیں۔ کیا مسئلہ ہے؟“

”لائٹ جلاؤں۔۔۔ اندھیرے میں ذرا بات کرنا مشکل ہے
 بہرام نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔“

”جلالیں۔ میری نیند تو بربادی ہو گئی، ٹائیگر نے جہانی
 لیتے ہوئے کہا حالانکہ اس وقت جہانی لینے کا کوئی جواز نہ تھا۔
 روشنی ہوتے ہی ٹائیگر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اوشان بھی اپنے اونٹ
 مندے سے اٹھا اور کنول کے آسن میں بیٹھ کر بہرام کی طرف
 دیکھنے لگا۔“

”میں چاہتا تھا کہ تم ایک مکان چل کر دیکھ لو بہرام نے
 ذہنی رنگ پر ہاتھ رکھنا چاہا۔“

”اس وقت ٹائیگر پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ جھلا رات کے
 اس پہر کوں بروکر مکان دکھا سکتا ہے؟“

”اس کا بروکر سے کوئی تعلق نہیں۔ مکان بھی ابھی تک
 فروخت کے لیے پیش نہیں کیا گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ
 جلد ہی اس پر برائے فروخت کی سختی لگ جائے گی۔ ویسے
 میں یہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کس قسم کے مکان میں دل چسپی
 لے رہے ہو؟ بہرام نے جان بوجھ کر بالواسطہ طور پر اپنا مقصد
 پورا کرنا چاہا۔“

اس کی توقع کے عین مطابق وہ جلد ہی ٹائیگر اور اوشان
 کو لے کر ایچ ڈی ٹیوٹر سٹی کے گارڈ ہاؤس کی طرف جا رہا تھا
 ۔۔۔ راستے ہی میں ٹائیگر کو احساس ہوا کہ بہرام کیل کیل
 گیا ہے۔“

گارڈ ہاؤس پر گاڑی روک کر ٹیٹی۔
 ”ہمیں پروفیسر ولیم سے ملاقات کرنی ہے، بہرام نے
 گارڈ سے کہا۔“

”سوری۔ اس وقت آپ اندر نہیں جاسکتے۔“
 ”مگر ذمہ انیسرا ٹائیگر نے کھڑی سے مڑ نکال کر کہا۔ یہ
 صاحب اس اعلیٰ ترین خفیہ ادارے کے سربراہ ہیں جس کا مقصد انہیں
 کو غیر آئینی طریقہ استعمال کر کے بچانا ہے اور۔۔۔“

”ٹائیگر۔ پلے! بہرام گھبرا اٹھا اسے یہ احساس ہوا کہ
 ٹائیگر اس سے بدلے رہا ہے۔“

”اوجھ! گارڈ اس انکشاف پر حیرت زدہ رہ گیا۔
 ”اور میں اس ادارے کا سپر ایجنٹ ہوں اب تک ان گفت

افراد کو قتل کر چکا ہوں۔“

”خاموش رہو، بہرام نے اٹ کر کہا۔“

”میں ایک منٹ میں آیا۔ گارڈ گھر کی طرف لوٹ کر
 ”شہر۔ ابھی تم نے اوشان کا تعارف نہیں سنا۔ یہ سناؤ
 موجودہ ماسٹر ہیں اور۔۔۔“

”میرا خیال ہے کہ آپ لوگ خاموشی سے واپس چلے جائیں
 گارڈ نے اس بار قدرے طے انداز میں کہا اس کی عمر ۵۰ سال کے
 لگ بھگ تھی۔“

”تو تم ہمیں اندر نہیں جانے دو گے۔ ٹائیگر بہرام سے دھمکی
 کا پورا پورا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ ”تم ماسٹر اسپانی، ماسٹر کمر اور
 ماسٹر چین کی توہین کر رہے ہو۔۔۔“

”چلے جاؤ، گارڈ نے پیر پٹ کر کہا۔“

”بڑی بات، ٹائیگر نے کہا اور پھر جب اگلے روز گارڈ
 بیدار ہوا تو اسے ان سے سونے والی انگٹھ کا بڑا حصہ یاد نہیں رہا
 اسے تو صرف یہ یاد تھا کہ اس نوجوان نے غم کی سے جسم نکال کر
 اس کے حلق پر آنکلی ماری تھی اور پھر گارڈ کو نیند آنے لگی تھی۔“

گارڈ کے گرتے ہی بہرام نے کار سے اتر کر گارڈ کو اس
 کے بوجھ میں پہنچا یا بستر پر اٹا کر لائٹ بند کی اور جب ڈرائیونگ
 سیٹ پر بیٹھا تو اسے ٹائیگر کی کراہ سنا دی۔ نوجوانوں نے
 ہیں مثل فادر پٹ ٹائیگر کے پیچے میں احتجاج تھا۔“

”تم نے ماسٹر بھی کسے کہا تھا؟“

”اپنے آپ کو۔۔۔ ٹائیگر نے فوراً ہی کہا مگر اب انگلی
 تو ہٹا لیں۔“

”ٹائیگر۔ اوشان نے انگلی ہٹا لی تو ٹائیگر کی زبان پر کھلی
 قسم ہو گئی۔ ”تم درست کہتے ہو۔۔۔ جن ماسٹرز ہوتا تو ہمیں بھی
 اتنی تکلیف نہیں ہوتی۔ ایسی تکلیف جن ماسٹر کو ہوتی ہے۔ لیکن
 اب وہ کہہ کر اٹھ رہے کہ تم تین برسوں کی مسلسل قربت کے باوجود
 بھی صرف جن ماسٹرز سے۔ اور وہ بھی کیسے؟ ایسے جسے انڈا اٹھانا
 تک نہیں آتا۔ یہ کیسا المیہ ہے؟“

”کیا تم ماسٹر؟ بہرام نے پٹ کر پوچھا۔“

”بہت چھوٹی سی بات ہے، شہنشاہ اعظم! آپ گاڑی چلائیں۔
 اس مسئلے سے ہم خود آپس میں منٹ لیں گے۔ اوشان نے جلد
 التزام عجب دیا۔“

”ڈرائیونگ کے مظاہرے کے بعد ہمیں سے نکلنے سے
 قبل بہرام نے ڈرائیونگ کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ ولیم کا گھر تلاش

ایک پراسرار مورتی کے حصول کی خاطر ہونیوالے خوفناک
 معرکے کا احوال

سحر و اسرار کی رنگے کھڑے کر دینے والی داستان



الوار صدیقی

کے کیسے نئے پراسرار اور خوفناک دینے والے کہانی

کتاب اپنے قارئین کی مثال کے طلب
 قارئین یا آدھے کے نام کو قیمت کا
 مقررہ انداز آگے سال قریب آئیں گے
 کتاب آپ کو
 بذریعہ پوسٹ مفت ارسال کر دیا جائے گی

کتابانی سکائرمین
 پکچر
 حصہ نمبر ۲۵۰

خط و کتابت کے لئے

مکتبہ القریش سرکر روڈ، اردو بازار، لاہور، فون ۴۲۲۴۶۶۵

کرنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

”آزاد چاہتے کیا ہیں؟ گاڑی رکھتے ہی ٹائیگر نے پوچھا۔
”صاف صاف بتاؤں۔“

”یہ ڈاکٹر ولیم کا مکان ہے۔“ بہرام نے بھی اس بار کوئی جواب دینے کی کوشش نہیں کی۔ آج شب میں نے اس کی ایسا دکا ظاہر دیکھا ہے وہاں اور بھی بہت سے لوگ تھے اور مجھے یقین ہے کہ ولیم بہت سے لوگوں کا ہدف بن گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اس وقت تک زندہ رہے جب تک میں اس سے بات نہ کروں۔“

”تب پھر اندر چلیں اور اس سے بات کر لیں۔“
”نہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے بات کرنے سے قبل بڑی رقم کا ہتھاکر نہا ہوگا اور یہ انتظام میں چاہے گئے کسی پور کھنے سے قبل نہیں ہو سکے گا۔ ویسے ہم اندر چل کر دیکھیں گے ضرور۔۔۔“

تینوں ولیم کے دروازے کی طرف بڑھے لیکن ٹوکلٹ پر پہنچ کر اوشان نفی میں سر ہلانے لگا۔ ”اندرونی بھی نہیں ہشتاد۔ اس نے مایوس لہجے میں کہا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہو گیا؟ بہرام نے پوچھا۔
”واٹریش کے درمیان۔ چلیں اب ہوئی چلتے ہیں۔“ ٹائیگر نے جواب دیا۔

”نہیں۔ ہمیں اندر کا جائزہ لینا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی اسے اٹھا کر کے لے گیا ہو۔“ بہرام کی ہدایت پر ٹائیگر نے فرنٹ ڈور کا لاک انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملا کر کھولا۔ اندرونی کوئی نہ تھا اور نہ ہی کسی قسم کی نگہداشت ہونے کے آثار تھے۔

بستروں پر ایک بھی شخص نہ تھی۔
”یہاں کسی قسم کی چیکنگ نہیں ہوئی۔“ اوشان نے کہا۔

”کھڑکیوں کی لگر پر پٹی تک اپنی جگہ موجود ہے۔“
”گوڈ۔ بہرام نے سر ہلا کر کہا۔ آپ اور ٹائیگر دونوں یہاں رہ کر ڈاکٹر اور ڈاکٹر کی حفاظت کریں۔ میں جا رہا ہوں آپ سے بعد میں رابطہ کر دوں گا۔“

☆

مینی شمس کو ٹیلی فون پر اپنے باس سے ملنے والی ہدایت بہت واضح تھی۔ ”شین اور پروفیسر دونوں کو حاصل کر لو۔“ شمس نے وہ مدت نازن کے گھر میں گزار دی تھی اس نے کئی مرتبہ ولیم کے گھر فون کیا تھا لیکن وہاں سے کسی نے فون

نہیں اٹھایا۔ البتہ نصف شب کے بعد نازن کا ٹیلی فون خود بج اٹھا تھا۔ کال نوٹارک سے تھی۔ شمس نے ریسپونڈ اٹھانے سے قبل ہی وی کی آواز کم کر دی۔

”وی نیٹ ورک کے باس کی ہدایت اس بار بھی بہت واضح تھی؟ اس سے جو چاہو وعدہ کرو۔ تمہاری مدد کے لیے ایک اور شخص بھیجا جا رہا ہے۔“

ریسپونڈر کے کمرے میں کھڑے تھے اسے معلوم تھا کہ کیا کرنا ہے لیکن اسے اس بات پر حیرت تھی کہ آواز اس کا پاس ڈریم کولائزر میں اتنی دلی جی کیوں لے رہا ہے وہ وی کی طرف دیکھنے لگی۔ تب ہی اچانک اسے احساس ہوا کہ نیٹ ورک والے اتنے بے چین کیوں ہیں؟ جب لوگوں کے پاس اپنے ڈریم کولائزروں کے ٹوڈہ وی کیوں دیکھیں گے؟ پھر لوگ ”شی اندر کور“ کیوں دیکھیں گے جب وہ شی ان نیٹور دیکھ سکیں گے۔

اسے اندازہ تھا کہ اس کی مدد کے لیے کس کو بھیجا جا رہا ہے۔ اسے خوشی تھی کہ وہ آرہا ہے۔۔۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اسے باس کا فیصلہ اچھا لگا تھا۔

کچنے ٹیا میں بہت سے لوگ موجود تھے اور مارنیزو ابھی ابھی نیٹور کے ساتھ آیا تھا اگر اس اور ماسیلو کو بتا رہا تھا کہ وہ نکل گیا۔
”کمال ہے۔“ ماسیلو کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آنے لگے۔ ایک لوٹھا اور ایک لڑکی تم نہیں بڑھ سکے۔
”وہ تحلیل ہو گئے۔“ مارنیزو نے جواب دیا۔

”ہوں؟ اگر اس کیلئے ساتھیوں پر بھروسہ چاہتا تھا۔ لیکن ماسیلو کی موجودگی کا باعث وہ ایسا نہ ہو سکا۔
”میں چلتا ہوں۔“ ماسیلو نے کہا۔ ولیم نے کہا تھا کہ وہ کل اپنے گھر میں ہوگا۔ میں اس سے وہی مل لوں گا۔“
ماسیلو بلیٹ کر چل دیا۔ اس کے دروازے سے نکلنے کے بعد ہی گراس نے مارنیزو سے کہا۔ اب تم پروفیسر کا کھڑا لائی کرو اور یہ اندازہ لگا دو کہ وہ کہاں ہے بھی یا نہیں۔“

مارنیزو یہ معلومات حاصل کر کے واپس آیا تو گراس کے ساتھ وہاں سے اُتر کر موجود تھے جن کا تعلق سینٹ لوئس سے تھا اور جو ماسیلو لائبریری کے ڈکن نہیں تھے اس کے ساتھ موجود تھے۔ گراس نے مارنیزو سے ان کا تعارف کرنا بھی ضروری

نہیں سمجھا۔

”تم لوگ خفیہ ولیم کے گھر کو ڈر کر دو گے؟ اس نے ان دونوں سے کہا۔ اگر کوئی اس کے مکان میں داخل ہو تو تم مجھے یہاں فون کر کے بتاؤ گے۔ پھر میں مزید ہدایات دوں گا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں چلے جانے کی ہدایت کی اور پھر اس طرح وی کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے کمرے میں مارنیزو اور نیٹور کی موجودگی کا احساس ہی نہیں۔

”ایک عظیم شخصیت کے لیے یہ کہہنا یا ان شان نہیں۔“
”دون سوا تو رہے ماسیلو کے لمبے میں مدد دی تھی اس کا اشارہ ڈاکٹر ولیم کے بے ترتیب کمرے کی طرف تھا۔

”ختم نے مجھے کیسے ڈھونڈ نکالا؟“ ڈاکٹر ولیم نے پوچھا۔
”مجھے اس شہر کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے ڈاکٹر۔“
ماسیلو بولا۔ ”اور جو چیز مجھے معلوم نہیں ہوئی اسے معلوم کرنا ہوں۔“ ولیم ایک ٹوکلٹ ڈون کا چہرہ دیکھتا رہا پھر وہ تین فوٹ کی طرف پلٹا۔ ”ایکسیوز می۔۔۔ اس نے ماسیلو سے کہا۔ میں ایک منٹ میں واپس آتا ہوں۔“ تین فوٹ کو ایک اور بے ترتیب کمرے میں سے آیا جو بڑا دروازہ تھا۔ کیا یہ آپ کا بڑا دروازہ ہے یا پاپا؟“ تین نے کمرے میں گھسے ہی کہا۔

”ہاں۔۔۔ میرا خیال ہے کہ اب تم تھوڑی دیر کے لیے سو جاؤ۔“ ڈاکٹر ولیم کا بھروسہ زیادہ تھا۔

”او کے پاپ“ وہ آہستہ کر لوی۔ ”ویسے آپ نے آمات ان کے دماغ تک سے اڑا دیے ہیں۔“
”اں؟“ ولیم نے مولوی جی کو بڑی شفقت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ اب ڈاکٹر ولیم مجھ پر قبضہ نہیں لگا کر ہے گا۔“

”گوڈ۔“ تین مسکرای۔ ”گوڈ ٹائٹ وہ۔۔۔ باہر بیٹھا ہوا شخص بہت نفیس انسان لگ رہا تھا۔
”غالباً وہ نفیس انسان ہی ہے۔“ ولیم نے جواب دیا اس نے تین کے ماتھے پر ہلکا سا اور جب وہ دونوں سلوٹ میں بڑے ہوئے ہیڈ پر لپٹی تو وہ ڈرائنگ روم میں واپس چلا آیا جہاں دونوں ماسیلو اب بھی کھڑا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ماسیلو کرسی پر بیٹھ گیا۔ شاید تین جہیں یا وہیں رہا پروفیسر؟ ولیم غصے سے دیکھتا رہا۔

”جاری ملاقات شاید دو سال قبل ہوئی تھی ماسیلو

نے کہا۔“ انڈو چائنا ریفیو جی ڈریمیں۔ میں بھی وہاں موجود تھا لیکن ظاہر ہے کہ وہاں اتنے لوگ تھے کہ تم نے مجھے یاد ہی نہیں رکھا ہوگا۔“

”اوہ۔۔۔ اچھا اب مجھے یاد آگیا۔“ ڈاکٹر ولیم کو مکان کا دل رکھنے کے لیے تھوٹ بولنا پڑا۔
”میں اس وقت بھی برٹس میں تھا اور اب بھی ہوں۔“ ماسیلو نے کہا۔ ”اور آج شب میں یونیورسٹی میں موجود تھا۔ جہاں میں نے تہا رہے۔۔۔ وہ۔۔۔ کیا کہتے ہیں اسے؟“

”ڈریم کولائزر۔۔۔“ ولیم نے جواب دیا۔
”ہاں۔ میں نے وہاں تہا رہے۔ ڈریم کولائزر کا مظاہرہ دیکھا۔“ تین کو دیکھ کر اس سے بے حد متاثر ہوا۔ اتنا متاثر ہوا کہ اب میں اس کے سامنے متوقف خریدنا چاہتا ہوں۔ اس کی تیاری سے لے کر فروخت تک کے حقوق۔“ تین اس سو سے کا نہ صرف پھر پور معاوضے کا بلکہ شہ بازار میں فروخت ہونے پر فی یونٹ کمیشن بھی دوں گا۔“
”اس میں اس وقت برٹس کے بارے میں گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔“ ولیم نے جواب دیا۔

جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول سلسلہ

سرکش

محمود احمد مودی کے شہکار قلم سے

12 حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت فی حصہ = 50 روپے

مکمل سیٹ = 600 روپے

سرکلر روڈ اردو بازار لاہور

مکتبہ القریش

فون 7668958

یقیناً ظاہر ہے کہ تم بہت تھک چکے ہو گے۔ آج کی رات ہی کی ٹھکن کا کیا ذکر... تم تو برسوں سے اس پروڈیکٹ پر محنت کر رہے ہو، یہ برسوں کی ٹھکن ہے۔ میں اس وقت تم سے صرف یہ کہنے آیا تھا کہ یہاں مظاہرہ دیکھنے کے لیے آنے والوں کی تعداد درجنوں سے بھی زیادہ تھی ان میں ایسے لوگ بھی شامل تھے جن کا مقصد صرف اور صرف تمہاری بیکادوری کرنا ہے۔ اس کے لیے انہیں پہلے ڈرامہ کو لائبریری میں لانا پڑا۔ ولیم نے ہنس کر جواب دیا۔

”ہاں۔ ماسیلو نے سر ہلایا۔ لیکن وہ بہت خطرناک لوگ اس ڈرامہ اور اس ایجا کو حاصل کرنے کے لیے سب کچھ کر گزریں گے۔“

”میں بہت محتاط رہوں گا۔“

”انتہائی احتیاط بھی ایسے معاملات میں کافی نہیں ہوتی۔ دونوں سلوا ٹورس ماسیلو نے سر جھٹک کر تیرا در کیا۔ مثال کے طور پر... سنو ڈاکٹر! ہمیں ہمیں غمزدہ کرنا نہیں چاہتا لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس کمرے میں تم ایک عورت کی میزبانی کرتے رہتے ہو۔“

”ہاں۔“ ولیم نے بہت سنجیدگی سے ماسیلو کو گھورا۔

”اور کچھ دنوں سے اس سے تمہاری ملاقات نہیں ہوئی ہے۔“ درست۔۔۔

”یقیناً کرو کہ تم سے اب اس کی ملاقات بھی نہیں ہو سکے گی ڈاکٹر ولیم۔ ماسیلو نے انکشاف کیا۔ یہ سن کر ولیم پر کڑی برسر ہو گیا۔ اس کے چہرے پر الم و حزن کے بادل چھا گئے۔

”سوری ڈاکٹر۔ ماسیلو نے غمزدہ انداز میں اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔“ میں نے یہ انکشاف صرف اس لیے کیا ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی سرشت کا اندازہ ہو سکے۔ نیو بک سے آنے والے یہ لوگ اب ہمہ راہ کوئی رکاوٹ برداشت نہیں کریں گے۔“

جینٹ کے بارے میں سن کر ولیم کی حالت واقعی ہیر ہو گئی تھی۔ وہ دل گرفتہ تھا۔ ماسیلو اس کی کیفیت پر مہمان گرا تھا اور اس نے ولیم کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ کچھ تم سے ہمدردی ہے پر وفیسر... لیکن میں نے تمہیں انتہاء کر دیا ہے تاکہ تم اپنی بیٹی کو ان لوگوں کے ہتھے نہ چڑھو۔ احتیاط سے کام لینا عقل و دانش کا تقاضا ہے۔“

”نشد اور تیر کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔ ولیم

گلاس کے بھیجے ہوئے آدمیوں نے اسے جلدی فون پر رپورٹ پیش کی۔ ایک درمیانی عمر کا شخص اور ایک مرنے والی سی ہے۔ گلاس نے پوری رپورٹ سن لی۔ یہ وہی لوگ ہیں... سنو... جوڑے آدمی نے کسی قسم کا پی آر آر ایجاد کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اس آئے کو لے آؤ۔“

”اور اس کے بارے میں کیا ہدایت ہے؟“

”اس کا جو چاہو کرو۔ گلاس نے کھلی چھوڑ دے دی۔ رپورٹ دیتے والے بھی ٹیلی فون بوٹھ سے میں کھٹے کر ڈاکٹر ہیرام ٹائیگر اور اوشان کو حیرت کر چلا گیا اور وہ دونوں ولیم کے گھر کی طرف آئے گئے۔

”کیسا کہ؟“ لے آؤی نے پوچھا۔

”پتا نہیں۔ لیکن ہم جلد ہی اس پر وفیسر سے سب کچھ اٹھائیں گے۔ وہ ولیم کے دروازے پر پہنچے تو انہیں کھلا ہوا دیکھ کر شدید حیرت ہوئی۔ زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ ڈاکٹر انگلش کے فرش پر دو افراد لیٹے ہوئے تھے۔

”لے آؤی نے ہٹ سوچ دیا اور روشنی ہوتے ہی اس نے گرد آواز میں پوچھا۔ تم سے ولیم وہی کون ہے؟“

”وہی۔“ ٹائیگر اٹھ بیٹھا۔ اوشان زیادہ آؤی سے جبکہ میں واٹس اینڈ ویلر ہوں۔ اس جواب پر دونوں نے اوشان اور ٹائیگر کو گھور دیکھا۔

”تیسرا آدمی کہاں گیا؟“ لے آؤی نے ۲۸ پورکار اور زنگال لیا۔ پوچھا۔

”تیسرا آدمی زنگوانی تھا اور زنگوانی ٹائیگر نے ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ وہ تو یہی طرح تھا۔ اب دفعتاً جو جادو

یہ کہہ کر وہ پیٹ کے بل لڑ گیا۔

”ہوں! لے آؤی ہٹا کر ابھر کر ٹائیگر کے قریب پہنچا اس نے جوئے کی نوک سے ٹائیگر کے شانے پر ہٹا دیا۔ سنو پو کر رہے ہو؟ اس نے نوک سے شانہ دبائے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اسے بڑی حیرت ہوئی کہ گرجت دیا ہی نہیں۔ اور پھر نہ جانے کیا ہوا۔ وہ شخص بہت زور سے اچھلا ایک ٹوئک فضا میں معلق رہا۔ اور پھر جاپوں شانے پر جت دس پر گر پڑا۔

اس نے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی اور رپورٹ کی نال کا رخ ٹائیگر کی پشت کی طرف کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اوشان بھی کھڑا ہو گیا۔

”تم کیا چاہتے ہو؟“ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ٹی وی والا کہ؟“ وہ غر کر بولا۔ کہاں رکھا ہے؟

”وہاں۔“ ٹائیگر نے ۱۹ بجے کے سلور سٹون کنسول کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ لیکن ٹی وی آن مت کرنا۔ اس وقت کوئی اچھا پروگرام نہیں آرہا ہو گا۔“

”بس... اتنا کافی ہے۔“ لے آؤی نے غر کر جواب دیا اس لیے اوشان اس کے قریب آیا تو اس نے لے آؤی دبائے کی کوشش کی مگر اچانک ہی رپورٹ کی نال کا رخ اس کے اپنے پیٹ کی طرف ہو گیا۔ انگلی اب بھی بلی پر تھی اور وہ بلی پر بدبو ڈالنے پر مجبور تھا۔ بلی کی آواز کے ساتھ گولی ملی۔

پستہ قامت شخص نے بھی رپورٹ نکال لیا تھا اس کی نال کا رخ بھی ٹائیگر کی طرف تھا مگر اسی لمحے ٹائیگر نے قلاب بھری فاصلہ کم ہوا۔ ابھی پستہ قامت شخص ٹائیگر دبائے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ اسے سینے میں شدید ترین درد کا احساس ہوا۔ ٹائیگر نے اپنی انگشت شہادت والیں کھینچی تو وہ دونوں ٹانوں تھمے تب ہی اوشان نے پستہ قامت شخص کے شانے پر چھکی دی وہ کسی تیر کی طرح ٹی وی سیٹ کی طرف پڑا۔ اس کا سر اس سے ٹکرایا اور ٹی وی ٹوٹ گیا۔

”اسے آپ نے اتنا اچھا سیٹ قات کر دیا۔“ ٹائیگر تاسف بھرے لہجے میں بولا۔

”تمہیں؟“ اوشان نے سر ہلا کر تردید کی۔ ٹی وی ٹوٹنے کی ذمہ داری اس شخص پر ہے جس نے اندھے جینے کی طرح مکر مار دی ہے۔“

”اب آپ ڈراما کیسے دیکھیں گے ٹل فادر؟“

تھانہ کے قاتل کی پکڑ میں آؤں والا تھا ہے جس نے جس نے

○○○○○

کشت

محمود احمد مودی

کے
ایڈوکیٹس قلم سے

12

حصوں میں شائع ہو گیا ہے

قیمت مکمل سیٹ

۷۲۰/- روپے

مکتبہ القریش، سرکلر روڈ، اردو بازار
لاہور، فون: ۷۶۶۸۹۵۸

ماسیلو سے اس نمبر پر رابطہ کرنا اس لیے نہیں کو خبر دیا۔
 "میں نے کہا تھا نا... ماسیلو بہت نفیس آدمی ہے پوپ؟"
 "میں نے نمبر لے کر کہا۔ وہ رات بھر ماسیلو کے ساتھ رہے تھے۔

بہرام کچن میں دلہے سے مذاکرات کر رہا تھا اور باہر لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ ڈرائنگ روم میں ٹائیگر سائنس کی مشق کر رہا تھا جبکہ اوشان، لین کو سنا جو بیس بٹ کر کا مظاہرہ دکھا رہا تھا۔ اس نے ایک جھوٹا سا کاغذ لے کر سر کے اوپر اچھالا اور جونہی کاغذ ہاتھ کی پہنچ میں آیا اس کی کڑی جھیلی نے کاغذ پر چڑھ کر لگاٹی شروع کر دی۔ کاغذ فرش پر گرنے سے قبل درجنوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔
 ادھر کچن میں حب الوطنی کی دلیل کافی کے پیٹھ کپ کے ہاتھ ہی غیر موثر ثابت ہوئی تھی اور اب بہرام سماجی ہیلولوپر زور دے رہا تھا۔

"ڈرم کو فٹنس کے استعمال سے نفرت اور تشدد کے خاتمے میں مدد مل سکتی ہے ڈاکٹر ولیم؟"
 "میں یہ نہیں جانتا کہ کالوں سے نفرت کا جذ بہ ختم ہوجائے اور ان کے خلاف جانفشانی کی ہر بیج جاسے۔"
 "تب پھر آپ یہ بتائیں کہ ڈرم کو فٹنس کتنے میں فروخت کریں گے۔ میں نرمانی قیمت دینے کے لیے تیار ہوں۔ بہرام آخر کار مادی ہیلولوپر طرف آگیا۔
 "آپ کو رو رو گئی؟" ولیم نے مسکرا کر جواب دیا۔ "میں سودا لے کر چکا ہوں۔"

کیا آپ کو یاد آئے؟ ہمیں کہاں ایسے بھی لوگ ملی جو اس آئے کو حاصل کرنے کے لیے آپ کو قتل بھی کر سکتے ہیں؟
 "مجھے علم ہے۔" ولیم نے جواب دیا۔ "میں اس بات پر مشکور ہوں کہ آپ نے میری اور لین کی حفاظت کے لیے اپنے آدمی بھیجے ہیں لیکن میں کرسن کہ میں اب خوف زدہ نہیں ہوں۔"
 "یو باریک سے کراس نامی ایک خطرناک قاتل بھی یہاں آیا ہوا ہے ڈاکٹر ولیم؟"

"میں نے اس کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا۔"
 "وہ یہاں ایک شخص کے لیے کام کر رہا ہے جس کا نام ڈون سوا..."

"جھوٹے ڈاکٹر؟ یہ قدر سننے دیں میں دہشت انگیز کہاں ہوں میں کوئی دل چسپی نہیں رکھتا۔ مجھے کلاس لینی ہے لہذا..."

"آپ سٹین غلطی کر رہے ہیں، بہرام بڑھ گیا۔
 "شکر ہے کہ غلطی میں کر رہا ہوں۔" ولیم کا بیس بٹ دکھا تھا۔
 "آخری بات۔ وہاں اس مکان میں تو نہیں؟"
 "نہیں۔" ڈاکٹر نے غصی میں سر ہلا دیا۔
 "مگنا۔" بہرام بولا۔ "میری تجویز یہ ہے کہ آپ اور آپ کی بیٹی دونوں ہی رات کو یہاں اور سو یا کریں۔"

"اس ہمدردی کا شکر ہے۔" میں پہلے ہی اس کا استقامت کر چکا ہوں۔ ڈاکٹر ولیم نے ہاتھ ہلا کر اسکا ہٹ بھرے انداز میں بول دیا۔ پھر وہ اس وقت تک بیٹھا رہا جب تک بہرام کچن سے تپیں نکل گیا۔ اس نے بہرام ٹائیگر اور اوشان کو کھینچ کر دروازے سے باہر جانے ہونے دیکھ کر کسوں کی سائنس کی پھر پورج میں چلا آیا۔
 جہاں اٹھارہ افراد اس کے منتظر تھے۔

"آئی ایم سوری۔" اس نے تقریر کرنے والے انداز میں کہا۔ ڈرم کو فٹنس کے بارے میں میرا معاہدہ ہو چکا ہے لہذا میرے نزدیک آپ لوگوں سے اس معاملہ پر گفتگو فضول رہے گی۔ تمام افراد احتجاج کرنے لگے مگر ولیم انہیں بیٹھا جلا تا پھوٹ کر اپنے گھر میں آگیا۔ اس نے دروازہ اندر سے قفل کر دیا۔
 "میں..." اس نے چلا کر کہا۔ مجھے کلاس لینے جانا ہے میں ہنارے جا رہا ہوں۔"

"مشاہدہ..." آواز فور سے آئی تھی لیکن نے کچھ اور بھی کہا تھا لیکن اس کی آواز لاٹو اسٹریلو کی آواز میں گئی۔
 ولیم نے شرف اتار کر ہاتھ دروم کاٹنے کیا اور پھر اسے دروازے پر ہی ٹھک کر رکھ کر جانا پڑا۔

اندوہی قتال عالم میڈلسن کس میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔
 "کیا یہاں اسپرین نہیں ہوئی؟" پٹی شی نے ڈاکٹر کو دیکھتے ہی پوچھا۔ وہ گہرے گھٹے کے ایسے بلاؤز میں تھی جس سے آپنا دیکھا جاسکتا تھا۔

ولیم نے دروازہ بند کر لیا۔
 "نہیں۔ اسپرین تو نہیں ہے۔" اس کی آواز حلق میں جھینس رہی تھی پٹی شی کی یہاں اور اس لباس میں موجودگی کے باعث وہ بہت زیادہ گہری گہری سانس لینے لگا تھا۔
 "گھر اور مت مارزن۔" وہ کھٹکھٹا کر تنس پڑی۔ میرے سر میں ویسے بھی سخت درد ہو رہا ہے۔
 پٹی شی کے چہرے کے کٹوش کم سن روکیوں جیسے تھے۔ لیکن جسم بالکل مختلف تھا وہ سر کے درد کا اظہار کرنے کے

لیے دونوں کندھیوں کو دبانے لگی۔ "میں یہاں دو گھنٹے سے کھڑی ہوں۔" اس نے سبک سے ٹیک لگائی۔ یہ انداز ولیم کے گوش اڑانے کے لیے کافی تھا۔ وہ وہیں لٹائی کے لیے رہے ہونے پر مڑوں کے مچھیرے پیچ گیا۔

"سنو..." ولیم نے پٹی شی اٹھا کر بولی۔ یہ سب کچھ ہمارا ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی ہی اٹھی سے اپنی سمت اشارہ کر کے کہا۔ ولیم ہاتھ ملنے لگا۔

"اور..." پٹی وی ورلڈ ہمارا غلام بن سکتا ہے۔ پٹی شی اب اور زیادہ خطرناک انداز میں جھک کر بولی۔ "جھانپ کر دیکھو اسے لڑی ورلڈ کے سوا اور کون بہتر فائدہ اٹھا سکتا ہے؟" ولیم نے ایک طویل سانس لے کر نظریں جھکا لیں کیونکہ اب تاب نظارہ ہمیں دکھا رہی تھی۔

وہ دیر تک ایسی ہی باتیں کرتی رہی لیکن ولیم خاموش رہا اور جب شی کو اندازہ ہو گیا کہ ان تلوں میں کتنی نہیں تو وہ جھجھکا کر بولی۔ "کیا اسپرین نہیں مل سکتی؟"

"نہیں میرے گھر میں اسپرین نہیں ملتی۔"
 "تم نے ڈرم کو فٹنس کہاں رکھا ہے؟"
 "وہاں..." جہاں کوئی بھی نہ پہنچ سکے۔"
 "کس کے ہاتھ بیچا ہے؟ شی نے اپنے بلاؤز پر ایک شال مٹا کر اوٹا کر لپٹ لیا۔ اس کا بچہ نکلا تھا۔

میں چند دن میں تمام تفصیلات خود جاری کر دوں گا۔"
 "تمہیں علم ہے کہ میں تمہاری ایجاد کو فروغ دے کر تمہیں بدنام کر سکتی ہوں۔" شی اب سیدھی کھڑی تھی۔

"خود رو کر لیکن جب ڈرم کو فٹنس استعمال ہونے لگے گا تو لوگ تمہیں احمق کہیں گے۔"
 "تم ٹھیک کہتے ہو۔" وہ مرتجک کر بولی۔ لیکن کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ فٹنی ایک مشین کی وجہ سے بہت سے لوگ تمہاری جان کے دے ہو چکے ہیں؟"

"یہ بات کئی افراد نے مجھے بتائی ہے۔" پروفیسر ولیم نے جواب دیا۔ لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ ہر شخص ڈرم کو فٹنس حاصل کرنے کی جلد چاہدہ کر رہا ہے۔"

"ہم اسے حاصل کرنے کے بجائے فتن کرنے کی جلد چاہدہ کر رہے ہیں۔" شی نے درشت پیچھے میں کہا۔ شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ ڈرم کو فٹنس کو کسٹل کی وی کامیاب اعزق کر ڈالے گا۔"
 "ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔" ولیم اب مجھے اجازت دو

"ایسے حالات کے لیے میں ہمیشہ تیار رہتا ہوں میرے بچے۔" اوشان نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔ میرے کمرے میں موجود صندوق میں میرا اپنا سیٹ موجود ہے... لیکن ان جسموں کا کچھ کرو... ٹائیگر نے احتجاج کرنے کا سوجا لکھنا عا ہوا اسے خیال آگیا کہ کوڑا کرٹ صاف کرنا اس کا ذمہ داری ہے لہذا وہ ایک طویل سانس لے کر تیار ہو گیا۔

ابھی آسمان پر بھی روشنی نمودار ہوئی تھی اور ولیم اپنی بیٹی لین کے ساتھ راج ووڈ یونیورسٹی میپس میں واقع اپنے مکان پر پہنچا تھا۔ اس وقت دونوں گن میبلوں کی لائیں مکان کے عقب میں کوڑے گھر میں پڑی ہوئی تھیں۔
 باپ بیٹی ڈرائنگ روم میں داخل ہونے لڑا نہیں ٹھٹھ کر رک جانا پڑا۔ وہاں اوشان ٹول کے آسن میں فرش پر اور ٹائیگر صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ یقیناً ڈاکٹر ولیم ووئی ہیں؟" ٹائیگر نے اس سے پوچھا۔
 "تم کون ہو؟" ولیم نے قدم سے ٹوٹا۔ مجھے یہاں پہچاننا اور اوشان کو دیکھتے ہی لین فوریہ حیرت سے اچھل پڑی۔ پھر جب اس نے ٹوٹا ہوا لڑی دیکھا تو اس کی آنکھوں میں بھی خوف اُتر گیا۔
 "لڑی توڑنے کے بجائے تم مجھ سے بات کر لینے تو بہتر ہوتا۔" ولیم نے قدم سے درشت لیجے کی کہا۔ "تمہیں یہاں کچھ بھی نہیں ملے گا۔"

ہم یہاں کسی چیز کی تلاش میں آئے بھی نہیں ہیں ڈاکٹر۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔ یہ حرکت ان دو افراد کی ہے جو تمہیں قتل کرنے کے لیے آئے تھے۔"

"تم نے ابھی تک میرے سول کا جواب نہیں دیا تم کون ہو؟" ڈاکٹر ولیم کا حوصلہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"ہمیں یہاں اس لیے بھیجا گیا ہے کہ جب تک تم ایک خاص شخص سے بات نہ کرو اس وقت تک تمہاری حفاظت کی جائے۔"

"اور وہ کون ہے؟"

"اس بارے میں وی نہیں بتائے گا۔ ٹائیگر کے لیے ایک اب اسکا ہٹ تھی۔ تم دونوں اپنے معمولات ترک کر دو کہ وہاں موجودگی میں کوئی بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

"تم لوگ بہت اچھے ہو اور ولیم نے ٹھٹھ پیچھے ہی کہا۔ پھر وہ کچن میں چلا آیا وہاں اس نے لین کے کان میں سرگوشی کی۔
 "اگر مجھے کچھ ہو جائے یا ایسا لگے کچھ ہونے والا ہے تو مسٹر

میں نہانا چاہتا ہوں۔

”ابنی کرکاسا جگہ کھاؤ گے؟“ شی نے معنی فیز نیچے میں بوجھاؤ ولیم جینٹ سالہا مگر اگلے ہی لمحے شی نے جہتہ لگا کر اس کی تخت کوری و قمرت کر دہت ہلدا میر جھاؤ گے اور پھر مساج کے لیے نوکر بھی رکھ سکے۔ ”یہ کہہ کر اس نے زوردار بیچی لی ابھی ولیم کسی کی کر ہاتھ کر وہ ہاتھ دھو سے نکل گئی۔ کچہ دیر بعد ولیم کو فریٹ ڈھو کھلے اور بند ہونے کی آواز سنا لی۔

شاؤو کے نیچے آنے سے ولیم مرمت ہی سوچ رہا تھا۔ کہ اس نے ماسیلو ۵ لاکھ ڈالر کا سودا کر کے والٹنڈی کا ثبوت دیا ہے اسے سڑ ماسیلو پر نکل اٹھا تھا۔ وہ بری ویدر مال میں اپنی کلاس کو پھر دینے کے لیے نکلا اور ٹرکسٹ کے انداز میں کمپس کی طرف چل دیا۔ اس وقت مارٹن اس کا تعاقب کر رہا تھا۔

اور مارٹن کو تارٹن نے والا ڈاکٹر بہرام بھی نوڈ تھا۔ اس نے فوراً اوشان اور مارٹن کے بارے ولیم پتیا نے خدا متی آدمی ہے لیکن بہر حال... مارٹن اب ٹانگر کے ساتھ اس کی مخالفت کریں گے۔ اگر یہ زندہ رہا تو ممکن ہے کہ پناذی بدل ڈالے۔“ ٹانگر نے ہنگامہ ابرا اور اوشان پر ہندوں کو ڈرتے ہوئے دیکھنے لگا۔



بیٹی شی اپنے اساتذہ سے تنہا بیٹی تھی۔ اسے مسلسل سفر میں رہنا پڑتا تھا اور اس کی وجہ تھی کہ ایڈیٹار چارچا سے دفتر میں رکھا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اسے خیر نگار گچی شی نے ڈیک پر کام کرنا شروع کر دیا تو پھر ایڈیٹر کی ساکھ بڑی طرح متاثر ہوئی۔

اس وقت وہ اپنے باس لارڈ ولیم کو لگایاں دیتی ہوئی کالج میں آئی تو اسے ٹھٹک کر رک جانا پڑا۔ اس کی خصوصیت انھیں ہندو سماج میں کیونکہ ایک نوجوان جس کے بال ہلکے سمورے تھے جس نے بیچ کی مانگ نکال رکھی تھی اور پوری فیڈ جیکٹ پہنے ہوئے تھا کچھ نیل پر بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں دھن کی تم جناس سے وہ میل رہا تھا۔

مٹی شی اپنے بی بی نظروں سے دھتھی دای اور جھراس نے چک کر کم بردار نوجوان کے گھٹے میں باج میں ڈال دی۔ ”اوہ! مائی ڈارنگ! کیا تم کی ہو۔ دنیا کے پیسوں میں علم ترس

فاس! شی کے لیے میں کھک تھی شونی تھی موت تھی۔

”سیسواں۔“ بی بی ڈوٹی نے سیاٹ لہجے میں کہا۔ ڈوڈ افروگرتہ ہتھے مارے گئے۔ وہ شکی گداز با آہوں سے اس طرح ڈور ہونے لگا جیسے وہ صرف بڑی نور ہو۔ وہ ڈوڈی گشتہ نہیں تھا کیونکہ جب شی نے اسے جتنا گوشت اور انڈا پیش کیا تو اس نے انکار کر دیا تھا۔ نوٹھیکس اس نے سگریٹ کا بیگٹ کھکتے ہوئے کہا۔ ”میں محض بڑی نور ہوں۔“ سگریٹ سگاتے وقت اس نے ماہرین ہم کے آئی قریب لگی کرسی کی جیج نکلے نکلے رہ گئی۔

”لگ... کمال ہے۔“ شی نے تبلی کھتے ہوئے دیکھ کر ایک طویل سانس لی۔

”اگر تم میرے بڑس میں شامل ہو جاؤ تو تمہیں بھی اندازہ ہو جائے گا کہ گوشت کی کوئی اہمیت نہیں۔“

شی کی ڈوٹی سے پہلی واقفیت اس روز ہوئی تھی جب وہ ہافیا کے ایک ہٹ میں کی بیوی سے انزور کرنے لگی تھی اک ہٹ میں کو عدالت نے سزا سنا دی تھی اور شی اس کے بارے میں سچر گھنے کے لیے مواد جمع کر رہی تھی۔ اس عورت کو بھی اپنے شوہر کے جل جانے پر شدید دکھ تھا۔ وہ مافیا سے برہم تھی لیکن جب شی اس کے پاس پہنچی تو عورت کی مادی برائی دور ہو گئی تھی بلکہ وہ قدرے خوف زدہ تھی اس کے ہاتھ میں ایک گریننگ کارڈ تھا جس پر بی بی کے اظہار بہت نمایاں تھے۔

شی مالوس واپس چلی آئی... پھر تین روز بعد اس عورت کی لاش کے پلے ہوئے تھے اس سونے مکان کے کھنڈر سے پلے جس میں حکومت نے اسے اپنی حفاظت میں رکھا تھا عورت کی مجلسی ہونے تھی میں گریننگ کارڈ اس وقت بھی دیا ہوا تھا۔

تب ہی شی نے بی بی کی اصلیت تک پہنچنے کے لیے کام شروع کر دیا۔ اس نے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو ریکارڈ کھنگال ڈالا اور تفصیلات کے علم میں آنے کے بعد بی بی کی تلاش میں نکل پڑی ہوئی وہ جہاں بھی گئی وہاں اس نے بی بی کو مزہ و تلاش کیا حتیٰ کہ ایک روز وہ اسے یونیورسٹی ولسٹ سائبر کے ریسٹوران میں مل گیا۔

”میں نہیں بے نقاب کرنے کے لیے تمہارا تعاقب کرتی رہی ہوں۔“ شی نے اس کی ہیز پر بیٹھنے کی اعلان کیا جس پر

بی بی بہت زور سے قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے؟“

”تم؟“ بی بی نے پھر قہقہہ لگا کر کہا۔

”میرے اخیر ہنس رہے ہو؟“ شی کا جہرہ ٹھنک ہو گیا۔

”ہاں اور اس لیے کہ تم جس نیٹ ورک کے لیے کام

کرتی ہو میں بھی اس سے متعلق ہوں۔“

شی نے اسی وقت بی بی پر پھر کھٹے کا ارادہ ترک کر لیا۔

اور وہ اب اعداد کے کچھ میں بیٹھا تھا جس سے مکمل رہا

تھا اس وقت شی کو بتانا تھا کہ اس کا ٹارگٹ کیا ہے؟

بی بی کا کھانا پیتے ہوئے شی اسے ٹارگٹ کے بارے میں

بتا رہی تھی۔ یہ ٹارگٹ ولیم کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ اس وقت

وہ کلاس سے رہا ہو گا۔ شی نے اپنے بڑے گلے کے ملاؤ پر

سے سلوٹیں ہلانے کے یہاں اسے اور شی کرتے ہوئے کہا۔ اس

کا نام ولیم ہے اور وہ بری ویدر مال میں پیکچر دہا ہو گا۔“

بی بی کرینڈی بن سے کھینے لگا جس سب کے ماحول اس

کی اس انگلی کو خوف زدہ انداز میں دیکھنے لگی تھی کی پائل پورٹی

”کچھ کا بی بی کی کشش مال میں ہے۔“ وہ کچھ دیر بعد بولی۔

”ہوں؟“ بی بی نے ہنگامہ کر کم جیب میں ڈالا اور ڈوڈ

”ہے؟“ شی اسے جانا ہوا دیکھ کر بے قرار ہو گئی تھی وہ دھتھے

کے قریب رکھا وہ اس سے ہٹ گئی لیکن جیب میں ہم کلاس اس

ہوئے ہی ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔ تم واپس تو آؤ گے نا؟ اس وقت

اس نے بی بی کی آوری جیکٹ کا دایہ پور دکھا تھا۔

”خدا خدایا! سے اہلار محبت کیا کروشی؟“ وہ سیاٹ نیچے

بی بولا۔ ”تمہارے گداز جسم کے دباؤ سے ہم جیٹ میں کھاتا“

شی نے گھبر کر اس میں جھوٹ دیا اور بی بی سفا کا دندہ

میں سرکاتا ہوا نکل گیا۔

وہ حام سے انداز میں کمپس کی طرف بڑھ گیا جہاں اس

کی کار کھڑی تھی۔ وہ اب دوسرا جیکٹ کھول کر سگریٹ سگاتی

رہا تھا کہ سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

ایسی سرگوشیاں بی بی نے پہلے قتل سے قبل بھی سنی تھیں۔

پہلے قتل سے قبل صرف ایک آواز سنا لی تھی بزم و طبع

سے آواز میری خاطر مارا ہوا ہے جگہ سرگوشی میں ہوتا تھا پھر

دوسرے قتل سے قبل اس نے دو آوازیں سنی تھیں جو تھتھکل کے

وقت آٹھ سرگوشیاں سنا لی وہی اور اس بار اس نے صلی سے

پاکے افروڈ کھٹل کر دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ سرگوشیاں ان

تمام افروڈ کی ہیں جو اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہیں۔

اور اس وقت سے سرگوشیاں کورس کے انداز میں سنا لی

دسے رہی تھیں

بی بی کو ان آوازوں سے محبت تھی اور قتل کرنے وقت

وہ خود کو تھامسوں نہیں کرتا تھا۔

وہ وہیں کھاس جھک کر سگریٹ پینے لگا جس کی راک اس کی

جیکٹ پر گر گئی رہی۔ طالب علم اس کے قریب سے گزرتے رہے

بعض نے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ بھی ہلائے کیونکہ وہ اس کے

لباس کی وجہ سے اسے بھی طالب علم سمجھ رہے تھے۔

تب ہی اس کی نظر مونی کلائیوں والے ایک نوجوان اور

ایک زرد رنگ پورے پر پڑی تو ایک تیسرے شخص سے ٹکڑ کر

رہے تھے لیکن اس نے ان تینوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

کیونکہ سرگوشیاں اب شدت اختیار کرنے لگی تھیں۔

پال مال کا تیسرا ایکٹ کھولنے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا اس

نے کار کا مقفل ہوا دہرہ کھولا۔ سیدٹ کے نیچے سے کچھ نکال کر

کوٹ میں چھپایا تب ہی دوسری سرگوشیاں کورس کے انداز

میں سنا لی وہی ہمداری خاطر قتل کر دے۔ وہ میری ویدر مال

کی طرف چل دیا۔ سرگوشیاں مزید بلند ہو گئیں۔ اس نے دو مرتبہ

مال کا پھر دیا۔ نکلنے کے راستے دیکھے اور شیشے کے کلائیوں

کا جائزہ لیا۔

میں پھر مال پہلی منزل پر ہوا۔ ایک کلاس ایجی ہال سے

نکلے تھی ہلاڈوہ عالی کرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے کسے کت

اگرچہ بلند تھی لیکن اس میں کوئی ٹھنڈی دھتھی دو بلی دروازے تھے۔

جیک بلیک جھوٹے کے دونوں طرف دوا جڑت ڈورز تھے اس

نے پورے ہال میں غوم پھر کر جائزہ لیا وہاں ۲۵ نشستیں

تھیں۔ پھر وہ ہال کے وسط میں بیٹھ گیا۔

پہلا طالب علم دس منٹ بعد داخل ہوا۔ اس وقت بی بی

بیچین وہاں سگریٹ لی رہا تھا کہ آہستہ آہستہ طلباء سے بھرنے

لگا۔ کسی نے بھی بی بی پر کوئی توجہ نہ دی۔ اس کا نوجوان چہرہ

آنکھوں پر اسٹیل فریم کلاس اور آری جیکٹ اسے طالب علم

ظاہر کرنے کے لیے کافی تھی۔

شیک میں منٹ بعد ولیم نمودار ہوا۔ وہ آدمی آستین

کی پہلی قمیض پہنے ہوئے تھا جیکر چٹون ڈبلرٹن بلو تھی پورٹی

وہ بیک آگٹ ڈوڈ سے کلاس میں آیا تمام طالب علم بڑھ

ہو کر زور زور سے تالیال بجانے لگے۔ انہیں صرف یہ شوق تھی

ایک پراسرار موتی کے حصول
کے لئے ہونے والے خوفناک
معمر کے احوال

خلیث

انوار صدیقی کے پراسرار قلم سے

5 حصوں میں، مکمل سیٹ = 200 روپے

مکتبہ القریش سرکمر روڈ اردو بازار لاہور

فون 7668958



اظہر کلیم

دو جلدوں میں

جلد اول = 150 جلد دوم = 150

سرکمر روڈ اردو بازار لاہور

فون 7668958

مکتبہ القریش

"سوری۔۔۔ ٹائیگر بات بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔
"تم کو میری کوئی فکر نہیں۔"

"مجھے اس وقت اس لڑکی کی فکر ہے جو کلن ہے کہ ولیم
کے قاتل کے ساتھ گئی ہو۔ مجھے قہریت پر اسے تلاش کرنا ہے۔"

"تب پھر اپنی ناک سے مدد لو۔ وقتا میوں کی ٹوڈو
ہی سے محسوس ہو جائے گی۔"

اوشان وہیں پورچ میں بیٹھ گیا اور ٹائیگر کمپس کے
لان پر دوڑنے لگا۔

آر تھر گرس کو ایسے آدمیوں کی طرف سے آٹھ گھنٹے گزر
جانے کے باوجود بھی کوئی اطلاع نہیں ملی تھی لہذا اس نے
لی بنگ کو وہاں بھیجا لی بنگ نے اسے واپس مکر تیا کر
ان دونوں کی لاشیں ولیم کے مکان کے عقب میں کوڑا گھر میں

ٹائیگر جمع میں سے نکل آیا وہ روٹے پیٹے ہوئے طلباء
طالبات کے درمیان میں سے گزرا۔ ایک طرف ایک لڑکی
الٹی کرنے کے بعد دوسری الٹی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
شاید وہ بھی اندر کا منظر دیکھ کر آئی تھی ایک لڑکا جس کے
چہرے پر خوف کے تاثرات تھے ایک بلی کی ہوتی لڑکی کو
تکلی دینے کی کوششیں کر رہا تھا۔

یہ کوئی خواب نہ تھا۔ قتل کا منظر دیکھنے والے طلباء طالبات
یقیناً اسے محض خواب سمجھ کر فراموش نہیں کر سکتے تھے۔
وہ واپس بیٹھا تو اوشان اور بہرام اب بھی لڑکی پر تھپکے
ہوئے تھے۔

عام نظر صرف یہ کہہ سکتی تھی کہ اوشان اور ٹائیگر چل کر قریبی
کر رہے ہیں لیکن وہ حقیقت وہ بہت تیزی سے پروفیسر ولیم کے
کلاچ کی طرف جا رہے تھے۔

"سب سے پہلے میں لڑکی کو بچانا ہے" ٹائیگر نے کہا۔
"اس کے بعد دیکھیں گے کہ ڈرہر کو لائونڈ کہاں ہے اس سلسلے میں
مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہوگی فادر۔۔۔"

"کیوں؟"
"پروفیسر کی بیٹی ویتنا ہے؟"
"اور تم جانتے ہو کہ ویتنا بیویوں کے بابے میں بیوی لائے
کیا ہے؟"

"جی ہاں۔ لیکن ممکن ہے کہ وہ آپ پر اعتماد کرے۔"
"کیا صرف اس وجہ سے کہ ہمارے نقوش ملتے جلتے ہیں؟"
اوشان نے پوچھا۔

"جی ہاں، ٹائیگر اس وقت کسی بحث کے موذ میں
نہیں تھا۔
"لیکن اب تو ڈرہرے کا وقت ہو رہا ہے۔"

"تب پھر۔۔۔ ٹائیگر نے بہت ضبط سے کام لیا
ساتھ ہی وہ زیادہ تیزی سے پکا اور ولیم کے گھر میں گھس گیا۔
اوشان اس کے پیچھے تھا۔ اندر اوشان نے فوٹے ہوئے ٹی وی
کا معائنہ کیا۔

"وہ یہاں نہیں ہے، ٹائیگر نے ڈرائنگ روم میں واپس
آکر اعلان کیا۔

"اور ٹی وی کا کام نہیں کر رہا ہے کل تہا ری حاکم کی وجہ
سے ٹی وی ٹوٹ گیا تھا۔"

اوشان دونوں کا دسے اُسارے اس وقت کمپس میں چھڈ کر
سی پی ہوئی تھی۔ لوگ ادھر ادھر چھپنے چلائے تھا گ رہے تھے۔
ایک لڑکی ان کی سمت دوڑی آ رہی تھی اس کے ترن بال ہوا
ہیں اُڑ رہے تھے اس کے چہرے پر خوف تھا وہ بے حال
تھی اس سے قبل کہ وہ ٹائیگر سے مل کر جاتی، ٹائیگر نے اسے
سنبھال لیا۔ لڑکی روٹے لگی دیکھا ہوا؟ تم کیوں رو رہی ہو؟ ٹائیگر
نے بہت نرم جیسے میں پوچھا۔

"خون؟" لڑکی نے اسے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے
جواب دیا۔ ان آنکھوں میں خوف کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔
"خون؟"

"ہاں۔ چاروں طرف خون ہی خون ہے۔۔۔ میں نے
آواز کی سی سنی۔ میں نے سنا تھا کہ یہ کچھ نہ دیکھ کر کیوں
میری آنکھوں پر خون رہ رہا تھا میں نے پھر وہ صاف کیا تو کسی کا
کان ہاتھیں اٹکیا۔ جو۔۔۔ جو۔۔۔ میرے چہرے پر۔۔۔

چپک۔۔۔ صاف ہے چارہ ولیم۔ یہ کہہ کر وہ پھر روٹنے لگی۔
ٹائیگر نے اسے وہیں لٹا دیا آپ لوگ تہیں مچھریں۔ میں دیکھ
کر آتا ہوں یہ کہہ کر وہ دوڑ گیا۔ اوشان نے لڑکی کو سنبھال لیا۔
جلد ہی ٹائیگر کو کمپس کی مارت نظر آئی جہاں زبردست
شور ہو رہا تھا طالب علم بے حد خوف زدہ تھے وہ ان کے
درمیان سے گزرتا ہوا میری دیدار میں داخل ہو گیا۔

پھر اس نے بھی خون ہی خون دیکھا۔ بلیک بورڈ کے
قریب خون کے اس تہہ میں ایک ٹوٹی چھوٹی لاش پڑی ہوئی
تھی اس نے لاش کو فوراً شناخت کر لیا۔ پروفیسر کے سوا کسی اور
کی لاش نہیں تھی ایک طرف لی ڈوڈو کی لاش بھی توں میں نہائی
ہوئی تھی پھر آہستہ آہستہ اور بھی لوگ وہاں آنے لگے خون کے
گرد جمع ہونے لگے پھر اچانک ہی سب ایک ساتھ بولنے لگے۔
"پولیس کو اطلاع کرو گی؟"

"پتا نہیں۔"
"قتل کس نے کیا ہے؟"

"کسی پاگل جنونی نے۔۔۔ ایک شخص نے جواب دیا۔ لی
نے دوئی کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس جنونی نے
آہنی عصا مار کر دونوں کو ہی ہلاک کر دیا۔"

"وہ کون تھا؟"

"پتا نہیں۔ آر می جیکٹ اور اسٹیل فریم کے پٹے میں تھا
ہم میں سے ایک نظر آ رہا تھا۔"

سی آواز سنائی دی۔

"شہزادہ؟ یہ آواز اسے تصور ہی میں سنائی دی تھی۔ گہری
اپنا انعام لے کر بھاگ گئی اور پھر ٹائیگر نے اسے دیکھا۔ اسی کو
جو قاتل عالم تھی، جس کی آنکھیں بڑی بڑی نہیں، زمین کو لہوں
تک بکھری ہوئی تھیں جس میں بہت دکھش چمک تھی اس کے
ہونٹ بھلے ہوئے تھے اس کا جسم کسی یونانی دیوی کے جسم سے بھی
زیادہ سنسنی خیز تھا۔

وہ بہت خوبصورت تھی۔
وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ اس نے کس قسم کا لباس
پہن رکھا تھا۔

"ٹائیگر۔۔۔ اسے پھر آواز سنائی دی۔ اس نے دائیں طرف
دیکھا اور پھر نہ بنا کر رہ گیا۔ آواز بہرام کی تھی جو اسے سوچوں
میں غفلت دیکھ کر بار بار آواز دے رہا تھا وہ سر تھک کر ایک
بار پھر اچ فوڈ یونیورسٹی کے کمپس میں پہنچ گیا۔

بہرام گاڑی سے باہر پھر آشوبش جھرمٹ لگاڑیاں اسے
دیکھنے جا رہا تھا۔

"تمہاری طبیعت تو عجیب ہے ٹائیگر؟ اس نے پوچھا۔
"ہاں۔ کیا ڈرہر کو لائونڈ کوئی بھی استعمال کر سکتا ہے جیت؟"

اس نے جواب دینے کے بجائے پوچھا۔
"یہ آر بڈی کا لقب ہے۔ اوشان نے اس کی کیفیت

بجائے لی تھی۔
"پلیز فادر۔ اس معاملے میں آپ نہ بولیں۔"

"خواب انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑے میرے بچے۔"
اوشان نے ایک تار پھر نرم جیسے میں کہا۔

تب پھر آپ اپنے خوابوں کو اصل شکل میں دیکھنے کے لیے
اوپر اکیوں دیکھتے ہیں؟"

"ان میں صرف کہانیاں ہوتی ہیں خواب نہیں میرے بچے۔"
اوشان نے سمجھنے کی کوشش کی۔

"بات صرف اتنی سی ہے کہ میں اپنا گھر چاہتا ہوں اور اس
کے عوض میں اس پروفیسر کو تحفظ فراہم کروں گا۔ کسی غلط آدمی
کو اس مشین تک نہیں پہنچنے دوں گا اور میں۔۔۔"

"ایک منٹ میرے ساتھ اوشان نے اس کی بات کاٹ دی
کیا ہم ہمارے پارٹنر نہیں۔ تم صرف اپنی بات کر رہے ہو میں
کیا کروں گا؟"

تب ہی بہت سے لوگوں کی آوازیں سنائی دیں ٹائیگر اور

ابلیکا

اسلم راہی

جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک دنیا کی
تاریخ پیش کی گئی ہے

سات جلدوں میں مکمل سیٹ / 1950 روپے

ناشر: مکتبہ القصر میسن

اردو بازار لاہور

”تم مجھے قتل کرنے آئے ہو نا؟ اسے ایک عورت کی
آواز سنائی دی۔
”کیا؟“ ٹائیگر نے پوچھا کیا کہہ رہی ہو؟
”آجاؤ... اندر آجاؤ... میں تمہاری انتظار کر رہی
تھی۔“ بیٹی غنی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا وہ سینہ تان کر
ٹائیگر کے سامنے کھڑی ہوئی۔ اس نے اس وقت واپس
سوئم سوٹ پہن رکھا تھا جس کے پیرمیٹھے سامنے وہی کاکل
میں بندھے ہوئے تھے۔ ”تم کون ہو؟“ غنی نے پوچھا۔
”وہ کہاں ہے؟“ ٹائیگر نے جوابی سوال کیا۔
”اوہ تم تو ایسے نگہبے ہو جیسے مجھے تیر کر کے ہی
دم لوگے۔“ غنی پلٹ کر اپنے بیڈ روم واپس گئی۔ بیڈ روم
بیڈٹ، چمکھڑی اور درمی کے علاوہ ایک کوراجی پڑا تھا وہ
کورڈاں کر بلکے بلکے اپنے مارنے لگی۔ ”یوں کیا ہوا؟ اس
نے مسکراتے ہوئے پوچھا کیا مجھے سڑا پیرمیٹھے دو گے؟“ یہ جملہ
اداکرتے ہوئے اس نے آنکھ مار کر انکوائری کی تھی۔
ٹائیگر نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرہ خود اذیت پسندی کی
شکار عورت کا کمرہ ہی لگ رہا تھا۔
”سنو“ ٹائیگر نے سنجیدہ انداز میں کہا۔ ”مجھے ایک شخص
کی تلاش ہے۔ آری بیکیٹ اور اسٹیل فریم گلاسز۔“

ٹائیگر کے پاس قاتل تک پہنچنے کے لیے کوئی بھی راستہ نہیں
تھا اب اسے ولیم کے کالج واپس جانا تھا جہاں وہ شان اس کا
منظر تھا اچانک ہی اس کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو قتل
پرے جینی سے ٹہل رہا تھا۔ ”میرے خدا! اس نے کہا۔ اس کے
پیرمیٹھے ندامت تھی۔ کچھتاوا تھا اور غصہ تھا۔“ میرے خدا... ا
اس نے پھر کہا۔ ”اب اس کی یونیورسٹی میں کون داخلہ لے گا۔ ہم
کیا کریں گے؟“
یہ نارکن تھا اور ہر بار وہ آسمان کی طرف اس طرح دیکھتا
تھا جیسے اسے سوال کے جواب کی توقع ہو۔
”یہ اتھارڈ اوکاردی ٹرک کروو“ ٹائیگر نے اس کے قریب
پہنچ کر کہا۔

”کیا؟“ نارمن نے اس بار آسمان کی طرف دیکھنے کے
بجائے ٹائیگر کی طرف دیکھا۔ ”کیا بات ہے؟“
”مجھے ایک ایسے لڑکے کی تلاش ہے جس نے آری فیلڈ
جیکٹ اور اسٹیل فریم کی جیکٹ پہن رکھی ہو۔ تم نے اس علیہ کا
کوئی شخص دیکھا ہے؟“
”ایک؟“ نارمن نے طویل سانس لے کر کندھے اٹکا کر
”ایک نہیں دو تینوں نہیں سینکڑوں دیکھے ہیں۔ کیسے میں ہر جگہ جیس
ایسے علیہ کے لوگ مل جائیں گے جنہیں میپس کے تقدس کا خیال
نہیں صرف فیشن کی فکر رہتی ہے۔“
”مگر شاید وہ طالب علم نہیں تھا؟“

”کیا مطلب؟“ نارمن نے چونک کر کہا۔ ”غصہ۔ میں نے
ایسے ہی علیہ میں آج صبح ایک شخص کو دیکھا ہے۔ وہ بیٹی شای سے
ملاقات کے لیے تھی میرے کمرے کا پتہ پوچھ رہا تھا ظاہر
ہے کہ وہ طالب علم نہیں تھا ورنہ میرے کمرے کا پتہ اسے
معلوم ہوتا اور اسے یہ بھی علم ہوتا کہ نارمن میں خود ہوں۔“
”تم بہت ذہین انسان ہو۔“ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اس کی تعریف
کی۔ ”تم کہاں رہتے ہو؟“

”وہاں؟“ نارمن نے انگلی سے اشارہ کیا۔ اس کا مطلب
یہ ہے کہ تم بھی طالب علم نہیں ہو۔“
”نہیں۔“ ٹائیگر نے بہرہ رکھ کر جواب دیا۔ ”اسے یہ فکر نہ تھی کہ
نارمن اب کیا سوچ رہا ہے۔“

کالج کا دروازہ صرف ایک مقل بلکہ کھلا ہوا بھی تھا لہذا
ٹائیگر کو اندر جانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی تاہم سیک
بیڈ روم مقل تھا لہذا ٹائیگر نے دروازے سے کان لگا دیے۔

”کیا ہو گیا ہوا؟ اس بار گلاس نے تعلق دہرا کر لی۔
”پرو فیسر ولیم کو ہمدردی خواہانہ قول کر چکا تھا۔ کالج کے
میں قتل کر دیا گیا۔“
”قتل؟“ گلاس اچھل پڑا۔ ”نہیں ڈون! اس میں ہر کوئی ہاتھ
نہیں؟“ قاتل کون ہے؟“
”مجھے خود پتا نہیں۔“ ماسیلو نے جواب دیا لیکن جینی شاہدین
کا کہنا ہے کہ اس نے بربریت کی انتہا کر دی۔ اسی باعث میں
یہ سوچ رہا تھا کہ تم میں سے کسی شخص نے تو اس شخص کو قتل
نہیں کر ڈالا۔“

اس تو جینی پر گلاس کا بوجھول اٹھا۔ ”نہیں! اس نے
غزاکر جواب دیا۔ ”ہم تو تمہاری ہدایت کے مطابق اس سے
تھے۔ مشین کا کیا ہوا؟“
”میں پرو فیسر کی بیٹی سے رابطہ میں ہوں وہ مشین لاری
ہے لہذا ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔“ ماسیلو نے جواب دیا۔
”گلاس... ویری گلاس! گلاس کو خود اندازہ نہ تھا کہ وہ اس
اطلاع پر خوش کیوں ہوا ہے۔ ساتھ ہی اس نے رکھی جملوں کا
تبادلہ کیے بغیر اچانک ریسپونڈ کر دیا۔ ”مارینو! اس نے قریب
میں کہا۔ جلدی کرو۔“
”مگر کہاں پاس؟“ مارینو اس اچانک فیصلے پر حیرت
کا اظہار کیے بغیر رہ نہ سکا۔
”ولیم کے کمرے! اگر اس نے جواب دیا۔ اگر ڈو کی ابھی تک
وہیں ہے تو ہم اس سے وہ مشین حاصل کرنے کی کوشش کریں
گے اور اس کے بعد ڈون سلو تو اسے ماسیلو کا پتہ حاف
کر دیں گے۔“

ایچ ڈو ٹیوور سٹی کے ایسے کسی طالب علم اپنے کمرے
میں تھے جنہوں نے آری فیلڈ جیکٹس پہن رکھی تھیں اور اس
فریم کا پتہ لگا رکھا تھا۔ ان کا حاشہ کرنے والا ایک ایسا شخص
تھا جس کی کلاٹیاں جرمی طور پر بیٹی تھیں اور وہ باری باری ہر
کمرے میں جا کر پتہ کیا کرتے۔ یہ خطرناک انگلی ہر لڑکے کو اس کے کمرے
پر دھک کر پوچھ رہا تھا کیا تم نے یہ کوئی قاتل کیا ہے؟“
لیکن ان میں سے کوئی بھی قاتل نہیں تھا۔ ان میں سے ہر
لڑکے کو خوشی تھی کہ وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔ ہر لڑکے کو اس کا
کہاں لکھا تھا کہ وہ اگلے پچھلے تمام جرائم کا اقبال کرانے کے لیے
کافی ہے۔“

”بڑی بھلی ہیں۔“
”ان کی کئی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ لی جیک نے اداس
ہنسنے میں کہا۔
”اور کچھ؟“
”اور یہ کہ ان میں سے ایک اپنی ہڈی گولی کا شکار رہا ہے۔
اس کی کھوپڑی اڑی ہے۔ دوسرے کی موت کی وجہ سمجھ
میں نہیں آتی۔“
”یہ بھی ان واقعات سے مختلف نہیں۔“ اگر تھر کر اس
نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

”کئی واقعات سے مختلف نہیں۔“ ماسیلو نے پوچھا۔
”اب تک ہم نے جتنے لوگوں کو کھوایا ہے وہ باقی پانی
ہی گولی کا شکار ہوئے ہیں یا پھر ان کی موت کی وجہ سمجھ
میں نہیں آتی۔ ہمارے خلاف کوئی دھوکہ بازی ضرور سرگرم عمل ہے۔“
گلاس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اسے لی جیک کے چہرے پر
ایسی سی مسکراہٹ نظر آئی۔ ”مسکراتے کی کیا ضرورت ہے لی جیک؟“
اس نے غزاکر پوچھا۔

”کچھ بھی نہیں جناب۔“
”لو... تم کیوں مسکرا رہے تھے؟“
”میں! لی جیک نے ایک طویل سانس لی میں قدروں
کا کھیل سمجھتا ہوں جناب لیکن اب نے بھی میری بات پر
یقین نہیں کیا۔ میں نے آپ کو پہلے ہی خبر دے کر دیا تھا۔ جو کچھ
ہم کر رہے ہیں اس کا انجام موت اور قاتلوں کے سوا کچھ نہیں۔“
”پہلو...“ گلاس نے بڑی حقارت سے اس کی طرف
دیکھا۔ ”مجھے پیش گوئیوں پر بھی اعتماد نہیں رہا۔ اب تو رہتا
ہوں کہ میں نے جنہیں اس سرس میں کیوں نہیں چھوڑ دیا جہاں
سے نہیں لیا تھا۔ یہ کہہ کر وہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ ماسیلو
کی طرف دیکھا اسے ایک بلا شخص دوڑتا ہوا نظر آیا اس
کی موتی کلاٹیاں گلاس کو اپنی دور سے بھی حاف نظر آئی تھیں۔
اسے یہ شخص شناسا سا لگا۔ ممکن ہے میں نے اسے پہلے بھی
دوڑتے ہوئے دیکھا ہو۔ اس نے سوچا لیکن ذہن پر زیادہ زور
نہیں دیا۔ تب ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

ڈون سلو تو اسے ماسیلو گلاس سے بات کرنا چاہتا تھا۔
”پہلو! گلاس نے تعلق سے کہا۔
”لیکچر ہال میں جو کچھ ہوا کیا اس کی قدر داری تم پر ہے گلاس؟“
ڈون سلو تو اسے ماسیلو کا بھی جرم نہیں تھا۔

کبھی آوارہ گردی کر رہا ہو گا۔

مارنوالی بنگ اوشان کے سامنے رک گئے۔

کالہ اندوڑی ہے۔ مارنوالی بنگ اوشان نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کسی دیشی لہجہ کی طرح اٹھا اور لیونز کے بھی تھے کی طرف چلا آیا۔ یہ آواز اسے شناسا ہی لگ رہی تھی۔

اس نے فحشی دروازہ کھول کر اندر دیکھا تب ہی اس کی آنکھیں جھک اٹھیں۔ فحشی سیٹ کے سامنے اگلی سیٹ کی پشت پر بیٹھ کر فحشی تھا اور ایک شخص کی وی کرشیل پروگرام دکھا رہا تھا۔ "کیا دیکھ رہے ہو؟" اوشان نے اس کے برابر بیٹھے ہوئے پوچھا۔ "کون ہو تم؟" اوشان نے اس سے پوچھا۔

"مارنوالی سناؤ۔ تم کیا دیکھ رہے ہو؟" اس بار بھی اوشان کی نظر اس کی وی پر رہی۔ اس سے قبل اگر اس کوئی جواب دیتا۔ اسکرین پر کرشیل پروگرام نہ ہو گیا اور اس کی جگہ دیکھ کر "ہم" کے ٹائٹل نے لے لی۔ اس پروگرام میں مطلقاً یافتہ جوڑے اپنے تجربات بتاتے تھے۔

"کیا تمہیں یہ شو بہت پسند ہے؟" اوشان نے اس سے پوچھا۔

"ہیں نے یہ شو کبھی مس نہیں کیا۔ اگر اس نے ہونٹ چلنے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آج تمہیں پس کرنا پڑے گا۔ یہ کہتے ہوئے اوشان نے اپنی ہتلی مگر ہیسی انگلی کے نوکدار ناخن کی مدد سے چینل بدل دیا اور جوئی گینڈرنگ کلاؤڈز نامی اوپرا کی انگریزی سٹائی دی۔ اوشان نے سلطان انداز میں پشت گاہ سے ٹیک لگال۔ اب میں تمہیں جھلی قسطوں کا خلاصہ سناؤں گا کہ یہ قسط نہیں سمجھیں آسکے؟" اوشان نے کہا۔ آخر یہ ہے کہ۔۔۔

لین فورڈ وہم بوٹ یارڈ کا ٹیکٹ کھول کر اپنی گاڑی آہستہ آہستہ چلائی توئی سینڈل لچ کی طرف لے گئی۔ اس نے گاڑی فورڈ کے سامنے پارک کی تو اسے مایوسین ڈیک پر کھڑا ہوا نظر آیا۔ وہ مسکرا رہا تھا۔ پھر وہ اسے لینے کے لیے خود ہی گریٹنگ کی طرف آگیا۔

اسے سامنے پارک پر کسی فرد تھنے بہت دیر بعد سکون کی سانس لی۔ گاڑی کا بجی بند کرنے کے بعد اس نے ٹولز بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک ایسی چیز پھینکی جسے زیادہ سے زیادہ

سے قبل چھٹ جانے لیکن ایسا نہ ہوا۔ بن پھٹنے کے بعد ہم کو پھٹنے کے لیے جتنا وقت دیا کار بڑھتا ہے، ہم اتنا ہی وقت لے رہا تھا۔

تب ہی اسے ٹائٹل کی آواز سناؤی۔

"فحشی اپنی جان کے پوٹھ پر زور دالو پور تو ثبت کرو" پھر اسے ایسا لگا جیسے اس کا سر اٹھایا جا رہا ہو چنانچہ فحشی اس کے نوکر پر گئی۔

"اب تو آؤ۔" یہ آخری فقرہ تھا اور پھر فحشی بی بیٹ گیا۔ دھماکا تو فحشی کا چہرہ کی ٹی کے چہرے پر پڑا لہذا دونوں کے چہرے کو پڑی سمیت اڑ گئے۔

ٹائٹل گئے دھماکے کی خدشہ سے بچنے کے لیے بروقت آئی زقند لگا ئی تھی اور جس وقت دھماکا ہوا تھا اس وقت وہ ڈرائنگ روم کے دروازے سے کسی تیر کی طرح زبانی کے ساتھ نکل رہا تھا۔ گھر سے اس کے باہر نکلنے سے قبل ہی آگ لگ گئی اسی وقت ایک اور دھماکا ہوا۔ یہ فحشی گھر کے گیس سلنڈر کا دھماکا تھا۔ وہ اس کے لیے تیار نہ تھا لہذا وہ اچھلا اور ایک دیوار سے ٹکرا گیا۔ فحشی کی اندھا دھماکے سے قبل وہ صرف یہ سوچ رہا تھا کہ اب شاید مجھے کال کی کسی ضرورت محسوس نہ ہو۔

کالی لیونز کی تو اوشان اس وقت بھی وہم کے کلاچ کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا ہی سوچ رہا تھا کہ ٹائٹل کی وجہ سے کتنا اچھا ڈراما نکل گیا۔ اسے اس بات پر بھی غصہ تھا کہ وہم ٹرک پر جگہ جگہ پوسٹ کس اور پیک ٹیلی فون بوٹھ لگائے گئے ہیں تو ٹیلی ویژن بوٹھ کمزور نہیں لگائے جاسکتے۔ اسے حیرت ہونے لگی کہ آج سناؤ کا ماسٹر بھی محض ایک ڈراما دیکھنے کی غلط فہمی نہیں کر سکتا۔ یہ فحشی حاکم ہے، اس نے سوچا "لیکن انسان تو مڑا حقیقی ہی ہے۔ کتنی بھی ترقی کرے اس کی دنیا میں خامی ہے گی یہ دنیا کی خامی میں تو اور کیا ہے کہ بجلی کے درجنوں گھمے نظر آرہے ہیں نہیں تو توئی وی سیٹ ہیں۔

اس نے ہٹے کا لانا انداز میں سیاہ لیونز سے اترنے والوں کو دیکھا۔ ان میں ایک مشرقی بھی شامل تھا۔ دوسرا آوی قوی بیٹل تھا اور دونوں اسی کی سمت میں آہستہ تھے۔ اوشان نے مشرق کی کسل کا اندازہ کرتے ہوئے ایک طرف ہٹ کر دیا۔ تب ہی اسے ٹائٹل کا خیال آیا۔ یہ سوچ کر اس کا سر ہی لگا کہ وہ

فحشی تھیں تاہم یہ سرگوشیاں قتل کر دو کی نہیں فحشی مختلف تھیں۔ ٹائٹل اس وقت فحشی سے کچھ کہہ رہا تھا مگر فحشی کی سنے کی فرصت نہ تھی وہ تو سرگوشیاں سمجھنا چاہتا تھا۔

"تم لوگوں نے وہم کو قتل کرانے کے لیے اس شخص کو معاذ خدا پر دھماکا کیا کہ وہم کو لافز نہیں مل جائے اور ہم کبھی کوئی ایسا آرتیار نہ کر سکتے جس سے فحشی کی مقبولیت متاثر ہو۔"

"گڈ۔ تم سمجھ گئے؟" وہ ہنس کر بولی۔ جیلو اب تو اندر چلے۔

"ہیں۔ بہت دیر ہو چکی ہے اور مجھے انسوں پر کڑی بھی تنہا رہے کھیل میں شریک نہیں ہو سکتا۔۔۔ خود جنہیں بھی دیر ہو گئی ہے۔" ٹائٹل کا بھر خلافت معمول مسلسل ہوتے۔ تب ہی فحشی کی کو احساس ہوا کہ سرگوشیوں میں اس سے

کیا کہا جا رہا ہے۔ اس بار اسے قتل کر دیا ہمارے لیے کی جگہ ہمارے پاس آجائے فحشی نے فحشی سے کہہ دیا۔ "میں جا رہا ہوں۔" فحشی نے بہت دھیمے دھیمے میں کہا۔ اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر دست کم نکالا اور فحشی سے پوچھنے لگی اب وہ وہی ہم کسی چاقو کی طرح ہاتھ میں رکھ کر کہہ رہا تھا۔ میں جا رہا ہوں۔ اگر تم نہیں ہو تو میرے کام میں مداخلت مت کرنا۔

ہمارے پاس آجائے فحشی نے فحشی سے اب زیادہ شدت اختیار کر چکے تھے۔ فحشی کے دماغ پر فحشی نے فحشی کی طرف ہٹا رہے تھے۔ "بند کرو۔" وہ چلا اٹھا اور پھر اس نے ہم ٹائٹل کی طرف زبانی پر دھماکا دیا۔ ساتھ ہی اس نے پلٹ کر دوڑا گا دی لیکن پھر اسے ایسا لگا جیسے کوئی کلاؤڈ والا وہ فحشی اس کے سر کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا گزرا ہو جو فحشی وہ دروازے پر بیٹھا۔۔۔ ٹائٹل وہاں اس کا منتظر تھا۔ فحشی کی کوئی یوں لگا جیسے کسی نے اس کو کمرے میں دھماکا کر کے اس کا سر کھولنے کے لیے حلق پر دبا ڈالا ہے۔ اس کا سر بھاڑی طرح کھل گیا اور پھر دھشت کی ایک لہر کے باعث فحشی کی جسم کا نیچے لگا۔ ٹائٹل نے فحشی کی جسم کے منڈ میں ڈال دیا تھا۔ فحشی کو اپنی زبان پر سننا ہٹ محسوس ہونے لگی۔۔۔ موت کی سننا ہٹ تھی۔

جلدی آؤ۔۔۔ جلدی آؤ۔۔۔ سرگوشیاں اب پھر بدل گئی تھیں اور اس کی بھی خواہش یہ تھی کہ ہم اپنے فحشی وقت

میں ایسے تو برگزین بتا دیں گی، وہ ہمارا سناؤ نہ کر بولی۔ اس کے بارے میں اگلا نے کے لیے ہمیں بری پٹائی کرنی ہوگی۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے فحشی کی سانس لی اور بیڑ پلٹ گئی۔ یہ دھت عام تھی۔

"سنو بول۔" ٹائٹل نے بڑی فحشی سے کہا۔ "میرے پاس فحشی تو لے کے وقت نہیں صرف اتنا بتا دو کہ آج صبح تم سے ملنے کے لیے جو شخص آیا تھا وہ کہاں لے گیا؟" تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس کے پچھ میں مایوسی تھی۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ تم ناگوار ہو۔ مجھے تو فحشی کا انتظار تھا اور یہ ساری تیرا لیا میں نے اس کے لیے کی تھیں۔ فحشی کا اشارہ کوڑے، رسی، ہتھکڑی اور بیٹل کی طرف تھا۔

"وہ کہاں ہے؟" "جہاں بھی ہے ہیں آئے گا۔۔۔ لیکن سنو۔۔۔ وقت ضائع مت کرو۔ فحشی کے پچھ میں اب درخواست سے زیادہ عاجزی تھی۔

"ہیں۔" "پلیز۔۔۔ فحشی بے چینی ہو گئی۔ اس نے ٹائٹل کے پاس کانوں نے باہر ڈرائنگ روم میں قلاب پر کسی کے قدموں کی آہٹ سنی۔ وہ تیزی سے پلٹا اور ڈرائنگ روم تک پہنچا تب ہی اسے آری فیلو جیکٹ اور اسٹیل فریم عینک والا وہ فحشی نظر آئی۔ فحشی ٹائٹل کے پیچھے آئی تھی۔

آنے والے کی جیکٹ اور چہرے کے شیشے پر فحشی کے دھتے تھے۔

"تم کون ہو؟" فحشی نے فحشی پر لپکا۔

"یہ۔۔۔ فحشی۔۔۔ تم نے اپنا کیا نام بتایا تھا؟"

فحشی نے ٹائٹل سے پوچھا۔

"میں نے اپنا نام بتایا ہی نہیں تھا۔"

"خیر۔۔۔ یہ فحشی ہے۔ فحشی کا پچھ پچھیسواں عظیم قاتل فحشی نے ایک اور اسے سر جھٹک کر تعارف کروایا۔

"تینیسواں۔" فحشی نے فوراً تصحیح کر۔

"میرا نام شہزادہ ہے۔ میں دھماکا دوسرا سب سے بڑا قاتل ہوں اور تم میرے ولے ہو فحشی۔۔۔ ٹائٹل نے فحشی پر لپکا۔

"ایک منٹ۔" فحشی کو معاف نہ بیٹھ میں خوف کی انگوٹھی محسوس ہوئی تو پھر اسے ایک بار پھر سرگوشیاں سنائی دینے

اب وہ سگون سے سانس لے سکتا تھا۔

پھر اسے خیال آیا کہ اس نے اوشان کی آواز سنی ہے۔

”مجھے یہاں سے نکالیں فادر...“

”کون ہو تم؟“ اوشان نے پوچھا۔

”سپلے مجھے یہاں سے نکالیں۔ اور پھر بعد میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔“

”اگر تم بچے ہو تو میں تمہیں گود میں بھر کر لے آتا ہوں اوشان

کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز بھی اس کے ذہن میں آئی تھی لیکن

تم بچے نہیں ہو... کون ہو تم؟“

”شہزادہ میں شہزاد ہوں، ٹائیگر کے ذہن نے جواب دیا۔

”یہ تعارف کافی نہیں“ اوشان کی آواز پھر آئی اور تب

ہی اس کا ہولی دکھائی دیا۔ سفید رواجی لباس میں ملبوس

اوشان کمرے میں تھا اور اس کی آواز ایسی نگ رہی تھی

جیسے کسی شریک سے آ رہی ہو۔ تم کون ہو؟ اوشان نے پھر پوچھا۔

”میں... شہزاد ہوں... سناؤ جو ایک ماسٹر“ ٹائیگر

چلتا لگا۔ اسے محسوس ہوا کہ انھوں سے انٹرویو ہو رہا ہے۔

میں لیکن انھیں سے نکلنے ہی بجائے ہی کرنا چاہتے ہیں۔

اوشان کا چہرہ بہت سخت ہو گیا۔ پھر کی طرح سخت...

ٹائیگر نے غبر آ کر انھیں کھول دیں... چہرہ غائب ہو گیا اب

ایک بار پھر ٹائیگر کو شعلوں کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

اس نے ایک بار پھر انھیں بند کر دیں۔

”تم کون ہو؟“ اوشان کا چہرہ پھر سامنے آ گیا۔

”میں... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی۔ میں ٹائیگر

ہوں۔ راتوں کے سناتے میں جنگلوں میں گھومنے والا شیر ہوں

میں۔ میں موت کا ہر کارہ ہوں۔ میں ناقابل شیعہ ہوں۔“

”تب پھر اس آگ سے نکل چلو...“ اوشان نے بیلیج

کرنے والے انداز میں کہا۔

ٹائیگر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے انھیں کھول دیں۔

اب سامنے پھر شعلے تھے۔ خوفناک شعلے۔ عمارت لرز رہی تھی۔

اور شعلوں کی غضب ناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

اس کے بعد

ٹائیگر کے بارہویں حصے کا مطالعہ کریں۔

کارائیلو ٹیپ پلیٹری کہا جاسکتا تھا۔ یہ ڈریم کولائزر تھا جسے
میں فوراً دھرنے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اب وہ اپنے باپ کے
دوست ڈون سلوا اور سے ماسبلو سے ملنے کے لیے تیار تھی۔

اس کی آنکھ کھلی... یا اسے ہوش آیا تو وہ گریج دار فیم
کے قلب میں تھا۔ اس کے ارد گرد آگ سلگ رہی تھی مگر
کی دیواریں جل رہی تھیں۔ باہر ایچ ڈی یونیورسٹی کا پورا فائر
ڈیپارٹمنٹ جو دو افراد اور ایک ٹرک پر مشتمل تھا۔ آگ
پر قابو پانے کے لیے پہنچ چکا تھا۔ دس منٹ کی زبردست
جدوجہد کے بعد سینٹ لوئیس سے ملک پہنچ گیا جس نے آگ پر
قابو پانے کے لیے ٹیکنیک اختیار کی۔ حکام بالا بھی موقع پر پہنچ گئے
انہیں ایچ ڈی یونیورسٹی سینٹر میں اس نوعیت کے نشہ دہن
تھی۔ انہار ایچ ڈی کوئل کا خصوصی نمبر بھی شائع ہو چکا تھا۔
جس کی لیڈ اسٹوری ولیم اور ڈیوڈ کا قتل ہی تھی انڈیوریل
اسٹاف کے اراکین خود یہ نمبر فروخت کرنے کی کوشش کر رہے تھے
”مکان کو جتنے دو سینٹ لوئیس کے فائر چیف نے اپنے
ہلے کو حکم دیا۔ آگ پر قابو پانے کی نئی حکمت عملی تھی۔ ہر موٹ
یہ خیال رکھو کہ آگ پھیلنے نہ دے۔ اب اندر کوئی بھی نہیں ہے۔“
یہ کہہ کر وہ اخبار خریدنے چلا گیا تاکہ جب تک فوٹو گرافرز نہیں
وہ اخبار پڑھتا رہے۔

اندر ٹائیگر کو ایسا لگ رہا تھا جیسے جنت اس کی پور
پور کو جلا ڈالے گی اسے پیچھے چھوڑ کر آگ میں آگ بھری ہوئی
فخوس ہو رہی تھی۔ وہ پیٹھ کے بل لیٹ گیا اور اس نے
سانس لینے کی رفتار کم کر دی تاکہ گرم ہوا اس سے کم مقدار میں
اندر جائے اس نے اپنے جسم کا درجہ حرارت بھی بڑھانا شروع
کر دیا تاکہ وہ شعلوں کی گرمی سے بچا رہے۔ پھر اس نے بوجھ
اُدھر دیکھا۔ وہ ایک کمرے میں تھا۔ اس کے چاروں طرف
شعلے ناچ رہے تھے جوت تک جل رہی تھی جبکہ شعلے اب
آہستہ آہستہ نارمن کے اس قالین کی طرف بڑھ رہے تھے۔
جو اس نے آٹھ ڈالر فی اسکوائر فٹ کے حساب سے خریدنا تھا
ٹائیگر نے شعلوں کے درمیان راستہ تلاش کرنے کی
کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ پھر اچانک ہی وہ آٹھ بیٹھا
اور اس نے وہ کیا جوسوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ بھاگ نکلا۔
لیکن یہ بھاگ نکلنا صرف دماغ کی حد تک تھا۔ وہ بیٹھم تصور
میں ایک کمرے میں پہنچ گیا اور اس نے دروازہ بند کر لیا۔